UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232793
UNIVERSAL
LIBRARY

جلد ثالث

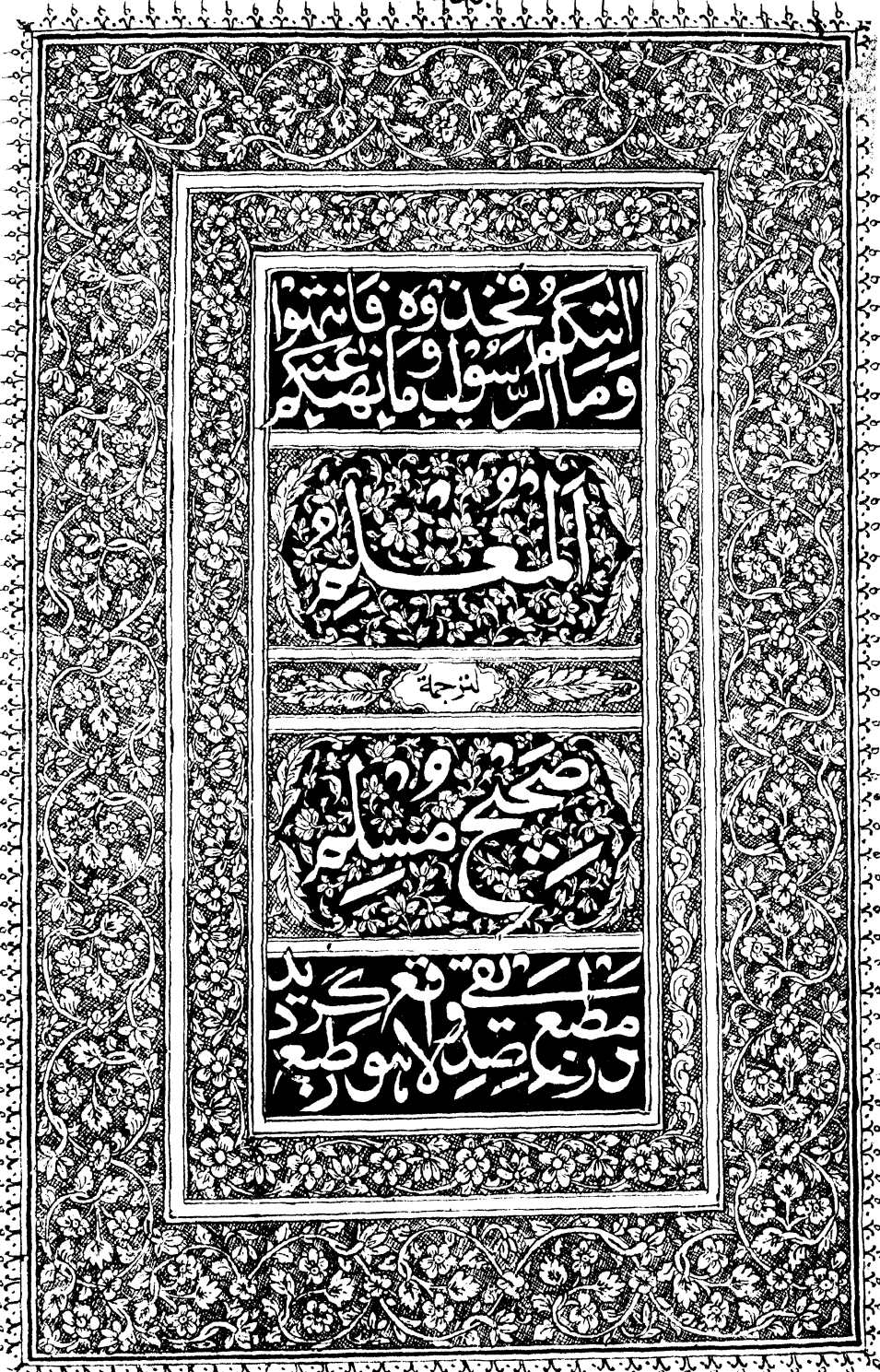
وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا
المعلم
لمترجمة
صحیح مسلم
در مطبع نفیس وقوع گردید

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثالث

صفحہ	مطالب کتاب
۹۵۷	کتاب زکوۃ کے بیان مین -
〃	فائدہ تحقیق وسق اور صاع اور رطل کی
۹۵۸	فائدہ تحقیق اوقیہ اور درہم کی
۹۶۳	باب صدقہ فطر کے بیان مین -
۹۶۶	زکوۃ نہ دینے والے کا عذاب
۹۷۴	زکوۃ لینے والون کو راضی رکھنے کا بیان
〃	زکوۃ نہ دینے کی سختی عذاب کی
۹۸۰	باب سخاوت کی فضیلت مین -
〃	فائدہ بیان ید اسہ پاک کے ہاتھون کا -
۹۸۲	باب اہل و عیال کے خرچ کے بیان مین -
۹۸۳	باب پہلے اپنی ذات پر پھر اپنے گھر والون پر پھر قرابت والون پر خرچ کرنے کا بیان -
〃	باب فضیلت مین خرچ اور صدقہ کے اقربا اور زوج اور اولاد اور ماں باپ کے اگرچہ مشرکین ہون -
۹۸۷	میت کے ایصال ثواب کا بیان
۹۸۸	ہر نیکی صدقہ ہے -
۹۹۴	ایک کھجور یا ایک نیک کام کی بات بھی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے -

صفحہ	مطالب کتاب
۹۹۹	بوجھہ ڈھو کر مزدوری صدقہ کرنا اور صدقہ کی برائی کرنے کی نہی کا بیان
〃	دودھ کا جانور مانگے دینے کے بیان مین -
۱۰۰۰	باب سخی اور بخیل کی مثال کے بیان مین
۱۰۰۲	صدقہ دینے والے کو ثواب ہے - اگرچہ صدقہ فاسق وغیرہ کو پہنچے -
۱۰۰۳	خازن امانت دار اور عورت کو صدقہ کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کی راہ سے اجازت ہو صدقہ دیوے -
۱۰۰۶	صدقہ سے اور چیز ملنے کا بیان -
۱۰۰۷	باب خرچ کرنے کی فضیلت اور گن گن رکھنے کی کراہت مین -
۱۰۰۸	تھوڑی صدقہ کی فضیلت اور اسکو حقیر نہ جاننے کا بیان -
〃	صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت -
۱۰۰۹	افضل صدقہ کسکا ہے -
۱۰۱۰	یہ بیان کہ اوپر کا ہاتھہ نیچے کے ہاتھہ سے بہتر ہے -

صفحہ	مطالب کتاب
۱۰۱۱	سوال کرنے کی برائی ۔
۱۰۱۶	جسکو سوال جائز ہے اوسکا بیان
۱۰۱۷	بے مانگے جو چیز آجاوے اُسکا لینا کیسا ہے
۱۰۱۹	حرص دنیا کی مذمت
۱۰۲۱	قناعت کی فضیلت
〃	دنیا کی زینت پر مغرور نہ ہونے کے بیان مین ۔
۱۰۲۴	صبر و قناعت کی فضیلت
۱۰۲۵	**باب** دل پر چانے والون کا اور خوارج کا بیان ۔
۱۰۵۰	**باب** زکوۃ حرام ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اولاد پر اور وہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین ۔
۱۰۵۵	**باب** ہدیہ حلال ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے لیے اگرچہ ہدیہ دینے والا اُسکا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو ۔
۱۰۵۷	**باب** صدقہ لانیوالے کو دعا دینے کا
۱۰۵۸	**باب** زکوۃ لینیوالے کو راضی رکھنے کا جب تک وہ مال حرام طلب نہ کرے
۱۱۵۹	**روزہ کی کتاب**
۱۰۶۰	روزہ اور افطار چاند دیکھکر کرین ۔

صفحہ	مطالب کتاب
۱۰۶۵	ہر شہر مین وہین کی رویت معتبر ہے
۱۰۶۶	چاند کے چھوٹے بڑے ہونیکا اعتبار نہین
۱۰۶۷	عید کے دو مہینے ناقص نہین ہوتے
۱۰۶۹	روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے
۱۰۷۱	سحر کی فضیلت
۱۰۷۲	روزہ تمام ہونے کا وقت
۱۰۷۴	صوم وصال کی ممانعت
۱۰۷۷	روزے مین بوسہ لینا کیسا ہے ۔
۱۰۸۰	روزے مین جب کو اگر صبح ہو جاوے تو روزہ صحیح ہے اسکا بیان
۱۰۸۴	روزے مین جماع کی حرمت
۱۰۸۷	مسافر کے صوم اور افطار کا بیان ۔
۱۰۹۴	حاجی کو عرفات مین افطار کرنا
۱۰۹۵	صوم عاشورا کا بیان
۱۱۰۳	عیدین مین روزہ حرام ہے
۱۱۰۵	ایام تشریق مین روزہ حرام ہے ۔
〃	اکیلی جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت
۱۱۰۷	وعلی الذین کا یطیقونہ کا نسخ
۱۱۰۹	ایک رمضان کی قضا دوسرے رمضان تک جائز ہے ۔
۱۱۱۰	میت کیطرف سے روزہ رکھنے کا بیان
۱۱۱۳	جب صائم کو کوئی کھانے کو بلاوے تو کیا کہے

صفحہ	مطالب کتاب
۱۱۱۴	روزے کی فضیلت کا بیان
۱۱۱۷	جہاد مین روزے کی فضیلت
״	نیت کا بیان نفل روزے مین
۱۱۱۸	روزے مین بھولے سے کھانا یا پینا
۱۱۱۹	سوا رمضان کے اور روزون کا بیان
۱۱۲۲	صوم دہر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت ۔
۱۱۳۱	ہر ماہ مین تین روزون کا استحباب
۱۱۳۴	شعبان کے روزون کا بیان
۱۱۳۵	محرم کے روزے کا بیان
۱۱۳۶	ستہ شوال کا بیان ۔
״	شب قدر کی فضیلت
۱۱۴۴	**کتاب اعتکاف کی**
۱۱۴۷	رمضان کے اخیر دہے مین زیادہ کوشش کرنے کا بیان
۱۱۴۸	عشرہ ذیحجہ کے روزون کا بیان
״	**کتاب الحج**
۱۱۴۹	محرم کو کون سا لباس پہننا چاہیے
۱۱۵۴	حج کے قانون کا بیان ۔
۱۱۵۷	لبیک کا بیان ۔
۱۱۵۹	کیفیت حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱۶۱	مدینہ والون کا میقات ذوالحلیفہ ہے
״	احرام باندہنا اونٹ کے اوٹھتے وقت
۱۱۶۴	احرام سے پہلے خوشبو لگانا ۔

صفحہ	مطالب کتاب
۱۱۶۷	شکار حرام ہونا محرم کے لیے
۱۱۷۴	جن جانورون کا مارنا محرم کو درست ہے اون کا بیان
۱۱۷۷	محرم کو عذر کی وجہ سے سر منڈانا جائز ہے
۱۱۷۹	محرم کو عذر کی وجہ سے پچھنی لگانا جائز ہے
۱۱۸۰	محرم کو آنکھون کا علاج جائز ہے
۱۱۸۱	محرم کو بدن اور سر دھونا جائز ہے ۔
۱۱۸۲	محرم مرجائے تو کیا کرین
۱۱۸۴	محرم بیماری مین احرام کھولنے کی شرط کرسکتا ہے ۔
۱۱۸۶	حائضہ اور نفسا کا احرام
״	بقیہ کیفیت حج رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱۹۸	احرام کی قسمون کا بیان ۔
۱۲۰۰	حج کے مہینون کے نام
۱۲۰۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان
۱۲۵۵	احرام مین یہ نیت کرنا کہ جو دوسرے نے کی وہی میری نیت ہے ۔
۱۲۵۸	تمتع کا جواز
۱۲۶۳	تمتع مین قربانی واجب ہے ۔
۱۲۶۶	قران مین احرام نہ کھولے جب تک حج تمام نہ ہو ۔
۱۲۶۷	حاجی راہ مین معذور ہوجاوے تو وہ کیونکر

صفحہ	مطالب کتاب
	احرام کہولے
۱۲۷۰	افراد اور قران کا بیان
〃	طواف قدوم اور سعی کا بیان
۱۲۷۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ہوتے ہوئے کسی کے قول پر عمل نہ کرنا چاہیے۔
۱۲۷۲	عمرے والے کا احرام سعی سے پہلی نہیں کہلتا۔
۱۲۷۹	حج کے مہینون مین عمرہ کا جائز ہونا
۱۲۸۱	قربانی کا اشعار اور تقلید
۱۲۸۲	احلال کے باب مین ابن عباس کا فتوی
۱۲۸۴	بال کترنا ہی جائز ہے اور حلق واجب نہیں
۱۲۸۴	تمتع اور قران کا جائز ہونا
۱۲۸۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے
۱۲۹۰	رمضان مین عمرے کی فضیلت
۱۲۹۱	مکہ مین کہان سے داخل ہو۔
۱۲۹۲	ذی طوی مین اوترنے کا بیان
۱۲۹۴	رمل کا مستحب ہونا طواف مین
۱۲۹۸	رکن یمانی کا بوسہ دینا طواف مین
۱۲۹۹	حجر اسود کے بوسہ کا بیان
۱۳۰۱	سواری پر طواف کرنا
۱۳۰۲	سعی کا رکن ہونا۔

صفحہ	مطالب کتاب
۱۳۰۷	سعی دوبارہ نہین ہوتی۔
۱۳۰۸	حاجی لبیک کب موقوف کرے
۱۳۱۱	لبیک اور تکبیر جب منا سے عرفات کو جاوے۔
۱۳۱۲	عرفات سے مزدلفہ لوٹنے کا بیان
۱۳۱۶	مزدلفہ مین نماز صبح کی سویرے پڑہنا
۱۳۱۷	ضعیفون اور عورتون کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کردینا۔
۱۳۲۱	جمرہ عقبہ کی کنکریان مارنے کا بیان
۱۳۲۳	جمرہ عقبہ کی رمی سوار ہوکر کرنا
۱۳۲۴	کنکری مٹر کے برابر ہونا۔
۱۳۲۵	کون سے وقت رمی مستحب ہے
〃	کنکریون کے عدد کا بیان
۱۳۲۶	حلق قصر سے افضل ہے
۱۳۲۸	پہلے رمی کرے پھر قربانی پھر حلق
۱۳۳۰	رمی سے پہلے ذبح کردے یا حلق تو درست ہوجاوے گا
۱۳۳۴	طواف افاضہ یوم النحر کو کرے
〃	محصب مین اترنے کا بیان
۱۳۳۷	ایام تشریق مین شب کو منا مین رہے۔
۱۳۳۸	حج مین پانی پلانے کی فضیلت
۱۳۳۹	قربانیون کی کہال وغیرہ صدقہ دینا

صفحہ	مطالب کتاب
۱۳۴۰	قربانی مین شرکت کا بیان
۱۳۴۲	اونٹ کو کھڑے کرکے نحر کرنا
۱۳۴۳	قربانی کو حرم مین بھیجنے کا بیان
۱۳۴۵	قربانی کی اونٹ پر سواری کا بیان
۱۳۴۷	جب قربانی کا جانور راہ مین چلنے سکے تو کیا کرے
۱۳۴۸	طواف وداع کا بیان
۱۳۵۱	کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے
۱۳۵۶	کعبہ کو توڑ کر بنانے کا بیان
۱۳۶۳	بوڑھے اور میت کیطرف سے حج کرنے کا بیان
۱۳۶۵	حج ساری عمر مین ایک بار فرض ہے۔
۱۳۶۶	عورت بے محرم کے حج کے لیے سفر نہ کرے۔
۱۳۷۲	جب جانور پر سوار ہو تو کیا ذکر کرے
۱۳۷۴	سفر حج وغیرہ سے لوٹنے کا بیان
۱۳۷۵	بطحاء ذوالحلیفہ مین اوترنے کا بیان
۱۳۷۶	مشرک کے حج اور برہنہ طواف کرنے کی نہی - ہو
۱۳۷۸	حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان
۱۳۷۹	حاجیون کے اوترنے کا مکہ مین بیان

صفحہ	مطالب کتاب
۱۳۸۰	مہاجر کا مکہ مین رہنے کا بیان
۱۳۸۱	مکہ مین خونکار کی حرمت
۱۳۸۶	ہتیار اٹھانا مکہ مین بے ضرورت منع ہے
״	مکہ مین بے احرام کے جانا روا ہے۔
۱۳۸۸	مدینہ منورہ کی فضیلت
۱۴۰۲	مدینہ کی سکونت کی فضیلت
۱۴۰۳	طاعون سے مدینہ کا محفوظ ہونا
״	مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا
۱۴۰۵	مدینہ والون کی جو بدخواہی کرے اسکا بیان
۱۴۰۶	مدینہ مین رہنے کی ترغیب
۱۴۰۷	مدینہ کا چھوڑ دینا اخیر زمانہ مین
۱۴۰۸	قبر اور منبر کے درمیان جنت کی کیاری
״	کوہ احد کی فضیلت
۱۴۰۹	مکہ کی مسجد اور مدینہ کی مسجد مین نماز کی فضیلت
۱۴۱۲	تین مسجدون کے سوا اور کہین سفر نہ کرنا
״	تقوی پر کس مسجد کی بنا ہے
۱۴۱۳	مسجد قبا کی فضیلت
۱۴۱۴	

صحت نامہ کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثالث

صفحہ		خطا	صواب
۹۵۷	۴	رزالت	رذالت
۹۵۸	۲۱	جار	چار
۹۵۹	۱	ادر	اور صاع چار
〃	۴	اسمعیل	اسمعیل نے بھی یہی
〃	۱۹	اون سے	اونکی چاندی
۹۶۰	۱۴	بن سلیمان	بن ابی سلیمان
۹۶۱	۱۵	آدمی کے	آدمی کے باپ کی
〃	〃	انہون	اونہون نے
۹۶۳	۱۰	ثواب	صواب
۹۶۴	۱۲	کافر	کافر کیطرف
۹۶۷	۲۲	دوکر	دوکر
۹۶۸	۸	اکر	اگر
〃	۹	بہر	دن بہر
۹۶۹	۵	روایتون	روایتون مین
۹۷۱	۳	کو پنچے	کو پنچین
〃	۲۰	سے	جس نے
〃	۲۱	فرملے	فرمائے
۹۷۲	۲۲	کو پنچے	کو پنچین
۹۷۳	۲۱	لاوین	پلاوین
〃	۲۲	بہی	مین جانورون
۹۷۴	۱۳	ہے	زیادہ ہے تخصیص اور
۹۷۷	۲۳	تو	تو آپ
۹۷۸	۱۲	ہان	کہاہان
۹۸۰	۱۴	چاہین	چاہین تو لینا
۹۸۱	۲	علیہ	علیہ نے
۹۸۲	۲۱	کرتا ہے	کرتا ہے پاک کرتا
۹۸۳	۲۲	ناطے	ناتے
۹۸۴	۲۳	قرابت	قرابت
۹۸۷	۲۲	دسنے	دیتے
〃	۲۳	دنون	دون
۹۹۱	۲	رواتین	روایتین
۹۹۳	۱۴	سکے	دامنے کو آتے
۹۹۴	۱۷	کہنا	کتنا ہے

صفحہ		خطا	صواب
۹۹۶	۱	جیسیون	جلیسون
۹۹۷	۶	بیج	بہیج
〃	۱۶	گہٹے	گہٹے
۹۹۸	۵	ثواب	ثواب
۹۹۹	۳	نے	تھے
۱۰۰۰	۵	رہا	دیا
〃	۱۴	رز	زر مین
〃	〃	〃	〃
〃	۱۶	جاوے	جاوے
〃	〃	ہی	اسی
〃	۱۳	ہن	مین
۱۰۰۱	۸	رے	لوہے
〃	۱۰	پرون	پورون
〃	۱۶	تنک	تنگ
〃	۱۹	کرنا	کرتا
۱۰۰۲	۱۵	عنہ	عنہ نے لی صلے اللہ علیہ وسلم سے عنہ رسول اللہ
۱۰۰۴	۶	کوہی	کو بہی
〃	۱۵	ایک	ایک اس
۱۰۰۵	۲۱	تحریمی	تحریمی ہے
〃	۲۳	عزہ	عزہ
۱۰۰۷	۱۲	کس کے	کس نے
۱۰۱۱	۴	اوس	اوس مین
〃	۱۰	برای	برای ہے
۱۰۱۲	۲	پیلے	پیلین
〃	۴	ہوگئی	ہوگئین
۱۰۱۳	۹	غریب مسلمان	غریب مسلمان
۱۰۱۴	۶	رہتا	رہتا ہے
〃	۱۱	بڑہانے	بڑہانے کو
۱۰۱۹	۱۷	دبنے	دینے
۱۰۱۹	۲۱	کہ یہ آپ	کہ آپ
۱۰۲۲	۳	ہوتا	ہوتا ہے
۱۰۲۳	۱۷	مسافر کو	مسافر کو آدمی دیدے
۱۰۲۴	۴۰	شدائد	حوائج

صفحہ		خطا	صواب
۱۰۳۲	۲	خرید+	خرید
〃	۴	جاتے	جاتے ہین
〃	۹	چلے	چلین
〃	۲۳	جاربایون	جاربایون
۱۰۳۳	۳	اورجن	اوروہ جن
۱۰۳۴	۱۸	کہ مین	کیا مین
۱۰۳۵	۱۶	سے	سے
〃	۱۹	مین	مین نے
۱۰۳۶	۲۳	فرمالے	فرمائے
۱۰۳۹	۱۴	ہومین	ہومین
〃	۱۵	تہمت	تہ بند
۱۰۴۰	۱۶	خوارج	خوارج
〃	۲۰	معتزلی	معتزلہ
۱۰۴۱	۸	سبحالی	سبحانی
۱۰۴۲	۴	مین	مین نے
۱۰۴۴	۲۰	مین	مین سے
۱۰۴۵	۱۳	ہون	ہونگے
۱۰۴۷	〃	مین	مین ایک آدمی
〃	۲۳	ایک پہر	ایک پر
۱۰۴۸	۷	سواوس	سوااوس
۱۰۴۹	۲	اس سے	انکی زبانون سے
〃	۴	چوچے	چوچی
〃	۲۰	غفاری	غفاری
۱۰۵۰	۲۶	بچونا	بچانا
۱۰۵۱	۵	سنے کہا	سنے
〃	۱۰	شعبہ	شعبہ
〃	۱۵	پر پہر	پہر
۱۰۵۳	۱۹	آپ سے	آپ کے
۱۰۵۸	۱	گئے	گئے ہین
〃	۶	ثبت	مثبت
〃	۱۸	عزیہ	عزیز
〃	〃	اسلام	السلام
۱۰۶۰	۱۸	کرکیا	کرلیا

صفحہ	ل	خطا	صواب
۱۰۶۰	۱۸	مین	اور
۱۰۶۲	۱۹	کس کس	کس
״	۲۲	الحمد	الحمدصہ
۱۰۶۷	۱۹	ہوتا	ہوتاہے
۱۰۶۹	۱۲	دینے	دیتے
״	۱۳	پیتے	پیتے
״	۲۳	لرتے	کرتے
۱۰۷۰	״	لوٹے	لوٹے
۱۰۷۴	۹	اور یہ قول	اور نہ یہ قول
۱۰۷۵	۲۰	دور رہو	دور رہو
۱۰۷۶	۱۴	بب	جب
۱۰۷۷	۲	حدسے	حدسے
״	۲۲	عبدالرحمن بن قاسم	عبدالرحمن بن قاسم
۱۰۷۹	۱۶	میمونہ	میمونہ
۱۰۸۰	۱	جس سے	جسے
״	״	جسے	جسے
״	۱۳	وسلم	وسلم نے
۱۰۹۲	۸	افساد	فساد
۱۰۹۴	۲۲	ہوتی	ہوتے ہین
۱۰۹۵	۱۲	اور وہی	اور وہ
۱۰۹۷	۱۰	آپ	آپنے
۱۰۹۹	۵	کے	کیحدیث
״	۱۹	وسلم	وسلم نے
۱۱۰۰	۱	اس سے	اسے
״	۲	کہ ایک	کہ یہہ
״	۱۴	کہ تو	کہ تو
״	۱۷	عمر	عمرو
״	۱۳	لگاتا ہے	لگاتا
۱۱۰۲	۶	ہوئے	ہوئے تھے
۱۱۰۴	۲۰	ضعیف	ضعف
۱۱۰۸	۳	مروی	مروی
۱۱۰۷	۱۲	امہ اجی	اور جی
״	۱	انکو	انکی
۱۱۰۲	۸	انکی	اون کی

صفحہ	ل	خطا	صواب
۱۱۰۵	۱۳	کہانے	کہانے
۱۱۰۶	۱۴	رکہتے تھے	رکہتا تہا
״	۲۲	ہین	ہے
۱۱۰۷	۱۱	ستے	سے
״	۱۹	یسے	یعنے
۱۱۰۸	۴	فدیہ	فدیہ
۱۱۰۹	۲۱	ہمسے	ہم مین سے
۱۱۱۰	۶	خود	خود یعنی
۱۱۱۱	۱۳	التین	مسلم البطین
۱۱۱۵	۱۰	مسک	مشک
״	۱۴	״	״
״	״	״	״
۱۱۱۶	۱۰	״	״
۱۱۱۷	۱۴	عزو	عزو
۱۱۱۸	۲۱	اجماغر	اجماع
۱۱۲۲	۸	اورجب	اور رجب
۱۱۲۴	۲۲	مبنی	مبنی
״	״	آخر	آخر
۱۱۲۶	۵	بیجایا	بہجوایا
״	۱۹	توفیق	توفیق
۱۱۲۹	۳	پیارہ	پیارا
״	۱۶	آپ	آپ
״	״	مین	مین
״	۱۷	تلمے	تلمے
۱۱۲۹	۱۹	اور	اور
۱۱۳۰	۱	اہین	اہین
״	۱۶	ہوجاویگا	ہوجاویگا
۱۱۳۲	۲۱	احدیث	احدیث ہے
۱۱۳۴	۱	ہوااور	ہوااور
۱۱۳۶	۴	نصاری	انصاری
״	۱۰	جلاما	جلاتا
״	۱۶	مین	مین ہے
״	۲۲	نالامن	نالاسفس
۱۱۳۷	۹	بوڈی	بوڈیان

صفحہ	ل	خطا	صواب
۱۱۳۸	۱۰	کرنا	کرتا
۱۱۴۱	۱۳	یامیسوین	یامیسوین
۱۱۴۲	۱	تیسوین	تیسوین
۱۱۴۳	۶	اہین	ہے
۱۱۴۴	۶	آنکہہ	آنکہہ کیطرف
״	۷	تعالے	تعالی نے
۱۱۴۵	۲۳	کہ	قبور
۱۱۴۶	۱	کے	کے اور
۱۱۴۷	۲	لگادے	لگادیے
۱۱۴۸	۲	اور	کہ اور
۱۱۴۹	۵	عمر کا	عمرہ کا
״	۶	گردہ	گردہ
״	۷	حالت	حالت
۱۱۵۱	۶	نہوں کی	نہوں
״	۱۱	سے	نے
״	״	محرم کہ	کہ محرم
״	۱۴	بجامہ	پاجامہ
״	۱۵	تہمت	تہ بند
۱۱۵۲	۱	״	״
״	۱۵	سے	لیتے تھے
״	۲۳	لگانیوالے	لگانیوالے پر
۱۱۵۳	۱	لگی	لگی
״	۸	مین	مین نے
״	۱۰	لانا ہے	لانا
۱۱۵۴	۳	مین	مین
״	۵	چہرہ	چہرہ
۱۱۵۵	۹	بنسبت	بہ نسبت
״	۱۵	اختلاف ہے	اختلاف ہے
۱۱۵۹	״	تہمت	تہ بند
״	۲۱	ہوتا	ہوتا ہے
״	۲۳	نہین	نہین
۱۱۶۰	۴	قرآن	قرآن
״	۵	مین	مین
״	۸	بیک	لبیک لاشریک لک

صفحہ	ع	خطا	صواب
۱۱۶۰	۱۶	ملاعنین	ملاعین
۱۱۶۲	۹	مین سکے	مین
″	۱۰	ہین	ہو
۱۱۶۴	۴	نمازمین	نمازین
″	۵	مسک	مشک
۱۱۶۵	۹	″	″
۱۱۶۶	۱۹	″	″
۱۱۶۸	۷	فنعول	فتعول
۱۱۷۰	۱۶	ساتھہ	ساتھہ ہے
۱۱۷۸	۵	سرہین	سرہین سکے
۱۱۸۲	۱	پہرنا	پہرتا
″	۲	پوچہین	پوچہین
۱۱۸۳	۱۳	اٹہا	اٹہایا
۱۱۹۷	۱	لیسوار	لیسدار
″	۶	متمتع	متمتع
″	۷	دہم	دہم ہے
″	۱۷	قرآن	قران
″	۲۱	اصحابہ	صحابہ
″	۲۳	اسکے	اسکا
۱۱۹۵	۲	ھے	ہین
″	۳	آتا ہے	آیا ہے
۱۱۹۶	۱۱	اسمار	السمار
۱۱۹۷	۸	ادرج	کرچ کو
″	۱۶	طریق	طرق
۱۲۰۰	۱۸	ہکر	سے
۱۲۰۱	۲	کی	کے
″	۳	مالک ہکر	مالک کا
″	″	سے	سے چاہیے
۱۲۰۲	۹	بہی	بہی
۱۲۰۳	۴	کے	کے کے
″	۱۴	ایں کے	اوس سے
″	۲۱	کر سکتے	کر سکتے ہیں
″	۲۳	باقال	ماقال
۱۲۰۴	۱	کو بعض	اور بعض

صفحہ	ع	خطا	صواب
۱۲۰۴	۹	ہے	ہین
″	۲۲	ہوتی	ساتھہ ہی
۱۲۰۵	۱	لوکون	لوگون
″	۱۰	حزنج	حرج
۱۲۰۶	″	نگوری	نگوڑی
″	۱۹	بعض	بعض
۱۲۰۷	۲۰	والیون	والون
۱۲۰۸	۱۱	ہے	سے
″	۱۳	الہی	الٰہی
۱۲۰۹	۵	بجھے	تم کو
۱۲۱۰	۱۶	کہ یہ	کہ اس
″	۷	مطلب ہے	مطلب یہ ہے
″	۲۳	دن	دن مین
۱۲۱۱	۱۶	انہون	اونہون نے
۱۲۱۲	۹	کہ لوگ	لوگ
″	۱۶	عنہا	عنہا کا
۱۲۱۳	۱	تہی تہین	تہے
″	۲۳	ڈہرے	دہرلے
۱۲۱۵	۱۱	عائشہ کا	عائشہ کے
۱۲۱۷	۲۲	قربت	قربت
۱۲۱۸	۶	+	احرام باندہین ہے
۱۲۱۹	۱	اسناف	احناف
″	۱۶	ہین کہ	ہین اور
۱۲۲۰	۲	اور مان لی	مان لی
″	۲۰	دلائل	دلالت
۱۲۲۱	۱۶	کرتے	کرتے ہین
۱۲۲۲	۵	سینہ	سینے
۱۲۲۳	۱۴	رکھے	کے لے
۱۲۲۵	۱۳	فرمایا	فرمایا
″	۱۷	تہی	تہین
۱۲۲۶	۲۱	پورہ	پورا
۱۲۲۷	۱۰	فتح	فسخ
″	۱۷	بہی	بہی
۱۲۳۱	۱۷	ابوبکر	ابوبکر بن

صفحہ	ع	خطا	صواب
۱۲۳۵	۱	کیا	کہا
۱۲۳۸	۱۶	ہو لی	ہوتی ہے
۱۲۴۴	۳	کہٹنیان بل	گہٹنون کے بل
″	۱۳	جب تک	جب تک فہر
۱۲۴۵	۲	حال	حال کیا
″	۱۰	بہی	یہی
۱۲۴۶	۱۱	لوگو رہ رسان	لوگو رسان
″	۱۷	ہوگئی	ہوگئی نماز پڑہی
″	۲۱	عباس	عباس
″	۲۳	ایک	ایک ایک
۱۲۵۱	۱۹	چلد سے	جلد سے
۱۲۵۱	۲	پوچنے	پہونچنے
″	۶	تفاول	تفاول
۱۲۵۵	۲۳	مین	مین نے
۱۲۵۷	۱۱	کی	کے
۱۲۵۸	۹	عمرہ	متعہ
۱۲۵۹	۱۸	یعنے ایک وقت نکاح	یعنے نکاح
۱۲۶۱	۹	دونو	دنون
″	۱۴	کے	نے
۱۲۶۷	۹	قرآن	قران
۱۲۷۰	۶	″	″
۱۲۷۱	۸	نان	ان
۱۲۷۲	۱۶	قصر	کسر
۱۲۷۶	۵	اتمام اور طواف	اتمام طواف
″	۲۱	مؤل	ماؤل
۱۲۷۹	۱۷	اور	اور کہتے ہیں عجب
″	۲۳	چیزے	چیز سے
۱۲۸۰	۴	حب	جب
۱۲۸۱	۱	عمرہ	عمرہ ہے
۱۲۸۴	۵	حرم	احرام
۱۲۹۲	۷	ہے کر	آئے
۱۲۹۳	۱۵	در کعبہ کے	اور بیت پہاڑ
۰	۰	بیچ مین تہا	کے بیچ مین تہا
۰	۰		کعبہ کے طواف

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۲۹۶	۱۲	کہ کہا	کہا
″	۲۳	نا یسے	نجارنے
۱۲۹۸	۱۵	اس نقشہ کی	اس کی نقشہ
″	۱۹	بنی مجح	بنی حجر
″	۲۲	واقعہ	واقع
۱۲۹۹	۱۵	نہین سے چھوڑا	اسی نہین چھوڑا
۱۳۰۰	۹	مین	مین نے
۱۳۰۱	″	نانگنا	ہانکتا
۱۳۰۲	۱۳	حجح	حج .
۱۳۰۴	۱۰	نا ملہ	نا ئلہ
۱۳۰۵	۵	چھڑ مانے	چڑھانے
۱۳۰۸	۴	اور اور دادن	اور اوراد
″	۸	شروع	شروع
″	۲۲	کلے	کہے
۱۳۰۹	۱۵	آگے کی	آگے کے
۱۳۱۰	۹	سنی	سنی
۱۳۱۲	۵	ساتھہ مین کبا کرتی ہی	ساتھہ
۱۳۱۵	۷	ذرہ	ذرّہ
۱۳۱۷	۱۱	ہو گئی	ہو گئین
۱۳۱۹	۶	تک	تک
″	۷	توبہ کر	توبہ کہ
۱۳۲۲	۱۰	انکو	اُسکو
″	۱۸	کرتے کہ یہ	کرتے ہین یہ
۱۳۲۴	″	خان کا	کا
۱۳۲۸	۴	مین	ہین سنڈ انا
″	۱۴	وہی	وہی ہے
″	۲۲	اشاہ	اشارہ
۱۳۳۰	۱۴	مفصل	منفصل

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۳۳۱	۵	رسوآل	رسول
″	۸	اُن سے	آپ سے
۱۳۳۲	۲۱	کو	سے اور
۱۳۳۶	۲۲	اوسی کے لیے	اسی لیے
۱۳۳۷	۳	نکالدین	نکالدین گے
۱۳۳۹	۱۳	ان گا	انکا گوشت
″	۲۱	چھولین	چھولین
۱۳۴۰	۵	ہوئے	ہوا
۱۳۴۱	۹	جزو	اور جزور
″	۹	اونٹ	اونٹ کو
۱۳۴۳	۲۳	رسول سد	رسول اللہ
۱۳۴۶	۱۳	ہے	ہو
″	۱۴	″	″
۱۳۴۷	۲۱	بین	مین سے
۱۳۴۸	۲	مضمون ہے	مضمون مروی ہے
″	۱۶	قافلہ	قافلے
۱۳۵۰	″	کا	کا صفیہ سے
۱۳۵۲	۲۱	مین	بین
۱۳۵۴	۷	کہڑا ہونا	کہڑا ہونا
″	۱۲	نمار	نماز
″	۲۳	سدانت	سدا کنجی
۱۳۵۵	۹	مثبت	مثبت
۱۳۵۸	″	اردہ	ارادہ
″	۱۸	نازل نہو	نازل ہو
″	۲۰	بتہر	پتھر
۱۳۶۱	۱۹	تہمت	تہمت
″	۱۹	یوسف نے	یوسف نے
۱۳۶۲	۱۰	مجھے سے	مجھ سے سیکھہ
″	۱۳	ہے ابن	ہے کہ ابن

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۳۶۵	۵	لڑکون کو	لڑکون کے
۱۳۶۶	۷	اور سس	اور اس
″	۱۰	دور رہنا	دور رہنا
۱۳۶۸	۱۷	اون کے	اوس کے
۱۳۶۹	۱۹	مین	مین ہین
۱۳۷۰	۱۲	سپند	سپندہ
۱۳۷۳	۷	دیا	دیا
″	″	پروردگار	پروردگار
۱۳۷۶	۳	کہ	کہا
″	۲۰	سے	کے
۱۳۹۲	۶	عنہا	عنہ
۱۳۹۳	۱۹	عمرو بن	عمر بن
۱۳۹۴	۱	ہو کر	ہو کہ
″	۵	عمر دنے	عمر نے
″	۱۳	اس	اس سے
۱۳۹۵	۱۲	بہی	تہی
۱۳۹۶	۶	آپنے	لینے
۱۳۹۸	۱۷	کی	کے لے
۱۳۹۹	۱۹	واقعہ	واقع
۱۳۹۲	۱	سے نکیا	کیا
″	۱۳	سعد کی ہی	سعد سی ہی
۱۳۹۹	۱۵	خیر	خبر
۱۴۰۳	۱۰	مسح	سیح
″	۱۴	آندہی	اندہی
۱۴۰۴	″	شثریب	تثریب
″	۱۶	مدینہ بہی	مدینہ
۱۴۰۵	۲۳	کرتا ہی	کرے گا
۱۴۰۶	۸	و	ابو سعد
۱۴۱۰	۱۷	مین	تھے

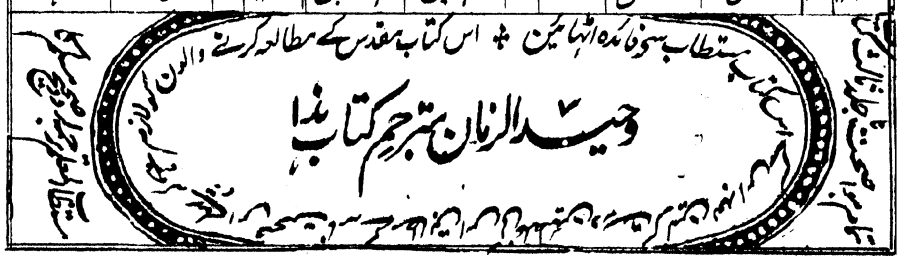

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ثالث المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

کتاب الزکوٰۃ

یہ کتاب ہے زکوۃ کے بیان مین زکوۃ لغت مین بڑہنے اور پاک کرنے کو کہتے ہین اور زکوۃ شرع سے چونکہ مال کی ترقی اور برکت ہوتی ہے اور دینے والا اس کا گناہون سے اور رزائل اخلاق سے پاک ہوجاتا ہے اس لیے اس کو زکوۃ کہا اور بعضے لوگون نے کہا اسکا اجر بڑہتا ہے اس لیے زکوۃ کہا اور بعضون نے کہا زکوۃ اپنے دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے یعنے گواہی دیتی ہے اس کے سچے ایمان کی جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ یعنے صدقہ دعوے ایمان کی دلیل ہے اور قاضی عیاض نے نقل کیا مازری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ زکوۃ شرع مین مواساۃ کے لیے ہے اور مواسات نہین ہوتی مگر بڑہتے ہوئے مال مین اسی لیے مال نصاب مین جو نامی یعنے بڑہنے والا ہو جیسے نقد اور کھیتی اور چارپایے ہین زکوۃ واجب ہوتی ہے اور اس قسم کے مال مین بالاجماع زکوۃ واجب ہے اور اس کے سوا اور مالون مین اختلاف ہے جیسے عروض وغیرہ مین یعنے سامان خانگی وغیرہ مین **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** ابوسعید خدری نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا پانچ ٹوکرون سے کم مین زکوۃ نہین اور نہ پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم مین **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ وسق یعنے ٹوکرا ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ہر صاع پانچ رطل اور ثلث رطل کا بغدادی کے حساب سے اور بغداد کے رطل مین کئی قول ہین سب سے مشہور یہ ہے کہ رطل بغدادی ایکسو اٹھائیس درہم اور چار اسباع ایک درہم کے اور بعضون نے ایک سو تیس درہم کہے ہین غرض پانچ وسق اس حساب سے ایکہزار چھ سو رطل ہوئے اور حافظ ترمذی نے بھی فرمایا ہے کہ صاع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی پانچ رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے اور صاع کوفہ والون کا آٹھ رطل کا ہوتا ہے تمام ہوا کلام ترمذی کا **مترجم** کہتا ہے پانچ وسق تخمیناً پانچ من بخچتہ ہوئے اور من چالیس سیر کا اور امام نووی نے

تحقیق وسق اور صاع اور رطل کی

فرمایا کہ اوقیہ شرعیہ باجماع محدثین وفقہا واہل لغت کے چالیس درہم ہے اور یہی اوقیہ حجاز کا ہے اور اصحاب شافعیہ نے باجماع کہا ہے کہ ہر درہم چھ دانق ہے اور دس درہم کے سات مثقال ہوتے ہین اور مثقال جاہلیت اور اسلام مین یکسان رہا ہے مترجم کہتا ہے اور پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوتے ہین اور تولون کے حساب سے دوسو درہم ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور یہ نصاب چاندی کی ہے کہ اس سے کم مین زکوۃ واجب نہین **عن** عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ عمرو بن یحیے نے اس اسناد سے مثل اسکی روایت کی **عن** يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهٖ بِخَمْسِ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ترجمہ یحیے نے ابوسعید خدری سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ پانچ انگلیون سے اشارہ فرما کے وہی حدیث فرماتے تھے جو اوپر گذری **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابی سعید راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم مین زکوۃ واجب نہین اور نہ پانچ اونٹ سے کم مین اور نہ پانچ اوقیے سے کم مین **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ ترجمہ ابی سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق (یعنی ٹوکرا یا گونی) سے کم مین کھجور مین زکوۃ نہین اور نہ غلہ مین اس سے کم مین زکوۃ ہے **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوسعید نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ اور کھجور مین زکوۃ نہین جب تک کہ پانچ وسق تک نہ ہو اور نہ پانچ اونٹون سے کم مین اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین **ف** ہر اوقیہ چالیس درہم کا ہے پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوئے اور اس زمانہ مین کہ سن ایک ہزار تین سو چار ہے پانچ اوقیہ کے ساڑھے باون روپیہ کلدار ہوتے ہین اور تیس ریال فرانسہ مکہ مین ہوتا ہے اور مغربی ریال ساڑھے بائیس ہوتے ہین اور سونے کی نصاب بیس دینار ہے اور دینار ساڑھے تین روپیہ کا ہوتا ہے اور درہم پانچ ماشہ کچھ زیادہ کا ہوتا ہے اور وسق

فائدہ تحقیق اوقیہ اور درہم کی

ساٹھہ صاع کا اور چار مد کا اور مد دو رطل کا اور رطل آوہ سیر آوہ پاؤ کا اور سیر اسی روپیہ کلدار کا یہ تفصیل روپیہ کی مولنا اسحاق صاحب سے ہے اور باقی عبد اللہ سراج محدث مکہ زادہما اللہ شرفا وتعظیما سے خبر دی اسکی ترجمہ کو مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر مکہ نے اللہ رحمت کرے اپنے وقت قرارت مسلم کے

عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اُمَیَّۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ مَھْدِیٍّ **ترجمہ** اسمعیل ہی حدیث مثل اوپر کی روایت کی **عَنْ** عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَنَا الثَّوْرِیُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اُمَیَّۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ مَھْدِیٍّ وَیَحْیٰی بْنِ اٰدَمَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ تَمْرٌ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس مین تمر کی جگہہ تمر کا لفظ آیا یعنے پہلون مین زکوۃ نہین جب تک پانچ وسق نہ ہون **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم اَنَّہٗ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اور اس مین پانچ اوقیہ ورق سے کم مین آپنے فرمایا کہ زکوۃ نہین **ف** ورق بکسر را مہملہ چاندی کو کہتے ہین مضروب ہو خواہ غیر مضروب اور اہل لغت کا اس مین اختلاف ہے کہ اصل اسکی کیا ہے بعضون نے کہا ہر چاندی پر استعمال کرتے ہین اور بعضون نے کہا ورق اسکو بولینگے جو پر سکہ ہو اور بے سکہ کی چاندی پر مجازا بول سکتے ہین اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے اور نصاب سونے کی کسی روایت صحیح مین وارد نہ ہوئی مگر بعض احادیث مین بیس مثقال مروی ہوا ہے اگرچہ وہ روایتین ضعیف ہین مگر اوسپر اجماع ہوگیا ہے اور امت نے ان روایتون کو قبول کر لیا ہے اور یہ سب کا اتفاق ہوگیا ہے کہ جانورون مین اور سونے چاندی مین جب تک پورا سال نہ گزرے زکوۃ واجب نہین ہوتی سوا ان چیزون کے جنمین عشر لیا جاتا ہے اور احادیث سے استدلال کیا ہے شافعی نے کہ جو چاندی دو سو درہم سے کم ہو اس مین زکوۃ نہین اور حنفیہ نے اس مین خلاف کیا ہے مگر مذہب انکا بے دلیل ہے اور یہ احادیث انپر حجت ہین اور شافعی کا یہ بھی قول ہے کہ درہم مغشوشہ یعنے کھوٹے روپیون مین بھی زکوۃ واجب نہین جب تک اون سے ساڑھے بارہ ماشہ تولہ کو نہ پہونچے جو نصاب ہے چاندی کی اور یہ حدیث اون کی موید ہے (نووی) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَذْکُرُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا سَقَتِ الْاَنْھَارُ وَالْغَیْمُ الْعُشُوْرُ وَفِیْمَا سُقِیَ بِالسَّانِیَۃِ نِصْفُ الْعُشْرِ **ترجمہ** جابر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جسمین نہرون سے

ف قال ابن الاثیر الورق بکسر الراء المهملة الفضة المضروبة وغیر المضروبة وقیل هی المضروبة خاصة والاول اکثر

اور مینہ سے پانی دیا جاوے اوسمین دسوان حصہ زکوۃ ہے اور جو اونٹ لگا کر سینچی جاوے اسمین بیسوان
حصہ **ف** یہ حکم ہے زراعتون کا کہ اگر وہ آسمان کے یا ندی کے پانی سے پیدا ہون جس مین محنت
کم ہوتی ہے تو دسوان حصہ زکوۃ ہے ورنہ بیسوان حصہ اور اسپر اتفاق ہے مگر اس مین اختلاف ہے کہ جتنی
چیزین زمین سے نکلتی ہین جیسے پھل اور غلہ اور پھول وغیرہ سب مین زکوۃ ہے سوا گھاس اور لکڑی
کے یا خاص چیزون مین ہے غرض ابو حنیفہ کے نزدیک ان سب مین ہے اور جمہور نے بعض مین زکوۃ
خاص کی ہے جیسے گیہون اور جو اور جوار اور کھجور اور انگور ہے اور حضرت عمر اور علی اور عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہم کا قول ہے کہ سبز ترکاریون مین زکوۃ نہین اور زمین عشری اترنے کے ساتھ اسکا یہی حکم ہے
سے سینچی ہوئی کا ہے یعنی اوس مین بھی عشر دینا ہوتا ہے اور عشری وہ زمین ہے جس مین اوپر سے
پانی دینے کی حاجت نہ ہو بلکہ اس کے درخت اپنی جڑون سے رطوبت زمین کی جذب کرین اور تر و تازہ
رہین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا
فَرَسِہٖ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے
مین زکوۃ نہین **ف** نووی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اصل ہے اس بات کی کہ ضروری چیزون مین
زکوۃ نہین جیسے گھوڑے غلام ہین اور یہی قول ہے تمام علما کا سلف سے خلف تک مگر ابو حنیفہ اور
ان کے شیخ حماد بن سلیمان اور امام زفر نے اسمین بھی زکوۃ واجب کہی ہے اور کہا ہے کہ جب گھوڑے
زیادہ ملے ہون یا صرف مادہ ہون یا دوسرا ایک مین ایک دینار زکوۃ دے یا نہین اوس کی قیمت کرکے
ہر دو سو درہم مین پانچ درہم دے مگر اون کی کوئی حجت نہین اور یہ حدیث صریح اون کے مذہب کے
رد کرنے والی ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ
وَلَا فَرَسِہٖ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَحْدِثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْعَبْدِ صَدَقَۃٌ اِلَّا صَدَقَۃُ الْفِطْرِ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کی زکوۃ نہین مگر صدقہ فطر ہے **ف** نووی نے کہا اس سے ثابت ہوا
کہ صدقہ فطر غلام کیطرف سے مالک کو دینا ضرور ہے خواہ غلام اپنی خدمت کے لیے ہو خواہ تجارت کے لیے
اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اہل کوفہ نے کہا ہے کہ تجارت کے غلامون مین
صدقہ فطر واجب نہین اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مالک پر صدقہ غلام کا واجب نہین بلکہ

غلام اپنی مزدوری مین سے باجازت مالک کے ادا کرے اور قاضی نے ابی ثور سے بھی یہی نقل کیا ہے اور شافعی اور جمہور علما کا مذہب مکاتب کے لیے یہ ہے کہ نہ اوسپر فطرہ واجب ہی نہ مالک پر اور عطا اور مالک اور ابی ثور کے نزدیک سید پر واجب ہے اور بعض اصحاب شافعی بھی اسی کے قائل ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ اوسپر ایک درہم بھی باقی ہے اور مکاتب وہ غلام ہے کہ جس سے اسکے مالک نے کہا ہو کہ اتنا روپیہ مثلاً سو دو سو ہمکو کا کر دیدے تو تو آزاد ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَادَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو زکوۃ وصول کرنے کو بھیجا اور انہون نے آکر کہا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ان صاحبون نے زکوۃ نہین دی تو آپ نے فرمایا کہ ابن جمیل تو اس کا بدلا لیتا ہے کہ وہ محتاج تھا اللہ نے اسکو امیر کر دیا اور خالد پر تم زیادتی کرتے ہو اسلیے کہ اوس نے تو زرہین اور ہتھیار تک اللہ کی راہ مین دیدیے ہین (یعنے پھر زکوۃ کیون نہ دیگا) اور رہے عباس سو انکی زکوۃ اور اتنی ہی اور میرے ذمہ ہے پھر آپنے فرمایا اے عمر چچا تو آدمی کے برابر ہے **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ انہون خالد سے زکوۃ مانگی اس خیال سے کہ شاید وہ تجارت کے لیے ہین اور زکوۃ اس مین واجب ہی اور حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ تو جہاد کے لیے ہین اور ابھی حولان حول نہین ہوا اور یا یہ مراد ہے کہ جب اوس نے مال سارا اللہ کی راہ مین کر دیا ہے تو زکوۃ واجبہ کیون نہ ادا کرے گا اور بعضون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مال تجارت پر زکوۃ واجب ہوتی ہے اور جمہور کا مذہب یہی ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہوتی ہے اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب نہین ہے اور جناب مولینا مولوی صدیق حسن صاحبؒ نے روضۃ الندیہ اسکی شرح مین لکھا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اگرچہ تجارت جاری تھی مگر کوئی دلیل جو تجارت کے مال مین زکوۃ واجب کرے وارد نہین ہوئی اور وہ جو ابو داؤد اور دار قطنی اور بزار نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم فرماتے تھے کہ ہم زکوۃ دیتے رہین اون مالون کی جو بیچنے کے لیے رکھی ہین

حاصل ہوا قول ہر دو کا اور نتیجہ کا اور در المختار مین لکھا ہے کہ اموال تجارت مین زکوۃ واجب نہین

تو اسکو ابن حجر نے تلخیص مین کہا ہے کہ اس کی اسناد مین جہالت ہی اور جو حاکم اور دار قطنی نے عمران سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ اونٹ مین صدقہ ہی اور بکری مین صدقہ ہے اور بزمین صدقہ ہے اور بزرائی نقطہ دار سے ضعیف ہی حافظ ابن حجر نے اسکو فتح الباری مین ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اوس کے سب طرق ضعیف ہین اور ایک سند کو اسکی کہا ہے کہ کچھ مضائقہ نہین (یہ کہنا بھی ضعف ہونے سے خالی نہین) اور ایسی روایتون سے حجت قائم نہین ہوتی اور فرضیت قطعی ثابت نہین ہوسکتی علی الخصوص ایسے امور مین جو نہایت کثرت سے جاری ہون اور ابن دقیق العید نے کہا ہے کہ مستدرک مین جو یہ حدیث آئی ہے تو اس مین یہ لفظ ہے کہ بزمین صدقہ ہے اور بے نقطہ کی را سے گیہون کے معنون مین ہے اور کہا ہے کہ اگرچہ دار قطنی نے اسکو نقطہ دار زا سے روایت کیا ہے مگر طرق اوس کے ضعیف ہین اور حاکم نے اگرچہ اسکی حدیث کی اسناد کی تصحیح کی ہے جیسے کہ محلی شرح منہاج مین ہے مگر جب اوس مین احتمال ہوگیا کہ وہ لفظ را سے ہی یا زا نقطہ دار سے تو استدلال کے قابل نرہا اور حاکم کے مقابلہ مین حافظ ابن حجر اوس کے تضعیف کر رہے ہین اور ابو ہریرہ سے اوپر مروی ہوچکا کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے غلام اور گھوڑے مین صدقہ نہین اس سے معلوم ہوا کہ کسی حال مین صدقہ نہین اور ابن منذر نے اگرچہ نقل کیا ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہونے پر اجماع ہوا ہے مگر یہ نقل اون کی صحیح نہین اسلیے کہ اول تو ظاہر یہ ہے جو ایک فرقہ محدثین اسلام کا ہے اس کے وجوب کا انکار کر رہا ہے پھر اجماع اس کے وجوب پر کیونکر ہوسکتا ہے اور یہ جو خالد کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ اون سے تجارت کا مال خیال کرکے زکوۃ طلب کی (یعنے جیسے ابھی نووی کی کلام مین ہی فائدہ کے ابتدا مین گذرا) اس سے معلوم ہوا کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہی یہ استدلال بھی صحیح نہین اسلیے کہ اول تو یہ ثابت نہین کہ وہ تجارت کا تھا دوسرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادیا کہ اوس نے خدا کی راہ مین وقف کردیا ہے اور بعد وقف کے زکوۃ نہین تیسرے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وہ ایسا سخی اور دل والا ہے کہ سب مال اپنا خدا کی راہ مین دے چکا ہے تو زکوۃ کیون رکھیگا غرض اس سے اموال تجارت مین زکوۃ کا وجوب نہین ثابت ہوتا غرض وجوب زکوۃ پر تجارت کے مال مین کوئی دلیل قطعی موجود نہین اور اصل اشیا مین برات ہی جب تک دلیل وجوب کی ثابت نہو اور اجماع کا حجت ہونا اس کے درمیان خود اختلاف ہی کہ حصول المامول اور ارشاد الفحول مین مذکور ہے تمام ہوا کلام مولینا صدیق حسن صاحب کا مترجم کہتا ہے غرض یہ ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ کی فرضیت قطعی نہین ہے اسلیے اکابر نے تصحیح کی

ہے اس قول کی کہ منکر اس کا کافر نہین اور موافقت جمہور اگر کوئی ادا کرے تو ثواب ہی خالی نہین مگر امام کو جبر و
وصول کرنا نہین پہونچتا کہ اخذ مال مسلم بغیر حق لازم نہ آوے **باب** زکوٰۃ الفطر باب صدقہ فطر کے
بیان مین **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر من
رمضان علی الناس صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی
من المسلمین **ترجمہ** عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان کے بعد لوگون
پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت پر جو مسلمان ہو **ف**
صدقہ فطر جمہور سلف و خلف کے نزدیک فرض ہے اسحدیث کے ظاہر کے رو سے اور بعض اہل عراق
اور اصحاب مالک اور بعض اصحاب شافعی نے کہا ہے کہ سنت ہو واجب نہین اور امام ابوحنیفہ نے فرمایا
ہے کہ واجب ہو فرض نہین اسلیے کہ اون کے مذہب مین واجب اور فرض مین **فرق** ہے اور
قاضی عیاض نے کہا ہے کہ وہ منسوخ ہو گیا جب زکوۃ فرض ہوئی اور یہ غلط ہے اور ثواب یہ ہے کہ وہ فرض
و واجب ہے (کذا قال النووی فی شرحہ) اور اسحدیث مین اشارہ ہے کہ وقت وجوب اوسکا رمضان کے
بعد ہے چنانچہ شافعی کا قول ہو کہ غروب شمس جب ہو پچھلی تاریخ مین رمضان کے اور رات شروع
ہو عید الفطر کی حسب وجوب ہوتا ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک طلوع فجر سے عید کے وجوب ہوتا ہے۔
عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا من
تمر او صاعا من شعیر علی کل عبد او حر صغیر او کبیر **ترجمہ** ابن عمر نے کہا مقرر کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد پر چھوٹے
اور بڑے پر **عن** ابن عمر قال فرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ رمضان علی
الحر و العبد و الذکر الانثی صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال فعدل الناس بہ
نصف صاع من بر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر قال ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوۃ الفطر صاع من تمر او صاع من شعیر
قال ابن عمر فجعل الناس عدلہ مدین من حنطۃ **ترجمہ** نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا ابن
عمر نے کہا کہ پھر لوگون نے تجویز کیا کہ دو مد گیہون کے قیمت مین اوسکے برابر ہوتے ہین **ف**

جمہور کا مذہب یہی ہے کہ صدقہ فطر لڑکے کیطرف سے بھی دینا چاہیے جیسے اس کے اوپر کی حدیث مین ہو چکا اور ان روایتون سے ثابت ہوا کہ جیسے شہر والون پر اسکا وجوب ہے ویسے ہی گاؤن والونپر اور جنگلیون پر اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر علما کا اور عطا اور زہری اور ربیعہ اور لیث کا قول ہے کہ سوائے شہر والون کے اورون پر نہین واجب ہوتا اور ان روایتون سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے اہل وعیال کی قوت سے عید کے دن زیادہ رکھتا ہو اوسپر صدقہ واجب ہے اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ جس کو زکوۃ لینا روا ہے اوسپر صدقہ واجب نہین اور امام مالک اور ان کے اصحاب مین اختلاف ہے اور ان روایتون سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زوجہ پر بھی واجب ہوتا ہے کہ وہ اپنا صدقہ اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ شوہر اسکیطرف سے دیوے جیسے عورت کو نفقہ دیتا ہے اور معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا باب کی پہلی روایت مین کہ جو مسلمان ہو اس سے کافر نکل گئے غرض کسیکا غلام یا بیوی یا لڑکا یا باپ اگر کافر ہو تو اس کیطرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہین اگرچہ نفقہ ان کا واجب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما کا اور کوفیون اور اسحاق اور بعض سلف کا قول یہ ہے کہ غلام کافر سے بھی دینا واجب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر آدمی کیطرف سے ایک صاع واجب ہے پھر اگر سو گیہون کے اور انگور خشک کے ہو تو بالاجماع ایک صاع واجب ہے اور اگر گیہون اور انگور ہو تو مالک اور شافعی اور جمہور کے نزدیک جب بھی صاع ہے واجب ہے اور ابو حنیفہ اور امام احمد حنبل کے نزدیک نصف صاع واجب ہے اور جمہور کی حجت ابو سعید کی روایت ہے جو آگے آتی ہے کہ اوسمین ایک صاع انگور کا مذکور ہے اور اسی طرح ایک صاع طعام کا اور طعام اہل حجاز کی اصطلاح مین گیہون کو کہتے ہین اور صاع کا بیان اسکے اوپر کے باب مین ہو چکا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ اَوْ رَجُلٍ اَوِ امْرَاَةٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کا رمضان کے بعد ہر ایک مسلمان پر آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ **ترجمہ** ابو سعید کہتے

تھے کہ صدقہ فطر نکالتے تھے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین) ایک صاع طعام کا (یعنے گیہون
کا) یا ایک صاع جو کا یا کھجور کا یا پنیر کا یا انگور کا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا
نُخْرِجُ اِذْ کَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ عَنْ کُلِّ صَغِیْرٍ وَّ
کَبِیْرٍ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ
زَبِیْبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُہٗ حَتّٰی قَدِمَ عَلَیْنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَکَلَّمَ النَّاسَ عَلَی الْمِنْبَرِ
فَکَانَ فِیْمَا کَلَّمَ بِہِ النَّاسَ اَنْ قَالَ اِنِّیْ اَرٰی اَنَّ مُدَّیْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ فَ
اَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِکَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُہٗ کَمَا کُنْتُ اُخْرِجُہٗ اَبَدًا مَا عِشْتُ ترجمہ ابو سعید خدری کہتے
ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام کیطرف سے ایک
صاع گیہون یا ایک صاع پنیر یا جو یا کھجور یا انگور نکالتے تھے پھر جب حضرت معاویہ حج کو یا عمرے کو آئے
تو لوگون مین منبر پر وعظ کہا اور اس مین کہا کہ مین جانتا ہون کہ دو مد (یعنے نصف صاع) شام کے سرخ
گیہون کا برابر ہوتا ہے ایک صاع کھجور کے (یعنے قیمت مین) سو لوگون نے اسی کو لے لیا اور ابو سعید نے
کہا مین تو وہی نکالی جاؤن گا جو نکالتا تھا (یعنے ایک صاع) جب تک جیون گا (سبحان اللہ یہ اتباع سنت کا
کا اور نفرت ہی رائے اور قیاس سے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْنَا عَنْ کُلِّ صَغِیْرٍ وَّ کَبِیْرٍ حُرٍّ وَّ مَمْلُوْکٍ مِّنْ ثَلَاثَۃِ
اَصْنَافٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُہٗ کَذٰلِکَ حَتّٰی کَانَ
مُعَاوِیَۃُ فَرَاٰی اَنَّ مُدَّیْنِ مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ
اُخْرِجُہٗ کَذٰلِکَ ترجمہ مضمون اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس مین گیہون کا ذکر نہین **عَنْ** اَبِیْ
سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَۃِ اَصْنَافِ الْاَقِطِ وَالتَّمْرِ وَالشَّعِیْرِ ترجمہ
ابو سعید نے کہا صدقہ فطر ہم دیتے تھے پنیر اور کھجور اور جو سے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
اَنَّ مُعَاوِیَۃَ لَمَّا جَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَۃِ عَدْلَ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ اَنْکَرَ ذٰلِکَ اَبُوْ سَعِیْدٍ
وَقَالَ لَا اُخْرِجُ فِیْھَا اِلَّا الَّذِیْ کُنْتُ اُخْرِجُ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ ترجمہ ابو سعید نے
کہا جب حضرت معاویہ نے نصف صاع گیہون کا مقرر کیا ایک صاع کھجور کے برابر تو ابو سعید نے انکار

کیا اور کہا کہ مین تو وہی دون گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیتا تہا ایک صاع کہجور یا ایکمن
یا جو یا پنیر **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوۃ الفطر ان تؤدی قبل
خروج الناس الی الصلوۃ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا
کیا جاوے نماز کو نکلنے سے پہلے **ف** اوپر کی روایتون پر اعتماد کیا ہے حنفیہ نے کہ نصف صاع
حنطہ صدقہ فطر مین دینا ان کے آگے کافی ہے حسب تجویز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور جمہور اس
کے خلاف مین ہین اور فرماتے ہین کہ یہ قول صحابی ہے اور ابو سعید وغیرہ نے جو مدت تک آن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کیخدمت مین رہے حضرت معاویہ کا خلاف کیا اور حضرت کے زمانہ کا جو معمول تہا اسکو سند
لائے پہر حضرت معاویہ کے قول کو کیون کر ترجیح ہو سکتی ہے آپ کے زمان مبارک کے معمولی بات
پر دوسری یہ کہ حضرت معاویہ نے تصریح کر دی کہ یہ میری رائے ہے اور یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ
جب صحابہ کا اختلاف ہو تو کسی کا قول اولے نہین ہو سکتا لہذا اب حدیث اور قیاس دونون کو دیکھنا
چاہیے تو دونون سے ثابت ہوا ایک صاع کا مشروط ہونا حدیث مین تو آہی چکا ہے اور قیاس یہی
چاہتا ہے کہ انگور کہجور کے برابر گیہون بہی رہی اور مستحب وقت یہی ہے کہ عیدگاہ جانے سے پہلے
ادا کر دیا جاوے جیسا حدیث مین آچکا **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم امر بالخراج زکوۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ **ترجمہ** عبداللہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کر دیا جاوے لوگون کے نماز کے جانے سے
پہلے **باب** اثم مانع الزکوۃ وکونہ دینے کا عذاب **عن** ابی ہریرۃ یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ذہب ولا فضۃ لا یؤدی منہا حقہا الا اذا
کان یوم القیمۃ صفحت لہ صفائح من نار فاحمی علیہا فی نار جہنم فیکوی بہا جنبہ
وجبینہ وظہرہ کلما ردت اعیدت لہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ
حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار قیل یا رسول اللہ فالابل
قال ولا صاحب ابل لا یؤدی منہا حقہا ومن حقہا حلبہا یوم وردہا الا اذا کان یوم
القیمۃ تبطح لہا بقاع قرقر اوفر ما کانت لا یفقد منہا فصیلا واحدا تطاہ باخفافہا
وتعضہ بافواہہا کلما مر علیہ اولہا رد علیہ اخرہا فی یوم کان مقدارہ خمسین

اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا
وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهَا اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَيْهَا اُخْرٰيهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ
اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَالْخَيْلُ قَالَ الْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ لِرَجُلٍ وِّزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وِزْرٌ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ لَهٗ وِزْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ
رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ اَجْرٌ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ
وَالرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدَ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٍ وَّكُتِبَ لَهٗ عَدَدَ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا
حَسَنَاتٍ وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا
حَسَنَاتٍ وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَّسْقِيَهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ
مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ
الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

ترجمہ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چاندی سونے کا مالک ایسا نہیں کہ زکوۃ اس کی نہ دیتا ہو مگر وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ اوسکی چاندی سونے کی تختے بنائے جاوینگے آگ کے اور وہ جہنم کی آگ مین گرم کیے جاوینگے پھر اسکا ماتھا اور کروٹین اس سے داغی جاوینگی اور اسکی پیٹھ اور جب وہ ٹھنڈی ہوجاوینگے پھر گرم کیے جاوینگے پچاس ہزار برس کے دن پھر اسکو بھی عذاب ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو اور بندون کا اور انس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کیطرف اون سے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے پھر اونٹون کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا جو اونٹ والا اپنے اونٹون کا حق نہین دیتا اور اسکے حق مین سے ایک یہ بھی ہے کہ دودھ دوہے جس دن انکو پانی پلاوے (عرب کا معمول تھا کہ تیسرے یا چوتھے دن اونٹون کو پانی پلانے لے جاتے تھے وہان مسکین جمع رہتے مالک اونٹون کے انکو دودھ دوہکر پلاتے حالانکہ یہ واجب نہین ہے مگر آپ نے اونٹون کا ایک حق اسکو بھی قرار دیا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اونٹ لوٹایا جاوے گا

ایک برابر زمین پر اور وہ اونٹ نہایت فربہ ہوکر آوینگے کہ ان مین سے کوئی بچہ بھی باقی نہ رہے گا اور اسکو اپنے کھرون سے روندینگے اور مونہہ سے کاٹینگے پھر جب ان مین کا پہلا جانور روندتا چلا جاوے گا پچھلا آجاویگا یون ہی عذاب ہوتا رہے گا سارے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہوجاوے بندون کا پھر اوس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کیطرف پھر عرض کی اے رسول اللہ کے اور گائے بکری کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا کہ کوئی گائے بکری والا ایسا نہین جو اوس کی زکوۃ نہ دیتا ہو مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لٹا یا جاوے گا ایک چٹیل صاف زمین پر اور ان گائے بکریون مین سب آوینگی کوئی باقی نرہے گی اور ایسے ہون گی کہ کوئی اون مین سینگ موڑی ہوئی نہ ہوگی نہ بے سینگ کی نہ سینگ ٹوٹی اور اگر اوسکو ماریں گی اپنے سینگون سے اور روندینگی اپنے کھرون سے جب اگلی اوسپر سے گذر جاوے گی پچھلی پھر آوے گی یہی عذاب ہوگا اوسپر پچاس ہزار برس کے دن پھر یہانتک کہ فیصلہ ہوجاوے بندون کا پھر اوس کی راہ کی جاوے جنت یا دوزخ کیطرف پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گھوڑے آپ نے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہین ایک اپنے مالک پر بار ہی یعنے وبال ہے دوسرا اپنے مالک کا عیب ڈھانپنے والا ہی تیسرا اپنے مالک کے ثواب کا سامان ہے اب اوس وبال والے گھوڑے کا حال سنو جو باندھا ہے اس لیے کہ لوگون کو دکھاوے اور لوگون مین بڑمارے اور مسلمانون سے عداوت کرے سو یہ اپنے مالک کے حق مین وبال ہے اور وہ جو عیب ڈھانپنے والا ہے وہ گھوڑا ہے کہ اوسکو اللہ کی راہ مین باندھا ہے (یعنے جہاد کے لیے) اور اوسکی سواری مین اللہ کا حق نہین بھولتا اور نہ اوسکو گھاس چارے مین کمی کرتا ہے تو وہ اسکا عیب ڈھانپنے والا ہے اور جو ثواب کا سامان ہے اسکا کیا کہنا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اللہ کی راہ مین اہل اسلام کی مدد اور حمایت کے لیے کسی چراگاہ یا باغ مین پھر اوس نے جو کھایا اس چراگاہ یا باغ سے اوسکی گنتی کے موافق نیکیان اوس کے مالک کے لیے لکھی گئین اور اوس کی لید اور پیشاب تک نیکیون مین لکھا گیا اور جب وہ اپنی لمبی رسی توڑکر ایک دو ٹیلے پر چڑھ جاتا ہے تو اوس کے قدمون اور اوسکی لید کی گنتی کے موافق نیکیان لکھی جاتی ہین اور جب اسکا مالک کسی ندی پر سے لیے جاتا ہے اور وہ گھوڑا اسمین سے پانی پی لیتا ہے اگرچہ مالک کو پلانے کا ارادہ بھی نہ تھا تب بھی اوس کے لیے اوسکے قطرون کے موافق نیکیان لکھی جاتی ہین جو اوسنے پیٹ مین رہے ثواب تو بے ارادہ پانی پی لینے مین ہے پھر جب پانی پلانے کے ارادہ سے لے جاوے تو کیا کچھ ثواب نہ پاوے گا) پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گدھے کا حال فرمایئے آپنے

فرمایا گدھون کے وسطہ میرے اوپر کوئی حکم نہین اوترا الجز اس آیت کی جو بے مثل اور جمع کرنے والی ہے فمن
یعمل آخر آیت تک یعنے جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھے گا یعنے قیامت کے دن اور جس نے ذرہ برابر بدی
کی وہ بھی اوسے دیکھے گا **ف** اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ سزا جنس گناہ سے ہے
دوسرے یہ کہ جو نعمت خدا کا حق نہ ادا کیا جاوے وہ باعث وبال ہے تیسرے وجوب زکوۃ کا گائے
بیل مین اور یہ روایت اوس کے وجوب کی روایتون سب سے زیادہ صحیح ہے چوتھے استدلال کیا ہے اسی حدیث
سے حنفیہ نے کہ گھوڑون مین بھی زکوۃ واجب ہے اور مذہب اون کا یہ ہے کہ اگر سب گھوڑے نر ہون تو
زکوۃ نہین اور اگر نر و مادہ ملے ہوئے ہون یا صرف مادہ ہون تو اون مین زکوۃ ہے اور مالک کو اختیار
ہے چاہے ہر گھوڑے کی بدلے ایک دینار دے چاہے انکی قیمت جوڑ کر چالیسوان حصہ قیمت کا ادا کرے اور
امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک گھوڑون مین زکوۃ نہین اگلی حدیث کے موافق کہ آپنے فرمایا
مسلمان پر اوسکے گھوڑے کی زکوۃ نہین اور جو حق اس حدیث مین مذکور ہے اس سے اسکی خبر گیری مراد ہے
اور کسی دوست کو مانگی دینا یا پانچوین فضیلت مجاہد کے گھوڑے کی کہ مرد عابد زاہد گوشہ نشین چلہ کش سے ہزار
درجہ اسکا گھوڑا افضل ہے چھٹے استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اجتہاد روا نہین آپ جو حکم فرماتے تھے وحی سے فرماتے تھے اسلیے گدھون کے بارے مین آپنے فرمایا کہ
مجھپر کچھ وحی نہین ہوئی مگر جمہور کا مذہب ہے کہ آپ کو اجتہاد جائز تھا مگر گدھون کے بارے مین آپ کا
اجتہاد یہی ٹھیرا کہ ان مین زکوۃ فرض نہی کی جاوے **عن** زید بن اسلم یعنی ابن اسلم الاسناد بمعنی حدیث
حفص بن میسرۃ الی اخرہ غیر انہ قال ما من صاحب ابل لا یؤدی حقھا ولم یقل منھا حقھا
وذکر فیہ لا یفقد منھا فصیلا واحدا وقال یکوی بھا جنباہ وجبھتہ وظھرہ **ترجمہ** زید
بن اسلم نے اسی اسناد سے یہی روایت بیان کی کہ اوس مین کچھ لفظون کا فرق ہے مطلب وہی ہے
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب کنز
لا یؤدی زکوتہ الا احمی علیہ فی نار جھنم فیجعل صفائح فتکوی بھا جنباہ وجبینہ
حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ثم یری سبیلہ اما
الی الجنۃ واما الی النار وما من صاحب ابل لا یؤدی زکوتھا الا بطح لھا بقاع قرقر کاوفر
ما کانت تستن علیہ کلما مضت علیہ اخراھا ردت علیہ اولاھا حتی یحکم اللہ بین عبادہ

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ
صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَوَاتِهَا إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَ
تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا
حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يُرَى
سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قَالَ سُهَيْلٌ وَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ الْبَقَرَ أَمْ لَا قَالُوا فَالْخَيْلُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ أَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا قَالَ سُهَيْلٌ أَنَا
أَشُكُّ الْخَيْرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّتِي
هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُعِدُّهَا لَهُ فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِي بُطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ
اللَّهُ لَهُ أَجْرًا وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ مَا أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا أَجْرًا وَلَوْ
سَقَاهَا مِنْ نَهَرٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا
وَأَرْوَاثِهَا وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ
سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبُطُونِهَا فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا وَأَمَّا الَّتِي
هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءَ النَّاسِ فَذَاكَ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ
وِزْرٌ قَالُوا فَالْحُمُرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ
مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی صاحب کنز (یعنے خزانہ) والا ایسا نہین ہے جو زکوۃ نہ دیتا ہو مگر گرم کیا جاوے گا
وہ خزانہ اسکا جہنم کی آگ مین اور اوس کے تختے بنائے جاوین گے پہر داغی جاوین گی اس سے دونو کروٹین
اور ماتھا اوسکا جب تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالے اپنے بندون کا اتنے بڑے دن مین جسکا اندازہ پچاس
ہزار برس ہے پہر اوسکی راہ نکلے جنت کو جانے کی یا دوزخ کو اور جو اونٹ والا ایسا ہو کہ انکی زکوۃ نہ دیتا
ہو وہ لٹایا جاوے گا ایک چٹیل زمین پر اور وہ اونٹ آوینگے نہایت فربہ ہو کر جیسے دنیا مین بہت فربہ
کے وقت تھے اور وہ اسکو روندینگے اور جب ان مین کا پچھلا اوسپر نکل جاوے گا اگلا پہر لوٹ آوے گا
(یہی صحیح ہے اور اوپر کی روایت مین وارد ہوا ہے کہ جب ان مین کا پہلا روند تا چلا جاویگا پچھلا آجاوے
گا یہ راوی کی غلطی سے اسلیے کہ اس مین معنے صحیح نہین ہوتے (نووی) یہانتک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالے

الذی

اپنے بندون کا اتنے بڑے دن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پھر اوسکی راہ نکلے جنت مین جانے
کی یا دوزخ مین اور جو بکری والا ان کی زکوۃ نہین دیتا وہ لٹایا جاوے گا ایک پٹیر برابر زمین مین اور
وہ آوین گی بہت موٹی ہوکر جیسے دنیا مین تہین اور اسکو روندین گی اپنے کہرون سے اور کوچنے گی
اپنے سینگون سے کہ ان مین کوئی سینگ موڑی ہوئی اور بے سینگ والی نہ ہوگی جب اوسپر سے پچھلی
گزر جاوے گی اگلی پھر آجاوے گی یہی عذاب ہوتا رہیگا جبتک اللہ فیصلہ کرے اپنے بندون کا ایسے دن مین
جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے تمہاری گنتی کے حساب سے پھر اسکی راہ نکالی جاوے گی جنت کیطرف یا
دوزخ کیطرف سہیل نے کہا اور مین نہین جانتا کہ بیل کا بھی ذکر آپ نے کیا یا نہین پھر عرض کی اور گھوڑے
اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا گھوڑون کی پیشانی مین بہتری یا فرمایا گھوڑے کی پیشانی مین بہتری بندھی ہے
سہیل نے کہا مجھے اوس مین شک ہے کہ آپ نے فرمایا ان مین بہتری ہے قیامت کے دن تک (یعنی
جہاد کا بڑا سامان گھوڑا ہے اور بہتری دین و دنیا کی جہاد مین ہے) پھر فرمایا گھوڑے تین قسم ہین ایک تو
آدمی کے لیے ثواب ہے دوسرا پردہ ہے (اسکی عیبون کا) تیسرا وبال و عذاب ہے سو جو ثواب ہے وہ اس شخص
کا جس نے گھوڑا باندھا اللہ کی راہ مین اور طیار رکھا اوسکے واسطے (یعنے جہاد کو) سو وہ تو جو غائب کرتا
ہے اپنے پیٹ مین اللہ اوسکا مالک کرلیے ثواب لکھتا ہے (یعنے اسکا دانہ چارہ سب موجب ثواب ہے) اور
اگر اوسکو کسی چراگاہ مین چرایا تو جو کچھ اوس نے کہایا اللہ نے اوسکے ثواب مین لکھا یا جس نہر سے اس نے
پانی پلایا اوس کے ہر قطرہ پر جو اوس نے پیٹ مین اٹھایا ایک ثواب ہے یہانتک کہ اوسکی پیشاب اور لید
مین ثواب کا ذکر فرمایا اور اگر ایک دو ٹیلے پر کودگیا تو ہر قدم پر جو اوس نے دھرا ایک ثواب لکھا گیا اور جو مالک
کا پردہ ہے وہ اسکا گھوڑا ہے جس نے احسان کرنے کو اور اپنی خوبی کے لیے باندھا اور اوسکی سواری کا حق
نہ بھولا (یعنے دوستون کو مانگ دیا کبھی کبھی عزبا کو چڑھا لیا) اور نہ اوس کے پیٹ کا (یعنے دانے
چارے پانی مصالح کی خبر رکھے اوسکی تکلیف اور آرام مین اور جو وبال و عذاب ہے وہ اسکا گھوڑا ہے
جس سے اترانے اور سرکشی اور شرارت کرلیے اور لوگون کو دکھانے کے لیے باندھا سو وہ اوسپر وبال
ہے پھر عرض کی کہ گدہے کا حال فرمایے اے رسول اللہ کے فرمایا اللہ نے مجھپر اوسکے لیے کوئی حکم نہین اوتارا
مگر یہ آیت جامع بے مثل فَمَنْ يَّعْمَلْ الآية عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ
ترجمہ سہیل سے دوسری سند سے بھی روایت آئی ہے عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَدَلَ

عَقْصَاءَ عَضْبَاءَ وَقَالَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَظَهْرُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ جَبِينَهُ ترجمہ سہیل سے میری سند سے یہی روایت آئی اور اوسمین عضباء کا لفظ ہے اور پیشانی کے داغ کا ذکر نہین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لَمْ يُؤَدِّ الْمَرْءُ حَقَّ اللّٰهِ أَوِ الصَّدَقَةَ فِي إِبِلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ ترجمہ ابی ہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی جو سہیل نے اپنے باپ سے اور یہ روایت کی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُوبِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُوبِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ وَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ هٰذَا الْقَوْلَ ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدٍ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ حَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ترجمہ جابر سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو اونٹ والا حق نہ ادا کرے وہ قیامت کے دن آوے گا اور وہ اونٹ بھی بہت سے بہت ہوکر آوین گے اور مالک انکا ایک چٹیل زمین پر بٹھایا جاوے گا اور وہ اوسپر اپنے پیرون اور کھرون سے کودین گے اور جو گائے والا اسکا حق نہ ادا کرے گا وہ قیامت کے دن آوین گی بہت سی بہت اور اسکو بٹھاکر ایک چٹیل زمین مین اپنے سینگون سے کونچین گے اور پیرون سے روندینگے اور جو بکری والا اسکا حق ادا نہین کرتا وہ بھی قیامت کے دن بہت سی بہت ہوکر آوین گی اور اسکو ایک چٹیل زمین مین بٹھاکر اپنے سینگون سے کونچے گی اور اپنے کھرون سے روندینگی اور ان مین بے سینگ کی کوئی نہ ہوگی اور نہ کوئی سینگ ٹوٹی اور جو خزانہ والا ایسا ہے کہ اسکا حق ادا نہین کرتا وہ قیامت کے دن آوے گا

ایک گنجا اژدہا بن کر (یعنے جس کی زہر کی تیزی سے اوس کے خود بال جھڑ جاتے ہین اور اپنی دم پر اتنا کھڑا ہوجاتا ہے کہ سوار کے سترک اوسکا مونہہ پہنچ جاتا ہے) اور اسکے پیچھے لگے گا مونھ کھولکر جب اوس کے پاس آوے گا تو مارکے اوس سے بھاگے گا اور وہ پکارے گا کہ لے اپنا خزانہ جو تو نے پیچھے رکھا تھا کہ مجھے اوسکی حاجت نہین ہے (شاید یہ ندا اللہ کیطرف سے ہوگی پھر جب وہ دیکھے گا کہ یہ مجھے نہین چھوڑتا تو اوس کے مُنہ مین ہاتھہ ڈالدے گا اور وہ اسے ایسا چبائیگا جیسے اونٹ چباتا ہے ابوالزبیر نے کہا ہم نے سنا عبید بن عمیر سے کہ وہ یہی بات کہتے تھے پھر ہمنے جابر سے پوچھا تو وہ بھی بولے مثل عبید بن عمیر کی اور ابوالزبیر نے کہا سنا مین نے عبید بن عمیر سے کہ ایک شخص نے عرض کی اے رسول اللہ کے اونٹ کا حق کیا ہے فرمایا اسکو پانی پر وہ دینا (کہ اسمین جانورون کو آرام ہوتا ہے اور فقیرون کو کچہ دودہ مل جاتا ہے) اور اسکا ڈول مانگے کو دینا (یعنے پانی پلانے کا) اور اسکی رسی نطفہ لینے کے لیے مانگے دینا اور اسکو اللہ کی راہ مین سواری مین دینا (یعنے جہاد مین) **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا یؤدی حقھا الا اقعد لھا یوم القیمۃ بقاع قرقر تطوہ ذات الظلف بظلفھا وتنطحہ ذات القرن بقرنھا لیس فیھا یومئذ جماء ولا مکسورۃ القرن قلنا یا رسول اللہ وما حقھا قال اطراق فحلھا واعارۃ دلوھا ومنیحتھا وحلبھا علی الماء وحمل علیھا فی سبیل اللہ ولا من صاحب مال لا یؤدی زکوتہ الا تحول یوم القیمۃ شجاعا اقرع یتبع صاحبہ حیث ما ذھب وھو یفر منہ یقال ھذا مالک الذی کنت تبخل بہ فاذا رای انہ لا بد منہ ادخل یدہ فی فیہ فجعل یقضمھا کما یقضم الفحل ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ والا اور گائے والا اور بکری والا اوس کی زکوۃ نہین دیتا وہ قیامت کے دن بٹہایا جاوے گا ایک چٹیل زمین پر اور کھرون والا جانور اسکو اپنے کھرون سے روندے گا اور سینگون والا اپنے سینگون سے کونچے گا اوسدن کوئی جانور بے سینگ کا نہ ہوگا نہ کوئی سینگ ٹوٹا ہم نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا ہے حق اسکا آپ نے فرمایا اسکے نر کو نطفہ کے لیے دینا اور اوسکی ڈول کو مانگے دینا اور اسکو دودہ پینے کے لیے مانگی دینا اور پانی جب راہ مین اسکو دودہ لینا (اونٹون کو جو چوتھے پانچوین دن پانی پلانے کو لاتے ہین اور وہان فقرا جمع ہوتے ہین پھر وہان دودہنے مین بھی جانورون کو آرام ہوتا ہے اور فقرا کو بھی دودہ ملجاتا ہے) اور اللہ کی راہ مین اسکو سواری اور بوجھہ لادنے کو دینا اور جو صاحب مال اپنے مال کی زکوۃ نہین دیتا وہ مال اسکا قیامت کے دن ایک اژدہا گنجا

لا بد منہ کذا

بنجاوے گا اور اپنے مالک کے پیچھے دوڑے گا جدہر وہ بھاگے گا اور وہ اس سے بھاگے گا پھر کہا جاویگا کہ یہ
وہی مال ہے جسمین تو بخیلی کرتا تھا (یعنے زکوۃ نہ دیتا تھا صدقہ فطر نہ ادا کرتا تھا) پھر جب وہ دیکھیگا کہ یہ میرا پیچھا نہ
چھوڑے گا تو اوس کے مونہہ مین ہاتھہ ڈالدے گا اور وہ اژدہا اسکا ہاتھہ ایسا چبا ڈالے گا جیسے اونٹ چباتا ہے

باب اِرضاءِ السُّعاۃ یعنے زکوۃ کے تحصیلدارون کے راضی کرنے کا بیان **عن** جریر بن عبد اللہ
قال جاء ناس من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ناسا من المصدقین
یاتوننا فیظلمونا قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضوا مصدقیکم قال جریر
ما صدرعنی مصدق منذ سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وھو عنی
راضٍ **ترجمہ** جریر نے کہا چند لوگ گاؤن کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور عرض کی بعضے
تحصیلدار ہمارے پاس آتے ہین اور وہ ہمپر زیادتی کرتے ہین (یعنے جانور اچھے سے اچھا لیتے ہین حالانکہ
متوسط لینا چاہیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راضی کردیا کرو اپنے تحصیلدارون کو اگرچہ وہ تمپر زیادتی بھی کرین (جریر نے کہا جب سے مین نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کبھی کوئی
تحصیلدار میرے پاس سے نہین گیا مگر خوش ہوکر **ف** یعنے اُن سے نرمی سے بات کرو تکرار نہ کرو جو حق
زکوۃ ہے اوسکو بخوشی ادا کرو اور اُس زیادتی سے جو تحصیلدارون کی وہ زیادتی مراد ہے جس سے فاسق نہ ہو
ورنہ درصورت فسق کے وہ قابل عزل ہے اور اس صورت مین حد شرعی سے زیادہ اوسکو دینا روا نہین

عن محمد بن اسمٰعیل بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تغلیظ
عقوبۃ من لا یؤدی الزکوۃ زکوۃ نہ دینے کی سختی عذاب کی **عن** ابی ذر قال انتھیت الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس فی ظل الکعبۃ فلما رانی قال ھم الاخسرون ورب
الکعبۃ قال فجئت حتی جلست فلم اتقار ان قمت قلت یا رسول اللہ فداک ابی وامی من
ھم قال ھم الاکثرون اموالا الا من قال ھکذا وھکذا من بین یدیہ ومن
خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ وقلیل ما ھم ما من صاحب بل ولا بقر ولا غنم لا
یؤدی زکوتھا الا جاءت یوم القیمۃ اعظم ما کانت اسمنہ تنطحہ بقرونھا وتطاؤہ
باظلافھا کلما نفدت اخراھا عادت علیہ اولاھا حتی یقضی بین الناس **ترجمہ**
ابوذر نے کہا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور آپ کعبہ کے سایہ مین بیٹھے ہوئے تھے

جب مجھکو دیکھا فرمایا وہی نقصان والے ہین سب کعبہ کی قسم تب مین آپکے پاس آیا اور بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا
ہوگیا اور عرض کی اے رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون کون ہین آپنے فرمایا وہ بہت مال والے ہین
مگر جس نے خرچ کیا اور ہر اور اودہر اور جدہر مناسب ہوا اور دیا آگے سے اور پیچھے سے اور دہنے سے اور
بائین سے اور ایسے لوگ تھوڑے ہین (یعنے جہان دین کی تائید اور خدا رسول کی مرضی دیکھی دہان بے
تکلف خرچ کیا) اور جو اونٹ والا گائے والا بکری والا کہ اونکی زکوۃ نہین دیتا قیامت کے دن آوینگے
وہ جانور اون سب دنون سے موٹے ہوکر اور جو بیل جیسے دنیا مین تھے اور اپنے سینگون سے اس کو پہنچین گے
اور اپنے کھرون سے اسکو روندین گے جب پچھلا اسکا گذر جاوے گا اگلا پھر اوسپر آجاوے گا یہی عذاب
ہوتا رہے گا جب تک فیصلہ ہو بندون کا **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ
مَا عَلَی الْاَرْضِ رَجُلٌ یَمُوْتُ فَیَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا اَوْ غَنَمًا لَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَهَا **ترجمہ** ابوذر سے دوسری
سند سے وہی روایت مروی ہے مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میرے
جان اوس کے ہاتھ مین ہے کہ جو زمین پر مرجاوے اور اونٹ اور گائے اور بکری چھوڑ جاوے اور اوسکی زکوۃ
نہ دیوے آگے وہی حدیث بیان کی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَسُرُّنِیْ
اَنَّ لِیْ اُحُدًا ذَهَبًا تَاْتِیْ عَلَیَّ ثَالِثَةٌ وَّعِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارًا اَرْصُدُهٗ لِدَیْنٍ عَلَیَّ **ترجمہ**
ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ آرزو نہین کہ یہ احد کا پہاڑ میرے لیے سونا ہوجائے اور
تین دن سے زیادہ میرے پاس ایک دینار بھی باقی رہے مگر وہ دینار کہ مین اپنے کسی قرضخواہ کے دینے کو اٹھا
رکھون **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرَّةِ الْمَدِیْنَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ
اِلٰی اُحُدٍ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا
اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا ذَاکَ عِنْدِیْ ذَهَبًا اُمْسِیْ ثَالِثَةٌ وَّعِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُهٗ
لِدَیْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِیْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰکَذَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَهٰکَذَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَهٰکَذَا عَنْ شِمَالِهٖ
قَالَ ثُمَّ مَشَیْنَا فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ هُمُ
الْاَقَلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا مِثْلَ مَا مَنَعَ فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی

قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اٰتِيَكَ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ قَالَ سَمِعْتُ لَغَطًا وَّسَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَ لَهٗ قَالَ فَهَمَمْتُ اَنْ اَتْبَعَهٗ قَالَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهٗ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ قَالَ فَانْتَظَرْتُهٗ فَلَمَّا جَاءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِيْ سَمِعْتُ فَقَالَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ ترجمہ ابی ذر نے کہا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہا مدینہ کی کنکریلی زمین مین بعد دوپہر کے اور ہم احد کو دیکھہ رہے تہے تب مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر مین نے عرض کی حاضر ہون ای رسول اللہ کے آپ نے فرمایا مین نہین چاہتا کہ یہ احد میرے پاس سونا ہوکر تین دن رہی اسمین سے ایک دینار میرے پاس بچے مگر وہ دینار کہ مین کسی قرض کے سبب سے اٹہا رکہون اور اگر یہ سونا ہوجاوے تو مین اللہ کی بندون مین یون یون اور آپنے اپنے آگے ایک لب بہر کر اشارہ کیا اور اسیطرح داہنے اور بائین اشارہ کیا ابوذر نے کہا پہر ہم چلے اور آپ نے فرمایا ای ابوذر اور مین نے عرض کی حاضر ہون اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا بہت مال والے وہی ثواب کم پانے والے ہین قیامت کے دن (یعنے زہد کے درجات عالیہ سے محروم رہنوالے) مگر جس نے خرچ کیا ادہر ادہر اور جدہر مناسب ہو آپنے پہر ویسا ہی اشارہ کیا جیسے پہلے کیا تہا پہر ہم چلے اور آپنے فرمایا اے ابوذر تم یونہی رہنا جیسے اب ہو (یعنے یہان سے کہین جانا نہین جبتک مین نہ آؤن اور پہر آپ چلے گئے یہانتک کہ میری نظرون سے غائب ہوگئے پہر مین نے کچہ گنگناہٹ اور آواز سنی اور دل مین کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دشمن ملا ہو اور مین نے ارادہ کیا کہ آپکے پیچہے جاؤن اتنے مین یاد آیا کہ آپنے فرمایا تہا یہین رہنا جب تک مین نہ آؤن تمہارے پاس غرض مین آپکا منتظر رہا پہر آپ جب تشریف لائے تو مین نے اس آواز کا جو سنی تہی آپسے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تہے ان کے اوپر سلامتی ہو اور وہ میرے پاس آئے اور انہون نے فرمایا کہ جو مرے آپکی امت سے اور شریک نہ کیا ہو اوس نے اللہ کا کسی چیز کو (یعنے پنجہ شدہ جہنڈے نیزے گورد چلہ بی دولی بہوت و پری کو) وہ جنت مین جاویگا (یعنے بعد سزا پانے اپنے گناہون کے یا بخشے جانے کے بسبب رحمت کاملہ ارحم الراحمین کے یا بشفاعت انبیاء اولیا کے) مین نے کہا اگرچہ اوس نے زنا کی ہو اور چوری کی ہو جبرئیل نے کہا اگرچہ اوسنے زنا اور چوری یہی کی ہو ف اس حدیث مین ترغیب ہے صدقہ پر تمام امور خیر مین اور اشارہ

ہے اس طرف کہ کوئی امر خیر مین مال کو نہ دے بلکہ جو بات ترقی ایمان و اسلام اور رفاہ عام کی ہو سب مین بدل
خوشی مال کو خرچ کرے یہی شکریہ ہے بہت مال ہونے کا نہ یہ کہ اپنی ہوائے نفسانی اور تقاضائے شیطانی
مین اسراف کیا کرے اور اس روایت کو اور جو روایتین گذرین اون سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر ضرورت کے
تاکید کلام کے لیے بھی کہنا درست ہے اور احادیث صحیحہ مین ایسی قسمین بہت آئین ہین اور اہل سنت کا
ایک بہت بڑا مسئلہ اس حدیث سے ثابت ہوا جسکا معتزلہ نے انکار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اصحاب کبائر یعنی
جو لوگ کبیرہ گناہون مین آلودہ ہوئے ہین اور توحید پر مرے ہین وہ دوزخ سے نکلین گے اور جنت مین جاوین
گے اگرچہ ایک مدت اپنے گناہون کی سزا پانے کو دوزخ مین مقیم و معذب رہین اور خوارج نے یہی اسکا انکار
کیا ہے اور زنا اور چوری معلوم ہوا کہ تمام کبائر مین زیادہ بیحیائی کی بات ہے **عن** ابی ذر قال خرجت
لیلۃ من اللیالی فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی وحدہ لیس معہ انسان قال
فظننت انہ یکرہ ان یمشی معہ احد قال فجعلت امشی فی ظل القمر فالتفت فرانی
فقال من ھذا فقلت ابوذر جعلنی اللہ فداک قال یا اباذر تعال قال فمشیت معہ ساعۃ
فقال ان المکثرین ھم المقلون یوم القیمۃ الا من اعطاہ اللہ خیرا فنفح فیہ
یمینہ وشمالہ وبین یدیہ ووراءہ وعمل فیہ خیرا قال فمشیت معہ ساعۃ فقال
اجلس ھھنا قال فاجلسنی فی قاع حولہ حجارۃ فقال لی اجلس ھاھنا حتی ارجع الیک
قال فانطلق فی الحرۃ حتی لا اراہ فلبث عنی فاطال اللبث ثم انی سمعتہ وھو مقبل
وھو یقول وان سرق وان زنی قال فلما جاء لم اصبر فقلت یا نبی اللہ جعلنی اللہ فداک
من تکلم فی جانب الحرۃ ما سمعت احدا یرجع الیک شیئا قال ذاک جبریل عرض
لی فی جانب الحرۃ فقال بشر امتک انہ من مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ
فقلت یا جبریل وان سرق وان زنی قال نعم قال قلت وان سرق وان زنی قال نعم
قال قلت وان سرق وان زنی قال نعم وان شرب الخمر ترجمہ ابوذر نے کہا مین نکلا ایک
رات اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے چلے جاتے ہین کوئی آپ کے ساتھ نہین ہے تو مین سمجھا
کہ آپ کو منظور ہے کہ کوئی ساتھ نہ آوے (ورنہ صحابہ کب آپ کو اکیلا چھوڑتے) تو مین یہ سمجھکر چاندنی کے
سایہ مین چلنے لگا (تاکہ حضرت انکو نہ دیکھین) تو آپ نے پیر طرف مڑکر دیکھا اور فرمایا یہ کون ہے مین نے

جبریل علیہ السلام

عرض کی ابوذر اللہ مجھکو آپ پہ سے فدا کرے آپنے ابوذر آؤ پھر آپکے ساتھہ مین چلا تھوڑی دیر اور آپنے فرمایا جو لوگ دنیا مین بہت مال والی ہین وہ کم درجہ والی ہین قیامت کو دن مگر جسکو اللہ تعالی مال دیوے اور وہ پہونچے پہ اوڑہ اوسکے داہنے اور بائین اور آگے اور پیچھے اور کرے اوس مال سے بہت خوبیان پھر انہون نے کہا مین آپکے ساتھہ تھوڑی دیر ٹہلتا رہا پھر آپنے فرمایا یہان بیٹھو اور مجھے ایک صاف زمین مین بٹھایا گرد اوس کے کالے پتھر تھے اور مجھسے فرمایا تم یہین بیٹھے رہو جبتک مین لوٹ کر آؤن اور آپ چلے گئے اون پتھرون مین یہانتک کہ مین آپکو نہ دیکھتا تھا اور وہان بہت دیر تک ٹہیرے رہے پھر مین نے سنا کہ آپ کہتے آتے تھے کہ اگر چوری کرے اور زنا کرے پھر آئے تو مجھسے صبر نہ ہوسکا اور مین نے کہا اے نبی اللہ کے اللہ تعالی مجھے آپ پر فدا کرے سبحان اللہ یہ کمال عشق اور محبت کا فقرہ ہے کہ صحابہ کے زبان زد رہتا تھا رضی اللہ عنہم) کون تھا اون کالے پتھرون مین مین نے تو کسی کو نہ دیکھا جو آپکو جواب دیتا آپ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے کہ وہ میرے آگے آئے ان پتھرون مین اور فرمایا بشارت دو اپنی امت کو کہ جو مرا اور اوس نے اللہ کے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہ کیا داخل ہوگا وہ جنت مین مینے کہا اے جبرئیل اگرچہ وہ چوری کرے اور زنا کرے انہون نے کہا ہان مین نے پھر دوبارہ کہا اگرچہ وہ چوری کرے یا زنا کرے انہون نے کہا ہان مین نے پھر تیسری بار کہا اگرچہ وہ چوری اور زنا کرے انہون نے کہا ہان اگرچہ وہ شراب بہی پیے **ف** نووی نے کہا اس سے شراب کی سخت مذمت معلوم ہوئی کہ گویا ذہن مین جبرئیل کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ بہت بڑا گناہ تہا اور چوری اور زنا سے بڑہکر تہا جب اسکو ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعجب اور کراہت کو

عن الاحنف بن قیس قال قدمت المدینة فبینا انا فی حلقة فیها ملا من قریش اذ جاء رجل اخشن الثیاب اخشن الجسد اخشن الوجه فقام علیهم فقال بشر الکانزین برضف یحمی علیه فی نار جهنم ثم یوضع علی حلمة ثدی احدهم حتی یخرج من نغض کتفیه ویوضع علی نغض کتفیه حتی یخرج من حلمة ثدیه یتزلزل قال فوضع القوم رؤسهم فما رأیت احدا منهم رجع الیه شیئا قال فادبر واتبعته حتی جلس الی ساریة فقلت ما رأیت هؤلاء الا کرهوا ما قلت لهم فقال ان هؤلاء لا یعقلون شیئا ان خلیلی ابا القاسم صلی الله علیه وسلم دعانی فاجبته فقال اتری احدا فنظرت ما علی من الشمس وانا اظن انه یبعثنی فی حاجة له فقلت

اذا کہ قال ما یسرنی ان لی مثلہ ذھبا انفقہ کلہ الا ثلاثۃ دنانیر ثم ھؤلاء یجمعون
الدنیا لا یعقلون شیئا قال قلت مالک ولاخوتک من قریش لا تعتریھم وتصیب منھم
قال لا وربک لا اسالھم عن دنیا ولا استفتیھم عن دین حتی القی اللہ ورسولہ ترجمہ
احنف نے کہا مین مدینہ مین آیا اور ایک حلقہ مین بیٹھا تھا کہ اوس مین قریش کے سردار تھے کہ ایک شخص آیا
موٹے کپڑے پہنے ہوئے سخت جسم والا اور سخت چہرہ والا اور ان کے پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ خوشخبری
دو مال جمع کرنے والون کو گرم پتھر کی جو جہنم کی آگ مین تپایا جاوے گا اور اوسکی چھاتی کی نوک پر رکھا
جاوے گا یہانتک کہ شانے کی ہڈی سے پھوٹ نکلیگا اور شانے کی ہڈی پر رکھا جاوے گا تو چھاتیون
کی نوک سے پھوٹ نکلیگا وہ پتھر ایسا ہی ہلتا ہوا آر پار ہوتا رہے گا کہا راوی نے پھر جھکا لیے لوگون نے
اپنے سر اور مین نے اون مین سے کسی کو نہ دیکھا کہ انکو کچھ جواب دیتا اور پھر وہ پھرے اور مین اُن کے
پیچھے ہوا کیون نہون یہ طالب حدیث ہین یہانتک کہ ایک کھنبے کے پاس بیٹھ گئے اور مین نے کہا کہ مین
تو یہی خیال کرتا ہون کہ آپ نے جو کچھ کہا انکو بہت برا لگا تو انہون نے فرمایا کہ یہ کچھ عقل نہین رکھتے (یعنے
دین کی) اور میرے دوست ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بلایا اور مین گیا اور فرمایا کہ تم کوہ احد کو
دیکھتے ہو مین نے اپنے اوپر کی دھوپ کو خیال کیا اور سمجھا کہ شاید آپ مجھے کسی اپنے کام کو وہان بھیجا
چاہتے ہین اور مین نے عرض کی کہ ہان دیکھتا ہون آپنے فرمایا کہ مین یہ نہین چاہتا کہ اس پہاڑ کے
برابر سونا ہو اور اگر ہو بھی تو مین خرچ کردون مگر تین دینار دینے کے بعد اور یہ ذکر ہوا کہ قرض کے لیے رکھنے)
پر یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہین اور کچھ نہین سمجھتے پھر مین نے اون سے کہا کہ تمہارا اپنے بھائیون قریش کے ساتھ
کیا حال ہے کہ تم اُن کے پاس کسی حاجت کے لیے نہین جاتے اور نہ اون سے کچھ لیتے ہو انہون نے کہا مجھے
قسم ہے تمہارے رب کی کہ نہ مین اون سے دنیا مانگون گا نہ دین مین کچھ پوچھون گا (اس لیے
کہ مین ان سے زیادہ جانتا ہون) یہان تک کہ ملون گا مین اللہ سے اور اس کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** اسحدیث مین تعلیم ہے زہد اور بے رغبتی کی دنیا سے
اور تہدید اور تنبیہ ہے مانعان زکوۃ کو اور جمہور کے نزدیک کنز جسکی برای قرآن مین ان الذین یکنزون
الذہب والفضۃ مین آئی ہے اور اسی طرح اسحدیث مین وہ ہے جس مال کی زکوۃ نہ دیجاوے اور جب زکوۃ
دیجاوے پھر وہ کنز نہ رہا خواہ وہ زیادہ ہو یا کم اور حضرت ابوذر امیر الزاہدین کا مذہب یہ تھا کہ جو اپنی حاجت

ضروری سے زیادہ آدمی رکھہ چھوڑے وہ سب کنز ہے غرض اُن کا مذہب مشہور یہی ہے مگر صحیح وہی ہے
جو جمہور کا مذہب مذکور ہوا **عَنِ** الاحنف بن قیس قال کنت فی نفر من قریش فجاء ابوذر وھو یقول بشر الکانزین
برضف یحمی علیہ فی نار جہنم ثم یوضع علی حلمۃ ثدی احدھم یخرج من نغض کتفیہ ویوضع علی نغض کتفیہ
یخرج من حلمۃ ثدیہ یتزلزل قال ثم تنحی فقعد قال قلت من ھذا قالوا ھذا ابوذر قال فقمت الیہ فقلت ما شیء سمعتک تقول
قبیل قال ما قلت الا شیئا قد سمعتہ من نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت ما تقول
فی ھذا العطاء قال خذہ فان فیہ الیوم معونۃ فاذا کان ثمنا لدینک فدعہ

ترجمہ احنف بن قیس نے کہا مین چند لوگون مین قریش کے بیٹھا ہوا تہا اور ابوذر آئے اور فرمانے لگے
بشارت دو کنز جمع کرنے والون کو ایسے داغ سے جو آدمون کے پیٹ پر لگائے جاوین گے اور اُن کے کروٹون
سے نکل جاوین گے اور انکی گدیون مین لگائے جاوین گے تو اونکی چھاتیون سے نکل آوین گے پھر وہ کنارے
ہو گئے اور مین نے لوگون سے پوچھا کہ یہ کون ہین لوگون نے کہا یہ ابوذر ہین اور مین ان کیطرف کھڑا ہوا
اور مین نے کہا یہ کیا تہا جو مین نے سُنا کہ ابہی آپ کہہ رہے تہے اونہون نے کہا مین وہ ہی کہہ رہا تہا
جو سنا مین نے ان کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر مین نے کہا آپ کیا فرماتے ہین اس عطا مین (یعنے جو
مال غنیمت سے امراء مسلمانون کو دیا کرتے ہین) انہون نے فرمایا تم لیلیے رہو کہ اسمین مدد خرچ ہے پھر جب
یہ تمہارے دین کی نسبت ہو جاوے تب چھوڑ دینا (یعنے دینے والے تم سے مدہنت فی الدین چاہین تو لینا)

بَابُ الحث علی النفقۃ وتبشیر المنفق بالخلف باب سخاوت کی فضیلت مین **عَنْ** ابی
ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ یا ابن آدم انفق انفق علیک وقال
یمین اللہ ملأی وقال ابن نمیر ملآن سحاء لا یغیضھا شیء اللیل والنھار **ترجمہ** ابوہریرہ
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے خرچ کر کہ مین بہی تیرے
اوپر خرچ کرون اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کا ہاتہہ بہرا ہوا ہے رات دن کے خرچ کرنے
سے کچہ کم نہین ہوتا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہاتہہ ایک چیز ہے بلا کیفیت کہ اللہ پاک کے لیئے ثابت
ہے اور اُسی سے خرچ فرماتا ہے اور پکڑتا ہے اور تولتا ہے اور دونون ہاتہہ اُسکے قرآن سے ثابت ہین کہ
فرماتا ہے لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اور فرماتا ہے بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ اور ان آیتون سے اور بہت سی حدیثون سے
جنمین دونون ہاتہہ کا ذکر ہے بخوبی ثابت ہوا کہ یہ صفت قدرت کی مغایر ہے ورنہ قدرت کا تثنیہ محال ہے

بیان اسمیں کہ ہاتہون کا

پس تاویل اُن کے قدرت سے باطل ہے اور یہ قول ہے جہمیہ اور معتزلہ کا چنانچہ تصریح کی اسکی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصیت نامہ مین جو فقہ اکبر مشہور ہے **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر احادیث منہا وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قال لی انفق انفق علیک وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمین اللہ ملاٰی لا یغیضہا سحاء اللیل والنہار ارایتم ما انفق منذ خلق السموات والارض فانہ لم یغض ما فی یمینہ وعرشہ علی الماء وبیدہ الاخری القبض یرفع ویخفض ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے مجھ سے فرمایا کہ تم لوگون پر خرچ کرو مین تم پر خرچ کرون اور فرمایا کہ اللہ کا سیدہا ہاتھ بھرا ہوا ہے کم نہین ہوتا رات دن کے خرچ کرنے سے بھلا غور تو کرو کہ کیا کچھ خرچ کیا ہوگا جب سے آسمان اور زمین کو بنایا تو اب تک ذرا بھی کم نہین ہوا جو اوس کے سیدہے ہاتھ مین ہے اور عرش اسکا پانی پر ہے اور اوس کے دوسرے ہاتھ مین موت ہے اور جسکو چاہتا ہے بلند کرتا ہے جسکو چاہتا ہے پست کرتا ہے **ف** اس حدیث مین تصریح ہے کہ اوس تعالی شانہ کے دو ہاتھ ہین اور تاویل ہاتھ کی قدرت سے باطل ہے اور صحابہ اور تابعین اور تمام اسلاف صالحین انپر بغیر تاویل ایمان لاتے رہے اور محالات سے ہے یہ امر کہ تاویل ضرور ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے نہ بیان فرماتے یہانتک کہ گذار دنیا سے تحریف کیجاتے اور اصول مین ثابت ہوچکا ہے کہ تاخیر بیان کی اس کے وقت سے جائز نہین اور یہ بھی محال ہے کہ صحابہ کے کان مین لفظ ید کا جسکی ارد و ہاتھ ہے پڑتا اور ان کے عقیدون کے خلاف ہوتا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مراد کو جو حقیقت مین اس لفظ سے مبائنت رکھتی ہوتی دریافت نہ کرتے اور سلف صالحین صحابہ سے نہ پوچھتے پس معلوم ہوا کہ یہ تاویل باطل ہے اور بہ تقلید فلاسفہ مسلمانون مین پھیلی ہے پس مومن کامل کو ضرور ہے کہ ان سب صفات پر جیسے کتاب و سنت مین وارد ہوئے ہین ایمان رکھے اور کیفیت اسکی خدا کے سپرد کرے یہی طریقہ ہے اسلاف صالحین کا صحابہ و تابعین سے اور ائمہ مجتہدین سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اس روایت مین جو لفظ **فیض** وارد ہوا ہے یہ دو طرح مروی ہوا ایک فا کے ساتھ اور بے کے ساتھ اور یہی مشہور روایت ہے اور معنے اس کے موت کے ہے جیسے ترجمہ مین مذکور ہوئے دوسری فا اور ے کے ساتھ اسکے معنے احسان اور عطا اور رزق واسع کے ہین اور بلندی اور پستی

سے مراد کشادگی اور تنگی رزق کی ہے **باب** فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ وَاِثْمِ مَنْ ضَيَّعَهُمْ اَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ باب اہل وعیال کے خرچ کے بیان مین **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَبَدَاَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ صِغَارٍ يُعِفُّهُمْ اَوْ يَنْفَعُهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَيُغْنِيْهِمْ **ترجمہ** ثوبان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اشرفی جسکو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جسے اپنے گھر والون پر خرچ کرتا ہے (اسلیے کہ بعضے انمین سے ایسے ہین کہ اون کا نفقہ فرض ہے جیسے بیوی صغیر اولاد) اور اسیطرح وہ اشرفی جسکو اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اللہ کی راہ مین (یعنے جہاد مین) اور وہ اشرفی جسکو خرچ کرتا ہے اپنے رفیقون پر اللہ کی راہ مین اور ابو قلابہ نے کہا شروع کیا عیال سے پھر کہا ابو قلابہ نے کہ اوس سے بڑھکر کسکا ثواب ہے جو اپنے چھوٹے بچون پر خرچ کرتا ہے یا نفع دیوے انکو اللہ پاک اوس کے سبب سے اور بے پرواہ کردے انکو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آدمی کو نفقات واجبہ مین خرچ کرنا ضرور ہے پھر نفقات مستحبہ مین جب واجبات سے فاضل ہو **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهُ عَلٰى اَهْلِكَ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک اشرفی تمنے اللہ کی راہ مین دی اور ایک اپنے غلام پر خرچ کی (یا کسی غلام کے آزاد ہونے مین دی) اور ایک مسکین کو دی اور ایک اپنے گھر والون پر خرچی تو ثواب کے رو سے بڑی وہی اشرفی ہے جو اپنے گھر والون خرچی **عَنْ** خَيْثَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِذْ جَاءَهٗ قَهْرَمَانٌ لَهٗ فَدَخَلَ فَقَالَ اَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاَعْطِهِمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَنْ مَّنْ يَّمْلِكُ قُوْتَهٗ **ترجمہ** خیثمہ نے کہا ہم عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا داروغہ آیا اور انہون نے پوچھا کہ تمنے غلامون کو خرچ دیدیا اوس نے کہا نہین انہون نے کہا دیدو اسلیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جسکو خرچہ دیتا ہے اوسکا خرچ روک رکھے **باب**

الابتداء فی النفقۃ بالنفس ثم اھلہ ثم القرابۃ باب پہلے اپنے ذات پر پھر اپنے گھر والون پر پھر
قرابت والونپر خرچ کرنے کا بیان **عن** جابرؓ انہ قال اعتق رجل من بنی عذرۃ عبدا
لہ عن دبر فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الک مال غیرہ قال لا قال
من یشتریہ منی فاشتراہ نعیم بن عبد اللہ العدوی بثمانمائۃ درھم فجاء بھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدفعھا الیہ ثم قال ابدا بنفسک فتصدق علیھا فان فضل شیء
فلاھلک فان فضل عن اھلک شیء فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیء فھکذا
وھکذا یقول فبین یدیک وعن یمینک وعن شمالک **ترجمہ** جابرؓ نے کہا ایک شخص نے
ایک غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد (یعنے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) اور اس
کی خبر ہو پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو آپ نے فرمایا تیرے پاس اور مال ہے اوس کے سوا اوس نے
کہا نہین تب آپ نے فرمایا کون خریدتا ہے اسکو مجھ سے تو نعیم نے اوسکو آٹھسو درہم کو خرید لیا اور درہم
حضرت پاس لے آئے آپ نے مالک غلام کو دیے اور فرمایا کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو پھر اگر بچے تو اپنے
گھر والون پر پھر بچے تو اپنے ناطے والونپر پھر بچے تو ادہر اودہر اور اشارہ کرتے تھے آپ آگے اور داہنے
اور بائین **ف** نووی نے فرمایا اسحدیث مین کئی فائدے ہین ایک تو مال خرچ کرنے کی ترتیب
دوسرے جب دو خرچ آن پڑین تو اس مین سے جسکی تاکید زیادہ ہو اوسکو مقدم رکھے تیسرے یہ
کہ جب مال ضرورت سے زیادہ ہو تو جمیع انواع خیر مین خرچ کرے نہ ایک نوع خاص مین چوتھے معلوم
ہوا کہ بیع مدبر کی روا ہے اور مدبر وہی غلام ہے جس سے میان کہے کہ میرے بعد تو آزاد ہے اور
یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ بیع مدبر روا ہے اور امام مالکؒ کے اصحاب کا مذہب ہے کہ روا
نہین مگر جبکہ مالک پر قرض ہو اور یہ حدیث صاف انپر حجت ہے **عن** جابرؓ ان رجلا من الانصار
یقال لہ ابو مذکور اعتق غلاما لہ عن دبر یقال لہ یعقوب وساق الحدیث بمعنی
حدیث اللیث **ترجمہ** جابر سے دوسری سند مذکور ہے اور اس سے بھی وہی روایت مروی ہوئی
اتنی بات زیادہ ہے کہ اُس مالک کا نام ابو مذکور تھا اور غلام کا یعقوب **باب** فضل النفقۃ
والصدقۃ علی الاقربین والزوج والاولاد والوالدین ولو کانوا مشرکین **باب**
فضیلت مین خرچ اور صدقہ کے اقربا اور زوج اور اولاد اور ماباپ کے اگرچہ مشرک ہون

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا وَكَانَ اَحَبَّ
اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا
وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا
تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْطَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ اللہ عزوجل
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْ
بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيْهَا وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي رابح
الْاَقْرَبِيْنَ فَقَسَمَهَا اَبُوْطَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ ترجمہ انس نے کہا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ
عنہ مدینہ مین بہت مالدار تھے اور بہت محبوب مال اون کا بیرحا ایک باغ تہا مسجد نبوی
کے آگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مین جاتے تھے اور اسکا میٹھا پانی پیتے تھے انس نے
کہا جب یہ آیت اوتری کہ نہ پہونچوگے تم نیکی کی حد کو جب تک خرچ کروگے اپنی محبوب چیزون کو اللہ
کی راہ مین تو ابوطلحہ نے کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ
تم نیکی کی حد کو نہ پہونچوگے جب تک اپنے محبوب مال نہ خرچو اور میرے سب مالون مین زیادہ محبوب بیرحا
ہے اور وہ اللہ کی راہ مین صدقہ ہے اور مین اللہ سے اسکو ثواب کا اور اس کے آخرت مین جمع ہوجانے
کا اللہ کے پاس امیدوار ہون سو اسکو آپ جہان چاہین رکہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا خوب یہ تو بڑے نفع کا مال ہے یہ تو بڑے نفع کا مال ہے مین نے سنا جو تم نے کہا اور مین مناسب جانتا
ہون کہ تم اسے اپنے عزیزون مین بانٹ دو پہر اوسکو ابوطلحہ نے اپنے عزیزون اور چچازاد بہائیون
مین بانٹ دیا ف نووی نے فرمایا اس سے کئی فائدے ہوئے اول یہ کہ جائز ہے یہ کہنا کہ اللہ تم
فرماتا ہے اور مطرف بن عبداللہ بن شخیر کہتے تھے کہ یہ روا نہین بلکہ یون کہنا چاہیے کہ اللہ نے فرمایا
اور مضارع کا صیغہ بولنا روا نہین غرض یہ حدیث اون پر حجت ہے دوسرے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے صدقات
اور خیرات مین اہل علم وفضل سے مشورہ لینا جیسے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا۔
اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزون قریبون کو دینا افضل ہے بہ نسبت غیرون کے جب عزیز محتاج ہون اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ جب قرابت قریبہ کے لوگ نہ ہون تو قرابت بعیدہ والون کو دے اس لیے کہ ابوطلحہ نے وہ

باغ ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو تقسیم کیا اور وہ ان کی ساتوین داد امین جاکر ملتے ہین چنانچہ اگر آتا ہے **عن** انس قال لما نزلت هذه الآية لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون قال ابو طلحة اري ربنا يسالنا من اموالنا فاشهدك يا رسول الله اني قد جعلت ارضي بيرحاء لله قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلها في قرابتك قال فجعلها في حسان بن ثابت وابي بن كعب **ترجمہ** انس نے کہا جب آیتہ مذکورا تری ابوطلحہ نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ ہمارا پالنے والا رزق دینے والا ہمارے مال طلب فرماتا ہے (اور ہم کو نہایت فخر کی جگہہ ہے کہ شاہنشاہ عالی جاہ بے پردہ ادنی غلام سے کوئی شے طلب فرماوے زہے وزہے قسمت) سو مین گواہ کرتا ہون آپ کو اے رسول اسکے کہ مین نے اپنی زمین جسکا نام بیرحا ہے اسکے نذر کی رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے قرابت والون کو دیدو سو انہون نے حسان اور ابی بن کعب کو بانٹ دیا **عن** میمونة بنت الحارث انها اعتقت وليدة في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لو اعطيتيها اخوالك كان اعظم لاجرك **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے کہ انہون نے ایک لونڈی آزاد کی رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اسکا ذکر کیا مین نے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے سامنے تو آپ نے فرمایا اگر تم اوسکو اپنے ماموون کو دے دیتین تو بڑا ثواب ہوتا **ف** اور بخاری مین صلہ کی روایت مین اخوانک وارد ہوا ہے یعنی تم اگر اپنی بہنون کو دیتی تو بہت ثواب ہوتا اور دونون عبارتین صحیح ہین اور حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے دونون بار ایسا ہی فرمایا اور اس مین ماں کے اقارب کے ساتھہ سلوک کرنا ہے کہ ماں کا حق بڑا ہے **عن** زينب امرأة عبد الله قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقن يا معشر النساء ولو من حليكن قالت فرجعت الى عبد الله فقلت انك رجل خفيف ذات اليد وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امرنا بالصدقة فات فاسله فان كان ذلك يجزي عني والا صرفتها الى غيركم قالت فقال لي عبد الله بل ائتيه انت قالت فانطلقت فاذا امرأة من الانصار ببابه رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجتي حاجتها قالت وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد القيت عليه المهابة قالت فخرج علينا بلال فقلنا له ائت رسول الله صلى الله عليه

فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ يَسْاَلَانِكَ اَتَجْزِي الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ
فِي حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ ترجمہ زینب عبداللہ کی بی بی
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ عورتون کے صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور سے ہو انہون
نے کہا پھر مین عبداللہ اپنے شوہر کے پاس آئی اور مین نے کہا کہ تم مفلس خالی ہاتھ آدمی ہو اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ صدقہ دین سو تم جاکر حضرت سے پوچھو کہ اگر مین تم کو دیدون اور
صدقہ ادا ہوجاوے تو خیر ورنہ اور کسیکو دون تو عبداللہ نے مجھسے کہا کہ تم ہی جاکر حضرت سے پوچھو پھر
مین آئی اور ایک عورت انصار کی حضرت کے دروازے پر کھڑی تھی اسکا بھی کام یہی تھا جو میرا تھا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب بہت تھا اور بلال نکلے تو ہم نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جاؤ اور انکو خبر دو کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتے ہین کہ اگر اپنے شوہرون کو صدقہ دین تو ادا
ہوجاویگا یا نہین یا ان یتیمون کو دین جنکو وہ پالتے ہین اور حضرت کو یہ خبر نہ دینا کہ ہم لوگ کون ہین زینب
نے کہا پھر بلال گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپنے فرمایا وہ کون ہین تو بلال نے
عرض کیا کہ ایک عورت ہے انصار کی اور زینب مین آپنے فرمایا کون سی زینب ہین انہون نے کہا عبداللہ
کی بی بی تب فرمایا بلال سے آپنے کہ انکو اس مین دوہرا ثواب ہے ایک قرابت والون سے سلوک
کرنیکا دوسرا صدقہ کا **عَنْ** زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ
عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِ هٰذَا سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ
ترجمہ زینب سے دوسری سند سے وہی مضمون مروی ہے اس مین یہ بات زیادہ ہے کہ مین مسجد مین تھی
اور حضرت نے مجھے دیکھا اور فرمایا صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور مین سے ہو **عَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ
عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ اَجْرٌ فِيْ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ
بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ نَعَمْ لَكِ فِيْهِمْ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ ترجمہ

زینب ام سلمہ سے روایت کرتی ہین کہ مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا مجھے ابی سلمہ کے بیٹون پر خرچ کرنے سے ثواب ہی اور مین انکو چھوڑنے والی نہین کہ ادہر اودہر پریشان ہون جاوین اسلیے کہ وہ میرے بیٹے ہین آپنے فرمایا بیشک جو تم انپر خرچ کرتی ہو اوسمین ثواب ہی **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** ہشام بن عروہ نے دوسرے اسناد سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

ف زینب کی ان سب روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تہا (النووی) **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً **ترجمہ** ابی مسعود نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو خرچ کرتا ہے مسلمان اپنے گہر والون پر اور اس مین امید ثواب کی رکہتا ہے تو وہ صدقہ ہے اوس کے لیے **عَنْ** شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** شعبہ سے دوسری سند سے یہی مروی ہے **عَنْ** اَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَهِیَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** اسماء ابی بکر کی صاحبزادی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری ماں آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے (دوسری روایتون مین آیا ہے کہ وہ مشرکہ ہے) کیا مین اس سے سلوک اور احسان کرون آپ نے فرمایا ہان **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ اِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَهِیَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّیْ قَالَ نَعَمْ صِلِیْ اُمَّكِ **ترجمہ** اسماء نے عرض کی کہ میری ماں آئی اور مشرکہ ہے جس زمانہ مین کہ آپ نے قریش مکہ سے صلح کی تہی پہر کیا مین اس سے احسان کرون آپ نے فرمایا ہان احسان کرو اپنی ماں سے **باب** وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَیِّتِ اِلَیْهِ میت کو ایصال ثواب کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ ایک شخص آئے اور انھون نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں فورًا مر گئی اور وصیت نکرنے پائی اگر بولتے تو صدقہ دینے تو اگر مین صدقہ کرون اُسے ثواب ہی آپ نے فرمایا ہان **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا میت کی

طرف سے میت کو نفع دیتا ہے اور اسکو باتفاق علماے اہل سنت کے ثواب پہونچتا ہے اور اسیطرح دعا
کے پہونچنے مین بھی اجماع ہے اور دین کے ادا مین بھی اور ان سب مین نصوص وارد ہوئے ہین اور ایسے
ہی قرض کا بھی اور ایسے ہی حج تطوع کا بھی اگر اوسنے وصیت کی ہو اور خلاف ہی روزون مین جو میت
کے ذمہ ہین اور مذہب اجیر اوسکا جواز ہے اسلیے کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہوچکا ہے اور اصحاب شافعیہ کے
مذہب مین قرارت قرآن کا ثواب میت کو نہین پہونچتا اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ وہ بھی پہونچتا
ہے اور احمد بن حنبل کا مذہب یہی ہے اور باقی نماز اور تمام عبادتین اسکا ثواب شافعیہ اور جمہور کے
نزدیک نہین پہونچتا اور امام احمد نے فرمایا ہے کہ سب کا ثواب پونچتا ہے حج کیطرح سے کذا قال النووی
مترجم کہتا ہے کہ ثواب کا وجود جب ہوگا کہ جب وہ مال حلال ہو اور کوی بدعت اوسکے ساتھہ مخلوط نہ
ہو جیسے سوم چہارم برسی ششماہی وغیرہ تاریخون کا اپنی جانب سے مقرر کرنا یا کہانے کے اقسام اپنی جہالت
سے مقرر کرنا کہ بی بی کی صحنک وہی خشکی ہی پر ہو اور نہ کہانے والی اپنی طرف سے مقرر کرنا کہ صحنک کو عورتین
کہاوین مرد نہ کہاوین دو حصی نہ کہاوے شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ پینے والے نہ کہاوین چاہین شراب
پینے والے کہاوین اور پہر اسمین بھی بعض خاندان کے وسطی ہو نہ یہ کہ برادری مین نام ہو کہ واہ صاحب باوا
کا سوم کس دھوم سے کیا اور دادے کے چالیسوین مین جنوب حصے بانٹے اور مصارف صدقات مین خرچ کیا
جاوے غرض جب یہہ امور موجود ہون گے جب وجود ثواب کا متحقق ہوگا پہر ایصال کا خیال بھی ہوسکتا
ہے ورنہ بغیر ان امور کے ثواب ہی نہین ایصال کا کیا ذکر ہے جیسے وضو نہین تو نماز کا کیا ذکر **عن**
هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ وَلَمْ يُوْصِ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ وَلَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ
الْبَاقُوْنَ ترجمہ ہشام نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی اور ابی اسامہ کی روایت مین یہ ہے
کہ انہون نے وصیت نہین کی جیسے ابن بشر کی روایت مین ہے اور اور راویون نے اسکا ذکر نہین کیا
باب بَيَانِ اَنَّ اِسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلٰى كُلِّ نَوْعٍ مِّنَ الْمَعْرُوْفِ ہر نیکی صدقہ ہے
عن حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ ترجمہ حذیفہ نے کہا تمہارے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے **ف** یعنی مثل صدقہ کے ہر نیکی مین ثواب ہی اور
کسی نیکی مین مین بخل نہ کرنا چاہیے **عن** اَبِيْ اَسْوَدَ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ
بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ
قَالَ اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ
وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ
مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَ
يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا
وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ ترجمہ ابی الاسود دیلی سے روایت ہے کہ ابی ذر نے کہا کہ چند اصحاب
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مال والے سب ثواب لوٹ لے گئے اس
لیے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں
اپنے زائد مالوں سے آپ نے فرمایا تمہارے لیے بھی تو اللہ تعالی نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر تسبیح صدقہ
ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات سکھانا
صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے میں صدقہ ہے لوگوں نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم سے کوئی شخص اپنے بدن سے اپنی شہوت نکالتا ہے (یعنے اپنی بی بی سے
صحبت کرتا ہے) تو کیا اوس میں بھی ثواب ہے آپ نے فرمایا کیوں نہیں دیکھو تو اگر اوسے حرام میں صرف
کرے تو وبال ہو کہ نہیں اسیطرح جب حلال میں صرف کرتا ہے ثواب ہوتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُوْلُ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ
وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ
اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ
السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ قَالَ
قَالَ اَبُوْ تَوْبَةَ وَرُبَّمَا قَالَتْ يُمْسِيْ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضے اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں سو جس نے اللہ کی بڑائی کی اور اسکی
حمد کی اور لا الہ الا اللہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور پتھر لوگوں کی راہ سے ہٹا دیا یا کوئی
کانٹا یا ہڈی راہ سے ہٹا دی یا اچھی بات سکھائی یا بری بات سے روکا اس تین سو ساٹھ جوڑوں کی

گنتی کے برابر وہ اوسدن چل رہا ہے اور ہٹ گیا اپنی جان کو لیکر دوزخ سے ابو توبہ نے اپنی روایت
مین کبھی کہا کہ شام کرتا ہے وہ اسی حال مین **عَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَخِي زَيْدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَوْ اٰمُرُ بِمَعْرُوْفٍ وَقَالَ فَاِنَّهٗ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ **ترجمہ** حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
نے بھی روایت کی دوسری اسناد سے اسی کی مثل صرف اتنا ہے کہ اَوْ اٰمُرُ بِمَعْرُوْفٍ کہا یعنے واؤ
عطف کی جگہہ اَوْ کہا کہ وہ اسدن شام کرتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُلَامَى كُلِّ اِنْسَانٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ فَاِنَّهٗ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ
ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے وہی روایت مروی ہوئی دوسری سند سے **ف**
اس روایت سے معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ ہاتھ ہوا یہ سب دوزخ سے نجات دینے والیان ہین
عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ
صَدَقَةٌ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ قِيْلَ
اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ
قَالَ يَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوِ الْخَيْرِ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ
ترجمہ سعید بن ابی بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ دادا سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
کہ ہر مسلمان کے اوپر صدقہ ہے پھر عرض کی کہ اگر نہ ہو سکے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھہ سے محنت کر کے
کماوے اور اپنی جان کو نفع دے اور صدقہ بھی دے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ نے
فرمایا حاجت والے کی جو حسرت و افسوس کر رہا ہے مدد کرے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ
نے فرمایا دستور کی اور نیک بات سکھا دے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو فرمایا شر سے باز رہے
کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے **ف** ان سب صدقات سے صدقہ تطوع مراد ہے نہ صدقہ واجبہ **عَنْ**
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** عبد الرحمن نے شعبہ سے دوسری سند
سے وہی روایت کی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ
كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ
فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ

وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتین کین اونمی مین یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہر آدمی کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے تو دو آدمیون مین انصاف کردینا یہ بھی ایک صدقہ ہے کسی کی مدد کردینا اتنی بھی کہ اوسی سواری پر چڑہا دیا یا اسکا مال لاد دیا یہ بھی ایک صدقہ ہے اور فرمایا کہ عمدہ بات یہ بھی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو وہ مسجد کو جاتے رکہتا ہے نماز کے لیے یہ بھی ایک صدقہ ہے اور تکلیف کی چیز راہ سے ہٹا دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَّوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَكَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّیَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن بندے صبح کرتے ہین دو فرشتے اوترتے ہین اور ایک تو یہ کہتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ بخیل کو تباہ کر **ف** معلوم ہوا کہ بخیل کو فرشتے بھی کوستے ہین آدمی نے کوسا تو کیا برا کیا **عَنْ** حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَیَاْتِیْ عَلَی الرَّجُلِ یَمْشِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ اُعْطِیْهَا لَوْ جِئْتَنِیْ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا وَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِیْ بِهَا فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُهَا ترجمہ حارثہ بن وہب کہتے تہے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے صدقہ دو کہ قریب ہے کہ ایسا وقت آجاوے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیکر نکلے گا اور جسکو دینے لگے گا وہ کہے گا کہ اگر تم کل لاتے تو مین لے لیتا مگر آج تو مجھے حاجت نہین ہے غرض کوئی نہ ملے گا جو اسے قبول کرے **ف** اسحدیث مین اشارہ ہے کہ صدقہ دینے مین دیر نہ کرو جو کچہ دینا ہو آج دے دو کل پر مت رکھو اور پڑا نا ہے آخر زمانے کے حال سے کہ اسوقت مال کی کثرت ہوگی اور خزانے زمین کے نکل پڑین گے اور برکتون کا مینہ برسے گا اور یاجوج وماجوج کے ہلاک کئے بعد ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام کی کفش برداری اور مہدی علیہ السلام دین کی خدمت گذاری سے اس امت کو شرف حاصل ہوگا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَطُوْفُ الرَّجُلُ فِیْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا یَجِدُ اَحَدًا یَّاْخُذُهَا مِنْهُ وَیُرَی الرَّجُلُ الْوَاحِدُ یَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً

يَلِدْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ وَيَرَى الرَّجُلُ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون پر ایک زمانہ ایسا آوے گا کہ آدمی اپنا سونے کا صدقہ لیکر پھرے گا اور کوئی نہ ملے گا کہ اسکو قبول کرے اور ایک ایک آدمی کو دیکھنے والا دیکھے گا کہ اوس کے پیچھے چالیس چالیس عورتین لگین ہونگین اور پناہ پکڑینگی اوس کی مردون کے کم ہونے سے اور عورتون کے زیادہ ہونے سے اور ابن برادکی روایت مین یہ ہے کہ دیکھیگا تو ف اسحدیث مین خبر ہے بڑی بڑی لڑائیون کی اور نہایت درجہ کثرت سے قتل کی کہ مردون مین کام آوین گے عورتین رہ جاوین گی کہ اپنے سود اسلف کام کاج کے لیے ایک مرد سے زیادہ نہ پاوین گی اور یہ حال دجال ملعون کے بعد ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام رونق افروز دنیا ہونگے اور پروردگار اون کے وسیلہ سے آثار سے ادبار امت مرحومہ کو پرانوار کرے گا اور سونے کی قید اس لیے لگائی کہ جب سونا لینے والا کوئی نہ ہوگا تو چاندی تانبے پیتل روپیہ پیسے کو کون پوچھے گا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک کہ مال بہت نہ ہوجاوے اور یہ نہ نکلے یہانتک کہ آدمی اپنی زکوۃ لیکر نکلے اور کسیکو پاوے گا جو اوسکو قبول کرے یہانتک کہ زمین عرب کی چراگاہ اور نہرین ہوجاوے ف یعنی قلت سے مردون کے زمین مین کوئی زراعت نہ کرے اور زمین بنجر پڑجاوے کہ جانورون کی چرائی کے سوا اور کسی کام کی نرہے اور یہ لڑائی کی کثرت اور قتل کی شدت کے سبب سے ہو۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَةً وَيُدْعَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ لَا أَرَبَ لِي فِيهِ ترجمہ ابی ہریرہ نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک مال بہت ہوکر نہ نکلے اور یہانتک کثرت ہو کہ مال والا سوچیگا کہ اسکا صدقہ کون لے گا اور آدمی صدقہ لینے کو بلایا جاوے تو وہ کہے کہ مجھے تو اس کی حاجت نہین ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ

مِنَ الذَّهَبِ الْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قُتِلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا
قُطِعَتْ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قُطِعَ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا
ابو ہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کو قے کردے
گی جیسے بڑے کھنبے ہوتے ہین سونے سے اور چاندی سے اور خونی آوے گا اور کہیگا کہ اسی کے لیے مین نے خون کیا
تھا اور ناتون کا کاٹنے والا آوے گا اور کہیگا کہ اسی کے لیے مین اپنے ناتے والون کا حق کاٹ لیا اور
چور آوے گا اور کہے گا کہ اسی کے واسطے میرا ہاتھہ کاٹا گیا پھر سب کے سب اسے چھوڑ دینگے اور کوئی اس
مین سے کچھہ نہ لیگا ف اس حدیث مین خبر ہے کہ قیامت کی قریب مین اپنے خزانے اوگل دے
گی اور ہر شخص اوس کی برائی بیان کرے گا اور اسکی آفتون اور بلاؤن کو یاد کرے گا اور کوئی نہ لیگا۔
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ
اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّیِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِیَمِیْنِهٖ وَاِنْ
كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْ فِیْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَهٗ حَتّٰی تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا یُرَبِّیْ
اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِیْلَهٗ ترجمہ ابو ہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص صدقہ دیتا ہے پاک مال سے اور اللہ قبول نہین کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) پھر
جب کوئی پاک مال سے صدقہ دیتا ہے تو رحمن اپنے داہنے کے ہاتھہ مین اسکو لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور
بھی ہو (عرب مین اس سے حقیر کوئی شے نہین) اور وہ رحمن کی ہتھیلی مین بڑھتی رہتی ہے
یہانتک کہ پہاڑ کے برابر ہوجاتی ہے جیسے کوئی اپنے گھوڑے کے بچھیڑے کو پالتا ہے یا اونٹ کے
بچے کو ف اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ہاتھہ مین اور اس مین چیزون کو لیتا ہے اور
پالتا ہے پرورش کرتا ہے اور بلاکیف اوسپر ایمان لانا ہر مومن پر ضرور ہے اور جو کیفیت اس کے
وہم مین آوے اس سے اس تعالی شانہ کی ذات وصفات کو منزہ جانے یہی تصدیق انبیا ہے اور
سوا اس کے اور جو بیگہان مقلدان فلاسفہ ملاعنہ کے ہین لغو و بالمعنی ہا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَصَدَّقُ اَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ
كَسْبٍ طَیِّبٍ اِلَّا اَخَذَهَا اللّٰهُ بِیَمِیْنِهٖ فَیُرَبِّیْهَا كَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ قَلُوْصَهٗ
حَتّٰی تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ اَوْ اَعْظَمَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے وہی مضمون روایت کیا

دوسری سند ہے مگر اس مین اونٹ کے بچے کی جگہہ جوان اونٹنی مذکور ہے **عَنْ** سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي حَدِيْثِ رَوْحٍ مِّنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَا فِي حَقِّهَا وَفِي حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ فَيَضَعُهَا فِي مَوْضِعِهَا **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اوس مین پاک کسب کا ذکر ہے اور یہ زیادہ ہے کہ اس صدقہ کو اپنے حق کی جگہہ مین خرچ کرے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ عَنْ سُهَيْلٍ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے وہی مضمون بسند دیگر مروی ہوا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اللہ تعالی پاک ہے (یعنے صفات حدوث اور سمات نقص و زوال سے) اور نہین قبول کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) اور اللہ پاک نے مومنون کو وہی حکم کیا جو مرسلین کو حکم کیا اور فرمایا اے رسولو کھاؤ پاکیزہ چیزین اور نیک عمل کرو مین تمہارے کامون کو جانتا ہون اور فرمایا اے ایمان والو کھاؤ پاک چیزین جو ہم نے تم کو دین پھر ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لمبے لمبے سفر کرتا ہے اور گرد و غبار مین بھرا ہے اور پھر ہاتھہ آسمان کیطرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے رب اے رب اور حالانکہ کھانا اوس کا حرام ہے اور پینا اسکا حرام ہے اور کپڑا اسکا حرام ہے اور غذا اوس کی حرام ہے پھر اوسکی دعا کیونکر قبول ہو **ف** یہ حدیث بڑی جڑ ہے ایمان و اسلام کی اور اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو کھانا کپڑا گھر مکان سب حلال کمانا ضرور ہے ورنہ اسکی مقبولیت سے مانع ہونا چاہیے اور معلوم ہوا کہ حرام خور بھی اللہ کو اوپر ہی جانتے ہین کہ دعا مین ہاتھہ آسمان کیطرف اٹھاتے ہین پھر جو اس کے بھی منکر ہین وہ حرام خورون سے بھی بدتر ہین اور حلال خورون سے بھی بہتر **بَابُ** الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَاَنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ ایک کھجور یا ایک کام کی بات بھی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من استطاع منکم ان یستتر من النار ولو بشق تمرۃ فلیفعل

ترجمہ عدی نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کر سکے تم مین سے کہ بچے آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دیکر ہو تو بھی کر گذرے **ف** یعنی اسکو بھی حقیر جانے اور خوشی سے بجالاوے کہ وہ بھی اگر مقبول ہو جاوے تو کافی ہے نجات کے لیے **عن** عدی بن حاتم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا سیکلمہ اللہ لیس بینہ وبینہ ترجمان فینظر ایمن منہ فلا یری الا ما قدم وینظر اشام منہ فلا یری الا ما قدم وینظر بین یدیہ فلا یری الا النار تلقاء وجہہ فاتقوا النار ولو بشق تمرۃ زاد ابن نجیر قال الاعمش وحدثنی عمرو بن مرۃ عن خیثمۃ مثلہ وزاد فیہ ولو بکلمۃ طیبۃ وقال اسحاق قال الاعمش عن عمرو بن مرۃ عن خیثمۃ **ترجمہ** عدی نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے ہر شخص کو اللہ تعالی سے بات کرنی ہوگی اس طرح کہ اللہ کے اور اس کے بیچ مین کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہوگا اور آدمی داہنی طرف دیکھیگا تو اس کے اگلے چھپے عمل نظر آوین گے اور بائین دیکھیگا تو وہی نظر آوین گے اور آگے دیکھیگا تو کچھ نہ سوجھے گا سوا دوزخ کے جو اوس کے سونہہ کے سامنے ہوگی سو بچو آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر بھی ہو اور دوسری روایت مین یہ زیادہ ہے کہ اگرچہ ایک پاکیزہ بات بھی کہکر ہو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ بھی سبب نجات کا ہے اور کلمہ طیبہ سے یا تو کلمہ توحید مراد ہے یا جو بات ایسی ہو کہ اس سے کسی نیک بندہ کا جی خوش ہو اور وہ خوشی مستحب یا مستحب ہو اور اس مین ترغیب ہے صدقہ کی اور تعلیم ہے کہ صدقہ قلیل دینے مین آدمی عار نکرے اور نہ لینے والا اس سے شرماوے **عن** عدی ابن حاتم قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النار فاعرض واشاح ثم قال اتقوا النار ثم اعرض واشاح حتی ظننا انہ کانما ینظر الیہا ثم قال اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فمن لم یجد فبکلمۃ طیبۃ لم یذکر ابو کریب کانما وقال حدثنا ابو معاویۃ قال حدثنا الاعمش **ترجمہ** عدی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا دوزخ کا اور مونہہ پھیر لیا اور بہت مونہہ پھیرا اور فرمایا بچو تم دوزخ سے پھر مونہہ پھیرا اور بہت مونہہ پھیرا یہانتک کہ گمان کیا ہم نے کہ گویا وہ اسکی طرف دیکھہ رہے ہین پھر فرمایا بچو تم دوزخ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر ہو اور یہ بھی نہ پاوے تو اچھی کوئی بات کہکر سہی اور ابو کریب کی روایت مین گویا کا لفظ نہین ہے ۔

ف سبحان اللہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور طرز کلام تہا کہ سعیدون کو کمال خوف و خطر دوزخ کا ہوجاوے اور شاید اللہ تعالی نے آپ کی سامنے دوزخ کردی ہو یہ بہی کچہ بعید نہین اس لیے کہ دوزخ اور جنت دونون موجود ہین اور جو موجود ہو اسکا دیکہنا محال نہین ہم نے ایسے لوگون کو دیکہا ہے جنہون نے بارہا دوزخ اور جنت کی بیداری مین سیر کی ہے **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْہَا وَاَشَاحَ بِوَجْہِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ **ترجمہ** عدی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور اوس سے پناہ مانگی اور تین بار مونہہ پہیرا اور فرمایا بچو تم آگ سے اگرچہ ایک کہجور کا ٹکڑا دیکر ہو اور اگر وہ بہی نہ ملے تو اچہی بات کہکر **عن** مُنْذِرِ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَدْرِ النَّہَارِ قَالَ فَجَاءَہٗ قَوْمٌ حُفَاۃٌ عُرَاۃٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ عَامَّتُہُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ کُلُّہُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰی بِہِمْ مِنَ الْفَاقَۃِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا وَالْاٰیَۃَ الَّتِیْ فِی الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ مِنْ دِرْہَمِہٖ مِنْ ثَوْبِہٖ مِنْ صَاعِ بُرِّہٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِہٖ حَتّٰی قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّۃٍ کَادَتْ کَفُّہٗ تَعْجِزُ عَنْہَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰی رَاَیْتُ کَوْمَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِیَابٍ حَتّٰی رَاَیْتُ وَجْہَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَہَلَّلُ کَاَنَّہٗ مُذْہَبَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُہَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِہَا بَعْدَہٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِہِمْ شَیْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُہَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِہَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِہِمْ شَیْءٌ **ترجمہ** منذر بن جریر اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے دن کے شروع مین سو کچہ لوگ آئے ننگے پیر ننگے بدن گلے مین چمڑے کے کفنیان ڈالی ہوئی یا چمڑے کی عبائین پہنی ہوئی اپنی تلوارین لٹکائی ہوئی اکثر بلکہ سب ان مین قبیلہ مضر کے لوگ

تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا اون کے فقر وفاقہ کو دیکھکر اور آپ اندر گئے پھر باہر آئے (یعنے پریشان ہوگئے) سبحان اللہ کیا شفقت تھی اور کیسی ہمدردی تھی)) اور بلال کو حکم فرمایا کہ اذان کہو اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی اور خطبہ پڑہا اور یہ آیت پڑہی کہ اے لوگو ڈرو اللہ سے جس نے تم کو بنایا ایک جان سے (یہ اس لیے پڑہی کہ معلوم ہو کہ ساری نبی آدم آپس مین بہن بہائی ہین) اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا تک پھر سورہ حشر کی آیت پڑہی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور غور کرو کہ تمنے اپنی جانون کے لیے کیا بیج رکھا ہے جو کل کام آوے (پھر تو صدقات کا بازار گرم ہوا) اور کسینے اشرفی کسی نے درہم کسی نے کپڑا کسی نے ایک گیہون کسینے ایک صاع کھجور دینا شروع کیے یہانتک کہ آپ نے فرمایا ایک ٹکڑا ہی کھجور کا ہو (جب بھی لاؤ) پھر انصار مین سے ایک شخص ایک توڑا لایا کہ سکا نہ تھا جاتا تھا بلکہ تھک گیا تھا (واہ شاباش جوان مرد اللہ ایسی ہی توفیق دے سب مسلمانون کو) پھر تو لوگون نے تار باندہ دیا یہانتک کہ مین نے دو ڈہیر دیکھے کھانے اور کپڑے کے اور یہانتک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو مین دیکھتا تھا کہ چمکنے لگا تھا گویا کہ سونے کا ہوگیا جیسے کندن پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اسلام مین آکر نیک بات (یعنے کتاب وسنت کی بات) جاری کی اوس کے لیے اپنے عمل کا بھی ثواب ہی اور جو لوگ اس کے بعد عمل کرین (اوسکی دیکھا دیکھی) اون کا بھی ثواب ہی اور بغیر اسکے کہ ان لوگون کا کچھ ثواب گھٹے اور جس نے اسلام مین آکر بری چال ڈالی (یعنے جس سے کتاب وسنت نے روکا ہے) اوس کے اوپر اوس کے عمل کا بھی بار ہے اور اون لوگون کا بھی جو اوس کے بعد عمل کرین بغیر اس کے کہ اون لوگون کا بار کچھ گھٹے **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی لوگون کی ہمدردی دیکھکر ہوئی اور غریبون کی پرورش اور لوگون کا خرچ کرنا بے دریغ اللہ کی راہ مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور مسلمانون کی شفقت اپنے بھائیون پر دیکھکر اور ایسے مقام مین ہر مسلمان کو شادی مبارک چاہیے اور اسحدیث سے اہل بدعت جنکو مذاق حدیث نہین ہے اپنی احداث بدعات پر استدلال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ روایت مخصص ہے کل بدعۃ ضلالۃ کی اس مراد اس سے محدثات باطلہ ہین اور بدع مذمومہ اور غرض اون کی یہ ہے کہ جو بدعات اپنے نفس کے موافق ہون انکو اس کلیت سے خارج کرکے جاری رکھین حالانکہ یہ استدلال اور تقریر اون کے محض باطل ہے کئی وجوہ سے اول یہ کہ یہان حضرت نے کسی نئے احداث کا ذکر نہین کیا جو یہ حدیث احداث کی

مخصص ہونا ثانیاً یہ کہ صحابہ نے اس وقت کوئی نئی بات نہین کی تھی کہ جسپر آپنے یہ فرمایا ہو پس اس سے نئی
بات مراد لینا محض سباق وسیاق کلام سے مونہہ موڑنا ہے ثالثاً یہ کہ سن اور سنت کے معنی طریقہ مسلوکہ
مین لغت مین نہ احداث امر جدید تو اب اس حدیث مین وہی طریقہ مسلوکہ کو جاری کر دینا مراد ہے
نہ یہ کہ کوئی نئی بات نکالنا رابعاً یہ کہ صدہا حدیثون مین احداث اور بدعت کی برائی آئی ہے پھر اس مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو حسن کیون فرماتے اور جب یہ بات ثابت ہو چکی تو اب یہ سمجھنا چاہیے
کہ جو سنتین اور مستحبات ایسے مین کہ جن پر لوگون نے التفات اور عمل چھوڑ دیا اور اس پر جس نے عمل جاری
کیا وہ سنت حسنہ کا جاری کرنا ہوا اور اسیطرح جو مکروہات وخرمات شرعی کے ترویج کرنے لگا وہ
قول ثانی مین داخل ہوا اس صورت مین کل محدثہ بدعتہ کی تاویل ہی نہین کرنی پڑتی اور نہ کلام شارع
مین مناقات لازم آتی ہے اب باقی رہی وہ امور جو بعد سلف صالحین کے ضرورت جاری ہوئے
جیسے کلام اللہ کے اعراب وغیرہ ان کو بدعت کہنا ہی بے ادبی ہے بلکہ بضرورت شرعی ان کو ملحق
بالسنۃ کہنا چاہیے اسی طرح جو امور بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر القرون مین پائے گئے
وہ سنت اور جنکا نظیر پایا گیا اور بعینہ نہ پائے گئے وہ ملحق بالسنۃ کہے جاوین تو نہ منافات کلام شارع
مین آتی ہے نہ کسی کلیہ کی تاویل کرنی پڑتی ہے اور نہ خرابیان لازم آتی ہین وذلک تحقیق انیق **عن**
منذر بن جریر عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی الظہار بمثل حدیث ابن جعفر وفی حدیث معاذ من الزیادۃ قال ثم صلی الظہر
ثم خطب **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنی بات زیادہ ہے کہ پھر آپنے ظہر کی نماز پڑھی
اور خطبہ پڑھا **عن** المنذر بن جریر عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت جالسا عند
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہ قوم حفاۃ عراۃ فساقوا الحدیث بقصتہ وفیہ فصلی
الظہر ثم صعد منبرا صغیرا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فان اللہ
انزل فی کتابہ یا ایہا الناس اتقوا ربکم **ترجمہ** منذر بن جریر نے وہی روایت
کی اتنی بات زیادہ ہے کہ پھر آپ نے ظہر پڑھی اور چھوٹے منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و
ثنا کی اور اما بعد کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین اوتارا ہے آخر حدیث تک۔
عن جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء ناس من الاعراب الی

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْھِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰی سُوْءَ حَالِھِمْ قَدْ اَصَابَتْھُمْ حَاجَۃٌ فَذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِھِمْ **ترجمہ** جریر نے کہا چند لوگ گاؤن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ اونی کپڑے ہے اون کے اور آپنے اون کا برا حال دیکھا کہ محتاج ہین پھر ذکر کی سارے حدیث **باب** الْحَمْلِ بِاُجْرَۃٍ یَتَصَدَّقُ بِھَا وَالنَّھْیِ الشَّدِیْدِ عَنْ تَنْقِیْصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِیْلٍ بوجھ ڈھونکر مزدوری صدقہ کرنا اور برائی کرنے کی نہی کا بیان **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اُمِرْنَا بِالصَّدَقَۃِ قَالَ کُنَّا نُحَامِلُ قَالَ فَتَصَدَّقَ اَبُوْ عَقِیْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ وَجَآءَ اِنْسَانٌ بِشَیْءٍ اَکْثَرَ مِنْہُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنْ صَدَقَۃِ ھٰذَا وَمَا فَعَلَ ھٰذَا الْاٰخِرُ اِلَّا رِیَآءً فَنَزَلَتِ الَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُھْدَھُمْ وَلَمْ یَلْفِظْ بِشْرٌ بِالْمُطَّوِّعِیْنَ **ترجمہ** ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہمکو حکم ہوا صدقہ کا اور ہم بوجھ ڈھویا کرتے تھے اور صدقہ دیا ابوعقیل نے آدھا صاع (یعنے دو سیر) اور ایک شخص نے کچھ اس سے زیادہ دیا اور منافق کہنے لگے اللہ کو اس کے صدقہ کی کچھ پرواہ نہین ہے اور اس دوسرے نے (یعنے ابوعقیل نے) تو صرف دکھانے نہی کو صدقہ دیا ہے پھر یہ آیت اوتری کہ جو لوگ طعن کرتے ہین خوشی سے صدقہ دینے والے مومنون کو اور اون لوگون کو جو نہین پاتے ہین مگر اپنی مزدوری اور بشر کی روایت مین مطوعین کا لفظ نہین ہے **ف** اس حدیث مین صحابہ کی سچی اطاعت اور خلوص اور فرمانبرداری معلوم ہوتی ہے کہ باوجود اس تنگی کے کہ سوا مزدوری کے اور کچھ اُن کے پاس نہ تھا جب ہی فرمانبرداری اور سخاوت مین سرگرم تھے اور مزدوری کر کے صدقہ دیا کرتے تھے اللہ اون سے راضی ہو **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ سَعِیْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ کُنَّا نُحَامِلُ عَلٰی ظُھُوْرِنَا **ترجمہ** شعبہ ہی سے یہی روایت مروی ہوئی اور سعید کی روایت مین یہ ہے کہ ہم پیٹھ پر بوجھ ڈھوتے تھے **باب** فَضْلِ الْمَنِیْحَۃِ دودھ کا جانور مانگے دینے کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَبْلُغُ بِہٖ الرَّجُلُ یَمْنَحُ اَھْلَ بَیْتٍ نَاقَۃً تَغْدُوْ بِعُسٍّ وَتَرُوْحُ بِعُسٍّ اِنَّ اَجْرَھَا لَعَظِیْمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ بیشک جو کسی گھر والون کو ایک اونٹنی ایسی دیتا ہے جو صبح اور شام ایک ایک گھڑا بھر دودھ دیتی ہے تو اسکا بہت بڑا ثواب ہے **ف** یہ ثواب ہے منیحہ کا اور

صدقہ کی

بھر کے

مینھ عرب مین کہتے ہین دودھ والے جانور کو چند روز دینا کہ پھر دودھ بیکر پھیر دین یا بالکل ہی دے ڈالنا کہ پھر نہ پھرے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی فَذَکَرَ خِصَالًا وَّقَالَ مَنْ مَّنَحَ مَنِیْحَۃً غَدَتْ بِصَدَقَۃٍ وَّرَاحَتْ بِصَدَقَۃٍ بِصَبُوْحِھَا وَغَبُوْقِھَا **ترجمہ** ابی ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے کئی باتون سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جس نے منیحہ دیا اوس کے لیے ایک صدقہ کا ثواب صبح کو ہوا ایک شام کو صبح کا صبح کے پینے سے اور شام کا شام کے دودھ پینے سے **باب** مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِیْلِ باب سخی اور بخیل کے مثال مین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَیْہِ جُنَّتَانِ اَوْجُبَّتَانِ مِنْ لَّدُنْ ثُدِیِّھِمَا اِلٰی تَرَاقِیْھِمَا فَاِذَا اَرَادَ الْمُنْفِقُ وَقَالَ الْاٰخَرُ فَاِذَا اَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ اَنْ یَّتَصَدَّقَ سَبَغَتْ عَلَیْہِ اَوْ مَلَأَتْ وَاِذَا اَرَادَ الْبَخِیْلُ اَنْ یُّنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَیْہِ اَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَۃٍ مَّوْضِعَھَا حَتّٰی تُجِنَّ بَنَانَہٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَہٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ یُوَسِّعُھَا وَلَا تَتَّسِعُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا مثال خرچ کرنے والے کی اور صدقہ دینے والے کی (یہان راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یہ ہے کہ مثال بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی) مانند اس شخص کی ہے کہ اسکے اوپر دو کرتے ہون یا دو زرہین (راوی کو شک ہے مگر دو زرہین صحیح ہے) اون دونون کی چھاتی سے گلے تک پھر جب خرچ کرنے والا چاہے اور دوسرے راوی نے کہا کہ جب صدقہ دینے والا صدقہ دینا چاہے تو وہ زرہ کشادہ ہوجاوے اور اس کے سارے بدن پر پھیل جاوے (یعنے ہی طرح صدقہ دینے والے کا دل کشادہ ہوجاتا ہے اور جی کھول کر خدا کی راہ مین خرچ کرتا ہے) اور جب بخیل خرچ کرنا چاہے تو وہ زرہ اوسپر تنگ ہوجاوے اور ہر حلقہ اپنی جگہہ پر بیٹھ جاوے یہانتک کہ ڈھانپ لیوے اوس کے پورون تک کو اور مٹا دیوے اس کے قدمون کی نشان کو جو زمین پر ہون اور ابوہریرہ نے کہا کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہین ہوتا **ف** یہ فقرہ یہانتک کہ ڈھانپ لیوے اوس کے پورون کو اور مٹا دیوے اوسکے نشان قدم کو) یعنی کے شاذ مین ہے کہ اسکی زرہ اتنی کشادہ ہوجاتی ہے مگر یہ راوی سے غلطی ہوئی کہ اس نے بخیل کی شان مین ذکر کر دیا اور اسکے بعد کا فقرہ کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہین ہوتا یہ بخیل کی شان مین ہے جیسے اگلی روایت مین اسطرح

مذکور ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا اِلٰی ثَدْیِهِمَا وَتَرَاقِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتّٰی تَغْشٰی اَنَامِلَهٗ وَتَعْفُوْ اَثَرَهٗ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا قَالَ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِاِصْبَعِهٖ فِیْ جَیْبِهٖ فَلَوْ رَاَیْتَهٗ یُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان فرمائی کہ انکی مثال دو آدمیوں کی سی ہے کہ ان دونوں پر دو زرہیں ہوں جو ہے کی کہ ان دونوں کے ہاتھ انکی چھاتیوں میں بندھے ہوں اور ان کے گلوں میں پھر صدقہ دینے والا جب ارادہ کرے صدقہ دینے کا تو وہ زرہ اوسکی کشادہ ہو جاوے یہانتک کہ اسکے پورے بدن کو ڈھانپ لے (اور اوس کے ہاتھ بھی کھل جاویں اسکی کشادہ ہونیسے) اور اُس کے قدم کے نشان جو زمین پر ہوں اوسکو بھی مٹادے (یعنے سخی کے عیب سخاوت سے ڈھپ جاتے ہیں باکل معاف ہو جاتے ہیں اور وہ زرہ گویا زمین پر لٹکتی ہے کہ اوس کے قدموں کے نشانوں کو مٹاتی ہے اور بخیل کا حال ایسا ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے صدقہ کا زرہ اوسکی تنگ ہو جاتی ہے اور ہر حلقہ اس کا اپنی جگہہ پر پہنس جاتا ہے اور کہا راوی نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے گریبان میں ہاتھہ سے اشارہ کرتے تھے (تاکہ سامعین کے ذہن میں اوس کے تنگ ہونے کی تصویر بن جاوے) اور اگر تم ان کو دیکھتے تو کہتے کہ وہ کشادہ کرنا چاہتے ہے اور زرہ کشادہ نہ ہوتی ہی **ف** اسحدیث سے ثابت ہوا کرتا پہننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بخاری نے یہی باب بنایا ہے کہ گریبان کرتے کا سینہ پر رکھنا چاہیے اس لیے کہ اس قصہ سے ایسا ہی کرنا آپ کا معلوم ہوتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ اِذَا هُمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَیْهِ حَتّٰی تُعَفِّیَ اَثَرَهٗ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِیْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَلَیْهِ وَانْضَمَّتْ یَدَاهُ اِلٰی تَرَاقِیْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰی صَاحِبَتِهَا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِیَدِهٖ اَنْ یُوَسِّعَهَا فَلَا یَسْتَطِیْعُ **ترجمہ**

ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی کہ ان پر زرہ ہو لوہے کی پھر جب سخی نے چاہا صدقہ دیوے زرہ اوسکی کشادہ ہوگئی یہانتک کہ اوس کے قدمون کا اثر مٹانے لگی اور جب بخیل نے چاہا کہ صدقہ دیوے وہ تنگ ہوگئی اور اس کے ہاتھہ اس کے گلے مین پھنس گئے اور ہر حلقہ اپنے دوسرے حلقہ مین کس گیا راوی نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے پھر وہ کوشش کرتا ہے کہ کشادہ ہو مگر وہ نہین کشادہ ہوتی

باب ثُبُوْتِ اَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ وَاِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِیْ یَدِ فَاسِقٍ وَنَحْوِہٖ صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ فاسق وغیرہ کو پہونچے

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّیْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ زَانِیَةٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی غَنِیٍّ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی غَنِیٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ وَّعَلٰی غَنِیٍّ وَّعَلٰی سَارِقٍ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِیَّ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ یَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا مین آج کی رات کچھہ صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا (یہ صدقہ کو چھپانا منظور تھا کہ رات کو لیکر نکلا) اور ایک زناکار عورت کے ہاتھہ مین دیدیا پھر صبحکو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص زناکار کے ہاتھہ صدقہ دے گیا اوس نے کہا یا اللہ تیرے لیے ہی سب خوبیان کہ میرا صدقہ زناکار کو جا پڑا اور پھر اوس نے کہا کہ آج اور صدقہ دونگا پھر نکلا اور ایک غنی مالدار کو دیدیا اور لوگ صبحکو چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی مالدار کو صدقہ دیگیا اوس نے کہا کہ اللہ تجھی کو ہین سب خوبیان میرا صدقہ مالدار کے ہاتھہ جا پڑا تیسرے دن پھر اوس نے کہا کہ مین صدقہ دونگا اور وہ نکلا اور صدقہ ایک چور کے ہاتھہ مین دیدیا اور صبحکو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی چور کو صدقہ دے گیا اوس نے کہا اللہ تجھی کو ہین سب خوبیان میرا صدقہ زناکار عورت اور مالدار مرد اور چور کے ہاتھہ مین جا پڑا پھر اس کے پاس ایک شخص آیا (یعنی

فرشتہ یا نبی اوس زمانے کے علیہ السلام) اور اس نے کہا کہ تیرے سب صدقے قبول ہوگئے زنا کار عورت کا تو اس نظر سے کہ شاید وہ اوس دن زنا سے باز رہی ہو (یعنے کہ پیٹ کے لیے زنا کرتی تھی) رہا غنی اسکا صدقہ قبول ہوا کہ شاید اوسے شرم آوے اور عبرت ہو کہ اور لوگ صدقہ دیتے ہین لاؤ مین بھی دون اور وہ خرچ کرے اللہ تعالے کے دیے ہوئے مال سے اور چور کا صدقہ اس لیے کہ شاید وہ اس شب کو چوری نہ کرے (اس لیے کہ آج کا خرچ تو ہوگیا) **فا** یہ صدقہ نفل تھا کہ اس مین جسکا کلیجہ ترہو ثواب ہے مگر زکوۃ فرض غنی کو دے گا تو زکوۃ ادا نہ ہوگی **باب** اَجْرِ الْخَازِنِ الْاَمِیْنِ وَالْمَرْاَۃِ اِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَیْتِ زَوْجِهَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ بِاِذْنِهِ الصَّرِیْحِ اَوِ الْعُرْفِیِّ خازن امانت دار اور عورت کو صدقہ کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کے راہ سے اجازت ہو صدقہ دیوے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِیْنَ الَّذِیْ یُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِهٖ فَیُعْطِیْهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَیَدْفَعُهٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ **ترجمہ** ابو موسے سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خزانچی مسلمان امانت دار ہو جو خرچ کرتا ہو اور کبھی فرمایا دیتا ہو جسکا حکم ہوا ہو اور پوری رقم دیتا ہو (یعنے تحریر پہ رشوت نکالتا ہو) اور پوری چیز دیتا ہو اپنے دل کی خوشی کے ساتھ اور جسکو حکم ہوا ہو اوس کو پہونچاوے وہ بھی ایک صدقہ دینے والا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِهَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهٗ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا یَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَیْئًا **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضے اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے اناج سے خرچ کرے بغیر فساد کے (یعنے جتنا دستور ہے جیسے فقیر کو ٹکڑا یا سائل کو ایک مٹھی جبکہ شوہر کی رضا عادۃً معلوم ہوتی ہے) تو ہوگا اسکو ثواب اوس کے خرچ کرنے کا اور شوہر کو اس کے کمانے کا اور خزانچی کو بھی اسی کی مثل کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کا ثواب نہ گھٹے گا (یعنے ہر ایک کو خداوند تعالی ایک ثواب دے گا) نہ یہ کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کو شریک کردے

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا **ترجمہ** منصور نے اسی اسناد سے روایت کی فرق اتنا ہے کہا طعام خاوند اپنے سے

عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے بغیر فساد کے تو ہوگا واسطے عورت کے اجر اوسکا اور واسطے خاوند کے مثل اُس کی بسبب کمانے اس کے کے اور واسطے عورت کے بسبب خرچ کرنے اس کے کے۔ اور خزانچی کو بھی مثل اسکی سوا اس بات کے کہ کم کیا جاوے اجر اون کے سے کوئی چیز **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** اعمش سے اسیکی مثل مروی ہوا **عن** عُمَيْرٍ مَوْلَى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ **ترجمہ** عمیر جو غلام آزاد ہین ابی اللحم کے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مین اپنے مالکون کے مال سے کچھ صدقہ دون تو آپ نے فرمایا ہان اور ثواب اوس کا تم دونون کو ہی آدھا آدھا **ف** ابی اللحم کے معنے گوشت سے انکار رکھنے والا یہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نام اون کا عبداللہ تھا یا خلف یا حویرث اور انہون نے ایام جاہلیت مین قبل اسلام کے اون جانورون کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا جو تھان کے اوپر چڑھائے جاتے تھے اور یہ حنین مین شہید ہوئے **لطیفہ** سبحان اللہ صحابہ کا کیا حال تھا کہ قبل اسلام بھی ایک فطری تقوے رکھتے تھے ایک زمانہ کے مسلمان ہین کہ سیکڑون برے شیخ سدو کے مضم کر جاتے ہین اور ڈکار تک بھی نہین لیتے **عن** عُمَيْرٍ مَوْلَى اَبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ مَوْلَايَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِيْ مَسَاكِيْنُ فَاَطْعَمْتُهُمْ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ كَرُبَ ذٰلِكَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهٗ فَقَالَ يُعْطِيْ طَعَامِيْ بِغَيْرِ اَنْ اٰمُرَهٗ قَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا **ترجمہ** عمیر نے جو غلام آزاد ہین ابی اللحم کے انہون نے کہا مجھے حکم دیا میرے مالک نے کہ گوشت سکھاون اور ایک فقیر آگیا سو مین نے اسے کھانے کے موافق دیدیا اور جب مالک کو خبر ہوئی تو مجھے مارا اور مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ذکر کیا (سبحان اللہ آپ امان ہے یتیمون اور بیوون اور مظلومون کے) آپ نے اُسکو بلایا اور فرمایا اسکو کیون مارا انہون نے عرض کی کہ یہ میرا کہانا میرے بغیر حکم کے

دے دیتا ہے تو آپ نے فرمایا ثواب تم دونو کو ہے **ف** غرض اذن دو طرح کا ہے ایک تو زبان سے مالک نے یا شوہر نے کہدیا ہو کہ اس سائل کو یہ دیدو یا عادت سے مالک اور شوہر کے معلوم ہو کہ وہ سائل اور فقیر کے دینے سے ناراض نہین ہوتا یہ اذن عرفی ہے غرض جب تک ان دونون قسم مین سے کسی قسم کا اذن نہ ہو تو اوس کے مال مین دوسرے کو خواہ بی بی ہو یا لونڈی غلام تصرف روا نہین اور عمیر سے جو یہ فعل واقعہ ہوا تو انکو خیال ہوا کہ مولی اس سے مانع نہون گے اسی خیال سے دیدیا بعد معلوم ہوا کہ وہ راضی نہ تھے اس لیے عمیر کو اجر ہوا کہ انہون نے مولی کی رضامندی کے خیال سے کیا تھا اور ثواب دونون کو ہے اسے مراد یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ ثواب ہے نہ یہ کہ ایک ہی ثواب مین دونون کا حصہ ہے جیسا ظاہر سے مفہوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی معتبر ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنُ فِیْ بَیْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ کَسْبِهٖ مِنْ غَیْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور کئی حدیثین ذکر کین اون مین سے یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی عورت روزہ (نفل) نہ رکھے اور شوہر اسکا حاضر ہو مگر اس کے حکم سے اور نہ اوس کے گھر مین کسی (اپنے محرم کو) آنے دے جب وہ حاضر ہو مگر اس کے حکم سے (یہ جب وہ حاضر نہ ہو تو بدرجہ اولی اوس کے بغیر حکم اور رضا کے جو پہلے سے معلوم نہ ہو چکی ہو کسیکو آنے نہ دینا چاہیے) اور جو خرچ کرتی ہے اسکی کمائی سے بغیر اوس کے حکم (خاص) کے (اگرچہ حکم عرفی موجود ہے) تو اس مین سے بھی اوسکے مرد کو آدھا ثواب ہے (یعنے مرد کو کمانے کا عورت کو دینے کا) **ف** یعنے نامحرم کو آنے دینا ہی نہ چاہیے اور محرم کو جب شوہر نہو تو آنا جانا منع ہے رہا جب وہ حاضر ہو یعنے گھر مین ہو یا شہر مین اور اس کی مرضی بھی معلوم ہو تو مضائقہ نہین اور روزہ سے جسکے دن معین نہین جیسے قضا کے روزے یا نفل کے سوا رمضان کے اور یہ نہی روزے سے شافعیہ کے نزدیک نہی تحریمی یعنے جب تک شوہر اجازت نہ دے ایسا روزہ حرام ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ مرد کو ہر وقت حق ہے کہ جب چاہے اس سے صحبت کرے اور عورت کو ضرور ہے کہ اوس کی فرمانبرداری کرے بغیر تاخیر و تامل کے اور روزہ کے سبب سے اسکا خیر مین خلل واقعہ ہوتا ہے لہذا بغیر اوس کے حکم کے جائز نہین سبحان اللہ اس شریعت غرا اور ملت بیضا

مین ہر ایک کے حق کی کیا رعایت ہی واہ واہ واہ) **باب** فَضْلِ مَنْ ضَمَّ اِلَی الصَّدَقَةِ غَيْرَهَا مِنَ الْبِرِّ صدقہ سے اور چیز ملانے کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَّالِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰی اَحَدٍ يُدْعٰی مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰی اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خرچ کیا ایک چیز (یعنے دو پیسے یا دو روپیہ یا دو اشرفی) اپنے مال سے اللہ کی راہ مین پکارا جاوے گا جنت مین کہ اے بندہ اللہ کے یہان آ تیرے لیے یہان خیر و خوبی ہے پھر جو نماز کا عاشق ہی وہ نماز کے دروازے سے پکارا جاویگا اور جو جہاد کا عاشق ہی وہ جہاد کے دروازے سے اور جو صدقہ کا وہ صدقہ کے دروازے سے اور جو روزہ کا وہ ریان کے دروازے سے ابوبکر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جو سب دروازون سے پکارا جاویگا اوسکو کیا کام کہ ناضرور ہی کیونکر کوئی ایسا ہوگا جو سب دروازون سے پکارا جاویگا آپنے فرمایا کہ ہان اور مین (اللہ کے فضل سے) امید رکھتا ہون کہ تم انہی مین ہو **فائدہ** یون تو ہر مومن سب قسم کی نیکیان بجا لاتا ہے مگر ہر شخص کی طبیعت مین ایک قسم کی نیکی کا شوق و ذوق زیادہ ہوتا ہے جیسے بہادر کو جہاد کا سخی کو صدقہ کا تو وہ اسے نیکی والون مین گنا جاوے گا اور اس حدیث نے کرتوڑدی رد فضل کی جو طعن کرتے ہین ابوبکر صدیق پر یعنے یہ صاف نص اور تصریح ہے اس کی کہ خاتمہ آپ کا حسن اور خوبی پر ہوگا اور جنت مین ہر دروازے کے لوگ مشتاق ہون گے کہ آپ ادہر سے آوین تو ہم کو فخر ہووے پھر جو جنت والون کے باعث افتخار کو برا جانے وہ آفت نار مین پڑ کر خوار ہو اور ریان کے معنے سیر و آسودہ اور خنک کر دینے والا چونکہ روزہ دار بھوکے پیاسے رہتے ہین اس لیے وہ دروازہ اُن کے لیے خاص ہوا **عَنِ** الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنٰی حَدِيْثِهٖ **ترجمہ** زہری سے یہی معنے مروی ہوا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ اَیْ قُلْ هَلُمَّ

فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوَىٰ عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک جوڑا خرچ کیا اللہ کی راہ مین ملاتے ہین اوس کو سب خزانچی جنت کی ہر دروازے کے اور کہتے ہین کہ اے فلانے آؤ تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے شخص پر تو پھر کوئی خرابی نہین آنے کی یا ایسے شخص کو تو کچھ مشکل نہین آپ نے فرمایا مین امید رکھتا ہون کہ تم بھی اُن مین ہو (یعنے سب دروازون سے جنت کی پکارے جاؤ) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون تم مین سے آج روزہ دار ہے ابوبکر نے کہا مین آپ نے فرمایا کون جنازہ کے ساتھ گیا ابوبکر نے کہا مین آپ نے فرمایا کس نے مسکین کو آج کھانا کھلایا ابوبکر نے کہا مین آپ نے فرمایا کون آج مریض کی عیادت کو گیا تھا ابوبکر نے کہا مین تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ سب کام ایک شخص مین جب جمع ہوتے ہین تو وہ ضرور جنت مین جاتا ہے **ف** اس حدیث مین بعضے جاہل واعظ جو جمعہ کے دن کی قید لگاتے ہین وہ محض بے اصل ہے **بَابُ** الْحَثِّ عَلَى الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهَةِ الْاِحْصَاءِ باب خرچ کرنے کی فضیلت اور گننگر رکھنے کی کراہت مین **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِيْ اَوْ اَنْضِحِيْ اَوِ انْضَحِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ **ترجمہ** اسماء ابی بکر کی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کر اور گن گن کر نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھے گن کر دے گا (یعنے کم دے گا) — قال فی

ف راوی کو شک ہے کہ انفقی کہا یا اوس کے سوا اور لفظ کہا **عَنْ** اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِيْ اَوِ انْضَحِيْ اَوِ انْضَحِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ عَلَيْكِ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ نہ سنیت رکھ نہین تو اللہ تجھ پر سنیت رکھے گا (یعنے نہ دیگا) **عَنْ** اَسْمَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم قال لھا نحو حدیثھم ترجمہ اسماء کی وہی حدیث وہی معنے **عن** اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنھما انھا جاءت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ لیس لی شیء الا ما ادخل علی الزبیر فھل علی جناح ان ارضخ مما یدخل علی فقال ارضخی ما استطعت ولا توعی فیوعی اللہ علیک **ترجمہ** اسماء ابی بکر کی صاحبزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ ہی نہین مگر جو زبیر میرے کو دیتے ہین تو کیا مجھے گناہ ہوگا اگر مین اسمین سے کچھ صدقہ دون آپنے فرمایا جتنا تم دی سکو اتنا دو اور سنیت نرکھو نہین تو اللہ بھی تمہے ندے کر سنیت رکھیگا **ف** زبیر کے دینے سے یہ مراد ہے کہ جو ان کے خرچ کو دیتے ہون کہ اسمین انہی اختیار ہے یا اذن عرفی اون کا ہو خرچ کرنے اور صدقہ دینے کے لیے جیسے ہم اوپر کہہ آئے ہین **باب** الحث علی الصدقۃ ولو بالقلیل ولا تمتنع من القلیل لاحتقارہ تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اوس کو حقیر نجاننے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتھا ولو فرسن شاۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو کوئی تم مین سے اپنے ہمسائے کو حقیر نجانے اگرچہ ایک بکری کا کہر ہی دے (یعنی نہ لینے والا اوسکو حقیر سمجھکر انکار کرے نہ دینے والا شرمندہ ہوکر دینے سے باز رہے) **باب** فضل اخفاء الصدقۃ صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ الامام العادل وشاب نشاء بعبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق فی المساجد ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم یمینہ ما تنفق شمالہ ورجل ذکر اللہ تعالیٰ خالیا ففاضت عیناہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہین کہ اللہ اُن کو اپنے سایہ مین جگہہ دے گا (یعنے عرش کے نیچے) جسدن اوس کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا ایک تو حاکم منصف (جو کتاب و سنت کے مطابق فیصلہ کرے خواہ بادشاہ ہو خواہ کوتوال وغیرہ) دوسرے وہ جوان جو

من شیء

اللہ کی عبادت کے ساتھہ بڑہا ہو تیسرے وہ شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اوسکا مسجد مین لگا رہے
چوتھے وہ دو شخص کہ محبت کرین آپس مین اللہ کے واسطے اوسی کے لیے ملین اور اسی کے لیے جدا ہون
پانچوین جو مرد ایسا متقی ہو کہ اوسے کوئی عورت حسب و نسب والی مالدار زنا کے لیے بلاوے اور وہ
کہے مین اللہ سے ڈرتا ہون (اور زنا سے باز رہتا ہے) چھٹی جو صدقہ دے ایسا چھپا کر کہ داہنے کو خبر نہ
ہو کہ بائین ہاتھہ نے کیا خرچ کیا اور یہ تصحیف ہے صحیح یہ ہے کہ بائین ہاتھہ کو خبر نہ ہو کہ داہنا
کیا خرچ کرتا ہے) ساتوین جو اللہ کو اکیلے مین یاد کرے اور اوس کی آنکھوین پانی بہ پڑین (یعنی اللہ
کی محبت یا خوف سے) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَقَالَ رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ
مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اور
اوس مین یہ ہے کہ جو شخص مسجد سے نکلے اور دل اوس کا مسجد مین لگا ہو جب تک پھر لوٹ کر نہ آوے

بَابُ بَیَانِ اَنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِیْحِ التَّحِیْحِ افضل صدقہ کس کا ہے **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی
وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا اَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ
ترجمہ ابوہریرہ نے کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اے
رسول اللہ کے فضل اور ثواب مین بڑا صدقہ کون سا ہے آپنے فرمایا کہ صدقہ دیوے تو اور تو
تندرست ہو اور حریص ہو اور خوف کرتا ہو محتاجی کا اور امید رکھتا ہو امیری کی وہ افضل ہے
اور یہانتک صدقہ دینے مین دیر نہ کرے کہ جب جان حلق مین آجاوے تو کہنے لگے یہ فلانے
کا ہے یہ مال فلانے کو دو اور وہ تو خود اب فلانے کا ہو چکا (یعنے تیرے مرتے ہی وارث لوگ
لے لین گے) **ف** ایسا صدقہ دینا گویا حلوائی کی دکان وادی کی فاتحہ مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ
الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَمَا وَاَبِیْكَ لَتُنَبَّاَنَّهٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی
الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ

لِفُلَانٍ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ نے فرمایا آگاہ ہو قسم ہے تیرے باپ کی باقی حدیث وہی ہے **ف** اور حدیثون مین اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کہانے کو منع اور شرک فرمایا ہے اور یہان جو آپ نے قسم اُس کے باپ نکل گئی یہ عادت کی راہ سے زبان پر جاری ہوگئی تعمدا اور قصدًا نہین تھی قصدًا ایسی قسم کہانا منع ہے

عن عَمَّارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے

باب بَيَانِ اَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَاَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَاَنَّ الْيَدَ السُّفْلٰى هِيَ الْاٰخِذَةُ

اسباب مین یہ بیان ہے کہ اوپر کا ہاتھہ نیچے کے ہاتھہ سے بہتر ہے اور اس بیان مین کہ اوپر کا ہاتھہ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھہ پکڑنے والا ہے

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ منبر پر صدقہ کا ذکر کرتے تھے اور کسی سے سوال نہ کرنے کا اور فرمایا کہ اوپر کا ہاتھہ بہتر ہے نیچے کے ہاتھہ سے اور اوپر کا ہاتھہ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھہ مانگنے والا ہے

عن حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ **ترجمہ** حکیم بن حزام نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد صدقہ دینے والا غنی رہے (یعنے یہ نہین کہ سب مال لٹا کر آپ فقیر ہو بیٹھے) اور اوپر کا ہاتھہ بہتر ہے نیچے کے ہاتھہ سے اور صدقہ پہلے اوسکو دے جس کا ان تُو نفقہ اپنے ذمہ ہے (جیسے لونڈی غلام نوکر چاکر)

النبی

عن حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ

مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى **ترجمہ** حکیم نے کہا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو آپ نے دیا مین نے پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا کہ یہ مال ہرا ہرا میٹھا میٹھا ہے سو جس نے اسکو لیا بغیر مانگے یا لیا دینے والے کی خوشی سے نہ آپ زبردستی تقاضا کرکے اوس مین برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کرکے لیا (دینے سوال کرکے لجاجت کرکے) اوس برکت نہین ہوتی اور اُسکا حال ایسا ہوتا ہے کہ کہاتا ہے اور سیر نہین ہوتا اور اوپر کا ہاتھہ عمدہ ہے نیچے کے ہاتھہ سے **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا بْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی **ترجمہ** ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے آدم کے تو جو چیز ضرورت سے زیادہ ہو اوس کو خرچ کرتا رہ یہ بہتر ہے تیرے لیے اور اگر اوسکو بھی روک رکھے جیسے ضرورت کی موافق کو روکتا ہے تو برائی تیرے حق مین اور تجھپر ملامت نہین ضروری خرچ کے موافق رکھنے مین اور صدقہ پہلے اسکو دے جسکا خرچہ تیرے ذمہ پر ہو اور اوپر کا ہاتھہ بہتر ہے نیچے کے ہاتھہ سے **بَابُ** النَّهْیِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ سوال کرنے کی برائی **عَنْ** مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اِیَّاكُمْ وَاَحَادِیْثَ اِلَّا اَحَدًا كَانَ فِیْ عَهْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاِنَّ عُمَرَ كَانَ یَخِیْفُ النَّاسَ فِی اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَیْتُهٗ عَنْ طِیْبِ نَفْسٍ فَبُوْرِكَ لَهٗ فِیْهِ وَمَنْ اَعْطَیْتُهٗ عَنْ مَّسْئَلَةٍ وَّشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ **ترجمہ** حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا بچو تم حدیث کی روایت سے مگر وہ حدیثین جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ مین تھین اسلیے کہ حضرت عمر لوگون کو ڈرایا کرتے تھے اللہ پاک سے اور سنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اللہ تعالی جس کی بھلائی چاہتا ہے اوسکو دین کی سمجھ دیتا ہے اور سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مین تو فقط خزانچی ہون پھر جسکو مین دل کی خوشی سے دون (یعنے بغیر سوال اور لجاجت سائل کے) تو اوسمین اس کو برکت ہوتی ہے اور جس کو مین مانگنے سے اور اوسکے ستانے سے دون اسکا حال ایسا ہے کہ گویا

کہاتا ہے اور پیٹ نہین بہرتا **ف** حضرت معاویہ کے زمانہ مین ممالک یہود ونصاری کی فتح ہوئی
اور روایات اہل کتاب کی لوگون مین کثرت سے پھیلی اس لیے آپنے یہ حکم کیا کہ حضرت عمر کے زمانہ
کی روایات کیطرف رجوع کرو کہ وہ زمانہ ربط وضبط کا تہا اور غیر قومون سے اختلاط نہ تہا اور بعد
اون کے پھر کتب حدیث مدون ہو گئی اور علم من جمیع الوجوہ محفوظ ہو گیا **عن** مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْئَلَۃِ فَوَاللّٰہِ لَا یَسْئَلُنِیْ
اَحَدٌ مِّنْکُمْ شَیْئًا فَتُخْرِجُ لَہٗ مَسْئَلَتُہٗ مِنِّیْ شَیْئًا وَّاَنَا لَہٗ کَارِہٌ فَیُبَارَکُ لَہٗ فِیْمَا
اَعْطَیْتُہٗ **ترجمہ** حضرت معاویہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سوال مین ہٹ نکیا
کرو اسلیے کہ اللہ کی قسم مجھ سے جو نانگتا ہے کوئی چیز اور اُس کے سوال کی سبب سے میرے پاس سے چیز
خرچ ہوتی ہے اور مین اوسکو برا جانتا ہون تو اوس مین برکت کیونکر ہوگی **عن** عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ
عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ وَدَخَلْتُ عَلَیْہِ فِیْ دَارِہٖ بِصَنْعَاءَ فَاَطْعَمَنِیْ مِنْ جَوْزَۃٍ فِیْ دَارِہٖ عَنْ اَخِیْہِ
قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَۃَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے وہب بن منبہ سے روایت کی
اور کہا کہ مین انکے گہر گیا صنعا مین اور مجھے انہون نے اپنے احاطہ کے جوز کہلائے اور ان کے بہائی
نے روایت کی کہ مین نے سنا معاویہ بن ابی سفیان سے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے پھر روایت بیان کی مثل اوسکی جو اوپر گذری **عن** مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ وَھُوَ یَخْطُبُ خطیب
یَقُوْلُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ
وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَیُعْطِی اللّٰہُ **ترجمہ** حضرت معاویہ خطبہ پڑہتے تہے اور روایت کی کہ سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس کی اللہ تعالی بہلائی چاہتا ہے اسکو دین مین
سمجہ دیتا ہے اور مین تو بانٹنے والا ہون اور دیتا تو اللہ ہے **ف** اس حدیث مین معلوم ہوا
کہ دین مین سمجہ پیدا ہونے سے بہتری کوئی نہین کہ اوس سے آدمی کی دنیا و آخرت دونون درست
ہو جاتی ہے پس ہر مسلمان کو اس مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور معلوم ہوا کہ دینے والا اللہ کے
سوا کوئی نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی باوجود علو مرتبت اور رفع منزلت کے بانٹنے ہی والے
ہین پھر بد بہوشمید کدہر رہی پھر یہ نادان لوگ جو اولیا انبیا سے اپنی حاجات طلب کرتے ہین اولاد

جو روانگی ہین محض بے دین اور جاہل ہین **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین بھذا الطواف الذی یطوف علی الناس
فترد الاکلۃ والاکلتان والتمرۃ والتمرتان قالوا فما المسکین یا رسول اللہ قال الذی
لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن لہ فیتصدق علیہ ولا یسال الناس شیئا **ترجمہ** ابوہریرہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین جو گھومتا رہتا ہے اور لوگون کے
گرد رہتا ہے اور ایک دو لقمہ یا ایک دو کھجور لیکر لوٹ جاتا ہے پھر لوگون نے عرض کی کہ مسکین
کون ہے اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا جسکو اتنا خرچ نہین ملتا جو اوس کی ضروریات بشری کو
کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اوسے مسکین جانتے ہین کہ اُس کو کچھ صدقہ دین اور نہ وہ لوگون سے کچھ
مانگتا ہے **ف** بہت سے اہل وعیال والے غریب مسلمان ایسے ہی ہین کہ باوجود محنت ومشقت
کے اون کے ضروریات کو موافق نہین ملتا اور تنگدست قرضدار رہتے ہین ایسون کو دینا اور
ایسون کی دلجوئی اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے اولی ہے مالدار کو اُسکا خیال ضرور ہے
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس
المسکین بالذی ترده التمرۃ والتمرتان ولا اللقمۃ واللقمتان انما المسکین
المتعفف اقرءوا ان شئتم لا یسالون الناس الحافا **ترجمہ** ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہے جو ایک دو کھجور یا ایک دو لقمہ لیکر لوٹ
جاتا ہے مسکین وہ ہے جو سوال نہین کرتا تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
کہ وہ لوگون سے مانگتے نہین لپٹ کر **عن** عطاء بن یسار وعبد الرحمن بن ابی عمرۃ انہما
سمعا ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث اسمعیل **ترجمہ**
وہی حدیث جو اوپر گذری دوسری سند سے مروی ہوئی **عن** عبد اللہ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا تزال المسئلۃ باحدکم حتی یلقی اللہ ولیس فی وجہہ مزعۃ
لحم **ترجمہ** عبداللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ تم مین کا
آدمی مانگتا رہے گا یہانتک کہ اللہ سے ملیگا اور اُس کے مونہہ پر ایک ٹکڑا بھی گوشت کا نہ ہوگا
یعنے حشر مین **ف** گوشت کا نہ ہونا چہرہ پر عبارت ہے گویا بے آبرو ہونے اور کمرو اور ذلیل ہونے

سے یعنے سوال موجب ذلت و بے آبروئی ہے **عَنْ** اَخِی الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ مُزْعَۃَ **ترجمہ** زہری کے بھائی سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اُس میں گوشت کے ٹکڑے کا ذکر نہیں **عَنْ** حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَیْسَ فِیْ وَجْھِہٖ مُزْعَۃُ لَحْمٍ **ترجمہ** حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا رہتا یہانتک کہ قیامت کے دن آوے گا اور اوس کے مونہہ پر ایک بوٹی گوشت کی نہ ہوگی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَھُمْ تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا سَاَلَ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَکْثِرْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں سے مانگتا رہتا ہے اون کے مال اپنا مال بڑھانے (یعنے نہ ضرورت اور کفاف کے لیے) تو وہ چنگاریاں مانگتا ہے پھر چاہے کم لے چاہے زیادہ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاَنْ یَّغْدُوَ اَحَدُکُمْ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَیَتَصَدَّقَ بِہٖ وَیَسْتَغْنِیَ بِہٖ مِنَ النَّاسِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاہُ اَوْ مَنَعَہٗ ذٰلِکَ فَاِنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا اَفْضَلُ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر کوئی صبحکو جاکر ایک گٹھا لکڑی کا اپنی پیٹھ پر لاوے اور اُس سے صدقہ دے اور اپنا کام بھی نکالے کہ لوگوں کا محتاج نہ ہو یہ اُس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے کہ وہ دیویں یا نہ دیویں اور بلاشبہہ اوپر کا ہاتھہ افضل ہے نیچے کے ہاتھہ سے اور پہلے صدقہ اوسکو دے جو تیرے سر روٹی کہاتا ہے **عَنْ** قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتَیْنَا اَبَاھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَاَنْ یَّغْدُوَ اَحَدُکُمْ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَیَبِیْعَہٗ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بَیَانٍ **ترجمہ** قیس نے کہا ہمارے پاس ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم اگر کوئی صبحکو جاوے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لاوے اور بیچے آگے وہی روایت کی جو اوپر گذری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّحْتَزِمَ اَحَدُ

يعطيه او يمنعه

كُلُّ حُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلَهَا عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی لکڑی کا گٹھا لاوے اپنی پیٹھ پر اور اوسکو بیچے تو یہ اوس کے حق مین بہتر ہے سوال کرنے سے کسی شخص سے کہ معلوم نہین کہ وہ دیوے یا نہ دیوے عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی الْحَبِیْبُ الْاَمِیْنُ اَمَّا هُوَ فَحَبِیْبٌ اِلَیَّ وَاَمَّا عِنْدِیْ هُوَ فَاَمِیْنٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً اَوْ ثَمَانِیَةً اَوْ سَبْعَةً فَقَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِیْثَ عَهْدٍ بِبَیْعَةٍ فَقُلْنَا قَدْ بَایَعْنَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَسَطْنَا اَیْدِیَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَایَعْنَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَامَ نُبَایِعُكَ قَالَ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِیْعُوْا وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِیَّةً وَّلَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَیْئًا فَلَقَدْ رَاَیْتُ بَعْضَ اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ یَسْقُطُ سَوْطُ اَحَدِهِمْ فَمَا یَسْاَلُ اَحَدًا یُنَاوِلُهٗ اِیَّاهُ ترجمہ ابی ادریس خولانی ابو مسلم خولانی سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے مجھ سے کہا کہ روایت کی مجھسے ایک دوست امانت دار نے اور بیشک وہ میرے دوست اور میرے نزدیک امانت دار ہین عوف بن مالک اشجعی انھون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے نو یا آٹھ یا سات آدمی اور آپ نے فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلعم سے اور ہم انہین دنون بیعت کر چکے تھے تو ہمنے عرض کی کہ ہم تو آپسے بیعت کر چکے ہین رسول اللہ تعالیٰ کے پھر آپنے فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمنے عرض کی کہ ہم آپسے بیعت کر چکے ہین آپنے پھر فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ہمنے اپنے ہاتھ بڑہائے اور عرض کیا کہ ہم تو بیعت اول کر چکے ہین اب کس بات کی بیعت کرین آپ نے فرمایا کہ عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک کرو اوسکے ساتھ کسی کو اور پنجگانہ نماز وقت کی ادا کرو اور اللہ کی فرمانبرداری کرو اور ایک بات چپکے سی کہی کہ لوگون سے کچھ نہ مانگو تو مین نے اون مین سے بعضون کو دیکھا کہ اون کا کوڑا گر پڑتا تھا دیتے اونٹ پر سے اوتر کسی سے سوال نکرتے کہ وہ اٹھا دیوے ف یہ کمال ایفاے بیعت تھی اور نہایت درجہ کی پرہیزگاری اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ بہت بڑا درجہ ہے اور ابو مسلم جو اس حدیث کے راوی ہین وہ بڑے زاہد ہین اور

اور کرامات اون کے مشہور ہین اسلام لائے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اسود عنسی مردود جو دعوے نبوت کا کرتا تہا اوس نے اون کو آگ مین ڈالدیا اور وہ نہ جلے پہر لاچار ہوکر اُن کو چہوڑدیا اور وہ ہجرت کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے کہ آپ نے وفات فرمائی اور بڑے بڑے صحابہ سے ملاقات کی ہے مثل ابی بکر صدیق وغیرہ رضی اللہ عنہم کی اور اسپر اتفاق ہے محدثین اور مورخین اور ارباب سیر کا اور سمعانی نے انساب مین جو نقل کیا ہے کہ وہ حضرت معاویہ کے زمانہ مین ایمان لائے یہ غلط ہے باتفاق مورخین وغیرہم کے (النووی)

باب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ جسکو سوال جائز ہے اوسکا بیان

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتًا يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

ترجمہ قبیصہ نے کہا مین قرضدار ہوگیا تہا ایک بڑی رقم کا (یعنے دو قبیلون کی اصلاح وغیرہ کے لیے یا کسی اور امر خیر کے وانظمی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا تم ٹہیرو کہ ہمارے پاس صدقات کا مال آوے تو ہم اس مین سے کچہہ تمکو دین پہر آپ نے فرمایا اے قبیصہ سوال حلال نہین مگر تین شخصون کو ایک تو وہ جو قرضدار ہوجاوے (یعنے کسی امر خیر مین) تو حلال ہوجاتا ہے اوسکو سوال یہانتک کہ ملجاوے اوسکو اوتنا مال پہر سوال سے باز رہے دوسرے وہ شخص کہ پہونچی ہو آفت اوس کے مال مین کہ ضائع ہوگیا ہو مال اُسکا تو حلال ہوجاتا ہے سوال اُسکو یہانتک کہ ملجاوے اُسکو اتنی رقم کہ درست ہوجاوے اوسکی گذران پر اوی کہتا ہے کہ قوم فرمایا یا سداد معنی دونون کے ایک ہین تیسرا وہ کہ پہونچا ہو اوسکو فاقہ اور تین شخص عقلا الون مین سے اوسکی قوم کے گواہی دین کہ اُسکو بیشک فاقہ پہونچا ہے اسکو بہی سوال جائز ہے جب تک کہ اپنے

گذران درست ہونے کے موافق نہ پائے اور سوا ان لوگون کے اور قبیصہ سوال حرام ہے اور سوال
کے جو سوال کرنے والا ہے وہ حرام کہاتا ہے **باب** جواز الاخذ بغیر سوال ولا تطلع بے
مانگے جو چیز آجائے اسکا لینا کیسا ہے **عن** سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن ابیہ قال سمعت عمر بن الخطاب یقول قد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی
العطاء فاقول اعطہ افقر الیہ منی حتی اعطانی مرۃ مالا فقلت اعطہ افقر الیہ
منی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ خذہ وما جاءک من ھذا المال وانت غیر
مشرف ولا سائل فخذہ وما فلا تتبعہ نفسک **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے انھون نے
حضرت عمر سے روایت کی کہ حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ مال دیا کرتے تھے
اور مین کہتا تہا کہ جو مجھسے زیادہ احتیاج رکھتا ہو اوسکو عنایت کیجیے یہانتک کہ ایک بار مجھے آپ
نے کچھ مالدیا اور مین نے عرض کیا کہ جسے مجھہ سے زیادہ حاجت ہو اوسے عنایت فرمائے آپ نے فرمایا
اس کو لے لو اور اُس مال مین سے جو تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور بغیر مانگے آجاوے اوسکو لے لیا کرو
اور جو اس طرح نہ آوے اوسکا خیال بھی نہ کرو **ف** شاید یہ مثل اسی حدیث سے نکلی ہے **مصرع**
چیز یکہ بے سوال رسد داده خداست اور حدیث سے کمال زہد اور بے رغبتی اور لالچ اور ایثار
حضرت عمر کا معلوم ہوتا ہے اور اس مین علماء کا اختلاف ہے کہ جسکو مال آجاوے اوسے قبول کرنا چاہیے
یا نہین اور اسمین تین مذہب ہین اور صحیح و مشہور مذہب یہ ہے کہ سوا سلطان کے اور کا مال قبول
کرنا مستحب ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور عطیہ سلطان کا سو بعضون نے اسکو حرام کہا ہے اور بعضون
نے حلال ۔ اور صحیح یہ ہے کہ عطایاے سلطانی مین مال حرام غالب ہے غرض اگر مال حرام غالب ہو تو
لینا روا نہین ورنہ خیر مباح ہے اور ایسا ہے جو ایسے شخص کے پاس مال آوے جو اسکا مستحق نہین اور
اسمین مال حرام غالب نہین تو لینا روا ہے اگر لینے والے مین کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور بعضون
نے اس مباح کو واجب کہا ہے خواہ سلطان سے ہو یا اوس کے غیر سے اور بعضون نے مستحب کہا ہے سلطان
کے عطیہ کو نہ اور کے **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان یعطی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ العطاء فیقول لہ عمر
اعطہ یا رسول اللہ افقر الیہ منی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذہ فتموّلہ

اَوْ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا يَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا وَّلَا يَرُدُّ شَيْئًا اُعْطِيَهٗ ترجمہ سالم بن عبداللہ اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب کو کچھ مال دیا کرتے تھے اور وہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ کسی ایسے شخص کو عنایت کیجیو جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو تو ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال لو اور اپنے پاس رکھو خواہ صدقہ دیدو اور جو ہر قسم کے مال سے تمہارے پاس آوے اور تم نے اوس کی خواہش نہ کی ہو اور نہ مانگا ہو تو اوسکو لیا کرو اور اپنے دل سے خواہش نہ کیا کرو سالم نے کہا اسی سبب سے ابن عمر کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور اگر کوئی دیتا تھا تو پھیر نہ دیتے تھے **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی **عَنِ** ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ ترجمہ ابن ساعدی سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کا عامل کیا جب مین فارغ ہوا اور صدقہ کا مال اکٹھا کر دیدیا تو مجھے کچھ اجرت دینے کا حکم کیا مین نے کہا مین نے تو اللہ کے واسطے یہ کام کیا ہے اور مزدوری میری اللہ پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مین جو دیتا ہون لے لو ایک بار مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صدقہ تحصیلا تھا اور آپ نے مجھے بھی کچھ اجرت دی اور مین نے بھی ایسا ہی کہا جیسے تم نے کہا سو مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بغیر مانگے تمہارے کچھ ملے تو کھاؤ اور صدقہ دو **عَنْ** بُكَيْرِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ ترجمہ وہی روایت اس

دوسری سند سے مروی ہوئی **باب کراھۃ الحرص علی الدنیا** حرص دنیا کی مذمت **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلب الشیخ شاب علی حب اثنتین حب العیش والمال **ترجمہ** ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھے کا جینے اور مال کی حرص جوان ہے **ف** یہ مصرع اسی حدیث کے موافق ہے **مصرع** مرد چون پیر شود حرص جوان گردد **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلب الشیخ شاب علی حب اثنتین طول الحیاۃ وحب المال **ترجمہ** ابوہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی اسمیں طول کا لفظ زیادہ ہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھرم ابن ادم ویشب منہ اثنتان الحرص علی العمر **ترجمہ** مضمون وہی ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ **ترجمہ** وہی روایت ہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بمثلہ **ترجمہ** وہی روایت ہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان لابن ادم وادیان من مال لابتغی وادیا ثالثا ولا یملا جوف ابن ادم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب **ترجمہ** انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کو دو جنگل ہوں مال کے تو بھی وہ تیسرا ڈھونڈتا رہے اور پیٹ نہیں بھرتی آدمی کا مگر مٹی اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے (یعنے جو دنیا کی حرص سے باز آوے اوسے گنج قناعت عطا فرماتا ہے) **ف** یہ شعر اس حدیث کے موافق ہے **شعر** چشم تنگ کور دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور **عن** انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فلا ادری اشیئ انزل ام شیئ کان یقولہ بمثل حدیث ابی عوانۃ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ آپ پر یہ بات اوتری تھی یا خود فرماتے تھے پھر بیان کی روایت ابوعوانہ کی جو اوپر گذری **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو کان لابن ادم وادٍ من ذھب احب ان لہ وادیا اخر ولن یملا

فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ یَتُوْبُ عَلٰی مَنْ تَابَ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا اگر آدمی کو ایک جنگل سونے کا ہو تو بھی آرزو کرے کہ دوسرا اور ہو اور اُسکا مونہہ نہین بھرتی مگر مٹی (گور کی) اور اللہ رجوع کرتا ہے اوس کیطرف جو توبہ کرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِلْءَ وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ اِلَیْهِ مِثْلُهٗ وَلَا یَمْلَاُ نَفْسَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ یَتُوْبُ عَلٰی مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ هُوَ اَمْ لَا قَالَ وَفِیْ رِوَایَةِ زُهَیْرٍ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ یَذْکُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر آدمی کا ایک میدان مال سے بھرا ہو تو بھی چاہے کہ اوسی کے برابر اور ہو اور آدمی کا جی کسی چیز سے نہین بھرتا سوا مٹی کے اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے ابن عباس نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ قرآن مین سے ہے یا نہین اور زہیر کے روایت مین یہ ہے کہ مین نہین جانتا قرآن مین سے ہے یا نہین اور ابن عباس کا نام نہین لیا

عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ بَعَثَ اَبُوْمُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰی قُرَّاءِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ اِلَیْهِ ثَلٰثُ مِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ اَنْتُمْ خِیَارُ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ فَاتْلُوْهُ وَلَا یَطُوْلَنَّ عَلَیْکُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُکُمْ کَمَا قَسَتْ قُلُوْبُ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ وَاِنَّا کُنَّا نَقْرَاُ سُوْرَةً کُنَّا نُشَبِّهُهَا فِی الطُّوْلِ وَالشِّدَّةِ بِبَرَاءَةٍ فَاَنْسَیْتُهَا غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی وَادِیًا ثَالِثًا وَلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَکُنَّا نَقْرَاُ سُوْرَةً کُنَّا نُشَبِّهُهَا بِاِحْدَی الْمُسَبِّحَاتِ فَاَنْسَیْتُهَا غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ فَتُکْتَبُ شَهَادَةً فِیْ اَعْنَاقِکُمْ فَتُسْاَلُوْنَ عَنْهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ترجمہ ابی الاسود نے کہا ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کے قاریون کو بلوا بھیجا اور وہ سب تین سو قاری اُنکے پاس آئے اور اُنھون نے قرآن پڑھا اور ابوموسی نے اُن سے کہا کہ تم بصرہ کے سب لوگون سے بہتر ہو اور وہان کے قاری ہو سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گذر جانے سے سُست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جاوین جیسے تم سے اگلون کے دل سخت ہو گئے

اور ہم ایک سورۃ پڑہا کرتے تہے جو طول مین اور سخت وعیدون مین برات کے برابر تہی پہر مین اسے بہول گیا مگر اتنی بات یاد رہی کہ اگر آدمی کے دو میدان ہوتے مال کے تب بہی تیسرا ڈہونڈہتا رہتا اور آدمی کا پیٹ نہین بہرتا مگر مٹی سے اور ہم ایک سورت اور پڑہتے تہے اور اسکو مسبحات مین کی ایک سورت کے برابر جانتے تہے مین وہ بہی بہول گیا مگر اسمین سے یہ آیت یاد ہے اے ایمان والو کیون کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہین اور جو بات ایسی کہتے ہو کہ کرتے نہین وہ تمہاری گردنون پر لکھ دی جاتی ہے گواہی کے طور پر کہ اسکا سوال ہوگا تم سے قیامت کے دن **ف** ان سب حدیثون مین مذمت دنیا کی حرص کی اور برائی ہے دنیا کی بہت چاہنے کی اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہی

شعر اہل دنیا کا فران مطلق اند ✤ روز و شب در رزق رزق و در بق بق اند ✤ اور بشارت ہے حضرت انسان کو کہ بے مرے ان کا پیٹ نہین بہرتا اگرچہ سونے کی انٹیون سے انکا گہر بہر جاوے

باب فضل القناعۃ والحث علیہا قناعت کی فضیلت

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الغنی عن کثرۃ العرض ولکن الغنی غنی النفس **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیری سامان بہت ہونے سے نہین ہے بلکہ امیری دل سے ہے **ف** یعنی سامان دنیا بہت ہو مگر آدمی پر حرص غالب ہو جب بہی امیر نہین اور دل غنی ہے تو بے مال کے بہی بے پرواہ ہے

باب التحذیر من الاغترار بزینۃ الدنیا وما یبسط منہا دنیا کی زینت پر مغرور نہ ہونے کے بیان مین

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ یقول قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس فقال لا واللہ ما اخشی علیکم ایہا الناس الا ما یخرج اللہ لکم من زہرۃ الدنیا فقال رجل یا رسول اللہ ایاتی الخیر بالشر فصمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ثم قال کیف قلت قال قلت یا رسول اللہ ایاتی الخیر بالشر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخیر لا یاتی الا بخیر او خیر ہو ان کل ما ینبت الربیع یقتل حبطا او یلم الا اکلۃ الخضر اکلت حتی اذا امتلات خاصرتاہا استقبلت الشمس فلطت او بالت ثم اجترت فعادت فاکلت فمن یاخذ مالا بحقہ یبارک لہ فیہ ومن یاخذ مالا بغیر حقہ فمثلہ کمثل الذی یاکل ولا یشبع

ترجمہ ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر لوگون مین وعظ کہا اور فرمایا اسم
کی قسم اے لوگو مین تمہارے لیے اور کسی چیز سے نہین ڈرتا ہون مگر اُس سے جو اللہ نکالتا ہے تمہارے
لیے دنیا کی زینت تو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا خیر کا نتیجہ شر بھی ہوتا (یعنے
دنیا کی دولت اور حکومت آنا اور اسلام کی ترقی ہونا تو خیر ہے اسکا نتیجہ برا کیونکر ہوگا) پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے تھوڑی دیر پھر فرمایا تمنے کیا کہا (پھر اوس کے سوال کو پوچھ
لیا کہ کہین بھول تو نگیا ہو تو مطابقت جواب کی سوال کے ساتھہ اوسکی سمجھہ مین نہ آوے) اوسنے
عرض کی اے رسول اللہ کے کیا خیر کا نتیجہ شر بھی ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ نہین خیر کا نتیجہ تو
خیر ہی ہوتا ہے مگر اتنی بات ہے کہ بہار کے دنون مین جو سبزہ اوگتا ہے (اور اوسے تم خیر ہی
جانتے ہو) وہ نہین مارتا ہے ہیضہ سے اور نہ قریب المرگ کرتا ہے مگر ہر اچرنے والے کو کہ
وہ کہا جاتا ہے یہانتک کہ اوس کی کوکہین بھول جاتی ہین اور سورج کے سامنے ہو کر پتلا گہنے
لگتا ہے یا سونے لگتا ہے پھر جگالی کرنے لگتا ہے اور پھر چرنے جاتا ہے (یہانتک کہ اسی لوٹ
پوٹ مین ایک دن مرجاتا ہے) یہی حال اُس مال کا ہے کہ جو اُسکو حق کے ساتھہ لیتا ہے اوسکو
برکت ہوتی ہے اور جو ناحق طور پر لیتا ہے اوس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے کہ کہا جاتا ہے اور
پیٹ نہین بھرتا (جیسے اوس ہری چرنے والی کا) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَا یُخْرِجُ اللّٰہُ لَکُمْ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا قَالُوْا
وَمَا زَھْرَۃُ الدُّنْیَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بَرَکَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلْ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ
قَالَ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ اِنَّ کُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ اَوْ یُلِمُّ اِلَّا
اٰکِلَۃَ الْخَضِرِ فَاِنَّھَا تَاْکُلُ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاھَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ
وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِحَقِّہٖ وَ
وَضَعَہٗ فِیْ حَقِّہٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَۃُ ھُوَ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ
ترجمہ وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے تین بار فرمایا
کہ خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے اور اخیر مین فرمایا جس نے اُسکو (یعنے مال کو حق کی راہ سے لیا اور
راہ حق مین رکھا تو کیا خوب مدد اوس سے ملتی ہے (یعنے درجات عالیہ صدقات وخیرات اور

سبرات کی اوسکو عنایت ہوتے ہین) باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** ابی سعید الخدری قال جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وجلسنا حولہ فقال ان مما اخاف علیکم بعدی ما یفتح اللہ علیکم من زہرۃ الدنیا وزینتہا فقال رجل او یاتی الخیر بالشر یا رسول اللہ قال فسکت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل ما شانک تکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یکلمک قال ورأینا انہ ینزل علیہ فافاق یمسح عنہ الرحضاء وقال این ہذا السائل وکانہ حمدہ فقال انہ لا یاتی الخیر بالشر وان مما ینبت الربیع یقتل او یلم الا اکلۃ الخضرۃ فانہا اکلت حتی اذا امتلات خاصرتاہا استقبلت عین الشمس فثلطت وبالت ثم رتعت وان ہذا المال خضر حلو ونعم صاحب المسلم ہو لمن اعطی منہ المسکین والیتیم وابن السبیل او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ من یاخذہ بغیر حقہ کالذی یاکل ولا یشبع ویکون علیہ شہیدا یوم القیمۃ

فقیل لہ

ای

ترجمہ ابوسعید نے وہی روایت بیان کی مگر یہ بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے اور آگے آپ نے وہی مضمون فرمایا دنیا کی زینت کا ایک شخص نے عرض کی کہ کیا خیر کا نتیجہ شر ہوتا ہے آپ چپ ہو رہے لوگون نے اوس شخص سے کہا تو نے کیون ایسی بات کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے بات نہین کی اور ہم کو خیال ہوا کہ آپ پر وحی اترتی ہے اتنے مین آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا اوس سائل نے اچھی بات کہی پھر آپ نے وہی مثال سبزہ چرنے والی کی بیان کی اور فرمایا یہ مال ہرا ہے میٹھا ہے اور بہت اچھا رفیق ہے اوس مسلمان کا جو مسکین کو اور یتیم اور مسافر کو یا اور کچھ فرمایا اخیر مین یہ فرمایا کہ وہ مال اوسپر قیامت کے دن گواہ ہوگا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **ف** اس حدیث مین آپنے اپنی امت مرحومہ کو دنیا کی زینت اور کثرت سے ڈرایا اور اون کو ڈرایا جنکو مال حلال ہاتھ آوے اور راہ حق مین خرچ ہو اون ملاحین دنیا کا تو ذکر ہی نہین جو مال حرام اکٹھا کرتے ہین اور اپنے پیٹون مین آگ بھرتے ہین اور سائل نے پوچھا کہ خیر کا انجام شر کیونکر ہو سکتا ہے آپنے فرمایا کہ ہان یہ ٹھیک ہے مگر دنیا کی زینت خیر حقیقی نہین بلکہ اسمین بندون کا امتحان اور فتنہ ہے کہ اسمین مشغول ہو کر ہزارون خدا کو بھول جاتے ہین اور آپسمین بغض اور نفسانیت پیدا کرتے ہین پھر اوسپر سبزہ کی مثال فرمائی کہ گو بظاہر پانی کا برسنا

سبزہ کا ہونا زندگی کا باعث ہو مگر بدپرہیز جانوروں کے لیے وہی سبب ہلاکت کا ہوتا ہے **باب** فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلٰى كُلِّ ذٰلِكَ صبر وقناعت کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰۤی اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ قَالَ مَا یَكُنْ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّا اَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ یَّصْبِرْ یُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَاۤ اُعْطِیَ اَحَدٌ مِّنْ عَطَآءٍ خَیْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ **ترجمہ** ابوسعید نے کہا چند لوگوں نے انصار کے کچھ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے انکو دیا انہوں نے پھر مانگا پھر دیا یہانتک کہ جب تمام ہوگیا جو کچھ آپ کے پاس تھا تو آپ نے فرمایا میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے دریغ نہیں کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ اوسے بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو بے پرواہ رکھے اللہ اسکو بے پرواہ کردیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈالے اللہ اوسپر صبر آسان کردیتا ہے اور کوئی عطا کسی بہتر اور کشادگی والی صبر سے زیادہ نہیں **ف** اس حدیث میں قناعت اور صبر اور تنگی دنیا پر راضی رہنے کی تعلیم اور ترغیب ہے **عَنِ** الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** زہری سے دوسری سند سے وہی روایت مروی ہوئی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَّقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَاۤ اٰتَاهُ **ترجمہ** عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو پہونچا اور چھٹکارا پایا اوسنے جو اسلام لایا اور موافق ضرورت کے رزق دیا گیا اور اللہ تعالے نے اسکو اپنی روزی پر قناعت دی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ محمد کے تابعوں کی روزی موافق ضرورت کے رکھ **ف** یعنی دنیا کی طوم و ترایق اور ساز و براق اور حمل اثقال کے تحمل شاق اور زبردستی کی دھوم و دھام اور ہجوم عوام اور ناحق کے رزق رزق اور اہل معاملات کی بق بق سے محفوظ رکھ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موافق ضرورت کی روٹی ملنا فقر اور غنی دونوں سے افضل ہے خیر الامور اوسطہا اور قوت اہل لغت کی نزدیک سد رمق کو کہتے ہیں اور اس سے دنیا کم رکھنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور کفایت

کرنے کی قوت لایموت پر **باب** اِعطاءِ المؤلفۃِ وَمَن یُخاف علی ایمانہ اِن لم یُعط وَاحتمالہ
مَن سَالَ بِجَفَاءٍ لِجَھلِہٖ وَبَیانِ الخَوارِجِ وَاَحکامِھِم باب دل پرچانے والون کا اور خوارج کا بیان
عَن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ قَسَمَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَسمًا فَقُلتُ وَاللہِ
یَا رَسُولَ اللہِ لَغَیرُ ھٰؤُلَاءِ کَانَ اَحَقَّ بِہٖ مِنھُم قَالَ اِنَّھُم خَیَّرُونِی اَن یَسئَلُونِی بِالفُحشِ
اَو یُبَخِّلُونِی فَلَستُ بِبَاخِلٍ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کچھ صدقہ کا مال تقسیم کیا اور مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی اوس کے مستحق
اور لوگ تھے آپنے فرمایا اُنھون نے مجھے مجبور کیا دو باتون مین کہ یا تو یہ مجھسے بیہودگی سے مانگین یا مین اُن
کے آگے بخیل ٹھیرون سو مین بخیل کہنے والا نہین ہون **ف** غرض یہ کہ انھون نے مجھسے بہت الحاح
سے سوال کیا یہ سبب ضعف ایمان کے اور اگر مین اُنکو ندیتا تو بخیل کہتے اس حدیث سے معلوم ہُوا کہ جاہلون
اور سخت دل اور ضعیف الایمان لوگون سے مدارات کرنا ضرور ہے اور اس مصلحت سے اُنکو مال دینا
روا ہے **عَن** اَنَسِ بنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ کُنتُ اَمشِی مَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیہِ رِدَاءٌ نَجرَانِیٌّ غَلِیظُ الحَاشِیَۃِ فَاَدرَکَہُ اَعرَابِیٌّ فَجَبَذَہٗ بِرِدَائِہٖ
جَبذَۃً شَدِیدَۃً نَظَرتُ اِلٰی صَفحَۃِ عَاتِقِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَقَد اَثَّرَت بِھَا
حَاشِیَۃُ الرِّدَاءِ مِن شِدَّۃِ جَبذَتِہٖ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ مُرلِی مِن مَّالِ اللہِ الَّذِی عِندَکَ فَالتَفَتَ
اِلَیہِ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ ثُمَّ اَمَرَ لَہٗ بِعَطَاءٍ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ چلا جاتا تھا اور آپ ایک نجران (شہر کا نام
ہے) کے چادر اوڑھی ہوئی تھی جسکا کنارہ موٹا تھا اور آپ کو ایک گاؤن کا آدمی ملا اور آپ کو
چادر سمیت کھینچا بہت زور سے کہ مین نے دیکھا آپکی گردن کے سورے پر چادر کا نشان بن گیا اور
اُسکا حاشیہ لڑ گیا اوس کے زور سے کھینچنے کے سبب سے پھر کہا اے محمد حکم کر دو میرے لیے اس مال مین
سے کچھ دینے کا جو اللہ کا دیا آپکے پاس ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کیطرف دیکھا اور
ہنسے اور حکم کیا اُسکو کچھ دینے کا **ف** اور اُسکی اس گاؤزوری پر کچھ غصہ نہ فرمایا یہ کمال خلق اور
حلم تھا آپکا اس حدیث سے معلوم ہُوا کہ جاہلون کی گستاخیون اور بے ادبیون پر حلم وصبر و درگذر کرنا
اور اُن کے سوء ادب کے بدلے مین اُن سے احسان کرنا چاہیے اور خوش خلقی برتنا چاہیے جیسے آپ ہنس

دیے اور اُس کو کچھہ دلوا بھی دیا اور اس سے ہنسنے کا جواز بھی سمجھا گیا **عن** اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث وفی حدیث عکرمۃ بن عمار من الزیادۃ قال ثم جبذہ الیہ جبذۃ ترجع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نحر الاعرابی وفی حدیث ھمام فجاذبہ حتی انشق البرد وحتی بقیت حاشیتہ فی عنق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اسحٰق سے بذریعہ انس کے وہی روایت مروی ہے اور عکرمہ بن عمار کی روایت مین یہ مضمون زیادہ ہے کہ اُس اعرابی نے ایسا کھینچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس اعرابی کے گلے سے لگ گئی اور ہمام کی روایت مین یہ ہے کہ ایسا کھینچا کہ چادر مبارک پھٹ گئی اور کنارہ اوس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے مین رہ گیا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** المسور بن مخرمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبیۃ ولم یعط مخرمۃ شیئا فقال مخرمۃ یا بنی انطلق بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت معہ قال ادخل فادعہ لی قال فدعوتہ لہ فخرج الیہ وعلیہ قباء منھا فقال خبأت ھذا لک قال فنظر الیہ فقال رضی مخرمۃ ترجمہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہی کہ تقسیم کین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائین اور مخرمہ کو کوئی ندی تب مخرمہ نے کہا ای میرے بیٹے میرے ساتھہ چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو مین اُن کے ساتھہ گیا اور اُنھون نے کہا تم گھر مین جاکر اونہی بلاؤ مین نے حضرت کو بلایا آپ نکلے اوس مین کی ایک قبا اوڑھی ہوئی اور فرمایا کہ یہ مین نے تمہارے واسطے رکھہ چھوڑی تھی اور پھر آپ نے مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا مخرمہ خوش ہو گئے **عن** المسور بن مخرمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبیۃ فقال لی ابی مخرمۃ انطلق بنا الیہ عسی ان یعطینا منہ شیئا قال فقام ابی علی الباب فتکلم فعرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم صوتہ فخرج معہ قباء وھو یریہ محاسنہ وھو یقول خبأت ھذا لک خبأت ھذا لک ترجمہ مسور نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھہ قبائین آئین اور مجھہ سے میرے باپ مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھہ چلو شاید ہمکو بھی اُس مین سے کچھہ دین غرض میرے باپ دروازے پر کھڑے رہے اور بات کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آواز پہچانی اور نکلے اور آپ کے پاس ایک قبا تھی اور آپ اسکے پھول بوٹون کی

طرف نظر کرتے تھے اور ف تے تھے یہ مین نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تہی یہ مین نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تہی ف اسمین وجود و بذل و عطا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے اور اپنے یارون کا خیال رکھنا اور اسی دلجوئی اور مدارات عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَھْطًا وَّاَنَا جَالِسٌ فِیْھِمْ قَالَ فَتَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ رَجُلًا لَّمْ یُعْطِہٖ وَھُوَ اَعْجَبُھُمْ اِلَیَّ فَقُمْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُہٗ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَکَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَکَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَعْلَمُ مِنْہُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَکَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَکَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَعْلَمُ مِنْہُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَکَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْہُ خَشْیَۃَ اَنْ یُّکَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْھِہٖ وَفِیْ حَدِیْثِ الْحُلْوَانِیِّ تَکْرَارُ الْقَوْلِ مَرَّتَیْنِ ترجمہ سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو کچھ مال دیا اور مین بھی اون مین بیٹھا تھا اور آپنے ایک شخص کو چھوڑ دیا جو میرے نزدیک اُن سب سے اچھا تھا سو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اُسکو مومن سمجھتا ہون آپ اُسکو کیون نہین دیتے مین اُسے اللہ کی قسم مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر مین تھوڑی دیر چپ رہا اور پھر اوس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی غلبہ کیا اور مین نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اُسے کیون نہین دیتے اللہ کی قسم مین مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر مین چپ رہا اور پھر اوس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی مجھپر غلبہ کیا اور مین نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ آپ اُسے کیون نہین دیتے اللہ کی قسم مین اُسے مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر تیسری بار مین آپنے فرمایا کہ مین اکثر ایک کو دیتا ہون اور دوسرا میرے نزدیک اُس سے اچھا ہوتا ہے اُس خیال سے کہ اگر مین اُسے ندون گا تو یہ اوندہ ہے مونہہ دوزخ مین چلا جائیگا اور حلوانی کی روایت مین وہ قول جو تین بار مروی ہوا وہی بار ہے ف اسمین صاف تصریح ہے کہ ضعیف الایمان لوگون کو اسلیے دیتا ہون کہ وہ تکلیف باکر ایمان سے پھر نہ جائین اور حالانکہ کامل الایمان موجود ہوتے ہین کہ وہ ہرگز تکلیف کے خوف سے دین سے پھر نیوالے نہین اللہ انہین کو مؤلفۃ القلوب کہتے ہین عَنِ الزُّھْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَلٰی مَعْنٰی حَدِیْثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ ترجمہ زہری سے دوسری

فواللہ

سند سے یہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُحَدِّثُ ھٰذَا یَعْنِی حَدِیْثَ
الزُّھْرِیِّ الَّذِیْ ذَکَرْنَا فَقَالَ فِیْ حَدِیْثِہٖ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ بَیْنَ
عُنُقِیْ وَکَتِفِیْ ثُمَّ قَالَ اَقِتَالًا اَیْ سَعْدُ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ **ترجمہ** محمد بن سعد سے یہی روایت زہری
کی مروی ہوئی اُس مین اتنی بات زیادہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور شانہ کے بیچ
مین ہاتھ مارا اور فرمایا کیا لڑتے ہو اے سعد پھر آگے وہی بات فرمائی (یہ آپ کی محبت سے فرمایا کہ کیا تم
ہم سے لڑتے ہو حالانکہ اونکی کیا مجال تھی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا یَوْمَ حُنَیْنٍ حِیْنَ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَمْوَالِ ھَوَازِنَ
مَا اَفَآءَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ رِجَالًا مِّنْ قُرَیْشٍ الْمِائَۃَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا یَغْفِرُ
اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ قُرَیْشًا وَیَتْرُکُنَا وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دَمِ مَا بِھِمْ قَالَ
اَنَسٌ فَحُدِّثَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِھِمْ فَاَرْسَلَ اِلَی الْاَنْصَارِ فَجَمَعَھُمْ فِیْ
قُبَّۃٍ مِّنْ اَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَآءَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ
عَنْکُمْ فَقَالَ لَہٗ فُقَھَآءُ الْاَنْصَارِ اَمَّا ذَوُوْ رَاْیِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَمْ یَقُوْلُوْا شَیْئًا وَّاَمَّا اُنَاسٌ
مِنَّا حَدِیْثَۃٌ اَسْنَانُھُمْ قَالُوْا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ قُرَیْشًا وَیَتْرُکُنَا
وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دَمِ مَا بِھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُعْطِیْ رِجَالًا حَدِیْثِیْ
عَھْدٍ بِکُفْرٍ اَتَاَلَّفُھُمْ اَفَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّذْھَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰی رِحَالِکُمْ
بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِہٖ خَیْرٌ مِّمَّا یَنْقَلِبُوْنَ بِہٖ فَقَالَ بَلٰی
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ رَضِیْنَا قَالَ فَاِنَّکُمْ سَتَجِدُوْنَ اَثَرَۃً شَدِیْدَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
فَاِنِّیْ عَلَی الْحَوْضِ قَالُوْا سَنَصْبِرُ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا چند لوگون انصار کو حنین کے
دن کہا جب اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اموال ہوازن مین سے کچھ مال بغیر لڑے بھڑے دلوا دیا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیون کو قریش مین سے سو اونٹ دیے تو انصار کے لوگ
کہنے لگے اللہ اپنے رسول کو بخشے کہ وہ قریش کو دیتے ہین ہمین چھوڑ کر اور ہماری تلوارین ابھی تک قریش
کا خون ٹپکا رہی ہین انس بن مالک نے کہا کہ اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی اور آپ نے
انصار کو بلا بھیجا اور اُن کو ایک چمڑے کے خیمہ مین جمع کیا پھر جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہونچی ہے تب ان مین سے سمجھ دار لوگون نے کہا کہ جو ہم مین فہمیدہ لوگ ہین یارسول اللہ اونہون نے تو کچھ بھی نہین کہا اور بعضے کم سن لوگ ہم مین کے بولے اللہ بخشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قریش کو دیتے ہین اور ہم کو نہین دیتے اور ہماری تلوارین اون کے خون سے ابھی تک ٹپکا رہی ہین تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بعض ایسے لوگون کو دیتا ہون جو ابھی کافر تھے اُن کا دل خوش کرنے کو اور تم لوگ خوش نہین ہوتے اس سے کہ لوگ تو مال لیکر اپنے گھر چلے جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ سو البتہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ تم جو لیکر گھر جاؤ گے وہ اُس سے بہتر ہے جو وہ لیکر گھر جائین گے (البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن ساری دنیا سے بہتر ہے) پھر سب انصار نے کہا ہان یارسول اللہ ہم راضی ہوئے پھر آپنے فرمایا آگے تمپر اور بھی بہت لوگ مقدم کیے جاوین گے (یعنے تمہین چھوڑ کر اورون کو دین گے) تو تم صبر کرنا یہانتک کہ ملاقات کرو تم اللہ سے اور اُس کے رسول سے کہ مین حوض (کوثر) پر ہون گا اُنہون نے کہا اب ہم صبر کرین گے (یعون اللہ وقوتہ) **فائدہ** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے ذکر کیا کہ اس حدیث مین یہ تصریح نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو خمس (یعنی پانچوان حصہ) نکالنے کے قبل دیا یا جو دیا اوسکو خمس مین نہین گنا اور باقی روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اُنکو خمس مین سے دیا ہے اور اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کو خمس کا اختیار ہے کہ جس طرح چاہے خرچ کرے اور جن کو چاہے اُسمین سے زیادہ دے یا ایک شخص کو اُس مین سے بہت کچھ دیدے اور اسیطرح امام کو اختیار ہے کہ خمس کو مصالح مومنین مین خرچ کرے اور چاہے تو کسی مالدار کو بہت کچھ دے دے کسی مصلحت کی نظر سے اور حضرت نے انصار سے فرمایا کہ آگے جو حکام ہونگے وہ تم کو چھوڑ کر اورون کے تئین اموال و نیاوی دیا کرینگے سو تم کو ضرور ہے کہ بعنوان اُخروی پر نظر رکھو اور مجھ سے حوض کوثر پر ملنے کا خیال باندھے رہو اور ابھی سے صبر کی عادت ڈالو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال لما افاء اللہ علی رسولہ ما افاء من اموال ھوازن واقتص الحدیث بمثلہ غیر انہ قال قال انس ولم نصبر وقال فاما انس حدیثتہ اسنانھم **ترجمہ** انس بن مالک سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اوسی روایت کی مثل جو گذری اس مین اتنا زیادہ ہے کہ انس نے کہا پھر ہم لوگ صبر نہ کر سکے اور انس منا مین منا کا لفظ نہین کہا باقی مضمون وہی ہے **کھا** مسلم نے اور روایت کی ہمسے زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب نے اون سے ابن شہاب کو بھتیجے نے اون سے اُن کے چچا نے

اُن سے انس بن مالک نے اور روایت کی حدیث مثل اُسکی (جو گذری) اور اوس مین یہی ہے کہ انس نے کہا پھر ہم صبر نکر سکے جیسے روایت یونس کی ہے زہری سے (جو اوس کے اوپر گذری) **عَنْ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار فقال افیکم احد من غیرکم قالوا لا الا ابن اختنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابن اخت القوم منہم فقال ان قریشا حدیث عہد بجاہلیۃ ومصیبۃ واني اردت ان اجبرہم واتالفہم اما ترضون ان یرجع الناس بالدنیا وترجعون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بیوتکم لو سلک الناس وادیا وسلک الانصار شعبا لسلکت شعب الانصار **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو ایک جگہہ جمع کیا اور فرمایا تم مین کوئی غیر ہے اُنہون نے کہا نہین مگر ایک ہماری بہن کا لڑکا آپنے فرمایا بہن کا لڑکا قوم مین داخل ہے پھر فرمایا قریش نے ابھی جاہلیت کو چھوڑا ہے اور ابھی مصیبت سے نجات پائی ہے اور مین چاہتا ہون کہ انکی فریاد رسی کرون اور اون کی دلجوئی کرون اور کیا تم خوش نہین ہوتے ہو کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ (تو بھی) رہی میری محبت اور رفاقت تمہارے ساتھ وہ تو ایسی ہے) کہ اگر سب لوگ ایک میدان کی راہ لین اور انصار ایک گھاٹی کی (جو دو پہاڑون کے بیچ مین ہو) تو مین انصار ہی کی گھاٹی مین جاؤن (اور اُن کا ساتھہ کبھی نہ چھوڑون) **ف** اس حدیث مین فضیلت انصار کی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن کے ساتھہ معلوم ہوئی **عَنْ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما فتحت مکۃ قسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قریش فقالت الانصار ان ہذا لہو العجب ان سیوفنا تقطر من دمائہم وان غنائمنا ترد علیہم فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجمعہم فقال ما الذی بلغنی عنکم قالوا ہو الذی بلغک وکانوا لا یکذبون قال اما ترضون ان یرجع الناس بالدنیا الی بیوتہم وترجعون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بیوتکم لو سلک الناس وادیا او شعبا وسلکت الانصار وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار او شعب الانصار **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب مکہ فتح ہوا تو غنیمت قریش مین بانٹی گئی اور انصار نے کہا یہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ ہماری تو تلوارین خون بہاوین اور غنیمت یہ لوگ لیجاوین اور یہ خبر حضرت کو پہنچی سو آپنے اُنکو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھے تم سے پہونچی ہے اُنہون نے عرض کی کہ ہان

اجبرہم

وہی بات ہے جو آپ کو پہونچی اور وہ لوگ کبھی جھوٹ نہین بولتے تھے تب آپ نے فرمایا کیا تمکو خوش نہین آتا
کہ اور لوگ دنیا لیکر اپنے گھر جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ اور میرا حال تو یہ ہی کہ اگر لوگ
ایک میدان کی راہ لین یا گھاٹی کی اور انصار ایک وادی یا گھاٹی کی تو مین انصار کی وادی مین چلون یا
اونہی کی گھاٹی مین **عن** انس بن مالک قال لما کان یوم حنین اقبلت ھوازن وغطفان وغیرھم
النبی ﷺ بذراریھم ونعمھم ومع رسول اللہ صلعم یومئذ عشرۃ الاف ومعہ الطلقاء فادبروا عنہ حتی
بقی وحدہ قال فنادی یومئذ نداءین لم یخلط بینھما شیئا قال التفت عن یمینہ فقال یا معشر
الانصار قالوا لبیک یا رسول اللہ ابشر نحن معک قال ثم التفت عن یسارہ فقال یا معشر
الانصار قالوا لبیک یا رسول اللہ ابشر نحن معک قال وھو علی بغلۃ بیضاء فنزل فقال انا عبد اللہ ورسولہ فانھزم المشرکون واصاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائم کثیرۃ فقسم فی المھاجرین والطلقاء ولم یعط الانصار
شیئا فقالت الانصار اذا کانت الشدۃ فنحن ندعی ونعطی الغنائم غیرنا فبلغہ ذلک فجمعھم
فی قبۃ فقال یا معشر الانصار ما حدیث بلغنی عنکم فسکتوا فقال یا معشر الانصار
اما ترضون ان یذھب الناس بالدنیا وتذھبون بمحمد تحوزونہ الی بیوتکم قالوا بلی یا
رسول اللہ رضینا قال فقال لو سلک الناس وادیا وسلکت الانصار شعبا لاخذت شعب
الانصار قال ھشام فقلت یا ابا حمزۃ انت شاھد ذاک قال واین اغیب عنہ **ترجمہ**
انس نے کہا جب حنین کا دن ہوا ہوازن اور غطفان اور اور قبیلون کے لوگ اپنی اولاد اور جانورون کو لیکر
آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ دس ہزار غازی تھے اور مکہ کے لوگ بھی جنکو طلقا کہتے ہین پھر یہ سب
ایک بار پیٹھہ دے دیے یہانتک کہ حضرت اکیلے رہ گئے اور اُسدن دو آوازین دین کہ اون کے بچھین
کچھہ نہین کہا پہلے داہنی طرف آپنے مونہہ کیا اور پکارا کہ اے گروہ انصار کے تو انصار نے جواب دیا
کہ ہم حاضر ہین اے رسول اللہ کے آپ خوش ہون کہ ہم آپکے ساتھہ ہین پھر آپ نے بائین طرف مونہہ کیا اور
پکارا اے گروہ انصار کے تو اونہون نے پھر جواب دیا اور کہا کہ ہم حاضر ہین اے رسول اللہ کے آپ خوش
ہون کہ ہم آپکے ساتھہ ہین اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے اوس سے اُتر پڑے اور فرمایا کہ مین اللہ کا
بندہ ہون (مقام بندگی سے بڑھکر کوئی فخر کا مقام نہین شیخ اکبر نے اسکی خوب تصریح کی ہے کہ مقام
عبدیت خاص ہے انبیاء کے واسطے اور کسیکو اس مقام مین مشارکت نہین سبحان اللہ کا بندہ ہونا کتنی

بڑی نعمت ہی کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے **بیت** داغ غلامیت کرد پایہ خسرو بلند ✣ صد ولایت
شود بندہ کہ سلطان خرید اور اوسکا رسول اوسنکو شکست کہا گیا مشرک لوگ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہت لوٹ کا مال ہاتھ آیا اور آپ نے اوسکو مہاجرین مین تقسیم کردیا اور مکہ کے لوگون مین اور انصار کو اوس
مین سے کچھ نہ دیا تب انصار نے کہا کہ کٹھن گھڑی مین تو ہم بلائے جاتے اور لوٹ کا مال اورون کو دیا
جاتا ہے اور آپ کو یہ خبر لگی سو آپنے انکو ایک خیمہ مین اکھٹا کیا اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کے یہ کیا
بات ہی جو مجھکو تم سے پونچی ہے تب وہ چپ ہورہی آپنے فرمایا اے گروہ انصار کے کیا تم خوش نہین ہوتے
ہو اس پر کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاوین گے اور تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لیجاکر اپنے گھر مین رکھہ
چھوڑو گے اونھون نے کہا کہ بیشک ہی رسول اللہ کے ہم راضی ہو گئے پھر آپنے فرمایا اگر لوگ ایک گھاٹی
مین چلے اور انصار دوسری مین تو مین انصار کی گھاٹی کی راہ لون ہشام نے کہا مین نے کہا
ای ابو حمزہ تم اوسوقت حاضر تھے اونھون نے کہا مین آپ کو چھوڑکر کہان جاتا **عن** انس بن مالک
رضی اللہ تعالی عنہ قال افتتحنا مکۃ ثم انا غزوناھا حنینا قال فجاء المشرکون باحسن صفوف
رأیت قال نصفت الخیل ثم صفت المقاتلۃ ثم صفت النساء من وراء ذلک ثم صفت الغنم
ثم صفت النعم قال ونحن بشر کثیر قد بلغنا ستۃ الاف وعلی مجنبتی خیلنا خالد بن الولید
قال فجعلت خیلنا تلوذ خلف ظهورنا فلم نلبث ان انکشفت خیلنا وفرت الاعراب و
من یعلم من الناس قال فنادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا للمهاجرین یا للمهاجرین
ثم یا للانصار یا للانصار قال قال انس هذا احدیث عمیۃ قال قلنا لبیک یا رسول اللہ
قال فتقدم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال فایم اللہ ما اتینا هم حتی هزمهم اللہ
قال فقبضنا ذلک المال ثم انطلقنا الی الطائف فحاصرناهم اربعین لیلۃ ثم رجعنا الی مکۃ
قال فلزلنا قال بجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی الرجل المائۃ ثم ذکر باقی الحدیث
کنحو حدیث قتادۃ وابی التیاح وهشام بن زید **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا
ہمنے مکہ فتح کیا (بعونہ تعالی) پھر جہاد کیا حنین پر اور مشرک خوب صفین باندہ کر آئے جو مین نے دیکھہ
اور پہلے گھوڑون نے صف باندہی (یعنے سوارون نے) پھر لڑنت لوگون نے پھر عورتون نے
اون کے پیچھے پھر صف باندہی بکریون نے پھر چارپایون نے اور ہم بہت لوگ تھے کہ پہونچ گئے تھے

تلوی
بال المهاجرین
فوت

چھ ہزار کو (اور یہ راوی کی غلطی ہے حقیقت مین اوسدن بارہ ہزار آدمی تھے جیسا اوپر کی روایت میز گذرا) اور ہماری ایک جانب کو سوار دینے خالد بن ولید رسالدار تھے اور ایک بار کی ہماری گھوڑی پیچھے کیطرف جھکنے لگے اور ہم نہ ٹھہرے یہانتک کہ ننگے ہوئے گھوڑی ہماری اور گاؤن کے لوگ بھاگنے لگے اور جو لوگون کو کہ مین جانتا ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا کہ ہان ای مہاجرین ہان ای مہاجرین پھر ڈانٹا کہ اے انصار ای انصار اور انس نے کہا یہ حدیث ایک جماعت کی ہے یا کہا یہ حدیث میرے چچاؤن کی ہے پھر ہمنے کہا حاضر ہین ہم اے رسول اللہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور کہا انس نے اللہ کی قسم کہ ہم پہونچے نہین تھے کہ اللہ تعالے نے انکو شکست دیدی اور ہمنے ان کا سب مال لے لیا پھر ہم طائف کیطرف چلے اور انکو چالیس روز تک گھیرا پھر مکہ لوٹ آئے اور اترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک کو سو اونٹ عنایت فرمانے لگے پھر آگے باقی حدیث ذکر کی جیسے روایت قتادہ اور ابی التیاح اور ہشام بن زید کی اوپر گذری **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا سفیان بن حرب صفوان بن امیۃ وعیینۃ بن بدر والاقرع بن حابس کل انسان منھم مائۃ من الابل واعطی عباس بن مرداس دون ذلک فقال عباس بن مرداس **شعر** اتجعل نھبی ونھب العبید بین عیینۃ والاقرع فما کان بدر ولا حابس یفوقان مرداس فی المجمع وما کنت دون امرئ منھما ومن یخفض الیوم لا یرفع قال فاتم لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ **ترجمہ** حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان اور صفوان اور عیینہ اور اقرع اِن سب کو سو سو اونٹ دیے اور عباس بن مرداس کو کچھ کم دیے تو عباس نے یہ شعر کہے جو اوپر مذکور ہوئے تب آپ نے اُن کے سو اونٹ پورے کر دیے **ف** اور مضمون اُن شعرون کا یہ ہے کہ آپ میرا اور میرے گھوڑی کا حصہ جسکا نام عبید تھا عیینہ اور اقرع کے بیچ میں قسمت فرماتے ہین حالانکہ عیینہ اور اقرع دونون مرداس سے یعنے مجھسے کسی مجمع مین بڑھ نہین سکتے اور مین اُن دونون سے کچھ کم نہین ہون اور آج جس کی بات نیچی ہوگئی وہ پھر اوپر نہوگی **عن** عمر بن سعید بن مسروق بھذا الاسناد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم غنائم حنین فاعطی ابا سفیان بن حرب مائۃ من الابل وساق الحدیث بنحوہ وزاد واعطی علقمۃ بن علاثۃ مائۃ **ترجمہ**

عمر بن سعید بن مسروق نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غنائم حنین تقسیم کیے اور ابو سفیان کو سو اونٹ دیے اور حدیث بیان کی مانند اوسکی اور علقمہ بن علاثہ کو سو دیے

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ وَلَا صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الشِّعْرَ فِي حَدِيثِهِ ترجمہ عمر بن سعید سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی اور اسمیں علقمہ بن علاثہ اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہین نہ شعرون کا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَاَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ فَبَلَغَهُ اَنَّ الْاَنْصَارَ يُحِبُّونَ اَنْ يُصِيبُوا مَا اَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِي وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِي وَمُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمُ اللّٰهُ بِي وَيَقُولُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَمَنُّ قَالَ اَلَا تُجِيبُونِي قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَمَنُّ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ اَنْ تَقُولُوا اَتَيْتَنَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَ مِنَ الْاَمْرِ كَذَا وَكَذَا اَكَلْتَنَا عَلَى شَيْءٍ عَلَكَهَا زَعَمٌ وَاَنَّ لَا يَحْفَظُهَا فَقَالَ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْاِبِلِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رِحَالِكُمُ الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَءًا مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي اَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ عبد اللہ بن زید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین فتح کیا اور غنیمت تقسیم کی اور مولفۃ القلوب کو مال دیا تو آپ کو خبر لگی کہ انصار چاہتے ہین کہ جیسا اور لوگون کو حصہ ملا ہے ویسا ہی ہم کو بھی ملے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اے گروہ انصار کے کہ میں نے تم کو گمراہ نہین پایا پھر اللہ نے تم کو ہدایت کی میرے سبب سے اور کیا میں نے محتاج نہین پایا تم کو پھر اللہ نے میرے سبب سے تم کو ہمیر کیا اور کیا میں نے تم کو متفرق نہین پایا پھر اللہ نے اکٹھا کر دیا تم کو (انصار میں دیدیا) بہت بڑے تھے ایک اوس دوسرے خزرج اون مین سو برس سے برابر لڑائی چلی آتی تھی حضرت کے سبب سے اللہ تعالی نے اوسے دور کیا) اور وہ کہتے تھے اللہ اور رسول اُسکا نہایت امانت دار ہے (یعنے جو آپنے کیا وہی حق ہے اور ہم اوسپر راضی ہین) پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے جواب نہین دیتے اُنہون نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اُسکا بہت امانت دار ہے پھر آپنے فرمایا کہ

کہ اگر تم چاہو کہ ایسا ایسا کھاو اور کام ایسا ایسا ہو کئی چیزون کا آپ نے ذکر کیا کہ عمرو کہتے ہین میں انہین
بھول گیا (یہہ نہین ہوسکتا) پھر فرمایا کہ تم اس سے خوش نہین ہوتے کہ لوگ بکریان اور اونٹ لیکر اپنے
گھر جاوین اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گھر جاؤ پھر فرمایا انصار استر ہین (یعنے بدن سے
ہمارے لگی ہوئے ہین جیسے استر لگا ہوتا ہے) اور باقی لوگ ابرہ ہین (یعنی بہ نسبت انصار کے ہمسے
دور ہین جیسے ابرہ بدن سے دور ہوتا ہے) اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو مین انصار مین کا ایک آدمی ہوتا اور
اگر لوگ ایک میدان اور گھاٹی مین جاوین تو مین انصار کی وادی اور گھاٹی مین جاؤن اور میرے بعد لوگ
تم کو پچھاڑ ڈالین گے (یعنے تمکو نذیکر اورون کو دین گے) تو تم صبر کرنا یہانتک کہ ملنا مجھسے حوض پر **عن**
عبد اللہ قال لما کان یوم حنین اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناسا فی القسمۃ فاعطی الاقرع
ابن حابس مائۃ من الابل واعطی عیینۃ مثل ذلک واعطی اناسا من اشراف العرب واثرھم
یومئذ فی القسمۃ فقال رجل واللہ ان ھذہ لقسمۃ ما عدل فیھا وما ارید فیھا وجہ
اللہ قال فقلت واللہ لاخبرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاتیتہ فاخبرتہ
بما قال فتغیر وجھہ حتی کان کالصرف ثم قال فمن یعدل اذا لم یعدل اللہ و
رسولہ ثم قال یرحم اللہ موسی قد اوذی باکثر من ھذا فصبر قال قلت لا جرم
لا ارفع الیہ بعدھا حدیثا ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب حنین کا دن ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو غنیمت کا مال زیادہ دیا چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے
اور عیینہ کو بھی ایسے ہی اور چند آدمیون کو سرداران عرب سے ایسا ہی حصہ دیا اور اور لوگون سے ان کو
مقدم کیا تقسیم مین سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم یہ تقسیم ایسی ہے کہ اسمین عدل نہین ہے اور اسمین اللہ
کی رضامندی مقصود نہین تو مین اپنے دل مین کہا کہ اللہ کی قسم مین اسکی خبر دون گا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو اور مین آپکے پاس آیا اور مین نے آپ کو خبر دی تو آپ کا چہرہ بدل گیا جیسے خون ہوتا
ہے پھر آپنے فرمایا کہ کون عدل کرے گا اگر اللہ تعالی اور رسول اسکا عدل نہ کرے پھر فرمایا آپنے کہ اللہ
تعالی رحم کرے موسی علیہ الصلوۃ والسلام پر کہ اون کو اس سے زیادہ ستایا مگر انہون نے صبر
کیا اور مین نے اپنے دل مین کہا کہ آج سے مین آپ کو کسی بات کی خبر نہ دون گا (اسلیے کہ آپ کو اس
مین تکلیف ہوتی ہے) **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ غَضَبًا شَدِيدًا وَاحْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَذْكُرْهُ لَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوذِيَ مُوسٰى بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ ترجمہ عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال بانٹا اور ایک شخص نے کہا یہ تقسیم ایسی ہے کہ اللہ کی رضامندی اس سے مقصود نہیں پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر چپکے سے کہدیا اور آپ بہت غصہ ہوئے اور چہرہ آپکا لال ہوگیا اور میں نے آرزو کی کہ کاش اسکا ذکر نکیا ہوتا تو خوب ہوتا پھر آپنے فرمایا موسی علیہ السلام کو اس سے زیادہ ستایا اور انھوں نے صبر کیا (حضرت موسی علیہ السلام پردہ میں چھپکر نہاتے تھے جاہلوں نے کہا ان کے انتیبن بڑے ہین ایک بار پتھر پر کپڑے رکھدیے وہ لے بھاگا آپ اوس کے پیچھے دوڑے لوگون نے دیکھ لیا کہ کچھ عیب نہین اور جب حضرت ہارون کا انتقال ہوا اون کا جنازہ آسمان پر ملکے گئے جاہلون نے کہا اونھون نے انکو حسد سے مار ڈالا آخر وہ ایک تخت پر آسمان سے ظاہر ہوئے اور انھون نے کہا کہ موسی علیہ السلام نے مجھے نہین مارا غرض اسطرح ہمیشہ جاہل لوگ انبیاء علماء کو بدنام کرتے چلے آئے ہین خدام حدیث اور وارثان علم رسول ہمیشہ صبر کرتے رہے ہین) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ بِالْجِعِرَّانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَأَقْتُلْ هٰذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ مَعَاذَ اللهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي إِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے جب حنین سے لوٹے تھے اور بلال کے کپڑے میں کچھ چاندی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی بھر بھر لے کر بانٹتے تھے اور لوگون کو دیتے تھے تو ایک شخص آیا اور اوس نے کہا عدل کر اے محمد آپ نے فرمایا کون عدل کرے گا اگر میں عدل نہ کرون اور تو تو بڑا بدنصیب اور بڑا نقصان زدہ ہوگیا اگر میں عدل نہ کرون (یعنے تو مجھے نبی سمجھکر ایمان لایا اور جب میں ظالم ٹھہرا تو تیرا کہان ٹکانا لگے گا) اسپر حضرت عمر نے عرض کی کہ مجھے فرمایئے کہ میں اس منافق کو

مارڈالون اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا پناہ اللہ صاحب کی لوگ کہینگے کہ مین اپنے رفیقون کو مارتا ہون
(معلوم ہوا زبان خلق سے بچنا چاہیے) اور یہ شخص اور اوسکے یار قرآن کو پڑہینگے اور قرآن اونکے گلون
سے نہ اترے گا (یعنے دل مین اثر نہ کرے گا) اور قرآن سے ایسا نکل جاوینگے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے
(بعض وقت زور سے تیر مارو تو پار ہوجاتا ہے اور اُس مین خون تک نہین رہتا) **عن** جابر بن عبد اللہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقسم مغانم وسائر الحدیث **ترجمہ** وہی ہے دوسری سند سے
عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعث علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو بالیمن
بذھبۃ فی تربتھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقسمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بین اربعۃ نفر الاقرع بن حابس الحنظلی وعیینۃ بن بدر الفزاری وعلقمۃ بن علاثۃ العامری
ثم احد بنی کلاب وزید الخیر الطائی ثم احد بنی نبھان قال فغضبت قریش فقالوا
یعطی صنادید نجد ویدعنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی انما فعلت ذلک
لاتالفھم فجاء رجل کث اللحیۃ مشرف الوجنتین غائر العینین ناتی الجبین
محلوق الراس فقال اتق اللہ یا محمد قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن یطع اللہ
ان عصیتہ ایامننی علی اھل الارض ولا تامنونی قال ثم ادبر الرجل فاستاذن رجل من
القوم فی قتلہ یرون انہ خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان من ضئضیء ھذا قوم یقرؤن القرآن لایجاوز تراجمھم یقتلون اھل الاسلام
ویدعون اھل الاوثان یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ لئن ادرکتھم
لاقتلنھم قتل عاد **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حضرت علی نے یمن سے کچھ سونا بہیجا مٹی مین ملا
ہوا (یعنے کہان سے جیسا نکلا تہا ویسا ہی تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے اُسے چار
آدمیون مین بانٹا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری اور ایک شخص بنی کلاب کے
قبیلے کا اور دیا زید الخیر طائی کو پہر ایک اور شخص کو بنی نبہان سے اور اُسپر قریش بہت جلے اور کہنے لگے
کہ آپ نجد کے سرداروں کو دیتے ہین اور ہم کو نہین دیتے اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین
اُن کو اس لیے دیتا ہون کہ اُن کے دلون مین اسلام کی محبت پیدا ہو اتنے مین ایک شخص آیا کہ اوسکی
داڑہی گھنی تہی گال پہولی تہی آنکہین گڑہے ہوئی تہین ماتہا اونچا تہا سر منڈا ہوا تہا اور اُس نے

اگر کہا اللہ سے ڈرا ی محمد (یہ حلیہ عجیب فتنہ انگیز ہے مجھے دوبار اس شکل والون سے ایذا پہنچی ہے اللہ اس
صورت سے بچاوے) اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں نافرمانی کرون گا تو اللہ تعالی کی
اطاعت کون کرے گا (معلوم ہوا نبی سے بڑھکر کسی کا درجہ نہین) اور اللہ تعالی نے مجھکو زمین والون پر
امانت دار مقرر فرمایا ہے اور تم لوگ امانت دار نہین جانتے پھر وہ آدمی پیٹھ موڑ کر چلا گیا اور ایک شخص
نے اجازت مانگی قوم مین سے اوسکے قتل کی لوگ خیال کرتے ہین کہ وہ خالد بن ولید تھے اور فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اوس کے اصل مین سے ایک قوم ہے کہ وہ لوگ قرآن پڑھتے ہین اور اوسکے
گلون سے نیچے نہین اترتا اور اہل اسلام کو قتل کرتے ہین اور بت پرستون کو چھوڑ دیتے ہین (تمام
اہل بدعت کا یہی حال دیکھنے مین آتا ہے کہ پنجہ پرست شدہ پرست جھنڈی پرست تعزیہ پرست گور پرستون
کے یار غار و نمازیون بچھڑون بھڑوون رنڈیون زانیون کے دوستدار و فادار فاسقون فاجرون شرابون
خمر یا بغان مسکرات مغنیان و مغنیات کو خیر خواہ اور جس عزیز نے حدیث پر عمل کیا اوسکے دشمن بدخواہ
جان کے خواہان عزت کے جویان رہتے ہین) اسلام سے ایسا نکل جاتے ہین جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے
اگر مین انکو پاتا تو ایسا قتل کرتا جیسے عاد قتل ہوئے ہین (یعنے جڑ پیڑ سے اوڑا دیتا جیسے عاد کو بادنے
برباد کیا) **ف** اس حدیث سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ انہون نے خوارج
کو قتل کیا اور گویا حضرت کی آرزو بر لائے آگے بیان انکا مفصل آویگا **عن** ابی سعید الخدری
رضی اللہ تعالی عنہ یقول بعث علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من الیمن بذھبۃ فی اٰدیم مقرظ لم تحصل من ترابھا قال فقسمھا بین اربعۃ
نفر بین عیینۃ بن بدر والاقرع بن حابس وزید الخیل والرابع اما علقمۃ بن علاثۃ و
اما عامر بن الطفیل فقال رجل من اصحابہ کنا نحن احق بھذا من ھؤلاء قال فبلغ ذالک
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا تامنونی وانا امین من فی السماء یاتینی خبر السماء
صباحا ومساء قال فقام رجل غائر العینین مشرف الوجنتین ناشز الجبھۃ کث اللحیۃ
محلوق الراس مشمر الازار فقال یا رسول اللہ اتق اللہ فقال ویلک اولست احق اھل
الارض ان یتقی اللہ قال ثم ولی الرجل فقال خالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ یا
رسول اللہ الا اضرب عنقہ فقال لا لعلہ ان یکون یصلی قال خالد وکم من مصل یقول

بِلِسَانِہٖ مَا لَیْسَ فِیْ قَلْبِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَھُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ اِلَیْہِ وَھُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ اِنَّہٗ یَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِیْ ھٰذَا قَوْمٌ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ رَطْبًا لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ قَالَ اَظُنُّہٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ سونا بھیجا ایک چمڑے مین جو بول کی چھال سے رنگا ہوا تھا اور مٹی سے بھی جدا نہین کیا گیا تھا تو آپ نے چار آدمیون مین بانٹا عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس اور زید خیل مین اور چوتھے علقمہ بن علاثہ تھے یا عامر بن طفیل تو ایک شخص نے آپ کے اصحاب مین سے کہا کہ ہم اوس کے زیادہ حقدار تھے اُن لوگون سے اور یہہ خبر آپ کو پہونچی اور آپنے فرمایا کہ تم مجھے امانت دار نہین جانتے اور مین اُسکا امانت دار ہون جو آسمان کے اوپر ہے (یعنی اللہ تعالیٰ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ آسمانون کے اوپر ہے نہ جیسا ملاعین جہمیہ جو مفسدان دین ہین خیال کرتے ہین اور برق وبجلی کیطرح اہلسنت پر کڑکتے ہین کہ وہ ذات مقدس ہر جگہ ہے معاذ اللہ من ذلک اور یہ ملاعین بیہودہ عقاید جہمیہ کو جان جہان جانتے ہین اور عقیدہ انبیا کو وہم وگمان سمجھتے ہین اللہ تعالیٰ اُن کے شر سے ہر بشر کو محفوظ رکھے) آتی ہے مجھے خبر آسمان کی صبح اور شام پہر ایک شخص کھڑا ہوا جس کی دونون آنکھین گڑھے مین گھسی ہوئی تھین دونو گال پھولے ہوئے تھی پیشانی اوبھری ہوئی تھی سر منڈا ہوا تھا تہمت اٹھائے ہوئے کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ سے ڈر آپ نے فرمایا خرابی ہے تیری تو کیا سب زمین والون سے بڑھکر مستحق نہین اللہ سے ڈرنیکا (یعنے سب سے زیادہ تو تو ہے مستحق ہے ڈرنے کا اس لیے کہ تو رسول سے بے ادبی کرتا ہے پھر وہ شخص چلا اور خالد بن ولید نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا مین اُسکی گردن نہ ماردون آپنے فرمایا نہین شاید یہ نماز پڑھتا ہو (معلوم ہوا کہ وہ اکثر حاضر باش خدمت مبارک بھی نہ تھا ورنہ ایسی حرکت سرزد نہ ہوتی) خالد نے کہا بہت نماز پڑھنے والے ایسے بھی ہوتے ہین کہ آپ اپنی زبان سے وہ باتین کرتے ہین جو اون کے دل مین نہین ہوتین اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہین ہوا کہ کسی کا دل چیر کر دیکھون نہ یہ کہ کسیکا پیٹ پھاڑون پھر آپ نے اوس کیطرف دیکھا اور وہ پیٹھ موڑے جاتا تھا تو آپ نے فرمایا اوس کی اصل سے ایسے لوگ نکلینگے کہ وہ اللہ کی کتاب آسانی سے پڑھینگے مگر گلے سے نیچے نہ اُترے گی (یہی حال ہے اہل بدعت کا بیشبہ قرآن پڑھینگے مگر عقیدہ یہ رکھینگے

کہ قرآن کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے پھر قرآن کا مضمون کیون کر گلے اوترے اتر جاوین گے
دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے (یعنے تمام اعمال صالحہ خیر وصدقات صلوٰۃ وزکوٰۃ حج وصیام سب کچھ
بجالاتے ہین مگر شرک وبدعت کی شومی سے جو اُن کے عقائد واعمال مین گھسی ہوئی ہے کوئی نیکی قبول نہین
جیسے تیر نکل گیا تو اوس مین خون بھی نہین بھرتا) راوی نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے یہ بھی فرمایا
کہ اگر مین اُنکو پاؤن تو ثمود کیطرح قتل کرون **ف** آخر حضرت علی نے وہی کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء
آمین اور زید یا ہابیت مین زید الخیل کہا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا نام اسلام
مین زید الخیر رکھدیا اسلیے بعضے نسخون مین زید الخیر آیا ہے اور دونون صحیح ہین اور ان روایتون سے
معلوم ہوا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہے شرع کا حکم ہے کہ وہ قتل کیا جاوی اور وہ کافر ہے
اور ان روایتون مین اُسکا قتل جو مروی نہین اُسکی وجہ خود حضرت نے فرمادی کہ لوگ کہین گے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے یارون کو قتل کرتے ہین اور یہ امر لوگون کے بھاگنے اور نفرت کا سبب ہوگا اور آپ نے
تمام منافقون کے ساتھ بھی سلوک کیا تاکہ اورون کو الفت ہو اور شاید اُنمین بعد چندی ہدایت ہو اور
ان روایتون مین سے کسی مین اجازت مانگنا حضرت عمر کا مروی ہے کسی مین خالد بن ولید کا اور دونون
صحیح ہین اسلیے کہ ہوسکتا ہے کہ دونون نے اجازت مانگی ہو اوسکے قتل کی اور نووی نے فرمایا ہے کہ قرآن
کا گلے سے نہ اوترنا مراد اس سے یہ ہے کہ سوا لفظون کے تلاوت کی اوس کے معانی سے اُنکو کچھ حصہ نہین اور
اور یہ قول نووی کا بھی مؤید ہے ہماری تصریح کا جو ہم اوپر کہہ آئے ہین کہ مراد اوس سے وہ ہین جو ترجمہ
قرآنی سے مفہوم ہین اور ان حدیثون سے اُن لوگون نے استدلال کیا ہے جو خوارج کو کافر کہتے ہین قاضی
عیاض نے فرمایا ہے کہ مازری نے کہا ہے کہ خوارج کی تکفیر مین علماء کا اختلاف ہے اور یہ مسئلہ نہایت مشکل
ہے اس لیے کہ داخل کرنا کافر کا ملت مین اور خارج کرنا مسلمان کا ملت سے نہایت امر دشوار ہے اور ابی بکر
باقلانی کے اقوال اس مین مضطرب ہین اور اُنہون نے کہا ہے کہ یہ امر بہت مشکل ہے اسلیے کہ قوم نے اُن
کے کفر کی تصریح نہین کی اور سبب اشکال کا یہ ہے کہ مثلاً معتزلہ کہتا ہے کہ اللہ عالم ہے مگر اسے علم
نہین اور زندہ ہے مگر اوسکو حیوۃ نہین اور اسلیے اوس کے کفر مین شک پڑجاتا ہے اس لیے کہ شرع
مین یہ بات تو معلوم ہے کہ جو کہے کہ عالم نہین ہے یا حی نہین ہے وہ کافر ہے اور یہ بھی حجت قطعی سے
معلوم ہوچکا ہے کہ ایک ذات کا عالم ہونا اس طرح پر کہ اوسے علم نہ ہو یا حے ہونا اس طرح کہ حیات

نہ ہو محال ہے اب ہم اگر یہ کہین کہ معتزلے نے جب علم الٰہی کی نفی کی تو اسکے عالم ہونے کی نفی کی اور یہ بالاجماع کفر ہے اور اس صورت مین اُسکا عالم کہنا مفید نہین اور اگر یہ کہین کہ وہ علم کی نفی کرتا ہے اور اسکے عالم ہونے کا اقرار کرتا ہے تو وہ کافر نہ ہوا اگرچہ علم کی نفی سے عالم ہونے کی نفی لازم آتی ہے غرض یہی مقام افکال کا ہے یہ کلام ہے مازری کا اور مذہب شافعی اور جماہیر علما کا یہ ہے کہ خوارج کی تکفیر نہ کیجاوے اور ایسی ہی قدریہ اور معتزلہ ہین اور تمام اہل اہوا و بدع اور امام شافعی نے کہا ہے کہ مین گواہی تمام اہل اہوا کی قبول کرتا ہون مگر خطابیہ کی اور وہ ایک گروہ ہین رافضیون ہین سے کہ وہ اپنے ہم مذہب کی گواہی جھوٹی دینا جائز جانتے ہین تمام ہوا مضمون نووی کا ساتھ تقدیم و تاخیر اور ایک نوع اختصار کے اور غنیۃ الطالبین ہین جناب مستطاب مولنا شاہ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ خطابیہ منسوب ہین ابی الخطاب کیطرف اور اُن کا عقیدہ ہے کہ ہر زمانہ مین ایک نبی ناطق ہوتا ہے ایک صامت یعنے چپ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ناطق تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی صامت غرض اُنکی گواہی مقبول نہین **عَنْ** عُمَارَۃَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَعَلْقَمَۃُ بْنُ عُلَاثَۃَ وَلَمْ یَذْکُرْ عَامِرَ ابْنَ الطُّفَیْلِ وَقَالَ اَتَی الْجُھَنِیَّۃَ وَلَمْ یَقُلْ نَاشِزَۃَ وَزَادَ فَقَامَ اِلَیْہِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَہٗ قَالَ لَا ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَامَ اِلَیْہِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ سَیْفُ اللّٰہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَہٗ قَالَ لَا وَقَالَ اِنَّہٗ سَیَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِیْ ھٰذَا قَوْمٌ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ لَیِّنًا رَطْبًا وَقَالَ قَالَ عُمَارَۃُ حَسِبْتُہٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ **ترجمہ** وہی مضمون ہے جو اگلی روایتون مین گذرا دوسری سند سے مروی ہوا ہے **عَنْ** عُمَارَۃَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَیْنَ اَرْبَعَۃِ نَفَرٍ زَیْدِ الْخَیْرِ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَعُیَیْنَۃَ بْنِ حِصْنٍ وَعَلْقَمَۃَ بْنِ عُلَاثَۃَ اَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ وَقَالَ نَاشِزُ الْجُھَنِیَّۃِ کَرِوَایَۃِ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَقَالَ اِنَّہٗ سَیَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِیْ ھٰذَا قَوْمٌ وَلَمْ یَذْکُرْ لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ **ترجمہ** عمارہ سے وہی مضمون مروی ہوا اور اسمین یہ ذکر نہین کہ مین اُنکو اگر پاؤن تو ثمود کیطرح قتل کرون **عَنْ** اِبْرَاھِیْمَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّھُمَا اَتَیَا اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَسَاَلَاہُ عَنِ الْحَرُوْرِیَّۃِ ھَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم یَذْکُرُھَا فَقَالَ لَا اَدْرِیْ مَنِ الْحَرُوْرِیَّۃُ وَلٰکِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَخْرُجُ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَلَمْ یَقُلْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَکُمْ مَعَ صَلٰوتِھِمْ یَقْرَءُوْنَ

القرآن لا یجاوز حلوقھم او حناجرھم یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیۃ فینظر الرامی
الی سھمہ الی نصلہ الی رصافہ فیتمار ی فی الفوقۃ ھل علق بھا من الدم شیٔ ترجمہ ابوسلمہ اور
عطا دونو ابوسعید کے پاس آئے اور کہا کہ حروریہ کے باب مین تم نے کچھ سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپ اُن کا کچھ ذکر کرتے تھے انہون نے کہا مین نہین جانتا کہ حروریہ کون ہین مگر مین آپ سے سنا ہی
کہ فرماتے تھے اس امت مین ایک قوم نکلے گی اور یہ نہین فرمایا کہ اس امت سے ہوگی غرض وہ ایسی ہونگی
کہ حقیر جانوگے تم اپنی نماز کو اُن کی نماز کے آگے اور قرآن پڑہین گے کہ اُن کے حلقون سے یا فرمایا
گلون سے نیچے نہ اُترے گا دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے کہ شکاری دیکھتا ہے اپنے تیر کی لکڑی
کو اور اوسکی پہال کو اور اوسکی پر کو اور غور کرتا ہے اوسکی گنارہ اخیر کو جو اوسکی چلکیون مین تہا کہ کہیں
اوسکی کسی چیز مین کچھ خون بہرا ہے (تو دیکھتا ہے کہ کہین بھی نہین بھرا) **عن** ابی سعید الخدری
رضی اللہ تعالی عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقسم قسما اتاہ
ذو الخویصرۃ وھو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ویلک ومن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اعدل فقال عمر
ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ یا رسول اللہ ائذن لی فیہ اضرب عنقہ قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلوتہ مع صلوتہم وصیامہ مع صیامہم
یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ
ینظر الی نصلہ فلا یوجد فیہ شیٔ ثم ینظر الی رصافہ فلا یوجد فیہ شیٔ ثم ینظر الی
قذذہ فلا یوجد فیہ شیٔ وھو القدح ثم ینظر الی قذذہ فلا یوجد فیہ شیٔ سبق الفرث
والدم ایتھم رجل اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المرأۃ او مثل البضعۃ تدردر یخرجون
علی حین فرقۃ من الناس قال ابو سعید فاشھد ان سمعت ھذا من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم واشھد ان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ قاتلھم وانا معہ
فامر بذلک الرجل فالتمس فوجد فاتی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الذی نعت ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ کچھ بانٹ رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا ایک شخص بنی تمیم کا اور اوسنے

کہا کہ اے رسول اللہ کے عدل کر تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے تیری جب مین عدل
نہ کرون گا تو کون کرے گا اور تو بالکل بدنصیب اور محروم ہوگیا اگر مین نے عدل نکیا اوسپر حضرت عمر نے
عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے اجازت دیجیے کہ اوس کی گردن ماردون آپ نے فرمایا جانے دو اسلیے کہ
چند یار ہون گے کہ تم حقیر سمجھوگے اپنی نماز کو انکی نماز کے آگے اور اپنے روزے کو اُنکے روزے کے
آگے قرآن پڑہین گے کہ اون کے گلون سے نہ اوتریگا اسلام سے ایسا نکل جائینگے کہ جیسے تیر شکار سے
گہ دیکہتا ہے تیر انداز اوس کے پیکان کو تو اوس مین کچہہ بھرا نہین ہے پہر دیکہتا ہے اوسکی پیکان کی جڑ کو
تو اُسمین بہی کچہہ نہین پہر دیکہتا ہے اُسکی لکڑی کو تو اسمین بہی کچہہ نہین پہر دیکہتا ہے اُسکی پر کو تو اُسمین بہی کچہہ نہین اور تیر اس شکار کے بیٹ اور
خون سے نکل گیا اور نشانی اوس گروہ کی یہ ہے کہ اون مین ایک کالا آدمی ہوگا کہ ایک شانہ عورت کی
پستان کا سا ہوگا یا فرمایا جیسے گوشت کا لوتھڑا اتہلتہلاتا ہوا اور وہ گروہ اُسوقت نکلیگا جب لوگون
مین پہوٹ ہوگی ابوسعید کہتے ہین کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور گواہی دیتا ہون کہ حضرت علی رضے اللہ تعالے عنہ اون سے لڑے اور مین آپکے ساتہہ تہا اور
آپنے حکم فرمایا اوس کے ڈہونڈنیکا اور وہ ملا اور حضرت علی کے پاس لایا گیا اور مین نے اوس کو دیکہا
کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا ویسا ہی تہا **ف** ان روایتون مین کئی معجزے
کہلے کہلے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جنکی آپ نے پہلے سے خبر دی اور ویسا ہی واقع ہوا۔
اول یہ کہ آپ نے فرمایا پہوٹ کے وقت نکلیگا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نزاع
تہی اور دونون تحکیم پر راضی ہوئے جب ہی ایک گروہ دس ہزار کا دونون لشکرون سے جدا ہوگیا اور
دونون گروہون کی تکفیر کرنے لگا اور جب حضرت علی نے بشارت دی کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر تم اُس گروہ سے لڑوگے تو اون مین دس بہی نہ بچینگے اور تم مین کے دس بہی
نہ مارے جاوینگے چنانچہ ویسا ہی ہوا پہر آگے روایتون مین آپ نے فرمایا کہ انکو قتل وہ فرقہ کرے گا جو
حق سے قریب ہوگا یعنے حضرت علی کا فرقہ اور انہون نے ہی قتل کیا اور ان روایتون سے معلوم ہوا
کہ حضرت علی حق پر تہے اور جن لوگون نے ان سے خلاف کیا وہ باغی تہے اور یہ روایتین حجت ہین اہل
سنت کی اور ان روایتون سے یہ بہی معلوم ہوا کہ ہمت آپکی آپکے بعد باقی رہیگی اور اُن مین شوکت اور
قوت ہوگی اور یہ بہی ثابت ہوا کہ فرقہ مارقہ تعدد کرینگی بے موقع کہ جہان تشدد ضرور نہین اور ویسا ہی

ہوا اور فرمایا کہ ایک مرد ایسا ہوگا اور اسکا ایسا ہوگا چنانچہ ویسا ہی نکلا اور یہ بات ایسی ہے کہ کوئی فریسر یا عقیل ہرگز عقل سے نہین کہہ سکتا بجز وحی الٰہی کے اور جو منکر نبوت اس مین غور کرے گا اور انصاف سے دیکھے گا تصدیق رسالت کرے گا وللہ الحمد **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر قوما یکونون فی امتہ یخرجون فی فرقۃ من الناس سیماھم التحالق قال ھم شر الخلق او من شر الخلق یقتلھم ادنی الطائفتین الی الحق قال فضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لھم مثلا او قال قولا الرجل یرمی الرمیۃ او قال الغرض فینظر فی النصل فلا یری بصیرۃ وینظر فی النضی فلا یری بصیرۃ وینظر فی الفوق فلا یری بصیرۃ قال قال ابو سعید واکثم قتلتموھم یا اھل العراق ترجمہ ابی سعید نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ کی امت مین ہوگی اور وہ لوگ نکلین گے جبکہ لوگون مین پھوٹ ہوگی اور نشانی انکی سر مونڈانا ہوگی اور فرمایا آپ نے کہ وہ بدترین خلق ہین قتل کرینگے انکو وہ لوگ دونون گروہون مین سے جو نزدیک ہونگے حق کے (اور وہ گروہ حضرت علی کا تھا) اور انکی ایک مثال آپنے بیان فرمائی یا ایک بات کہی کہ آدمی جب تیر مارتا ہے تو شکار کو یا فرمایا نشانہ کو اور نظر کرتا ہے پھال کو تو اس مین کچھ اثر نہین دیکھتا اور نظر کرتا ہے تیر کی لکڑی مین تو کچھ اثر نہین دیکھتا اور نظر کرتا ہے سوفار مین جو تیر انداز کی چٹکی مین رہتا ہے تو کچھ اثر نہین پاتا ہے ابو سعید نے کہا کہ اے عراق والون تم ہی نے تو انکو قتل کیا ہے (یعنے حضرت علی کے ساتھ ہوکر) **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمرق مارقۃ عند فرقۃ من المسلمین یقتلھا اولی الطائفتین بالحق ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک فرقہ جدا ہوجاوے گا جب مسلمانون مین پھوٹ ہوگی اور اوسکو قتل کرے گا وہ گروہ جو قریب ہوگا دونون گروہون مین حق سے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی امتی فرقتین فتخرج من بینھما مارقۃ یلی قتلھم اولاھم بالحق ترجمہ ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین دو گروہ ہوجاوین گے اور اُن دونون مین ایک فرقہ جدا ہووے گا اور انکو قتل کرے گا وہ گروہ جو حق سے قریب ہوگا **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تمرق مارقۃ فی فرقۃ من الناس فیلی قتلھم اولی الطائفتین بالحق ترجمہ اسکا وہی جو ہوچکا **عن** ابی سعید الخدری

فرقتان

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا يَخْرُجُونَ عَلَى فُرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ يَقْتُلُهُمْ
أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ ترجمہ اسکا بھی وہی ہے عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ
السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ
الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ
قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ
لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ
فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ سوید بن غفلہ نے
کہا کہ حضرت علی نے فرمایا جب مین تم سے روایت کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اگر مین آسمان
سے گر پڑون تو اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ پر وہ بات باندھون جو آپ نے نہین فرمائی اور جب مین
تمہارے اور اپنے بیچ مین کچھ بات کرون تو جان لو کہ لڑائی مین حیلہ اور فریب روا ہے اب سنو کہ
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے اخیر زمانہ مین ایک قوم نکلے گی
کہ اُن کے لوگ کم سن ہون اور کم عقل بات تو سب مخلوقات سے اچھی کہین گے اور قرآن ایسا پڑہین گے
کہ اون کے گلون سے نیچے اوترے گا اور دین سے ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سے پھر جب تم اُن سے
ملو تو اُن کو مارو اس لیے کہ اون کے مارنے سے تمکو قیامت کے دن اللہ کے پاس ثواب ملیگا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ اپنے مناقشات مین یہ بات نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ
باندھ دین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا بڑا گناہ جانتے تھے اور اپنی ہلاکت
کا موجب سمجھتے تھے اسی لیے صحابہ بہایت عدول ہین کہ کوئی اون مین ضعیف نہین ہے نہ قابل جرح
عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی روایت دوسری سند سے مذکور ہوئی عَنِ
الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ
ترجمہ اعمش سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی اور اسمین یہ مضمون نہین ہے کہ دین سے
ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سے عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ
فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ أَوْ مُودَنُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا

يخرج

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَقْتُلُوْنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ
مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِيْ وَرَبِّ
الْكَعْبَةِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا خوارج کا فرمایا کہ اون مین ایک شخص
ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا یا پستان زن کے برابر ہوگا اور کہا کہ اگر تم فخر نکرو تو مین بیان کرون
جسکا وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے اُن کے قتل کرنیوالون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے
راوی کہتا ہے کہ مین نے کہا تمنے سنا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اُنہون نے
کہا ہان قسم ہے رب کعبہ کی ہان قسم ہے رب کعبہ کی ہان قسم ہے رب کعبہ کی **عَنْ** عُبَيْدَةَ قَالَ
لَا اُحَدِّثُكُمْ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ مَرْفُوْعًا **ترجمہ**
وہی روایت جو مروی ہوئی **عَنْ** زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْ كَانُوْا
مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الَّذِيْنَ سَارُوْا اِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يَقْرَءُوْنَ
الْقُرْاٰنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ اِلٰى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صَلٰوتُكُمْ اِلٰى صَلٰوتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ
اِلٰى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهٗ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ
تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِيْنَ
يُصِيْبُوْنَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَاتَّكَلُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّ فِيْهِمْ
رَجُلًا لَهٗ عَضُدٌ لَيْسَ لَهٗ ذِرَاعٌ عَلٰى رَأْسِ عَضُدِهٖ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ
فَتَذْهَبُوْنَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَاَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُوْنَ هٰؤُلَاءِ يَخْلُفُوْنَكُمْ فِيْ ذَرَارِيِّكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ
وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ يَّكُوْنُوْا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَاِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَاَغَارُوْا فِيْ
سَرْحِ النَّاسِ فَسِيْرُوْا عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَنَزَلَنِيْ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا حَتّٰى
قَالَ مَرَرْنَا عَلٰى قَنْطَرَةٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ
لَهُمْ اَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوْا سُيُوْفَكُمْ مِنْ جُفُوْنِهَا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّنَاشِدُوْكُمْ كَمَا
نَاشَدُوْكُمْ يَوْمَ حَرُوْرَاءَ فَرَجَعُوْا فَحَسَرُوْا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوْفَ وَشَجَرَهُمُ
النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَمَا اُصِيْبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اِلَّا

رجلا فقال علی رضی اللہ تعالی عنہ التمسوا فیہم المخدج فالتمسوا فلم یجدوا فقام علی رضی اللہ تعالی عنہ بنفسہ حتی اتی ناسا قد قتل بعضہم علی بعض فقال اخروھم فوجدوہ مما یلی الارض فکبر ثم قال صدق اللہ وبلغ رسولہ قال فقام الیہ عبیدۃ السلمانی فقال یا امیر المومنین اللہ الذی لا الہ الا ھو لسمعت ھذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای واللہ الذی لا الہ الا ھو حتی استحلفہ ثلاثا وھو یحلف لہ (ترجمہ) دیسی روایت ہی کہ وہ اوس لشکر مین تھے جو حضرت علی کے ساتھ خوارج پر گیا تہا اونہون نے کہا کہ حضرت علی نے فرمایا اے لوگو مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے آخیر زمانہ کی میری امت وہ کہ قرآن پڑہین گے ایسا کہ تمہارا پڑہنا اون کے آگے کچہ نہ ہوگا اور نہ تمہاری نماز اونکی نماز کے آگے کچہ ہوگی اور نہ تمہارا روزہ اُن کے روزون کے آگے کچہ ہوگا قرآن پڑہکر سمجہینگے کہ ہمارا ہمین فائدہ ہے اور وہ اُن کا ضرر ہوگا نماز اون کے گلون سے نہ اترے گی نکل جاوین گے اسلام سے جیسے تیر شکار سے اگر وہ لشکر جو اون پر جاویگا جان لے اس بشارت کو جسکا بیان فرمایا گیا ہے تمہارے نبی کی زبان مبارک پر تو بہروسا کرے اسی عمل پر (یہ سمجہ لے کہ اب عمل کی حاجت نہین اتنا ثواب اون کے قتل مین ہے) اور نشانی اُنکی یہ ہے کہ اُن مین آدمی ہے کہ اوس شانہ کے سر پر عورت کی سر پستان کی مثل ہے اور اُسپر بال ہین سفید رنگ اور حضرت علی نے فرمایا کہ تم جاتے ہو معاویہ کیطرف اور اہل شام پر اور انکو چھوڑی جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچہے تمہاری اولاد اور اموال کو ایذا دین اور مین اسسے امید رکھتا ہون کہ یہ وہی قوم ہے بسبب کہ اُنہون نے خون بہایا حرام اور لوٹ لیا سو اسی کو لوگون کی سوار پر چلوا اسد کا نام لیکر سلمہ بن کہیل نے کہا کہ پہر بیان کیا مجہہ سے زید نے ایک ایک منزل کا یہانتک کہ کہا اونہون نے کہ گذرے ہم ایک پل پر (اور وہ پل نہاد بر خان کا چنانچہ نسائی کی روایت مین وارد ہوا ہے) پہر جب دونون لشکر ملے اُسدن خوارج کا سپہسالار عبداللہ بن وہب راسبی تہا اور اوس نے حکم دیا اُنکو کہ اپنے نیزے پہینک دو اور تلوارین میان سے نکال لو اسلیے کہ مین ڈرتا ہون کہ یہ لوگ تمپر ویسے ہوجہاڑ نہ کرین جیسے حروراکے دن کی تہی سو وہ پہرے اور اپنے نیزے پہینکدیے اور تلوارین میان سے نکال لین اور لوگ اون سے جا ملے اور انکو اپنے نیزون سے کونچ لیا اور ایک پہر دوسرا مقتول ہوا اور حضرت علی کے

لشکر سے صرف دو آدمی کام آئے پھر حضرت علی نے فرمایا کہ ڈھونڈو اوس مین مخدج کو اور اوسکو ڈھونڈا
اور نہ پایا پھر حضرت علی خود کھڑے ہوئے اور اون مقتولون کے پاس گئے جو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے
اور آپنے فرمایا کہ اونکو ہٹاؤ پھر اوسکو پایا زمین سے لگا ہوا اور آپ نے کہا اللہ اکبر پھر فرمایا کہ سچا ہے
اللہ تعالی اور پیغام پونچایا اوس کے رسول نے کہا راوی نے کہ پھر کھڑے ہوئے عبیدہ سلمانی اور
عرض کیا کہ اے امیر المومنین قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہین کہ آپ نے
سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ ہان قسم ہے اللہ پاک کی کہ نہین معبود ہے کوئی
سوا اوس کے یہانتک کہ تین بار اوس نے آپ کو قسم دی اور آپ نے قسم کہائی اسپر کہا ہی مین نے
اسحدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ قسم دلانا اُنکا صرف اس لیے تہا کہ لوگون
کو یقین آجاوے اور اس بشارت سے خوش ہون اور معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخوبی
معلوم ہوجاوے اور یہ بہی معلوم ہو کہ حضرت علی اور اُنکے رفیق حقپر ہین اور وہ اس جنگ
مین مثاب ہین اور بر صواب **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالُوا لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ كَلِمَةُ حَقٍّ يُرَادُ بِهَا بَاطِلٌ إِنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هَؤُلَاءِ يَقُولُونَ الْحَقَّ
بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوزُ هَذَا مِنْهُمْ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ إِلَيْهِ مِنْهُمْ أَسْوَدُ
إِحْدَى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ انْظُرُوا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوا فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ
أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنَا حَاضِرٌ ذَلِكَ مِنْ
أَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيهِمْ زَادَ يُونُسُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ
قَالَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْأَسْوَدَ **ترجمہ** عبید اللہ جو مولی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون سے
روایت ہے کہ حروریہ جب نکلے اور وہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتہہ تہے تو حروریون نے کہا
لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ یعنے حکم نہین کسیکا سوا اللہ کے تو حضرت علی نے فرمایا کہ یہ کلمہ ایسا ہے کہ حق ہے مگر ارادہ
اُن کا اس سے باطل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تہا ایک لوگون کا کہ مین اُنکا

حال بخوبی جانتا ہون اور اُن کی نشانیان اُن لوگون مین پائی جاتی ہین اور وہ اپنی زبانون سے حق کہتے ہین مگر وہ اُس سے تجاوز نہین کرتا ہے اور اشارہ کیا عبید اللہ نے اپنے حلق کیطرف (یعنے حق بات حلق سے نیچے نہین اُترتی) اور اللہ کی مخلوق مین بڑے دشمن اللہ کے یہی ہین ادن مین ایک شخص اسود ہے کہ ایک ناتہہ اُسکا ایسا ہے جیسے چوپے بکری کے یا سرپستان فرمایا پھر جب قتل کیا اُنکو علی بن ابیطالب نے تو فرمایا دیکھو پھر دیکھا تو وہ نہ ملا پھر فرمایا اُنہون نے کہ پھر جا دسوتم ہے اللہ پاک کی کہ مین نے جھوٹ نہین کہا اور نہ مجھسے جھوٹ کہا گیا ہے (یعنے نبی نے مجھسے جھوٹ نہین فرمایا) مین نے تم سے جھوٹ کہا، دو بار یا تین بار یہی کہا پھر پایا اوسکو ایک کھنڈر مین اور لائے اُسکو یہانتک کہ رکھدیا لشکر حضرت علی کے آگے اور عبید اللہ نے کہا کہ مین حاضر تہا اوس جگہ جب اُنہون نے یہ کام کیا اور حضرت علی نے اُنکے حق مین یہ فرمایا اور یونس کی روایت مین اتنی بات زیادہ ہے کہ بکیر نے کہا اور روایت کی مجھہ سے ایک شخص نے ابن حنین نے کہ اُنہون نے کہا کہ مین نے دیکہا ہے اوس اسود کو **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ اَوْ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَہُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَخْرُجُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْہِ وَہُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِیْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِیَّ اَخَا الْحَکَمِ الْغِفَارِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قُلْتُ مَا حَدِیْثٌ سَمِعْتُہٗ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَانَ اَوْ کَانَ اَفَذَکَرْتُ لَہٗ ہٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد میرے میری امت سے یا فرمایا اب ہوگی بعد میرے میری اُمت مین وہ قوم کہ قرآن پڑہین گے اور اُن کے حلقومون سے نیچے نہ اوترے گا دین سے وہ ایسا نکل جاوینگے جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکار سے اور پھر نہ آوین گے وہ دین مین وہ ساری مخلوق سے بدتر ہین ابن صامت نے کہا کہ پھر مین ملا رافع بن عمرو غفاری سے جو حکم غفاری کے بھائی ہین اور کہا مین نے کہا وہ کیا حدیث ہے جو تمنے سنی ہے ابوذر سے ایسے ایسے اور ذکر کی مین نے یہ حدیث تو اُنہون نے کہا مین نے سنی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** سَہْلِ بْنِ حُنَیْفٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سِیْمَاہُمْ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلٰی حَوْشَرٍ قَوْمٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِہِمْ

لَا يَعُدُّ وَاتَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ **وَحَدَّثَنَاهُ** أَبُو كَامِلٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يَخْرُجُ مِنْهُ
أَقْوَامٌ **ترجمہ** سہل نے کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تھے آپ خوارج کا اور کہا
اونہون نے کہ سنا مین نے آپ کو کہ اشارہ کرتے تھے مشرق کیطرف اور فرماتے تھے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ
قرآن پڑہتے ہین اپنی زبانون سے اور اوتر نہین ہے اونکے گلون سے نکل جاتے ہین وہ دین سے
ایسا نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور روایت کی ہم سے یہ ابو کامل نے اونہون نے عبد الواحد سے اونہون نے
سلیمان سے اسی اسناد سے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا نکلینگے اون سے کئی قومین **عن**
سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْبُعُ مِنْهُ قَوْمٌ قِيلَ لِلْمَشْرِقِ
ترجمہ سہل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا ایک قوم نکلیگی
مشرق کیطرف سے سر منڈائے ہوئے **باب** تحریم الزکوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وعلی آلہ وھم بنو ھاشم وبنو المطلب دون غیرھم **باب** زکوۃ حرام ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور آپ کی اولاد پر اور وہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
يَقُولُ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ ارْمِ بِهَا أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ کہتے تھے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک کھجور صدقہ کی اپنے مونہہ مین لیکر ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تھو تھو پھینکدے اسکو کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ صدقہ نہین کہاتے **ف** اس سے معلوم
ہوا کہ جس سے بڑون کو بچنا واجب ہو اس سے چھوٹون کو بھی بچانا واجب ہے اور یہ اُن کے ولیون کو ضرور ہے
اور اس سے تحریم صدقہ کی آپ پر اور آپ کی اولاد پر ثابت ہوئی اور وہ بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب
ہین یہ مذہب ہے شافعی علیہ الرحمۃ کا اور جو اُنکے موافق ہین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالک اور
ابو حنیفہ کا قول ہے کہ وہ صرف بنو ہاشم ہین اور قاضی نے کہا کہ بعض علماء کے نزدیک سب قریش اس
مین داخل ہین اور اصبغ مالکی نے کہا وہ اولاد ہین فقیہ کی اور دلیل شافعی کی یہ ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ایک ہی ہین اور آپنے حصہ ذوی القربے کا انہین
مین تقسیم کیا اور یہ حکم زکوۃ مفروضہ کا ہے اور صدقہ تطوع مین امام شافعی کے تین قول ہین اصح یہ ہے

کہ وہ بھی آپ پر حرام ہے اور آپ کی اولاد کو حلال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونون پر حرام ہے۔
تیسرا یہ ہے کہ دونون پر حلال ہے اور بنی ہاشم اور بنی المطلب کے موالی مین بھی شافعیہ کے دو قول ہین اور
صحیح یہی ہے کہ انپر بھی حرام ہے اسحدیث کی رو سے اور جو ابو رافع سے آگے آتی ہے اور **دوسرا**
یہ ہے کہ اُن کو حلال ہے اور کوفیون اور ابو حنیفہ کا قول بھی یہی ہے کہ حرام ہے اور بعض مالکیہ بھی یہی
کہتے ہین اور مالک نے اباحت کا بیان کیا ہے اور دعوے کیا ہے ابن بطال مالکی نے کہ یہ اختلاف صرف موالی
بنی ہاشم مین ہے اور اون کے سوا اورون کے موالی مین اختلاف نہین یعنے اُنکو حلال ہے بالاجماع اور یہ
بات اُنکی کچھ نہین بلکہ اصحاب شافعیہ کے نزدیک بنی ہاشم اور بنی المطلب دونو کے موالی پر حرام ہے اور
اُن مین کسی طرح کا فرق نہین ہے (نووی) **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّا لَا نَحِلُّ لَنَا
الصَّدَقَةُ **ترجمہ** شعبہ سے یہی روایت آئی ہے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہمکو صدقہ حلال نہین **عَنْ** شُعْبَةَ
فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ اِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** شعبہ سے اس روایت مین
یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہم صدقہ نہین کھاتے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ
اَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اپنے گھر جاتا ہون اور اپنے بچھونے پر کھجور
پڑی پاتا ہون اور اُٹھاتا ہون کہ کھاؤن پر پھر ڈرتا ہون کہ صدقہ کی نہ ہو اور پھینک دیتا ہون۔
فائدہ اب عوام بلکہ خواص مین بھی اوسکے خلاف ہو رہا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ شارع نے
طہارت ظاہری مین تخفیف فرمائی کہ جب تک نجاست معلوم نہ ہو تطہیر واجب نہین بخلاف طہارت
لقمہ کے کہ اس سے بچنے کو صرف احتمال کافی رکھا اور لوگون کا قاعدہ اوسکے خلاف ہے کہ لقمہ حرام باوجود
یقین کے بھی نہ چھوڑین گے اور طہارت ظاہری مین وہ وساوس پیدا کرینگے کہ معاذ اللہ **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ
وَفِيْ بَيْتِيْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر
مذکور ہوا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی اور فرمایا اگر آپ نے کہ اگر صدقہ کی نہ ہوتی تو میں کھالیتا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا ترجمہ وہی مضمون ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَاَكَلْتُهَا وہی مضمون ہے **فائدہ** نووی نے کہا ان دونوں حدیثوں سے ورع ثابت ہوا اس لیے کہ کھجور مجرد احتمال سے حرام نہیں ہوتی مگر اُس کا ترک ورع کی راہ سے فرمایا اور معلوم ہوا کہ ایسی حقیر کم قیمت چیزیں پڑیں ملیں تو اُن کو پھینوانا ضرور نہیں اور انکو استعمال میں لانا درست ہے اور آپنے صدقہ کے خوف سے چھوڑ دیا نہ اس خیال سے کہ لقطہ ہے اور یہ حکم متفق علیہ ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ مالک ایسی چیزوں کو نہ ڈھونڈتا ہے نہ اوس کے تلف ہونیکا غم کرتا ہے **عَنْ** عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَا وَاللّٰهِ لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ قَالَ لِيْ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَاهُ فَاَمَّرَهُمَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَاَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَاَصَابَا مِمَّا يُصِيْبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَانْتَحَاهُ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا تَصْنَعُ هٰذَا اِلَّا نَفَاسَةً مِنْكَ عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْسِلُوْهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ قَالَ لَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ اِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِاُذُنَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَحَدُنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ وَاَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ فَجِئْنَا لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيَ اِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَنُصِيْبُ كَمَا يُصِيْبُوْنَ قَالَ فَسَكَتَ طَوِيْلًا حَتّٰى اَرَدْنَا اَنْ نُكَلِّمَهُ قَالَ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ اِلَيْنَا مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ اَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ

قال ثم قال ان الصدقة لا تنبغی لآل محمد انما هی اوساخ الناس ادعوا لی محمیة و
کان علی الخمس و نوفل بن الحارث بن عبد المطلب فجاءه فقال لمحمیة انکح هذا
الغلام ابنتک للفضل بن العباس رضی الله تعالی عنهما وانکحه وقال لنوفل بن الحارث انکح هذا
الغلام ابنتک فانکحنی وقال لمحمیة اصدق عنهما من الخمس کذا وکذا قال الزهری
ولم یسم لی مترجمہ عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جمع ہوئے ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبد المطلب
اور دونوں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم بھیجیں ان دونوں لڑکوں کو یعنے مجھکو اور فضل بن عباس کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور یہہ دونو جاکر عرض کریں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو تحصیلدار بنا دیں
اُن زکوتوں پر اور یہہ دو نو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کردیں جیسے اور لوگ ادا کرتے ہین اور کچھ
اُن کو بھی ملجاوے جیسے اور لوگون کو ملتا ہے غرض یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ علی بن ابی طالب آئے اور
اُن کے آگے کھڑے ہوئے اور اُندونون نے حضرت علی سے اُسکا ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے
فرمایا کہ مت بھیجو کہ حضرت قسم اللہ کی ایسا کرنے والی نہین (اس لیے کہ آپ کو معلوم تھا کہ زکوۃ سیدون
کو حرام ہے) پس یہ اکہنے لگے حضرت علی کو ربیعہ بن حارث اور کہا کہ اللہ کی قسم تم ہمارے سانہ بھیجو کرتے
ہو تو حسد سے اور قسم ہے اللہ پاک کی کہ تم نے جو شرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا پایا
ہے تو اُسکا تو ہم تم سے کچھ بھی حسد نہین کرتے تب حضرت علی نے فرمایا کہ اچھا ان دونو کو روانہ کرو
اور ہم دونون گئے اور حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ لیٹ رہے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی
نماز پڑھ چکے تو ہم دونو جلدی حجرے مین آپ سے پہلے جا پہونچے اور کھڑے ہوئے حجرے کے پاس یہانتک
کہ آپ تشریف لائے اور ہم دونون کے کان پکڑے (یہ شفقت اور ملاعبت تھی آپ کی کہ لڑکے اس سے خوش
ہوتے ہین) اور فرمایا آپ سے کہ ظاہر کرو جو تم دل مین گھڑے باندہ لائے ہو پھر آپ بھی حجرے مین گئے
اور ہم بھی اور اوسدن آپ حضرت ام المؤمنین زینب رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تھے پھر ایک
دوسرے سے کہنے لگا کہ تم بولو غرض ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ احسان
کرنیوالے ہین اور سب سے زیادہ صلہ رحم کرنے والے ہین قرابت والون سے اور ہم نکاح کو پہونچ
گئے ہین (یعنے جوان ہوگئے ہین) پھر ہم اسلیے حاضر ہوے ہین کہ آپ ہمکو ان زکوتون پر تحصیلدار
بنا دیون کہ ہم بھی آپ کو تحصیل لا دین جیسے اور لوگ لاتے ہین اور ہم کو بھی کچھ ملجاوے جیسے

اور دن کو ملتا ہے (تاکہ ہمارے نکاح کا خرچ نکل آوے) پھر حضرت چپ ہو رہے بڑی دیر تک یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ پھر کچھ کہیں اور ام المومنین زینب ہم سے پردہ کی آڑ سے اشارہ فرماتی تھیں کہ اب کچھ نہ کہو پھر آپ نے فرمایا کہ زکوۃ آل محمد کے لائق نہیں یہ تو لوگوں کا میل ہے (شاید یہ مثل یہیں سے ہے کہ روپیہ پیسہ ہاتھ کی میل ہے) مگر تم میرے پاس محمیہ کو بلا لاؤ (یہ نام تھا آپکے خزانچی کا) اور وہ جمس کے اوپر مقرر تھے اور بلال اور نوفل بن حارث بن عبد المطلب کو کہا راوی نے کہ پھر یہ دونو حاضر ہوئے اور آپ نے محمیہ سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے اس لڑکے فضل بن عباس کو بیاہ دو اور نوفل بن حارث سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے سے بیاہ دو یعنی محمیہ سے (یعنے عبد المطلب بن ربیعہ سے جو راوی حدیث ہیں) غرض میرا نکاح کر دیا آپنے اور محمیہ سے فرمایا کہ ان دونوں کا مہر جمس سے ادا کر دو اتنا اتنا زہری نے کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن عبد اللہ میرے شیخ نے تعداد مہر کی نہیں فرمائی

ف قرآن مجید میں بلوغ کو نکاح فرمایا ہے حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ویسا ہی اس روایت میں بھی ہے اور حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنے کپڑے یا ہاتھ سے اشارہ فرمایا ہوگا اس لیے کہ لغت میں اسکو کہتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کا مال سادات کو مطلقاً حرام ہے خواہ کسی خدمت کے عوض میں دیا جاوے خواہ یوں دیا جاوے غرض آٹھوں اسباب جو قبول زکوۃ کے ہیں اُن سب میں سے کوئی وجہ ہو اُن کو لینا اور سکار رکھنا حرام اور یہی صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک اور احادیث بھی اسی کی موید ہیں اور بعض لوگوں نے جو اجازت دی ہے اجرت تحصیل میں وہ ضعیف مذہب ہے بلکہ باطل ہے اور یہ حدیث صریح اس مذہب کو رد کرتی ہے اور اس مال کو میل جو فرمایا اس میں علت اسکی حرمت کی بیان کر دی اور وہ میل اسلیے ہیں کہ زکوۃ کے نکالنے سے اور ان کا بقیہ مال پاک ہو جاتا ہے جیسے اللہ پاک فرماتا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا **عَنْ** عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِئْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّقَالَ فَاَلْقٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللّٰهِ لَا اَرِيْمُ مَكَانِيْ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيَّ عَمِّيْ

اَخْبَرَاهُ كَمَا يَحْوِرُ مَا بَعَثَهُمَا بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِى الْحَدِيْثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِىَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوْا لِىْ مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ اَسَدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْاَخْمَاسِ ترجمہ عبدالمطلب بن ربیعہ نے کہا کہ اونکے باپ ربیعہ اور ابن عباس دونون نے عبدالمطلب اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونون جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس اور حدیث بیان کی جیسے اوپر گذری اور اس مین یون ہے کہ حضرت علی نے اپنے چادر بچھائی اور لیٹ رہے اور کہا کہ مین باپ ہون حسن کا اور سید ہون قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اس جگہ سے نہ جاؤن گا جب تک تمہارے بیٹے نہ لوٹین تمہاری بات کا جواب لیکے جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجی ہے پھر یہ فرمایا یہ میل ہین لوگون کی اور یہہ محمد اور آل محمد کو جائز نہین اور فرمایا بلاؤ میرے پاس محمیہ بن جزء کو اور وہ ایک آدمی تھے قبیلہ بنی اسد کے کہ آپ نے اون کو تحصیلدار کیا تھا خمسون پر **باب** اِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِبَنِىْ هَاشِمٍ وَلِبَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاِنْ كَانَ الْمُهْدِىْ مَلَكَهَا بِطَرِيْقِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانِ اَنَّ الصَّدَقَةَ اِذَا قَبَضَهَا الْمُتَصَدِّقُ عَلَيْهِ زَالَ عَنْهَا وَصْفُ الصَّدَقَةِ وَحَلَّتْ لِكُلِّ اَحَدٍ مِّمَّنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةً عَلَيْهِ **باب** ہدیہ حلال ہونیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے لیے اگرچہ ہدیہ دینے والا اُس کا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو **عَنْ** جُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ اِلَّا عَظْمٌ مِّنْ شَاةٍ اُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِىْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ قَرِّبِيْهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا ترجمہ جویریہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانون کی ماں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر مین آئے اور فرمایا کچھ کھانا ہے تو اُنھون نے عرض کی کہ نہین قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ تعالے کے ہمارے پاس کچھ کھانا نہین ہے مگر چند ہڈیان بکری کی جو میری آزاد لونڈی کو صدقہ مین ملی ہین آپنے فرمایا لاؤ اس لیے کہ صدقہ تو اپنی جگہہ تک پہونچ گیا **فائدہ** یعنے جب صدقہ جسکو دینا تھا اوس تک پہونچ گیا اور اُس نے

دوسرے کو ہدیہ دیا تو اب حرمت اوسکی جو سادات پر تھی باقی نرہی اسلیے کہ اب وہ ہدیہ ہوگیا اور صدقہ نہ رہا اور اس مین دلیل ہے شافعی اور اُنکے موافقین کو کہ گوشت قربانی کا جب کسی نے لے لیا تو اب اُسکو بیچنا اوسکو درست ہوگیا اور اگر کسی ایسے شخص کو ہدیہ دیا جسکو صدقہ لینا درست نہ تھا تو بھی اوسکو حلال ہوگیا اور بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ بیع اوس گوشت کی روا نہین مگر دلیل اُن کی معلوم نہین اور ظاہرًا اس روایت کے خلاف معلوم ہوتا ہے (نووی) **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی روایت جو اوپر گذری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَهْدَتْ بَرِيْرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** انس نے کہا ہدیہ دیا بریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گوشت کہ اُس کو کسینے صدقہ دیا تھا تو آپ نے لیا اور فرمایا اُن کو صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيْلَ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ گوشت گائے کا لایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کسینے کہا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا تھا تو آپ نے فرمایا اون پر صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے گائے کا گوشت کہا یا ہے اور یہ روایت مسلم ہی مین ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا وَتُهْدِيْ لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہون نے فرمایا کہ بریرہ کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے لوگ اوس کو صدقہ دیتے اور وہ ہم کو ہدیہ دیتی تو ذکر کیا ہم نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا تو آپنے فرمایا وہ اوسپر صدقہ ہے اور تمکو ہدیہ ہے سو تم کھاؤ **ف** یہان ایک حکم بیان کیا دوسرا یہ ہے کہ ولا راُسی کو ہے جو آزاد کرے اور لونڈی جب آزاد ہو تو اوس کو اپنے خاوند کے پاس رہنے کا اختیار ہے **عَنِ** الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ **ترجمہ** قاسم سے وہی روایت مذکور ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے وہی روایت مرفوعی ہے مگر اوس مین یہ فرمایا کہ وہ ہمارے لیے اُس کیطرف سے ہدیہ ہے **عَنْ** اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ بَعَثَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ مِّنَ الصَّدَقَۃِ فَبَعَثْتُ اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مِنْہَا بِشَیْءٍ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَائِشَۃَ قَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَیْبَۃَ بَعَثَتْ اِلَیْنَا مِنَ الشَّاۃِ الَّتِیْ بَعَثْتَ بِھَا اِلَیْھَا قَالَ اِنَّھَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّھَا **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا بھیجا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کو صدقہ کی تو مین نے اُس مین سے تھوڑا گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھیجدیا پھر آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے اُنہون نے عرض کی کہ نہین مگر نسیبہ نے (یعنے ام عطیہ نے) ہماری پاس کچھ گوشت بھیجا ہے اوس بکری مین سے جو آپ نے اُن کے پاس بھیجی تھی آپ نے فرمایا وہ اپنی جگہہ پہونچ گئی **ف** یعنے صدقہ ام عطیہ کے واسطے تھا اُنکو پہونچ گیا اب تمہارے لیے ہدیہ ہے اب کھاؤ اور ہمین کھلاؤ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْہُ فَاِنْ قِیْلَ ھَدِیَّۃٌ اَکَلَ مِنْھَا وَاِنْ قِیْلَ صَدَقَۃٌ لَمْ یَاْکُلْ مِنْھَا **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کھانا آتا پوچھہ لیتے اگر ہدیہ ہوتا تو کھاتے اور صدقہ ہوتا تو نہ کھاتے **ف** یہ پوچھنا آپ کا ورع کی راہ سے تھا اور جب تک کہ لوگون کو جو آپ معلوم نہ تھا کہ آپ صدقہ نہین کھاتے اور اس سے اصل آکل و مشارب کا دریافت کرنا روا ہوا **باب** الدُّعَاءِ لِمَنْ اَتٰی بِصَدَقَتِہٖ **باب** صدقہ لانے والے کو دعا دینے کا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاہُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِھِمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْھِمْ فَاَتَاہُ اَبِیْ اَبُوْ اَوْفٰی بِصَدَقَتِہٖ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب کوئی قوم صدقہ لاتی تھی تو آپ اُن کے لیے فرماتے تھے یا اللہ رحمت کر اُن لوگون کے اوپر پھر آئے میرے باپ ابو اوفی اپنا صدقہ لیکر تو آپ نے فرمایا یا اللہ رحمت کر ابی اوفی کی آل پر **ف** یہ دعا فرمانا آپ کا بموجب اس آیت شریف کے تھا کہ اللہ پاک نے فرمایا وَصَلِّ عَلَیْھِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ اور مذہب مشہور علماء کا یہی ہے کہ یہ دعا زکوۃ دینے والے کو دینا مستحب ہے اور ظاہریہ کا قول ہے کہ واجب

ہے اور بعض اصحاب شافعیہ بھی اسیطرف گئے اور جمہور نے کہا ہے کہ یہ امر آیت مبارک کا ہمارے یہاں مستحب ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کیطرف بھیجا زکوۃ لینے کو اور انکو دعا کا حکم نہیں دیا اور جواب اس کا یہ ہے کہ دعا کا حکم اون کو قرآن شریف سے خود معلوم تھا اور جمہور نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ دعا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی باعث انکی تسکین کی تھی بخلاف اوروں کے اور امام شافعی نے دعا میں کہا ہے کہ مستحب ہے کہ یوں کہے اَجَرَکَ اللّٰہُ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَجَعَلَکَ طَہُوْرًا وَبَارَکَ لَکَ فِیْمَا اَبْقَیْتَ مگر جب تک یہ الفاظ کسی روایت کی ثابت نہوں مجرد قول کسی کا ثبت استحباب نہیں ہوسکتا اور تحصیل دار کا یہ کہنا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی فُلَانٍ اسکو جمہور شافعیہ نے مکروہ کہا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عباس اور امام مالک اور ابن عیینہ کا اور ایک جماعت سلف کا اور ایک جماعت نے اسکو جائز کہا ہے حدیث کے رو سے اور حنفیون نے مکروہ کہا ہے کہ صلوۃ کا لفظ غیر انبیا کے لیے جائز نہیں مگر انبیا کی ذیل میں اس لیے کہ صلوۃ لسان سلف میں مخصوص با نبیا تھی جیسے عزوجل کا لفظ ہے اللہ پاک کیواسطے اور جیسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ محمد عزوجل اگرچہ آپ بھی عزیز وجلیل ہیں اسیطرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم اور اگرچہ معنی اس کے بھی صحیح ہیں اور ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے اسمیں کہ یہ نہی تنزیہہ ہے یا تحریم یا مجرد ادب ہے اور قول اصح اور مشہور یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے بکراہت تنزیہی اسلیے کہ یہ شعار ہے اہل بدع کا اور اُن کے شعار سے ہم منع کیے گئے ہیں اور اتفاق ہے اوسپر کہ غیر انبیا کے لیے لفظ صلوۃ بغیر اکت انبیا جائز ہے جیسے آیا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اور شیخ ابو محمد جوینی جو اصحاب شافعیہ سے ہیں اونہون نے کہا ہے کہ سلام بھی بمعنے صلوۃ ہے اور اسکو اکیلا استعمال نہ کرے سوا انبیا کے اس لیے کہ اللہ تعالی نے صلوۃ وسلام کو قرین کیا غرض یوں نہ کہنا چاہیے کہ فلان علیہ السلام نے (مثلا کہیں کہ عبدالکریم علیہ السلام نے فرمایا) مگر مخاطبہ کے طور سے حی وہیت سے کہنا درست ہے جیسے کہیں السلام علیکم یا اسلام علیکم واللہ اعلم (نووی) **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ صَلِّ عَلَیْھِمْ **ترجمہ** شعبہ سے بسند ثانی یوں ہی مروی ہے مگر اسمیں یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ یا اللہ رحمت کر اُن پر **باب** اِرْضَاءِ السَّاعِیْ مَا لَمْ یَطْلُبْ حَرَامًا **باب** تحصیلدار زکوۃ کو راضی رکھنے کا جب تک وہ کچھ مال حرام طلب نہ کرے **عَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَھُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ **ترجمہ**

جریر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زکوۃ لینے والا تمہارے پاس آوے تو چاہیے کہ راضی جاوے **ف** مقصود حدیث یہ ہے کہ حاکموں کی اطاعت کرو اُن کو راضی رکھو بات چیت نشست و برخاست میں اُنکو رنج نہ دو کہ اس میں صلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے اور یہہ سب امور جب ہی تک ہیں کہ تم سے جبر اور ظلم کی راہ سے طلب نہ کرے کوئی چیز

کتاب الصیام

روزہ کی کتاب

فائدہ صوم اور صیام لغت میں مطلق امساک کے معنے میں ہے اور شرع میں امساک مخصوص ہے زمان مخصوص میں شخص مخصوص کا اوسکی شرائط کے ساتھہ **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو کھل جاتے ہیں دروازے جنت کے اور بند ہو جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور زنجیروں میں کس دیے جاتے ہیں شیاطین **ف** یہ حدیث دلیل ہے ایک بڑے مذہب صحیح کی اور اسیطرف گئے ہیں محققین اور بخاری علیہ الرحمۃ اور وہ یہہ ہے کہ فقط رمضان کہنا روا ہے بغیر لفظ شہر کے اور اس میں کچھ کراہت نہیں ہے اور اس میں تین مذہب ہیں اول یہہ کہ کسی حال میں صرف رمضان کہنا روا نہیں اور یہ قول ہے اصحاب مالک کا اور ان لوگوں نے دعوی کیا ہے کہ رمضان نام ہے اللہ تعالی کا پس اُسکا اطلاق غیر پر بلا قید روا نہیں اور اکثر اصحاب شافعی اور ابن باقلانی کا قول یہ ہے کہ یہاں ایک قرینہ ہے کہ اوس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں اللہ پاک مراد نہیں اور مہینا مراد ہے پس اسمیں کراہت نہیں اور اگر قرینہ نہ ہو تو مکروہ ہے غرض جیسے لوگ کہتے ہیں ہم نے رمضان کا روزہ رکھا رمضان میں قیام شب کیا یہ مکروہ نہیں مگر یہ کہنا کہ رمضان آیا یا رمضان گیا یہہ مکروہ ہے اور یہ دوسرا قول ہے اور تیسرا وہی جسطرف بخاری وغیرہ گئے ہیں کہ خواہ قرینہ ہو یا نہ ہو رمضان کا اطلاق بلا کراہت روا ہے اور یہی صحیح اور صواب ہے اور اول کے دونو مذہب فاسد ہیں اور کھلنا اور بند ہونا دروازوں کا اور قید ہونا شیاطین کا حقیقت ہے مجاز نہیں یہی مذہب حق ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جھنم وسلسلت الشیاطین **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رمضان ہوتا ہے دروازے رحمت کے کھل جاتے ہیں اور دروازے دوزخ کے بند ہوجاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان **مثلہ** وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **باب** وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الھلال والفطر لرؤیۃ الھلال وانہ اذا غم فی اولہ او اخرہ اکملت عدۃ الشھر ثلاثین یوما **باب** اس بیان میں کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کریں اور اگر بدلی ہو تو تیس تاریخ پوری کریں **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر رمضان فقال لا تصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غمی علیکم فاقدروا لہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور فرمایا کہ نہ روزہ رکھو اور نہ افطار کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو پھر اگر بدلی ہوجاوے تمہیں تو تیس دن پورے کرو یعنے خواہ شعبان کے خواہ رمضان کے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر رمضان فضرب بیدیہ فقال الشھر ھکذا وھکذا وھکذا ثم عقد ابھامہ فی الثالثۃ صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غمی علیکم فاقدروا لہ ثلاثین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے (یعنے دس انگلیوں سے) اور فرمایا کہ مہینا ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے اور بند کر لیا اپنے انگوٹھے کو تیسری بار (یعنے انتیس دن کا ہوتا ہے) پھر اور فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر پھر اگر تم پر بدلی ہو تو گن لو پورے تیس دن **فاقدروا** یعنے انتیس کو شعبان کی مثلاً ابر ہو تو تیس شعبان کی پوری کر لو بعد اوس کے روزہ رکھو اسیطرح اگر انتیس رمضان کو بدلی ہو اور بسبب بدلی کے رویت نہ ہو تو تیس روزے پورے کر لو اور بعد اس کے عید فطر کرو جمہور نے اس حدیث کے یہی معنے کیے ہیں اور احادیث اور روایات بھی اسی کے موید ہیں **عن** عبید اللہ بھذا الاسناد قال فان غم علیکم فاقدروا ثلاثین نحو حدیث

اَبِیْ اُسَامَةَ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ الشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا قَالَ فَاَقْدُرُوْا لَہٗ وَلَمْ یَقُلْ فَلَا تَیْئَسُ ترجمہ عبید اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ایسا ایسا ایسا اور فرمایا کہ اندازہ کرو اُسکا اور تیس کا لفظ نہیں فرمایا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ وہی **مضمون ہے عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْھِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَةً لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ اِلَّا اَنْ یُّغَمَّ عَلَیْکُمْ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ وہی مضمون ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَقَبَضَ اِبْھَامَہٗ فِی الثَّالِثَةِ ترجمہ ابن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہینا ایسا ایسا ایسا ہے اور انگوٹھے کو کر دیا تیسری بار میں (یعنے اونتیس کا بھی ہوتا ہے) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ سے سنا کہ فرماتے تھے مہینا اونتیس کا بھی ہوتا ہے **ف** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اونتیس کا رمضان ہونے سے اسکا اجر بھی نہیں گھٹتا اس لیے کہ وہ بھی مہینہ کامل ہے نہ ناقص **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا اَعْشَرًا وَّعَشْرًا وَّتِسْعًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہی ایسا ہی ایسا ہے یعنے دس اور دس
اور نو دن کا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم الشھر ھکذا وھکذا وھکذا وصفق بیدیہ مرتین بکل اصابعھما ونقص فی
الصفقۃ الثالثۃ ابھام الیمنی او الیسری **ترجمہ** عبد اللہ عمر کے بیٹے رضی اللہ عنہما کہتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ایسا ایسا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ مارے دو
بار اور سب انگلیاں کھلی رکھیں اور تیسری بار میں انگوٹھا داہنا یا بایاں کم کر لیا یعنے بند کر دیا اور
اشارہ ہوا انتیس کا **عن** ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر تسع
وعشرون وطبق شعبۃ یدیہ ثلاث مرات وکسر الابھام فی الثالثۃ قال عقبۃ ف
احسبہ قال الشھر ثلاثون وطبق کفیہ ثلث مرات **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا انتیس کا ہوتا ہے اور شعبہ نے دونوں ہاتھ اپنے ملا کر
اشارہ کیا اور تیسری بار میں انگوٹھے کو موڑ لیا عقبہ نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ
مہینہ تیس کا ہوتا ہے اور دونو ہتھیلیوں کو تین بار ملایا **عن** ابن عمر یحدث عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشھر ھکذا وھکذا
وھکذا وعقد الابھام فی الثالثۃ والشھر ھکذا وھکذا وھکذا یعنی تمام ثلثین
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ امی ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب
کرتے ہیں مہینا تو ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے اور تیسری بار میں انگوٹھا بند کر لیا اور
مہینا ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے یعنے تیس دن پورے ہوتے ہیں **ف**
قربان اس نبی امی کے کہ اپنی امت مرحومہ کو ایسا تعلیم کیا کہ تمام جہان کے حساب والے گرد ہیں اور
ایک ذرا سی بات کو کس کس طرح سے اون کے ذہن نشین کر دیا اور رحمت کرے اللہ تعالے
محدثین کو کہ انہوں نے کیسے انکی تعلیمات اور ارشادات کی حفاظت کی کہ ایک ایک بات کو اسانید متعددہ
سے اور اسالیب مختلفہ سے جس جس طرح وارد ہوئے خوب یاد رکھا اور ایسی حفاظت کی کہ کسی امت
کو نصیب نہوئی الحمد للہ علے ذلک **عن** الاسود بن قیس بھذا الاسناد ولم یذکر الشھر
الثانی ثلاثین **ترجمہ** اسود سے اس اسناد سے بھی مروی ہوئی مگر اوس میں دوسرے تیس دن کے

مراد

مہینے کا ذکر نہیں **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا یَقُوْلُ اللَّیْلَۃُ النِّصْفُ فَقَالَ لَہٗ مَا یُدْرِیْکَ اَنَّ اللَّیْلَۃَ النِّصْفُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الشَّہْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَاَشَارَ بِاَصَابِعِہِ الْعَشْرَ مَرَّتَیْنِ وَھٰکَذَا فِی الثَّالِثَۃِ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِہِ کُلِّھَا وَحَبَسَ اَوْ خَنَسَ اِبْھَامَہٗ ترجمہ سعید بن عبیدہ نے کہا کہ سنا ابن عمر نے ایک آدمی کو کہتا تھا کہ آج کی رات آدھا مہینا ہو گیا تو عبداللہ نے فرمایا تو نے کیا جانا کہ آجکی رات آدھا مہینا ہوا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہینا ایسا ہوتا ہے اور اشارہ کیا اپنی انگلیوں سے دو بار اور ایسا ہی تیسری بار کیا اور سب انگلیوں سے اشارہ کیا اور بند کر لیا یا جھکا لیا اپنے انگوٹھے کو **ف** یعنے تم نے کیونکر جانا کہ آج کی رات آدھا مہینا ہوا اس لیے کہ مہینہ کبھی انتیس ہی کا ہوتا ہے پھر جب تک ماہ تمام نہ ہو اور معلوم نہ ہو کہ انتیس کا ہوا یا تیس کا تب تک کیونکر معلوم ہو کہ نصف ماہ کون سی رات کو ہوا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْھِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَصُوْمُوْا ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اسکو دیکھو تب ہی افطار بھی کرو پھر اگر بدلی ہو جاوے تو تیس روز کے پورے رکھ لو (پھر اس کے بعد عید کرو) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعَدَدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ روزہ رکھو چاند دیکھکر اور افطار کرو چاند دیکھکر اور اگر بدلی ہو جاوے تو گنتی پوری کر دو یعنے تیس کی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ فَاِنْ غُمِّیَ عَلَیْکُمُ الشَّھْرُ فَعُدُّوْا ثَلٰثِیْنَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْھِلَالَ فَقَالَ اِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَعُدُّوْا ثَلٰثِیْنَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَدِّمُوْا رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ وَّلَا یَوْمَیْنِ اِلَّا رَجُلٌ کَانَ

یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے پیشگی ایک دو روزہ مت رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ ایک دن میں روزہ رکھا کرتا تھا اور وہی دن آگیا تو خیر وہ رکھے اپنے مقرر دن میں (مثلاً جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور انتیس اور تیس تاریخ میں شعبان کے وہی دن آگئے تو کوئی کہہ لے) عَنْ یَحْیٰی بْنِ کَثِیْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ یحییٰ سے اس اسناد سے مانند اسکی مروی ہے عَنِ الزُّھْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰلٰی اَنْ لَّا یَدْخُلَ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ شَھْرًا قَالَ الزُّھْرِیُّ فَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَۃً اَعُدُّھُنَّ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَدَاَ بِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَیْنَا شَھْرًا وَاِنَّکَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ اَعُدُّھُنَّ فَقَالَ اِنَّ الشَّھْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ترجمہ زہری نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بی بیوں پاس نہ آوین گے ایک ماہ تک زہری نے کہا پھر خبر دی مجھکو عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی کہ اُنہون نے فرمایا کہ جب انتیس روز گذرے اور مین گنتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور یہ فخریہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد کیا اور اس مین کمال محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون کے ساتھہ ثابت ہوئی) پھر مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس نہ آوین گے مہینا بھر تک اور آپ انتیسوین ہی دن تشریف لے آئے اور مین دن گنتی تھی تو آپ نے فرمایا مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَآءَہٗ شَھْرًا فَخَرَجَ اِلَیْنَا لِتِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقُلْنَا اِنَّمَا الْیَوْمَ تِسْعَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ فَقَالَ اِنَّمَا الشَّھْرُ وَصَفَّقَ بِیَدَیْہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّحَبَسَ اِصْبَعًا وَّاحِدَۃً فِی الْاٰخِرَۃِ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنارہ کیا اپنی بیبیون سے ایک مہینہ کو پھر نکلے ہمارے طرف انتیسوین دن سو ہمنے عرض کی کہ آج تو انتیسوان دن ہے تو آپنے فرمایا مہینا اتنا ہی ہوتا ہے اور دونون ہاتھہ ملائے تین بار اور بند کر لی ایک انگلی پچھلی بار مین (یعنے اوتیس کا اشارہ فرمایا) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ اعْتَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَآءَہٗ شَھْرًا فَخَرَجَ اِلَیْنَا صَبَاحَ

تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ يَا صَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ مِّنْهَا **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے ایک مہینہ کا اور نکلے آپ اونتیسویں کی صبح کو سو بعضے لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ تعالےٰ کے آج تو ہماری انتیسویں دن کی صبح ہے تو آپ نے فرمایا کہ مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے پھر بلائے آپ نے دونوں ہاتھ تین بار دو بار تو سب انگلیوں کے ساتھ اور تیسری بار نو انگلیوں سے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ اَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ اَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وہی مضمون ہے جو اوپر گذر چکا۔ **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَقَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا **ترجمہ** سعد سے بھی وہی انتیس کا اشارہ مروی ہوا **عَنْ** سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا هٰكَذَا هٰكَذَا عَشْرًا وَّعِشْرًا وَّتِسْعًا مَرَّةً **ترجمہ** سعد نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے دس دس اور نو ایک بار **عَنْ** اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا **ترجمہ** اسمٰعیل سے وہی مضمون مروی ہے

بَابُ

بَيَانِ اَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَاَنَّهُمْ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهٗ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ **باب** اس بیان میں کہ ہر شہر میں وہیں کی رویت معتبر ہے اور دوسرے شہر کی رویت وہاں کام نہیں آتی **عَنْ** كُرَيْبٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهٗ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

فَقَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَفَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى فِي تَكْتَفِي أَوْ تَكْتَفِي **ترجمہ** کریب کو ام الفضل بنت حارث نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیطرف بھیجا شام کو اونہون نے کہا کہ مین گیا شام کو اور اُن کا کام نکال دیا اور مین نے چاند دیکھا رمضان کا شام مین جمعہ کی شب کو (یعنے پنجشنبہ کی شام کو) پھر مدینہ آیا آخر ماہ مین اور عبداللہ بن عباس نے پوچھا مجھسے اور ذکر کیا چاند کا کہ تم نے کب دیکھا مین نے کہا جمعہ کی شب کو انہون نے کہا تم نے خود دیکھا مین نے کہا ہان اور اور لوگون نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا حضرت معاویہ اور اور لوگون نے تو ابن عباس نے فرمایا کہ ہمنے تو ہفتہ کی شب کو دیکھا اور ہم پورے تیس روزے رکھینگے یا چاند دیکھہ لینگے تو مین نے کہا آپ کافی نہین جانتے دیکھنا معاویہ کا اور اون کا روزہ رکھنا آپنے فرمایا نہین ایسا ہے حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یحیی بن یحیی کو شک ہے کہ تکتفی کہا یا تکتفی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت ہلال کی عام نہین ہوتی یعنے جس شہر والے دیکھین وہ روزہ رکھین یا افطار کرین اور دوسرون کو اونکی رویت پر اعتماد ضرور نہین اور یہی مذہب صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک بلکہ نووی نے لکھا ہے کہ جہانتک قصر نہین ہوتا ہے نماز نہین وہین تک رویت کا بھی اعتبار ہے اور بعضون نے کہا کہ اگر مطلع متفق ہو تو دوسرون کو بھی اعتبار ضرور ہے اور بعضون نے کہا ایک اقلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہین اور بعض کا قول ہے کہ رویت ایک جگہہ کی تمام روئے زمین کو کافی ہے اور اُنھون نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ابن عباس نے اوس ایک شخص کی گواہی قبول نہین کی مگر ظاہر حدیث سے پہ دال ہے کہ اونہون نے رویت بعیدہ کا اعتبار نہین کیا (نووی) **باب** بَيَانِ أَنَّهُ لَا اِعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ وَأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَمَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ غُمَّ فَلْيُكْمِلْ ثَلَاثِينَ **باب** اس بیان مین کہ چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہین اور جب بدلی ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو **عَنْ** أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَلَقِيَنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قَالَ

فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةِ رَأَيْتُمُوْهُ ترجمہ ابو البختری نے کہا کہ ہم عمرہ کو نکلے اور جب بطن نخلہ کو پہونچے (کہ ایک مقام کا نام ہے) تو سب نے چاند دیکھنا شروع کیا اور بعضون نے دیکھکر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے (یعنے برا ہونے کے سبب سے) اور بعضون نے کہا دو رات کا ہے پھر ملے ہم ابن عباس سے اور اُن سے ذکر کیا کہ ہم نے چاند دیکھا اور کسینے کہا تین رات کا ہے اور کسینے کہا دو رات کا ہے تب اُنہون نے پوچھا کہ تم نے کون سی رات مین دیکھا تو ہمنے کہا فلان فلان رات مین اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے اُسکو بڑھا دیا دیکھنے کے لیے اور وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا

ف اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا بڑا ہونیکا اعتبار نہین جب دیکھا ہو اُسی شب کا ہے خواہ اونتیسوین ہو یا تیسوین **عَنْ** اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَسْاَلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّهٗ لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّةَ ترجمہ وہی ہے مگر اس مین اتنا ہے کہ ذات عرق مین چاند دیکھا اور چھوٹے بڑے کی تصریح نہین **بَابُ** بَیَانِ مَعْنٰی قَوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ دو مہینے عید کے ناقص نہین ہوتے اسکا بیان **عَنْ** اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ ترجمہ ابی بکرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ماہ عیدون کے ناقص نہین ہوتے ایک رمضان شریف دوسرا ذی حجہ

ف صحیح اور معتبر معنے تو اس کے یہی ہین کہ انیس بیس دنون ماہ کا ثواب کسی طرح نہین گھٹتا خواہ اونتیس کے ہون خواہ تیس کے غرض یہ ہے کہ ایک تاریخ کے کم ہونے سے ثواب کم نہین ہوتا اور بعضون نے کہا کہ ایک سال مین دونون ماہ اونتیس کے نہین ہوتے اگر ایک اونتیس کا ہوتا تو دوسرا تیس کا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ دونون ثواب مین برابر ہین ایک دوسرے سے کم نہین ہوتے اگر رمضان مین روزے ہین تو ذی حجہ مین مناسک حج ہین اور یہ سب قول ضعیف ہین صحیح وہی ہے جو اول گذرا

بَابُ بَیَانِ اَنَّ الدُّخُوْلَ فِی الصَّوْمِ یَحْصُلُ بِطُلُوْعِ الْفَجْرِ وَاَنَّ لَهُ الْاَکْلَ وَغَیْرَهٗ حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ وَبَیَانِ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِیْ تَتَعَلَّقُ بِهِ الْاَحْکَامُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِی الصَّوْمِ وَدُخُوْلِ

وَقْتِ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ وَھُوَ الْفَجْرُ الثَّانِیْ وَیُسَمّٰی الصَّادِقَ وَالْمُسْتَطِیْرَ وَاَنَّہٗ لَا اَثَرَ لِلْفَجْرِ الْاَوَّلِ فِی الْاَحْکَامِ وَھُوَ الْفَجْرُ الْکَاذِبُ الْمُسْتَطِیْلُ بِالْاُفُقِ کَذَنَبِ السِّرْحَانِ وَھُوَ الذِّئْبُ

باب اس بیان مین کہ روزہ طلوع فجر سے شروع ہوجاتا ہے اور اس بیان مین کہ کھانا پینا وغیرہ جائز ہے واسطے غیر کھانے والے کے فجر کے طلوع ہونے تک اور فجر کی صفت کے بیان مین جس سے احکام متعلق رکھتے ہین روزون مین دخول کرنے اور صبح کے وقت کے داخل ہونے وغیرہ سے اور وہ فجر دوسری ہے جس کا نام صادق اور مستطیر ہے اور اس بیان مین کہ پہلی فجر کو احکام مین کچھ اثر نہین اور وہ صبح کاذب ہے **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لَہٗ عَدِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِیْ عِقَالَیْنِ عِقَالًا اَبْیَضَ وَعِقَالًا اَسْوَدَ اَعْرِفُ اللَّیْلَ مِنَ النَّھَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ وِسَادَکَ لَعَرِیْضٌ اِنَّمَا ھُوَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَبَیَاضُ النَّھَارِ **ترجمہ** عدی بن حاتم نے کہا کہ جب یہ آیت اوتری حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ یعنے کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ظاہر ہوجاوے سفید دھاگا کالے دھاگے سے صبح کے تو عدی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیان رکھتا ہون ایک سفید ایک کالی اوسی سے مین پہچان لیتا ہون رات کو دن سے تب آپ نے فرمایا تمہارا تکیہ تو بڑا چوڑا ہے (یہہ مزاح کی راہ سے فرمایا کہ اتنا چوڑا ہے کہ صبح اوسکے نیچے سے ہوتی ہے) اس آیت مین تو سیاہی رات کی اور سفیدی دن کی مراد ہے **فا** غرض یہ ہے کہ دھاگے سے مراد رات اور دن ہے اور شاید عدی کی زبان مین یہ مجاز مستعمل نہ ہوگا اس لیے اُن کو دھوکا ہوا ابوعبید نے کہا ہے کہ خیط ابیض سے صبح صادق مراد ہے اور اس آیت سے اور روایت سے معلوم ہوا کہ صبح صادق سے اول سب رات ہے اور اس سے دن کا آغاز ہے غرض صبح صادق اور رات مین کوئی فاصل نہین اور یہی مذہب صحیح ہے اور یہی قول ہے جماہیر علماء کا۔

عن سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ یَاْخُذُ خَیْطًا اَبْیَضَ وَخَیْطًا اَسْوَدَ فَیَاْکُلُ حَتّٰی یَسْتَبِیْنَھُمَا حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْفَجْرِ فَبَیَّنَ ذٰلِکَ **ترجمہ** سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اُتری کُلُوْا وَاشْرَبُوْا الی آخرہ کہا تھے آدمی پکڑتے دو تاگے سفید اور سیاہ پھر کھاتے صبح کے روشن ہونے تک پھر اتاری اللہ تعالے نے مِنَ الْفَجْرِ پھر وہ (التباس) ظاہر ہوگیا **عن** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ

قال لما نزلت هذه الآية وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض
قال فكان الرجل اذا اراد الصوم ربط احدهم في رجليه الخيط الاسود والخيط الابيض
فلا يزال ياكل ويشرب حتى يتبين له رؤيتهما فانزل الله بعد ذلك من الفجر فعلموا
انما يعني بذلك الليل والنهار ترجمہ سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اور تم کھاؤ اور پیو
تو آدمی جبتک نہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو تاگے اپنے پیر میں باندھ لیتا ایک سفید دوسرا سیاہ اور
کھاتا پیتا رہتا یہانتک کہ اوس کو دیکھنے میں کالے اور سفید کے فرق معلوم ہونے لگتا تب اللہ پاک نے
اُسکے بعد من الفجر کا لفظ اتارا تب لوگون کو معلوم ہوا کہ تاگون سے مراد رات اور دن ہے۔

ف ان روایتون سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صبح صادق تاگے کیطرح عرض مشرق میں مستطیل
ہوتی ہے اور جو عمود کیطرح بلند ہو وہ صبح کاذب ہے اور وہ رات میں داخل ہے **عن**
عبد الله رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان بلالا يؤذن
بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا تاذين ابن ام مكتوم ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات سے اذان دیتے ہیں (تاکہ سحر پڑھنے والے کھانے کو جاویں اور سحر سے
فارغ ہو جاویں) سو تم کھاتے پیتے رہا کرو یہانتک کہ ابن ام مکتوم کی اذان سنو (اور وہ نابینا تھے
جب لوگ کہتے کہ صبح ہوئی صبح ہوئی جب اذان دیتے) **عن** عبد الله بن عمر قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى
تسمعوا اذان ابن ام مكتوم ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضي الله عنهما
قال كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم مؤذنان بلال وابن ام مكتوم الاعمى فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم
قال ولم يكن بينهما الا ان ينزل هذا ويرقى هذا ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے بلال اور ابن ام مکتوم نابینا تو آپ نے فرمایا
بلال رات سے اذان دیتا ہے سو تم کھاتے پیتے رہو یہانتک کہ اذان دیویں ابن ام مکتوم اور کہا
راوی نے کہ دونون کی اذان میں کچھ بیچ میں نہ ہوتی تھی اتنا ہے تھا کہ یہ اوترے وہ چڑھے **فائدہ**
مراد یہ ہے کہ بلال اذان دیتے تھے قبل فجر کے اور انتظار کرتے تھے طلوع فجر کا اور وہین ٹھیرے ہوئے

کچھ پڑھتے رہتے پھر جب اور سے عبداللہ ابن ام مکتوم کو خبر کر دیتے کہ تم اذان دو پھر ابن ام مکتوم طہارت وغیرہ کر کے پڑھتے اور اذان دیتے طلوع فجر کے قبل **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی وہی روایت مروی ہوئی ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِالْاِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر مذکور ہوا **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ اَوْ قَالَ نِدَاءُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ قَالَ يُنَادِيْ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ وَقَالَ لَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهٗ وَرَفَعَهَا حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَفَرَّجَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ **عبداللہ** بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی باز نہ رہے تم میں سے اپنے سحر کھانے سے بلال کی اذان سنکر اس لیے کہ وہ اسواسطے اذان دیتے ہیں رات سے کہ پھر جاوے جو نماز پر کھڑا ہے تم میں سے اور جاگ جاوے سونیوالا اور فرمایا کہ صبح وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور بلند کیا آپ نے ہاتھ کو (یعنے جو روشنی نیزہ کیطرح اوپر کو بلند ہوتی ہے وہ صبح صادق نہیں ہے) جبتک کہ ایسی نہ ہو اور کھولدیا آپ نے انگلیوں کو (یعنے جبتک کنارون میں فلک کے منتشر نہ ہو وہ صبح صادق نہیں ہے) **عَنْ** سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِيْ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَجَمَعَ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ نَكَّسَهَا اِلَى الْاَرْضِ وَلٰكِنِ الَّذِيْ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ **سلیمان** تیمی سے اس اسناد سے مروی ہے وہی روایت جو اوپر گذری مگر اس میں ایسا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ فجر وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور آپ نے سب انگلیوں کو جمع کیا اور انکو زمین کیطرف جھکایا (یعنے جو روشنی اوپر سے نیچے کو آوے وہ صبح صادق نہیں ہے) بلکہ صبح صادق وہ ہے جو ایسی ہو اور آپ نے کلمہ کی انگلی کلمہ کی انگلی پر رکھی اور دونوں ہاتھوں کو پھیلایا (یعنے اشارہ کیا کہ آسمان کے کنارون میں پھیلے) **عَنْ** سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَاَنْتَهٰى حَدِيْثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهٖ يُنَبِّهُ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ وَقَالَ اِسْحَاقُ قَالَ جَرِيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا يَعْنِي الْفَجْرَ هٗ وَالْمُسْتَرْخِيْ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيْلِ **ترجمہ سلیمان** تیمی سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی اور تمام ہوئی روایت معتمر کی یہیں تک کہ آپ نے فرمایا اذان بلال کی اسلیے ہے کہ جگادی تمہارے سوتون کو اور لوٹے تمہارا تہجد پڑھنے والا اور اسحاق نے کہا کہ

جریر نے کہا اپنی حدیث مین اور صبح وہ نہین جو ایسی ہو (یعنے اونچی) ولیکن وہ وہ ہے جو ایسی ہو (یعنے پھیلی ہوئی) **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت محمدا صلی اللہ علیہ وسلم لا یغرنکم احد کم نداء بلال من السحور ولا ھذا البیاض حتی یستطیر **ترجمہ** سمرہ بیٹے جندب کے کہتے تھے مین نے سنا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی بلال کی اذان سے دھوکا کہا کر سحور کہانے سے باز نہ رہے اور نہ یہ سفیدی (جو نیچے کیطرح بلند ہے) صبح ہے بلکہ صبح وہ ہے جو پھیلی ہو **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغرنکم اذان بلال ولا ھذا البیاض لعمود الصبح حتی یستطیر **ترجمہ** سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھوکا نہ دے تم کو اذان بلال کی اور نہ یہ سفیدی صبح کا ستون جب تک کہ وہ اسطرح چوڑی نہ ہو جاوے **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغرنکم من سحورکم اذان بلال ولا بیاض الافق المستطیل ھکذا حتی یستطیر ھکذا وحکاہ حماد بیدیہ قال یعنی معترضا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ وھو خطیب یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یغرنکم نداء بلال ولا ھذا البیاض حتی یبدو او الفجر او قال حتی ینفجر الفجر **ترجمہ** اسکا اوپر کی روایتون سے معلوم ہو سکتا ہے مضمون وہی ہے **عن** سمرۃ بن جندب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فضل السحور واستحبابہ واستحباب تاخیرہ وتعجیل الفطر سحر کی فضیلت اور اوس کی دیر مین کہانے کی فضیلت اور افطار جلدی کرنے کی فضیلت **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ **ترجمہ** فرمایا سحر کہاؤ سحر مین برکت ہے **عن** عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر **ترجمہ** فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ مین سحر کے لقمہ کا فرق ہے **عن** موسی بن علی بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی روایت موسی سے مروی ہوئی **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ قال تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قمنا الی الصلوۃ قلت کم کان قدر ما بینھما قال

خمسین ایۃ ترجمہ زید نے کہا سحری کی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر کھڑے ہوئے نماز صبح کو میں نے کہا دونوں میں کتنی دیر ہوئی اونہوں نے کہا پچاس آیت کے موافق **عن** قتادۃ بھذا الاسناد قتادہ سے بھی یہی روایت آئی ہے **عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر ترجمہ سہل سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ خیر پر رہیں گے جبتک افطار جلد کرینگے **عن** سھل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ سہل سے دوسری سند سے مروی ہوا جو اوپر گذرا **عن** ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل الافطار ویعجل الصلوٰۃ والاخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوٰۃ قالت ایھما الذی یعجل الافطار ویعجل الصلوٰۃ قال قلنا عبد اللہ یعنی ابن مسعود قالت کذلک کان یصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زاد ابو کریب والاخر ابو موسیٰ ترجمہ ابی عطیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں اور مسروق حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے مسلمانوں کی ماں دو شخص ہیں اصحاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں دیر کرتے ہیں تو آپ نے پوچھا وہ کون ہیں جو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھنے میں تو ہمنے کہا وہ عبد اللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں اور آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے زیادہ کیا ابو کریب نے اپنی روایت میں کہ کہا دوسرے ابو موسیٰ ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت افطار کرنا اور اول ہی وقت نماز پڑھنا بھی مسنون ہے اور یہی ہدی ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اور یہی لازم ہے ہر متبع سنت کو **عن** ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقال لھا مسروق رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلاھما لا یالو عن الخیر احدھما یعجل المغرب والافطار قال عبد اللہ فقالت ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ترجمہ مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا صرف اتنا ہی فرق ہے کہ اس میں افطار اور مغرب کی تاخیر مذکور ہوئی ہے **باب** بیان وقت انقضاء الصوم وخروج النہار **باب** وقت روزہ

کذلک

تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا **عن** عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل اللیل وادبر النہار وغابت الشمس فقد افطر الصائم ولہ یذکر ابن نمیر فقد ترجمہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات آئی اور دن گیا اور سورج ڈوبا پس روزہ دار نے افطار کیا اور ابن نمیر کی روایت میں فقد کا لفظ نہیں ہے **ف** یعنے غروب آفتاب کے بعد پھر تاخیر نہ کرے افطار میں جیسے بعضے وسواسی کہتے ہیں کہ ذرا ٹھیر و کیا بیتابی ہے اور کیا بے صبری ہے اور یہ نہیں جانتے کہ افطار اول ہی وقت مسنون ہے اور غروب آفتاب آمد رات کا آنا دن کا جانا تینوں ایک ہی وقت میں ہوتا ہے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توضیح کے لیے تینوں کو جمع فرمایا اور بعض مقام ایسے ہوتے ہیں کہ غروب آفتاب نہیں معلوم ہوتا ہے تو وہاں کا اندھیرا وقت افطار بتاتا ہے **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فی شہر رمضان فلما غابت الشمس قال یا فلان انزل فاجدح لنا قال یا رسول اللہ ان علیک نہارا قال انزل فاجدح لنا قال فنزل فجدح فاتاہ بقدح فشرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال بیدہ اذا غابت الشمس من ہہنا وجاء اللیل من ہہنا فقد افطر الصائم ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں رمضان کے مہینے میں پھر جب آفتاب ڈوبا تو آپ نے فرمایا اے فلانے اوتر و اور ہمارے لیے ستو گھولو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابھی آپ پر دن ہے (یعنے اون صحابی کو یہ خیال ہوا کہ جب غروب کے بعد جو سرخی ہے وہ جاتی رہی جب دن جاتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے) آپ نے فرمایا کہ اوتر و (یعنی اونٹ پر سے) اور ہمارے لیے ستو گھولو پھر وہ اوترے اور ستو گھولے اور آپ کے پاس لائے اور آپ نے پیے اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ جب سورج ڈوب جاوے اس طرف کو (یعنے مغرب میں) اور آجاوے رات اس طرف سے (یعنے مشرق سے) پس روزہ کھل چکا صائم کا **عن** ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فلما غابت الشمس قال لرجل انزل فاجدح لنا فقال یا رسول اللہ لو امسیت قال انزل فاجدح لنا قال ان علینا نہارا فنزل فجدح لہ فشرب ثم قال اذا رأیتم اللیل قد اقبل من ہہنا واشار بیدہ نحو المشرق فقد افطر الصائم ترجمہ عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اونہوں نے عرض

کی کہ اگر آپ شام ہونے دین تو خوب ہو اور آپ نے آخر مین فرمایا تھا ہ مشرق کیطرف اشارہ کرکے کہ جب رات کو دیکھو کہ ادہر آئی تو افطار کرچکا صائم **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی یقول سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو صائم فلما غربت الشمس قال یا فلان انزل فاجدح لنا بمثل حدیث ابن مسہر وعباد بن عوام **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** الشیبانی عن ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث ابن مسہر وعباد وعبد الواحد ولیس فی حدیث احد منہم فی شہر رمضان ولا قولہ وجاء اللیل من ہھنا الا فی روایۃ ہشیم وحدہ **ترجمہ** شیبانی نے ابن ابی اوفی سے وہی روایت بیان کی جیسے ابن مسہر اور عباد اور عبد الواحد کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور اُن مین سے کسی مین یہ نہین ہے کہ وہ مہینا رمضان کا تھا (یعنے اس سند مین یہ مذکور نہین) اور یہ قول ہے کہ جب آئی رات اس طرف سے مگر یہہ مذکور صرف ہشیم کی روایت مین ہے

باب النہی عن الوصال **باب** صوم وصال کی نہی مین **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الوصال قالوا انک تواصل قال انی لست کھیئتکم انی اطعم واسقی **عبد اللہ** سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے (یعنے روزہ پر روزہ رکھنے سے کہ جس کے بیچ مین افطار نہ ہو) تو لوگون نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ مین تمہارے طرح نہین ہون مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے (یعنے پروردگار کیطرف سے) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصل فی رمضان فواصل الناس فنہاھم قیل لہ انت تواصل قال انی لست مثلکم انی اطعم واسقی **ترجمہ** مضمون وہی فقط اتنا فرق ہے کہ آپ نے رمضان مین وصال کیا اور لوگون نے بھی پھر آپ نے انکو منع فرمایا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یقل رمضان **ترجمہ** ابن عمر سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس مین رمضان کا ذکر نہین ہ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال فقال رجل من المسلمین فانک یا رسول اللہ تواصل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی فلما ابوا ان ینتہوا عن الوصال واصل بہم یوما ثم یوما ثم یوما ثم رأوا الہلال فقال لو تاخر الہلال لزدتکم کالمنکل لہم حین

اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوْا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے تب ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ آپ تو وصال کرتے ہین تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم مین سے کون ہی برابر میرے مین تو رات کو رہتا ہون کہ کھلاتا ہے مجھہ پروردگار میرا اور پلاتا ہے پھر جب لوگ باز نہ رہے (یہ کمال محبت اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی اور انہون نے اس نہی کو براہ شفقت سمجھا) وصال سے تو آپ نے اُنکے ساتھہ وصال کیا ایک روز پھر دوسرے روز پھر چاند دیکھا گیا اور فرمایا آپ نے کہ اگر چاند نہ ہوتا تو مین زیادہ وصال کرتا اور یہ فرمانا آپ کا زجر و توبیخ کی راہ سے تھا جب وہ باز نہ رہے وصال سے **ف** متفق ہین علما وصال کی نہی پر اور وہ روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اسکے کہ بیچ مین کچھہ کھاوے یا پیوے اور امام شافعی اور اُن کے اصحاب نے تصریح کی ہے اُس کی کراہت پر اور صحیح یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور ایک قول تنزیہی کا بھی ہے مگر نہی کے جمہور علما قائل ہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ علما مختلف ہین احادیث وصال مین سو بعضون نے کہا ہے کہ نہی اُس سے بسبب رحمت اور شفقت کے ہے امت پر اور ایک جماعت نے سلف مین وصال فرمایا ہے پھر جو قادر ہوا وسکو مضائقہ نہین اور ابن وہب اور احمد اور اسحاق نے وصال کا جواز فرمایا بے تحریک پھر نقل کی قاضی نے اکثر لوگون سے کراہت اسکی اور خطابی وغیرہ نے کہا کہ وصال خصائص مین سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حرام ہی امت پر اور جن لوگون نے جواز کا قول لیا ہے اُنہون نے استدلال کیا ہے کہ بعض طرق مسلم مین وارد ہوا ہی کہ آپ نے لوگون کو منع فرمایا بسبب رحمت کے اور یہ روایت بھی جس کی ذیل مین فائدہ ہے اُسکی جواز پر دلالت کرتی ہے ورنہ صحابہ کبھی اوسکے مرتکب نہ ہوتے بعد نہی کے **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَيَسْقِيْنِیْ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور رہو وصال سے تو کسینے عرض کی کہ آپ وصال کرتے ہین آپنے فرمایا تم میرے برابر نہین ہو مین تو رات کاٹتا ہون اس لطف مین کہ کھلاتا ہے مجھکو پروردگار میرا اور پلاتا ہے اور تم اتنے ہی افعال جالا دُجس کی طاقت رکھتے ہو **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَعُ غَيْرُ

اللہ قال فاکفوا ما لکم بہ طاقۃ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس
میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم کو طاقت ہو عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن الوصال بمثل حدیث عمارۃ عن ابی زرعۃ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے اور باقی
وہی مضمون ہے جو عمارہ نے ابی زرعہ سے روایت کیا عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی رمضان فجئت فقمت الی جنبہ وجاء رجل فقام
ایضا حتی کنا رھطا فلما احس النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا خلفہ جعل یتجوز فی
الصلوۃ ثم دخل رحلہ فصلی صلوۃ لا یصلیھا عندنا قال قلنا الحین احبجنا افطنت لنا
اللیلۃ فقال نعم ذاک الذی حملنی علی الذی صنعت قال فاخذ یواصل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وذاک فی آخر الشھر فاخذ رجال من اصحابہ یواصلون فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ما بال رجال یواصلون انکم لستم مثلی اما واللہ لو تمادلی الشھر
لواصلت وصالا یدع المتعمقون تعمقھم ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نماز پڑھتے تھے (یعنے رات کو) سو میں آیا اور آپ کے بازو پر کھڑا ہو گیا اور
دوسرا شخص آیا وہ بھی کھڑا ہو گیا یہانتک کہ ایک جماعت جمع ہو گئی (یعنے دس سے کم) پھر جب آپ نے
ہماری سن گن پائی تو نماز ہلکی پڑھنے لگے (سبحان اللہ کیا شفقت تھی امت پر) پھر اپنے گھر میں
تشریف لے گئے اور وہاں ایسی نماز پڑھی (یعنے بہت لمبی) کہ ہمارے ساتھ نہ پڑھتے تھے پھر ہم نے
صبح کو ذکر کیا کہ آپ کو کیا خبر ہو گئی تھی رات کو ہماری اقتدا کی آپ نے فرمایا کہ ہاں اسی سبب سے تو میں نے
کیا جو کچھ کیا (یعنے نماز ہلکی کی) پھر آپ وصال کرنے لگے اور وہ دن آخر ماہ کے تھے تو اور لوگ بھی
وصال کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ وصال کرتے ہیں تم میری مثل نہیں ہو اللہ کی
قسم اگر مہینا زیادہ ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے عن
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال واصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اول شھر رمضان
فواصل ناس من المسلمین فبلغہ ذلک فقال لو مد لنا الشھر لواصلنا وصالا یدع
المتعمقون تعمقھم انکم لستم مثلی او قال انی لست مثلکم انی اظل یطعمنی ربی

الخبر

وکیسقینی ترجمہ ابن نے کہا وصال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رمضان مین اور اور لوگون نے بھی اور آپ کو خبر پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ اگر مہینا لمبا ہوتا تو مین ایسا وصال کرتا کہ جا سے ہٹنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے اپنے ہار جاتے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب آپ سے ہارے ہوئے ہین اتم تو میرے برابر نہین ہو یا فرمایا مین تمہاری مثل نہین ہون رمسیح ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک) مین اسطرح رہتا ہون کہ مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال رحمۃ لھم فقالوا انک تواصل قال انی لست کھیئتکم انی یطعمنی ربی ویسقینی **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا منع کیا لوگون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے رحمت کے نظر سے اور عرض کی لوگون نے کہ آپ تو وصال فرماتے ہین تو آپ نے فرمایا مین تمہاری طرح کا نہین ہون مجھے تو کھلاتا ہے رب میرا اور پلاتا ہے

یہان پر مولف علیہ الرحمۃ نے بیاض چھوڑ دی ہے **ف** سبحان اللہ محدثین کی احتیاط کا کیا کہنا کہ آٹھہ نو سو برس سے جو مولف کی کتاب مین بیاض چلی آتی ہے تو اوسکو نقل کرتے جاتے ہین اور اپنی طرف سے تصرف نہین کرتے یہ کسی اور کو کہان نصیب ہے **فائدہ** زاد المعاد مین ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے وصال کی تحقیق مین پورا کلام کیا ہے کہ زیادہ اوسپر ممکن نہین جسکو مزید تحقیق درکار ہو اوسے ملاحظہ فرمادے

باب

بیان ان القبلۃ فی الصوم لیست محرمۃ علی من لم تحرک شھوتہ

باب روزے کی حالت مین بوسہ کے بیان مین **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل احدی نسائہ ثم تضحک **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی صاحبہ کو بوسہ لیتے تھے اور آپ روزے سے ہوتے تھے بی بی صاحبہ یہ فرماتی تھین اور ہنستی تھین **عن** سفیان قال قلت لعبد الرحمن بن القاسم اسمعت ابالک یحدث عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبلھا وھو صائم فسکت ساعۃ ثم قال نعم **ترجمہ** سفیان نے کہا کہ مین نے عبد الرحمن قاسم کے بیٹے سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو بوسہ لیتے تھے روزے

مین تو وہ تھوڑی دیر چپ ہوے پھر کہا کہ ہان **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلنی وھو صائم وایکم یملک اربہ کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یملک اربہ ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے میرا اور وہ روزے سے ہوتے تھے اور کون اپنی شہوت ایسی روک سکتا ہے جیسے آپ روکتے تھے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم ویباشر وھو صائم ولکنہ املککم لاربہ ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اور وہ روزے سے تھے اور اپنی حاجت کو خوب قابو مین رکھنے والے تھے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل وھو صائم وکان املککم لاربہ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یباشر وھو صائم ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مباشرت (یعنے بوس وکنار) کرتے تھے اور وہ روزہ دار ہوتے تھے **عن** الاسود قال انطلقت انا ومسروق الی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقلنا ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یباشر وھو صائم قالت نعم ولکنہ کان املککم لاربہ او من املککم لاربہ شک ابو عاصم ترجمہ اسود نے کہا مین اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت مین حاضر ہوے اور ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے مین مباشرت کرتے تھے اونہون نے فرمایا کہ ہان مگر وہ بہت اپنی حاجت کو روکنے والے تھے **عن** الاسود و مسروق انھما دخلا علی ام المؤمنین بنحو لانھا ذکرت نحوہ ترجمہ اسود سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر گذرا **عن** عروۃ بن الزبیر اخبرہ ان عائشۃ ام المؤمنین اخبرتہ ان رسول اللہ صلعم کان یقبلھا وھو صائم ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ خبر دی اُن کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بوسہ لیا اور آپ روزے سے تھے **عن** یحیی بن ابی کثیر بھذا الاسناد مثلہ یحیی بن ابی کثیر سے اس اسناد سے بھی مضمون مروی ہوا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل بی

فی شہر الصوم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے روزوں کے مہینے میں **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل فی رمضان وھو صائم وہی مضمون ہے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل وھو صائم **حفصہ** سے وہی مضمون مروی ہوا **عن** حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ حفصہ سے وہی مضمون مروی ہوا **عن** عمر بن ابی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایقبل الصائم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سل ھذہ لام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک فقال یا رسول اللہ قد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما واللہ انی لاتقاکم للہ واخشاکم ترجمہ عمر بن ابی سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صائم بوسہ لیوے تو آپ نے فرمایا ام سلمہ سے پوچھو ام سلمہ نے خبر دی کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بوسہ لیتے ہیں تب عمر بن ابی سلمہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور خوف کرنیوالا ہوں

فائدہ غرض ان روایتوں سے بوسہ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جواز اس کا امت کے لیے ثابت ہوا اور ابو داؤد نے جو حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ آپ اُن کی زبان چوستے تھے اس میں مُصَدِّع راوی ضعیف ہے کہ سعدی نے کہا ہے کہ وہ کجرو طریق سے پھرا ہوا ہے اور اسی طرح محمد بن دینار بھی اوس میں ضعیف ہے کہ یحیی نے اوسے ضعیف کہا ہے اور ابن ماجہ اور احمد نے جو میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوس عورت و مرد کو کہ روزہ دار تھے اور انہوں نے بوسہ لیا تو آپ نے فرمایا کہ روزہ اُن کا کھل گیا تو یہ روایت صحیح نہیں اور اُس میں ابی یزید ضبی راوی ہے اور ابو یزید مجہول ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلقاً جواز بوسہ کا مذکور ہے کچھ جوان اور بوڑھے کی قید صحیح نہیں ہوئی آپ سے اور اُن کا فرق کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں اور اسباب میں جو روایت ابو داؤد نے ذکر کی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص نے پوچھا آپ سے کہ مباشرت صائم کو روا ہے یا نہیں تو آپ نے اجازت دی اور دوسرے نے

ص وہی مضمون ہے عن حفصۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم

پوچھا تو اوسکو منع فرمایا پھر جس کو رخصت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جسکو اجازت نہین دی تھی وہ جوان تھا
اس مین اسرائیل راوی ہے اور اگرچہ اُس سے بخاری اور مسلم احتجاج کرتے ہین مگر اسرائیل اور اعرج کے
بیچ مین ابوالعنبس عدوی کوئی ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ اوس کی حدیث لینے سے محدثین ساکت ہو گئے
اور نام اوسکا حارث بن عبید ہے غرض یہ فرق بھی قابل تسلیم نہین کہ ابن زاد المعاد اور نووی نے فرمایا
ہے کہ امام شافعی اور اُن کے اصحاب کا مذہب ہے کہ بوسہ روزہ مین حرام نہین اوس شخص کو جس کی
شہوت حرکت مین نہ آوے مگر اوسکا ترک اولی ہے اور مکروہ نہین ہے بوسہ اُن کے نزدیک اوس کے
شہوت حرکت مین آوے اوس کو حرام ہے اور خوف ہو اسکو کہ جماع کر بیٹھے گا اور بعضون نے اوس کے حق مین مکروہ
کہا ہے اور قاضی نے کہا ہے کہ اُسکی اباحت کی قائل ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین سے اور یہی مذہب
ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا اور مطلق مکروہ کہا ہے امام مالک نے اور ابن عباس اور ابوحنیفہ اور ثوری
اور اوزاعی اور شافعی نے کہا ہے کہ جوان کو مکروہ ہے بوڑھے کو مباح اور امام مالک سے بھی ایک روایت
ایسی ہی ہے اور روایت کی ابن وہب نے مالک سے اباحت اس کے صوم نفل مین نہ فرض مین اور اس مین اتفاق
ہے کہ بوسے لینے سے روزہ باطل نہین ہوتا اگرچہ انزال ہو جاوے اور احتجاج کیا ہے اوس پر اس
حدیث سے جو سنن مین مشہور ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھلا دیکھو تو اگر کوئی کلی کرے اور مراد
یہ ہے کہ جیسے کلی مقدمہ ہے پینے کا اور مبطل روزہ کا نہین ویسے ہی بوسہ مقدمہ ہے جماع کا اور مبطل
روزہ کا نہین انتہے **باب** صحت صوم من طلع علیہ الفجر وھو جنب رمضان مین جنب کو اگر صبح ہو جاوے
تو روزہ صحیح ہے اسکا بیان **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول فی قصصہ من ادرکہ
الفجر جنبا فلا یصوم قال فذکر ذلک لعبد الرحمن بن الحارث فذکر ذلک عبد الرحمن
لابیہ فانکر ذلک فانطلق عبد الرحمن وانطلقت معہ حتی دخلنا علی عائشۃ وام سلمۃ
رضی اللہ تعالی عنہما فسالھما عبد الرحمن عن ذلک قال فکلتاھما قالت کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یصبح جنبا من غیر حلم ثم یصوم قال فانطلقنا حتی دخلنا علی مروان
فذکر ذلک لہ عبد الرحمن فقال مروان عزمت علیک الا ما ذھبت الی ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ فرددت علیہ ما یقول قال فجئنا ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
وابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ حاضر ذلک کلہ قال فذکر لہ عبد الرحمن فقال ابوھریرۃ

اَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا اَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى
الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَمَّا
كَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ اَقَالَتَا فِيْ رَمَضَانَ قَالَ كَذٰلِكَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ
حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ترجمہ ابوہریرہ اپنی روایتون مین کہتے تہے کہ جسکو فجر ہوجاوے حالت جنابت مین
وہ روزہ نرکہے سو مین نے (یہہ مقولہ ہے ابی بکر بن عبدالرحمن کا) عبدالرحمن سے کہا جو میرے باپ تہے انہون
نے اسکا انکار کیا اور ہم دونو (یعنے ابوبکر اور عبدالرحمن) حضرت عائشہ اور ام سلمہ کے پاس گئے اور عبدالرحمن
نے اُن سے پوچہا تو دونون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت مین صبح ہوجاتی تہی
اور پھر روزہ رکھتے تہے اور جنابت بغیر احتلام کے ہوتی تہی (اس لیے کہ انبیا کو احتلام نہین ہوتا یعنی
صحبت سے بیبیون کے جنب ہوتی تہی) کہا ابی بکر نے پھر ہم گئے مروان کے پاس اور عبدالرحمن نے اون
سے ذکر کیا سو مروان نے کہا مین تم کو قسم دیتا ہون کہ تم ابوہریرہ کے پاس جاؤ اور اُنکی بات کا جواب
دیدو پھر ہم ابوہریرہ کے پاس آئے اور ابوبکر ان سب باتون مین حاضر تہا اور ذکر کیا عبدالرحمن نے
تو ابوہریرہ نے کہا کہ اون دونون بیبیون نے یہ فرمایا تم سے اونہون نے کہا ہان تو ابوہریرہ نے کہا
کہ بیشک وہ اور لوگون سے زیادہ جانتی ہین پھر ابوہریرہ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کیطرف
کی اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ مین نے یہ بات فضل سے سنی تہی تو اوس کو مین نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا غرض ابوہریرہ نے اُس بات سے رجوع کیا جو وہ اس مسئلہ مین کہا
کرتے تہے پھر مین نے (یہہ مقولہ ہے ابن جریج کا) عبدالملک سے کہا کہ کیا اون دونو بیبیون نے رمضان
کے روزے کو کہا اُنہون نے کہا کہ ایسا فرمایا بیبیون نے کہ صبح ہوتی تہی آپ کو حالت جنابت مین بغیر
احتلام کے پھر آپ روزہ رکھتے تہے **ف** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس قول کی نسبت فضل
کیطرف کی الخ یعنے ابوہریرہ نے فضل سے روایت کی ہے مرفوعًا کہ جو جنب ہو اور صبح ہوجاوے وہ روزہ
نرکہے اور مذہب صحیح یہی ہے کہ روزہ درست ہے اس لیے کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ مباشرت کرو اُن سے
اور ڈہونڈہو جو لکہا اللہ تعالی نے تمہارے لیے اور کہاؤ پیو جب تک کہ ظاہر ہو سفید دہاگہ فجر کا آخر
تک پس جب فجر تک مباشرت یعنی جماع جائز ہوا تو خواہ نخواہ طلوع فجر کے بعد غسل ہوگا اب رہا جواب

فضل کی روایت کا اوس کے کئی جواب ہین اول یہ کہ وہ بات افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فجر کے طلوع کے بعد نہاتے یہ بیان جواز کے لیے تہا مگر افضل فجر کے قبل ہے نہانا ہے دوسرے یہ کہ شاید فضل کی روایت مین جنب سے وہ شخص مراد ہو جو جماع کر رہا ہے کہ بیشک اوسکا روزہ نہ ہوگا اب ان مین توفیق ہوگئی اور تعارض بہی نرہا اور تیسرے یہ کہ ابوالفضل کی روایت منسوخ ہے اور وہ جب کی بات ہے جب جماع شب کو بہی حرام تہا پہر جب یہ آیتہ اخیری جو ہم نے اوپر بیان کی تب یہ امر منسوخ ہوگیا ابن منذر نے کہا ہے یہ جواب بہت اچہا ہے اخلاصہ یہ کہ اب صحیح بات یہی ہے کہ جنب اگر بعد طلوع فجر کے بہی نہا دے جب بہی روزہ صحیح ہے اسی پہ دال ہے قرآن مجید و حدیث شریف دونو اور یہی مذہب ہے جماہیر صحابہ اور تابعین کا اور رجوع کیا اسی کیطرف ابوہریرہ نے اگرچہ پہلے افتا وصوم کے قائل تہے اور یہی حکم ہے حائض اور نفسا کا جب خون انکا رات سے بند ہوجاوے اور بعد طلوع فجر کے غسل کرین کہ روزہ اون کا صحیح ہے **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضے اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہوجاتی تہی رمضان مین اور آپ جنب ہوتے تہے بغیر احتلام کے (یعنی صحبت سے جنب ہوتے تہے نہ احتلام سے کہ اوس سے انبیا پاک ہین) پہر غسل فرماتے تہے اور روزہ رکہتے تہے۔

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مَرْوَانَ اَرْسَلَهُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا اَيَصُوْمُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ لَا مِنْ حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِيْ ترجمہ عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر بن عبدالرحمن نے اون سے بیان کیا کہ مروان نے اونکو بہیجا ام سلمہ کیطرف کہ پوچہین کہ جو شخص صبح کرے جنابت مین آیا وہ روزہ رکہے یا نہین اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت مین صبح کرتے تہے جماع کے سبب سے نہ احتلام سے اور پہر نہ افطار کرتے تہے نہ قضا کرتے تہے (یعنے روزہ کو صحیح جانتے تہے) **ف** اس سے رد ہوگیا وہ قول جو حسن بصری اور نخعی کی طرف منسوب ہے کہ روزہ نفل مین تو ہے امر جائز ہے اور فرض مین روا نہین اور وہ قول بہی جو سالم بن عبداللہ اور حسن بصری اور حسن بن صالح کیطرف منسوب ہے کہ روزہ تو رکہ لے مگر قضا بہی کرے غرض اب اختلاف اس مسئلہ مین جاتا رہا اور اتفاق ہوگیا اسپر کہ جو جنب ہوجاوے اور صبح کے طلوع کے بعد نہاوے

روزہ اوسکا صحیح ہے خواہ فرض ہو یا نفل ادا نہ اوسپر قضا ہے نہ اور کوئی بلا عن عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا وام سلمۃ زوجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہما قالتا ان کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لیصبح جنبا من جماع غیر احتلام فی رمضان ثم یصوم ترجمہ حضرت عائشہ اور
حضرت ام سلمہ دونون بیبیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہے کہ دونون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو صبح ہوجاتی تھی بغیر احتلام کے رمضان مین اور پھر روزہ رکھتے تھے عن عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستفتیہ وہی تسمع من وراء
الباب فقال یا رسول اللہ تدرکنی الصلوٰۃ وانا جنب فاصوم فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وانا تدرکنی الصلوٰۃ وانا جنب فاصوم فقال لست مثلنا یا رسول اللہ قد
غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فقال واللہ انی لارجو ان اکون اخشاکم
للہ واعلمکم بما اتقی ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ سے
پوچھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دروازے کی اوٹ سے سنتی تھین غرض اوس نے عرض کی کہ اے
رسول اللہ کے مجھے نماز صبح کا وقت آجاتا ہے اور مین جنب ہوتا ہون کیا مین روزہ رکھون آپنے فرمایا مجھے
بھی نماز کا وقت آجاتا ہے اور مین جنب ہوتا ہون پھر مین روزہ رکھتا ہون اوس نے عرض کی کہ آپ ہم
برابر نہین ہین آپ رسول اللہ کے اس لیے کہ اللہ پاک نے آپکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہین آپ نے فرمایا کہ
قسم ہے اللہ تعالے کی مین امید رکھتا ہون کہ تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا
ہون اور تم سب سے زیادہ ہون جاننے والا اون چیزون کا جس سے بچنا ضرور ہے (غرض
اس سائل کو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ حکم آپکے ساتھہ خاص ہو مگر آپ نے فرمادیا کہ یہہ حکم مجھکو تمکو سب کو
برابر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کسی حالت مین تکلیف شرعی سے اور لوازم عبدیت سے باہر
نہین ہوسکتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین امید رکھتا ہون یہ کمال عبدیت ہے ورنہ واقع
مین حضرت کا مرتبہ ایسا ہی ہے کہ سارے جہان سے اعلم واتقے ہین عن سلیمان بن یسار انہ
سأل ام سلمۃ عن الرجل یصبح جنبا ایصوم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح
جنبا من غیر احتلام ثم یصوم سلیمان سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
کسنے پوچھا کہ جو شخص صبح کرے جنابت مین وہ روزہ رکھے تو اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم صبح کرتے تھے جنابت مین بغیر احتلام کے اور پھر روزہ رکھتے تھے **باب** تغلیظ تحریم الجماع فی نہار رمضان علی الصائم وثبوت الکفارۃ الکبری فیہ وبیانہا وانہا تجب علی الموسر والمعسر وندبت فی حق المعسر حتی یستطیع جماع کا رمضان مین ونکو حرام ہونا روزہ دار پر اور بیان کفارہ کا اور اُس کے وجوب کا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہلکت یا رسول اللہ قال وما اہلکک قال وقعت علی امرأتی فی رمضان قال ہل تجد ما تعتق رقبۃ قال لا قال فہل تستطیع ان تصوم شہرین متتابعین قال لا قال فہل تجد ما تطعم ستین مسکینا قال لا قال ثم جلس فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر فقال تصدق بہذا قال افقر منا فما بین لابتیہا اہل بیت احوج الیہ منا فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اذہب فاطعمہ اہلک ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ مین ہلاک ہوگیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھکو اوس نے عرض کی کہ مین اپنی بیوی سے جا پڑا رمضان مین (یعنے جماع کر بیٹھا) آپنے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا دو مہینے کے روزہ برابر رکھ سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا ساٹھ مسکینون کو کھلا سکتا ہے اوس نے کہا نہین پھر وہ بیٹھا رہا یہانتک کہ حضرت کے پاس ایک ٹوکرا کھجور کا آیا آپ نے فرمایا جا اوسکو صدقہ دیدے مسکینون کو اوس نے کہا کہ مجھسے بڑھکر کوئی مسکین ہے مدینہ کے دونو کنکریلی کالے پتھرون والے زمینون کے بیچ مین کہ اُن مین کوئی گھر والا مجھ سے بڑھکر محتاج نہین تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے (قربانت شوم وفدایت گردم وگرد سرت گردم) یہانتک کہ آپکی کچلیان کھل گئین پھر آپنے فرمایا کہ لے اُسکو اور کھلا اپنے گھر والون کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رمضان کے دن مین جماع کرے اور روزہ رمضان توڑ ڈالے جماع سے اوسپر کفارہ واجب ہے اور نووی نے فرمایا ہے کہ یہی مذہب ہمارا اور مذہب کافہ علماء کا ہے جب جماع قصداً واقع ہو جان بوجھکر اور کفارہ یہی ہے کہ ایک گردن آزاد کرنا جو مومن و مسلمان ہو اور سلیم ہو عیوب سے جو مضر ہون اور خدمت مین خلل اندازہ ہوتی مثلاً لنگڑا لولا نہو پھر اگر اُس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے برابر پے در پے روزے پھر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اطعام ساٹھ مساکین کا ہر مسکین کو ایک سیر کہانا جیسے عربی میزان

ہوتا ہے پھر اگر یہ تینون کی طاقت اُسوقت نہ ہو تو شافعی کے دو قول ہین اوّل یہ کہ اوسپر کچھ واجب نہین ہے اور اگر اُس کے بعد طاقت بھی ہو جب بھی اوسپر کچھ واجب نہین اور اوس کی دلیل یہی حدیث ہے کہ اوس مین جب اوس سائل نے اپنی عدم استطاعت بیان فرمائی تو آپ نے یہ نہین فرمایا کہ جب تجھے طاقت ہو جب کفارہ ادا کرنا اور دوسرا قول یہ ہے کہ وقت استطاعت اوسپر ادا ئے کفارہ واجب ہے اور اسکو نووی نے صحیح و مختار کہا ہے اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ جب آپکے پاس ٹوکرا آیا تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ صدقہ دے حالانکہ پہلے اوسکی عدم استطاعت تینون باتون مین ظاہر ہو چکی تھی اس سے معلوم ہوا کہ مثل سائر دیون کے وقت استطاعت اوسکی ادا ضرور ہے اور کفارہ اوس کے ذمہ باقی رہا اور عرق جو حدیث مین وارد ہوا ہے وہ فقہا کے نزدیک پندرہ صاع کا ہوتا ہے اور وہ ساٹھ مد کا حساب سے ہوا ہے کہ ہر مسکین کو ایک مد پہونچنا ضرور ہے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّنْبِيلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ترجمہ محمد بن مسلم زہری نے اسی اسناد سے یہی حدیث روایت کی جیسے ابن عیینہ نے روایت کی اور کہا اوس مین کہ ایک عرق (یعنے ٹوکرا) اور وہ ہی زنبیل ہے اور اُس مین حضرت کی ہنسی کا ذکر نہین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَاَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا ابو ہریرہ نے کہا ایک شخص جماع کر بیٹھا رمضان مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اُس نے کہا نہین آپ نے فرمایا دو مہینہ روزے رکھ سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلا دے **فائدہ** اس حدیث سے استدلال کیا ہے حنفیہ نے کہ کفارہ رمضان مین کافر غلام آزاد کرنا بھی روا ہے اور ایسا ہی کفارہ ظہار مین اور مومن رقبہ صرف کفارہ قتل مین ضرور ہے اسلیے کہ اس مین ایمان کی شرط منصوص قرآنی ہے مگر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جمیع کفارون مین رقبہ مومنہ ضرور ہے اسلیے کہ جہان مطلق رقبہ مذکور ہے اوسکو حمل کرتے ہین رقبہ مومنہ پر اوسی قید کو لحاظ سے جو قرآن مین کفارہ قتل مین مذکور ہے اور یہ قاعدہ اصول کا یہی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہین کذا قال النووی فی شرحہ لمسلم۔

عَنِ الزُّهْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّکَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَۃٍ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ ترجمہ زہری سے یہی روایت مروی ہے اس اسناد سے جیسے ابن عیینہ سے اوپر روایت کی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ اَنْ یُّعْتِقَ رَقَبَۃً اَوْ یَصُوْمَ شَھْرَیْنِ اَوْ یُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو کہ اوس نے روزہ توڑ ڈالا تھا رمضان مین کہ آزاد کرے ایک بردہ یا روزے رکھے دو ماہ یا کھلاوے ساٹھ مسکینون کو عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ زہری سے اس اسناد سے مروی ہوئی عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْتَرَقْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ امْرَاَتِیْ فِیْ رَمَضَانَ نَھَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِیْ شَیْءٌ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَجَآءَہٗ عَرَقَانِ فِیْھِمَا طَعَامٌ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِہٖ + حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُنھون نے فرمایا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ مین جل گیا آپ نے فرمایا کیون اوس نے عرض کی کہ مین نے جماع کیا رمضان شریف مین اپنی عورت سے دن کو آپ نے فرمایا صدقہ دے صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ موجود نہین ہے اتنے مین آپ کے پاس دو گونیان آئین کھانیکی (یعنے غلہ یا کھجور کی) آپنے فرمایا یہ صدقہ کردے **فائدہ** صدقہ دے یعنے وہی ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلا جیسا اوپر مذکور ہوا دوسری روایتون مین اس صدقہ کی تفصیل آچکی اور یہ جو اوسنے کہا کہ مین جل گیا اس سے استعمال مجازکا روا ہوا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تَقُوْلُ اَتٰی رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ وَلَیْسَ فِیْ اَوَّلِ الْحَدِیْثِ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُہٗ نَھَارًا حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہین کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُس حدیث کو ذکر کیا اخیر تک جیسے اوپر گذری مگر اس کے اول مین صدقہ دے صدقہ دے نہین ہے اور نہ دن کا لفظ ہے عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اَتٰی رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ

اللہ احترقت احترقت فسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شانہ فقال اصبت اھلی قال تصدق فقال واللہ یا نبی اللہ مالی شیء وما اقدر علیہ قال اجلس فبینا ھو کذلک اقبل رجل یسوق حمارا علیہ طعام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این المحترق ایفا فقام الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدق بھذا فقال یا رسول اللہ اغیرنا فواللہ انا لجیاع ما لنا شیء قال فکلوہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سحر مین رمضان مین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین جل گیا مین جلگیا آپ نے فرمایا کیا حال ہے اوسکا اوس نے عرض کی کہ مین نے اپنی بی بی سے صحبت کی آپنے فرمایا صدقہ دے اوسنے عرض کی کہ قسم اللہ تعالیٰ کی اے نبی اللہ کے میرے پاس کچھ نہین ہے اور نہ مین کچھ دے سکتا ہون آپنے فرمایا بیٹھ وہ بیٹھ گیا اور وہ اسی حال مین تہا کہ آدمی آیا اور ایک گدہے کو ہانکتا ہوا لایا کہ اوسپر کچھ غلہ تہا آپ فرمایا وہ جلنے والا کہان ہے جو ابہی یہان تہا اور وہ کھڑا ہوا اور آپنے فرمایا لے اوس کو صدقہ دے اوسنے عرض کی کہ کیا میرے سوا اُسکا مستحق کوئی اور ہے اللہ کی قسم ہم لوگ بہوکے ہین اور ہمارے پاس کچھ نہین آپ نے فرمایا تو اسے کہا ﴿باب﴾ جواز الصوم والفطر فی شہر رمضان للمسافر فی غیر معصیۃ اذا کان سفرہ مرحلتین فاکثر سفر کے صوم اور افطار کا بیان ﴿عن﴾ ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح فی رمضان فصام حتی بلغ الکدید ثم افطر قال وکان اصحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبعون الاحدث فالاحدث من امرہ ﴿ترجمہ﴾ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال کہ فتح ہوا رمضان مین اور آپنے روزہ رکہا یہانتک کہ جب کدید مین پہونچے (نام مقام کا ہے کہ وہان ایک نہر ہے اور مدینہ سے سات منزل ہے اور وہان سے مکہ دو منزل رہتا ہے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کدید ایک نہر ہے بیالیس میل مکہ سے) تو افطار کیا اور صحابہ کرام کی عادت تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی سے نئی بات جو ہوتی اوسکا اتباع کرتے ﴿فا﴾ علماء کا اختلاف ہے سفر مین روزہ رکہنے مین چنانچہ اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ رمضان مین سفر مین روزہ رکہنا صحیح نہین اور اگر کسی نے رکہا بہی تو درست نہین ہوتا اور اوسکی قضا واجب ہے دلیل اُنکی ظاہر آیت و حدیث ہے اور حدیث یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا لیس من البر الصیام فی السفر اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ روزہ رکھنے والون کو آپ نے عصاۃ یعنے نافرمان فرمایا اور جماہیر علماء اور جمیع اہل فتوی کا قول ہے کہ مسافر کو روزہ روا ہے اور اگر رکھے تو درست ہوتا ہے اور اس مین بھی اختلاف ہے کہ روزہ افضل ہے یا افطار یا دونون برابر ہین پس امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رضی اللہ عنہم اور اکثر لوگون کا قول ہے کہ روزہ افضل ہے اوسکو جسطاقت ہو اور بے مشقت رکھ سکے اور کچھ ضرر نہ ہو پھر اگر ضرر ہو تو افطار افضل ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عبد اللہ بن رواحہ وغیرہ صحابہ نے اور بہت سی روایتون مین روزہ صحابہ کا مذکور ہے اور اسلیے بھی روزہ افضل ہے کہ اس سے برات ذمہ فی الحال حاصل ہو جاتی ہے اور سعید بن مسیب اور زہری اور احمد اور اسحاق وغیرہم کا قول ہے کہ افطار بہر حال افضل ہے اور بعضون نے ایک قول امام شافعی کا بھی ایسا ہی نقل کیا ہے مگر وہ قول غریب ہے اور انکی دلیلین بھی وہی روایات ہین جو اہل ظاہر کے دلائل ہین اور دلیل حمزہ بن عمرو اسلمی کے لیے جو مسلم کے آخر باب مین آتی ہے اور بعض کا قول ہے کہ افطار اقدم دونون برابر ہین اور صحیح قول اکثر لوگون کا قول ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ يَحْيَى قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ يَعْنِي يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ زہری سے اس اسناد سے مثل اسی کی مروی ہے یحیی نے کہا کہ سفیان نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ قول کسکا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر قول لیا جاتا ہے) یعنے اول قول منسوخ ہوتا ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ لَفْظُ الْحَدِيثِ إِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ زہری نے اس اسناد سے کہا ہے کہ روزہ نرکھنا اور افطار کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر کی بات ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیری بات پر عمل ضرور ہے اور زہری نے کہا کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہوین رمضان کی مکہ مین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدَيْهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْآخِرَ فَالْآخِرَ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن شہاب سے اس اسناد سے مثل حدیث لیث کے اور ابن شہاب نے کہا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ رائے رکھتے تھے کہ آخر کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناسخ ہوتی ہے اور اوپر کی بات کو منسوخ مردی ہے کہ انہون نے مثل حدیث لیث کے اور ابن شہاب سے کہا کہ صحابہ حضرت کی کہتے تھے کہ آخر کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناسخ ہوتی ہے اوپر کی بات کو منسوخ

رمضان مین روزہ رکھا یہانتک کہ عسفان مین پہونچے پہر آپ نے ایک پیالہ منگایا کہ اُس مین کوئی پینے کی چیز تہی اور اُس کو پیا دن کو تاکہ سب لوگ آپ کو دیکہین پہر افطار کرتے رہے یہانتک کہ مکہ مین پہونچے ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ بہی رکھا اور افطار بہی کیا جسکا جی چاہے روزہ رکھے جسکا جی چاہے افطار کرے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال لا نعیب علی من صام ولا علی من افطر قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر وافطر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ ہم برا نہین کہتے اوسکو جو روزہ رکھے (یعنی سفر مین) اور نہ اوسکو جو افطار کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین روزہ بہی رکھا اور افطار بہی کیا **فائدہ** ان روایتون مین دلیل ہے مذہب جمہور کی کہ روزہ اور فطار دونون روا ہین **عن** جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الی مکۃ فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعہ حتی نظر الناس الیہ ثم شرب فقیل لہ بعد ذلک ان بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاۃ اولئک العصاۃ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال کہ فتح ہوا رمضان مین مکہ کیطرف اور روزہ رکہا یہانتک کہ جب کراع غمیم تک پہونچکر کراع غمیم مقام کا نام ہے کہ مدینہ سے سات منزل زیادہ ہے) اور لوگونے روزہ رکہا پہر آپنے ایک پیالہ پانیکا منگایا اوسکو بلند کیا یہانتک کہ لوگون نے آپکیطرف دیکہا پہر آپنے پی لیا اور لوگون نے اُس کے بعد آپسے عرض کی کہ بعضے لوگ روزہ رکھتے ہین آپ نے فرمایا وہی نافرمان ہین وہی نافرمان ہین **ف** شاید اس سے وہ لوگ مراد ہون جن کو روزہ ضرر کرتا ہے **عن** جعفر بہذا الاسناد وزاد فقیل لہ ان الناس قد شق علیہم الصیام وانما ینظرون فیما فعلت فدعا بقدح من ماء بعد العصر ترجمہ جعفر نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اوس مین اتنی بات زیادہ کی کہ لوگون نے آپسے عرض کی کہ لوگون پر روزہ شاق ہے اور وہ منتظر ہین کہ آپ نے کیا کیا پہر آپنے ایک پیالہ پانیکا منگایا بعد عصر کے آگے وہی مضمون ہے **عن** جابر بن عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای رجلا قد اجتمع الناس علیہ وقد ظلل علیہ فقال ما لہ قالوا رجل صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس البر ان تصوموا فی السفر ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تہے

کہ ایک شخص پر لوگون کے بھیڑ کی وجہ سے سایہ کیے ہوئے تھے آپنے پوچھا کہ اس سے کیا ہوا لوگون نے عرض کی کہ ایک روزہ دار ہے آپ نے فرمایا سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین **ف** یعنے جب ضرر ہو اور ایسی نوبت پہونچے تو کیا لطف ہے **عن** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ يَقُوْلُ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** جابر سے وہی روایت ہے **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِيْ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّهٗ كَانَ يَزِيْدُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّذِيْ رَخَّصَ لَكُمْ قَالَ فَلَمَّا سَاَلْتُهٗ لَمْ يَحْفَظْهُ **ترجمہ** شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسی کی مروی ہے اور زیادہ کہا شعبہ نے کہ مجھے خبر لگی ہے یحیے بن ابی کثیر سے کہ وہ زیادہ کرتے تھے اس حدیث مین اور اس اسناد مین کہ آپنے فرمایا اللہ کی رخصت قبول کرو جو تمہارے لیے دی ہے اور کہا راوی نے پھر جب مین نے اون سے پوچھا تو اونھی یاد نہین رہا **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولھوین رمضان کہ تو ہم مین کوئی روزے سے تھا اور کوئی افطار کیے تھا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تھا اور نہ افطار کرنیوالا روزہ دار پر **عن** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ هَمَّامٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ فِيْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ اَوْ تِسْعَةَ عَشْرَةَ **ترجمہ** قتادہ سے اس اسناد سے مانند روایت ہمام کے مروی ہے مگر نبی اور عمر بن عامر اور ہشام کی روایت مین اٹھارہوین تاریخ اور سعید کی روایت مین بارہوین اور شعبہ کی روایت مین سترہوین یا انیسوین مذکور ہے **ف** بارہوین سے شاید اوگنیسوین تک وہ ممتد ہوا ہو پھر کسینے اول تاریخ بیان کی کسینے آخر **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهٗ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ اِفْطَارُهٗ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مبارک مین تو نہ روزہ دار کے روزے پر کوئی عیب لگاتا ہے نہ مفطر کے افطار پر **ف** اس سے مسلک انصاف صاف

لم يحفظ

کا ظاہر ہے اور یہی سبیل مومنین ہے اور یہی مذہب اقرب بدلائل ہے کہ جو جا ہے رخصت پر عمل کرے جو طاقت رکھے عزیمت پر اور دین مین حرج نہین **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فمنا الصائم ومنا المفطر فلا یجد الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم یرون ان من وجد قوۃ فصام فان ذلک حسن ویرون ان من وجد ضعفا فافطر فان ذلک حسن **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مین اور کوئی ہم مین سے روزہ دار ہوتا اور کوئی صاحب فطار اور نہ صائم مفطر پر غصہ کرتا اور نہ مفطر صائم پر اور جانتے تھے کہ جسمین قوت ہو وہ روزہ رکھے یہ بھی خوب ہے اور جس مین ضعف ہو وہ افطار کرے یہ بھی خوب ہے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وجابر بن عبد اللہ قالا سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصوم الصائم ویفطر المفطر فلا یعیب بعضھم علی بعض **ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ دونو** نے کہا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور روزہ رکھنیوالا روزہ رکھتا تھا افطار والا افطار کرتا تھا اور کوئی کسیپر عیب نہ کرتا تھا **عن** حمید قال سئل انس عن الصوم رمضان فی السفر فقال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم **ترجمہ** حمید نے کہا کہ انس سے کسی نے پوچھا صوم رمضان کو سفر مین تو کہا انہون نے کہ سفر کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مین تو نہ برا کہا صائم نے مفطر کو نہ مفطر نے صائم کو **عن** حمید قال خرجت فصمت فقالوا لی عد قال فقلت ان انسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرنی ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یسافرون فلا یعیب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم فلقیت ابن ابی ملیکۃ فاخبرنی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا بمثلہ **ترجمہ** حمید نے کہا نکلا مین سفر مین اور مین روزہ رکھا تو لوگون نے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو (یعنے سفر کا روزہ صحیح نہین ہوا) تو مین نے کہا انس نے مجھے خبر دی ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کرتے تھے اور صائم مفطر پر طعنہ نہ کرتا تھا نہ مفطر صائم پر اور پھر ملا مین ابن ابی ملیکہ سے اور خبر دی مجھے انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل اسکی **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی

ومنا

السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ فَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ ترجمہ انس نے کہا ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر مین سو کوئی ہم مین صائم تھا کوئی مفطر اور ایک منزل مین اترے گرمی کے دنون مین اور سب سے زیادہ سائے مین وہ تھا جس کے پاس چادر تھی اور کتنی تو ایسی تھی کہ ہاتھ ہی سے دھوپ کی آڑ کیے ہوئے اور روزہ دار عجز تھے سب منزل پر جا کر پڑ گئے اور افطار والون نے کھڑے ہو کر خیمہ لگایا اور اونٹون کو پانی پلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افطار کرنیوالے آج بہت ساثواب لے گئے ۔

ف معلوم ہوا کہ سفر مین بھائیون کی خدمت کرنا بھی بڑا ثواب ہے عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ فَتَحَرَّمَ الْمُفْطِرُونَ وَعَمِلُوا وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِي ذٰلِكَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تھے اور بعض صحابہ صائم تھے بعض مفطر پھر کر خدمت چست باندھی مفطرون نے اور محنت کی اور ضعیف ہو گئے صائم لوگ بعضے کامون سے اس وقت فرمایا آپ نے کہ آج مفطر لوگ ثواب کما لے گئے عَنْ قَزَعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصَبِّحُوا عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا وَكَانَتْ عَزْمَةً فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ +

ترجمہ قزعہ سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مین ابی سعید کے پاس آیا اور ان پر لوگون کا ہجوم تھا پھر جب بھیڑ چھٹ گئی تو مین نے کہا مین آپ سے وہ نہین پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے اور مین نے ان سے سفر مین روزہ کو پوچھا انہون نے فرمایا سفر کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو اور ہم روزہ دار تھے پھر ایک منزل مین اترے اور آپ نے فرمایا تم اب دشمن سے قریب ہو گئے اور افطار مین تمہاری قوت زیادہ ہوگی

تقدم

پس رخصت ہوئی افطار کی تب بعضی ہم مین سے روزہ دار تھے اور بعضے مفطر پھر ہم آگے کی منزل مین اوترے اور آپنے فرمایا تم صبح کو اپنے غنیم سے ملنے والے تو افطار تمہاری قوت بڑھا دیگا سو تم سب افطار کرو اور یہہ فرمانا آپ کا حکم قطعی تھا پھر ہم سب لوگون نے افطار کیا پھر اوس کے بعد یعنے بعد فراغ مقابلہ غنیم اپنے لشکر کو دیکھا کہ ہم روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سال حمزۃ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصیام فی السفر فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو سفر مین آپنے فرمایا چاہے روزہ رکھہ چاہے افطار کر **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی رجل اسرد الصوم فاصوم فی السفر قال صم ان شئت وافطر ان شئت ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مین بہت پے در پے روزہ رکھتا ہون تو کیا سفر مین بھی رکھا کرون آپنے فرمایا چاہو رکھو چاہو نہ رکھو **ف** اس حدیث مین بھی صاف دلالت ہے مذہب جمہور پر کہ خواہ سفر مین روزہ رکھے خواہ نہ رکھے **عن** ہشام بھذا الاسناد مثل حدیث حماد بن زید انی رجل اسرد الصوم ترجمہ ہشام سے بھی روایت مروی ہوئی مثل حدیث حماد کی جو اوپر گذری **عن** ہشام بھذا الاسناد ان حمزۃ قال انی رجل اصوم افاصوم فی السفر ترجمہ ہشام سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہوئی کہ حمزہ نے کہا مین روزے رکھتا ہون کیا سفر مین بھی رکھون آخر تک **عن** حمزۃ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال یا رسول اللہ اجدنی قوۃ علی الصیام فی السفر فھل علی جناح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی رخصۃ من اللہ عز وجل فمن اخذ بھا فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ قال ھارون فی حدیثہ ھی رخصۃ ولم یذکر من اللہ ترجمہ حمزہ اسلمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھ مین قوت پاتا ہون روزہ کی سفر مین تو مین روزہ رکھون تو کیا کچھ گناہ ہے آپنے فرمایا کہ یہ رخصت ہے اللہ کیطرف سے سو جسنے اس کو لیا اچھا کیا اور جس نے چاہا روزہ رکھنا تو اوسپر گناہ نہین اور ہارون نے اپنی روایت مین اللہ کیطرف سے ذکر نہین کیا **عن** ابی الدرداء قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شھر

رمضان فی حر شدید حتی ان کان احدنا لیضع یدہ علی راسہ من شدۃ الحر وما منا احد صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحۃ ترجمہ ابی درداء کہا نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مین سخت گرمی مین یہانتک کہ کوئی کوئی ہم مین سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تہا گرمی کی سختی سے اور کوئی ہم مین سے روزہ دار نہا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ کے عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ لقد رأیتنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فی یوم شدید الحر ان الرجل لیضع یدہ علی راسہ من شدۃ الحر وما منا احد صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحۃ + ترجمہ ابی الدرداء نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس مین رمضان کا ذکر نہین **باب** استحباب الفطر للحاج بعرفات یوم عرفۃ عرفات مین حاجی کو افطار مستحب ہونے کے بیان مین عن ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندھا یوم عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ فقال بعضھم ھو صائم وقال بعضھم لیس بصائم فارسلت الیہ بقدح لبن وھو واقف علی بعیرہ بعرفۃ فشربہ ترجمہ ام الفضل حارث کی بیٹی کہتی ہین کہ اون کے پاس چند لوگون نے تکرار کی عرفہ کے دن (عرفات مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین کسینے کہا آپ روزے سے ہین کسینے کہا نہین تب اونہون نے ایک دودہ کا پیالہ آپکی خدمت شریف مین بہیجا اور آپ عرفات مین اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تہے پس آپنے پی لیا **ف** نووی نے فرمایا مذہب شافعی کا اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہی ہے کہ افطار عرفہ مین مستحب ہے حاجی کو اور ابن منذر نے یہی حکایت کیا ہے ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان اور ابن عمر اور ثوری سے اور کہا ہے کہ ابن زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روزہ رکہتے تہے اور عمر بن خطاب اور عثمان بن ابی العاص سے یہی بہی مروی ہے اور اسحاق کا میلان بہی اسیطرف تہا اور عطا جاڑے مین روزہ رکہتے تہے گرمی مین نہین اور قتادہ نے روزے مین کچہہ مضائقہ نہین دیکہا اگر دعامین ضعیف نہ ہو اور جمہور نے احتجاج کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار سے اور اس سے بہی استدلال کیا ہے کہ اسمین آسانی ہے حاجی کو اداب وقوف اور ادائے مناسک مین اور دوسرون نے اور احادیث مطلقہ سے استدلال کیا ہے جنمین مطلق مذکور ہے کہ عرفہ کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور جمہور نے ان حدیثون سے اسکو مراد لیا ہے جو عرفات مین ہو عن ابی النضر ھذا الاسناد ولم یذکر وھو واقف علی بعیرہ وقال اخبرتہ مولاۃ ام الفضل ترجمہ ابی النضر سے اس اسناد سے یہی روایت

مروی ہوئی مگر اوس مین یہ ذکر نہین کہ آپ اپنی اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے اور سند مین یہ ہی کہ روایت
ہے عمیر سے جو مولی ہین ام الفضل کے **عن** ابی النضر بہذا الاسناد بحدیث ابن عیینۃ وقال
عن عمیر مولی ام الفضل **ترجمہ** سالم ابی النضر سے اس اسناد سے مانند روایت ابن عیینہ کے مروی ہے
اور اس مین یہی راوی نے کہا کہ روایت ہے عمیر سے جو مولی ہین ام الفضل کے **عن** عمیر مولی ابن
عباس حدثہ انہ سمع ام الفضل رضی اللہ تعالی عنہا تقول شک اناس من اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صیام یوم عرفۃ ونحن بہا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فارسلت الیہ بقدح لبن وہو بعرفۃ فشربہ **ترجمہ** عمیر عبد ابن عباس کے مولی سے روایت ہے
کہ اونہون نے ام الفضل سے سنا لوگون نے شک کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے دن عرفہ کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین تب اونہون نے ایک پیالہ دودہ کا بھیجدیا اور آپ عرفات مین تھے
پھر آپ نے پی لیا **عن** میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت ان الناس شکوا
فی صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ فارسلت الیہ میمونۃ بحلاب اللبن
وہو واقف فی الموقف فشرب منہ والناس ینظرون الیہ **ترجمہ** میمونہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کی بی بی مسلمانون کی مان نے فرمایا کہ لوگون نے شک کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین عرفہ
کے دن (میدان عرفات مین) سو بھیجا میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ایک پیالہ دودہ کا اور آپ وقوف کیے
ہوئے تھے موقف مین اور آپنے پی لیا اور سب لوگ دیکھتے تھے آپ کو **ف** ان روایتون سے کئی امور
ثابت ہوئے **اول** مستحب ہونا افطار کا عرفات مین **دوسری** مستحب ہونا وقوف کا سواری پر اور
یہی صحیح ہے مذہب شافعی مین **تیسرے** جواز کھڑے ہو کر پینے کا اور سوار ہو کر بھی **چوتھے** مباح ہونا
قبول ہدیہ کا آپ کیواسطے **باب** صوم یوم عاشوراء عاشورے کے روزے کا بیان
عن عائشۃ قالت کانت قریش تصوم یوم عاشوراء فی الجاہلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصومہ فلما ہاجر الی المدینۃ صامہ وامر بصیامہ فلما فرض شہر رمضان قال من شاء صامہ ومن شاء
ترکہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورے کی دن روزہ رکھتے تھے
ایام جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پھر جب آپنے مدینہ کو ہجرت کی روزہ رکھا اور اوس
دن روزے کا حکم فرمایا پھر جب رمضان فرض ہوا آپنے فرمایا جو چاہے اب عاشورے کو روزہ رکھے جو چاہے

چھوڑدے **ف** نووی نے کہا ہی کہ علما نے اتفاق کیا ہی کہ اب عاشوریکا روزہ سنت ہی واجب نہین
اور اول اسلام مین اسکا کیا حکم تہا اس مین اختلاف ہی یعنے رمضان فرض ہونیسے قبل سو ابو حنیفہ کا قول ہے
کہ واجب تہا اور اصحاب شافعی مین اختلاف ہی مشہور قول یہ ہے کہ ہمیشہ سنت تہا کبہی واجب نہین ہوا مگر
استحباب سکا موکد تہا پہر جب رمضان فرض ہوا استحباب رہ گیا موکد نرہا **عن** ہشام بہذا الاسناد ولکم
یذکر فی اول الحدیث وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ وقال فی آخر الحدیث
وترک عاشوراء فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ ولم یجعلہ من قول النبی صلی اللہ علیہ
وکل کذا وایۃ جریر **ترجمہ** ہشام نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اول حدیث مین یہ نہین کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشوریکا روزہ رکہتے تہے اور آخر مین یہ کہا کہ آپ نے عاشوریکا روزہ چہوڑ دیا پہر جسکا
جی چاہے روزہ رکہے اور جسکا جی چاہے چہوڑ دے اور اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہین
ٹہیرایا جیسے جریر کی روایت مین تہا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان یوم عاشوراء کان
یصام فی الجاھلیۃ فلما جاء الاسلام من شاء صامہ ومن شاء ترکہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رض
نے فرمایا کہ عاشوریکا روز جاہلیت مین رکہا جاتا تہا پہر جب اسلام آیا تو اب جسکا جی چاہے چہوڑ دے
ف جو چاہے رکہے جو چاہے چہوڑ دے اس سے حنفیہ استدلال کرتے ہین کہ واجب ہونے پر اور شافعیہ استدلال
کرتے ہین موکد نہ ہونے پر اور بہرحال آوہ سنت مستحبہ ہی غیر موکدہ **عن** عائشۃ قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بصیامہ قبل ان یفرض رمضان فلما فرض رمضان کان
من شاء صام یوم عاشوراء ومن شاء افطر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تہے اوسکے روزے کا (یعنی عاشوریکا) جب رمضان فرض نہین
ہوا تہا پہر جب رمضان فرض ہوا تو یہ حکم ہوا کہ جسکا جی چاہے عاشوری کا روزہ رکہے اور جسکا جی چاہے نہ
رکہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا اخبرتہ ان قریشا کانت تصوم عاشوراء
فی الجاھلیۃ ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصیامہ حتی فرض رمضان
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء فلیصمہ ومن شاء فلیفطرہ **ترجمہ** حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشوریکو روزہ رکہتے تہے جاہلیت مین پہر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بہی حکم فرمایا اوس کے روزے کا یہانتک کہ جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا جسکا جی چاہے اس مین

روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اھل الجاھلیۃ
کانوا یصومون یوم عاشوراء وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صامہ والمسلمون قبل
ان یفرض رمضان فلما افترض رمضان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عاشوراء
یوم من ایام اللہ فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ اہل جاہلیت عاشورے
کو روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکھا اور مسلمان بھی رمضان شریف فرض ہونے
سے پہلے رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا عاشورہ اللہ تعالے کے دنوں سے ایک دن ہے جو چاہے
اوس مین روزہ رکھے جاہے چھوڑ دے **عن** عبید اللہ بھذا الاسناد **عبید اللہ** نے اس اسناد سے
یہی روایت کی **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوم عاشوراء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوما یصومہ
اھل الجاھلیۃ فمن احب منکم ان یصومہ فلیصمہ ومن کرہ فلیدعہ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشوریکا تو آپ نے فرمایا اوس دن مین اہل جاہلیت
روزہ رکھتے تھے سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے چھوڑ دے **عن** عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدثہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی
یوم عاشوراء ان ھذا یوم کان یصومہ اھل الجاھلیۃ فمن احب ان یصومہ
فلیصمہ ومن احب ان یترکہ فلیترکہ وکان عبد اللہ لا یصومہ الا ان یوافق
صیامہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ سنا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
عاشورے کا دن ایسا ہے کہ اوس مین اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی
چاہے چھوڑ دے اور عبد اللہ روزہ نہین رکھتے تھے مگر جبکہ موافق پڑ جاوے اُن دنون کے جن مین اُنکی
عادت تھی روزہ رکھنے کی **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذکر عند النبی صلی
اللہ علیہ وسلم صوم یوم عاشوراء فذکر مثل حدیث اللیث بن سعد سواء ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے وہی روایت برابر مذکور ہوئی جو اوپر آچکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر
ہوا عاشوریکا **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ذکر عند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء فقال ذاک یوم کان یصومہ اھل الجاھلیۃ فمن

شاء صامہ ومن شاء ترکہ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا **عن** عبد الرحمن بن یزید قال دخل الاشعث بن قیس علی عبد اللہ وھو یتغدی فقال یا ابا محمد ادن الی الغداء فقال اولیس الیوم یوم عاشوراء قال وھل تدری ما یوم عاشوراء قال وما ھو قال انما ھو یوم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ قبل ان ینزل رمضان فلما نزل شھر رمضان ترک وقال ابو کریب ترکہ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید نے کہا اشعث بن قیس عبد اللہ کے پاس آئے اور وہ ناشتا کرتے تھے صبحکو تو کہا اونہون نے کہ ای ابو محمد آؤ ناشتا کرو تو اونہون نے کہا کہ آج کیا عاشورہ کا دن نہین ہے تو عبد اللہ نے کہا کہ تم جانتے ہو عاشورہ کا دن کیسا ہے تو اشعث نے کہا وہ کیسا دن ہے تو عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسدن روزہ رکھتے قبل رمضان فرض ہونے کے پھر جب رمضان کی فرضیت اوتری تو آپ نے روزہ چھوڑ دیا اور ابو کریب کی روایت مین ہے کہ اوس کو چھوڑ دیا **عن** الاعمش بھذا الاسناد وقال فلما نزل رمضان ترکہ ترجمہ اعمش سے وہی مضمون مروی ہوا اوس مین یہ ہے کہ جب رمضان کی فرضیت اوتری اوسے چھوڑ دیا **عن** قیس بن سکن ان الاشعث بن قیس دخل علی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما یوم عاشوراء وھو یاکل فقال یا ابا محمد ادن فکل قال انی صائم قال نصومہ ثم ترک ترجمہ قیس نے کہا اشعث آئے عبد اللہ کے پاس اور وہ کھانا کھا رہے تھے عاشورے کے دن اونہون نے کہا آؤ ای ابو محمد اور نزدیک آؤ اور کھاؤ تو اونہون نے کہا مین روزے سے ہون اونہون نے کہا ہم روزہ رکھتے تھے اوسمین پھر چھوڑ دیا گیا **عن** علقمۃ قال دخل الاشعث بن قیس علی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما وھو یاکل یوم عاشوراء فقال یا ابا عبد الرحمن ان الیوم عاشوراء فقال قد کان یصام قبل ان ینزل رمضان فلما نزل رمضان ترک فان کنت مفطرا فاطعم ترجمہ علقمہ نے کہا کہ اشعث ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آئے اور وہ عاشورے کے دن کھانا کھا رہے تھے تو اونھون نے کہا ای ابو عبد الرحمن آج عاشورہ کا دن ہے اونہون نے کہا اسکا روزہ رکھا جاتا تھا قبل رمضان کے پھر جب رمضان فرض ہوا وہ چھوڑ دیا گیا تو اگر تم روزے سے نہ ہو تو کھاؤ **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بصیام یوم عاشوراء ویحثنا علیہ ویتعاھدنا عنہ

فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے عاشورے کے روزے کا اور اسکی ترغیب دیتے تھے اور اسکا خیال رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا نہ آپنے اسکا حکم فرمایا نہ اوسسے منع کیا نہ اسکا خیال رکھا آپ نے ہمارے لیے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ يَعْنِي فِي قَدْمَةٍ قَدِمَهَا خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِهٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ ترجمہ عبدالرحمن نے کہا سنا میں نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہ اُنہوں نے خطبہ پڑہا مدینہ میں اپنی ایک آمد میں جب مدینہ آئے تھے اور دن عاشورے کے خطبہ میں کہا کہ تمہارے علماء کہاں ہیں اے اہل مدینہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اسدن کو فرماتے تھے کہ یہ عاشورے کا دن ہے اللہ نے اس کا روزہ تمپر فرض نہیں کیا اور میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ ابن شہاب سے یہی مضمون مروی ہوا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِيَ الْحَدِيثِ غَيْرَ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَيُونُسَ ترجمہ زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آج کے دن کے لیے کہ میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے اور باقی حدیث مالک اور یونس کی اُنہوں نے بیان نہیں کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہیں اور لوگوں نے اون سے پوچھا کہ کیوں روزہ رکھتے ہو تو اُنہوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے کہ اوسی دن اللہ تعالے نے موسی اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا اس لیے ہم آج روزہ رکھتے ہیں اوسکی تعظیم کے لیے (یعنے اللہ پاک کی) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

احب منکم

سم سے زیادہ دوست ہین اور قریب مین موسیٰ علیہ السلام کے پھر حکم دیا آپ نے اوس دن کی روزہ رکھنے کا **عن** ابی بشر بھذا الاسناد وقال فسالھم عن ذالک ترجمہ بشر سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر اُس مین یون ہے کہ آپنے پوچھا یہود سے سبب اس روزہ کا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیھود صیاما یوم عاشورا فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا الیوم الذی تصومونہ فقالوا ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسیٰ وقومہ وغرق فرعون وقومہ فصامہ موسیٰ شکرا فنحن نصومہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولی بموسیٰ منکم فصامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ وہی مضمون ہے مگر اتنا زیادہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بھی اوسدن شکریہ نجات مین روزہ رکھا **عن** ایوب بھذا الاسناد الا انہ قال عن ابن سعید بن جبیر لم یسمہ ایوب سے یہی مضمون اس اسناد سے مروی ہوا مگر اسکی اسناد مین یہ ہے کہ روایت ہے ابن سعید سے اور اون کا نام نہین لیا **عن** ابی موسیٰ قال کان یوم عاشورا یوما یعظمہ الیھود وتتخذہ عیدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموہ انتم ترجمہ ابو موسیٰ نے کہا عاشورہ کے دن کی تعظیم یہود کرتے تھے اور اُسکو عید ٹھیراتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اوسدن روزہ رکھو **عن** قیس فذکر بھذا الاسناد مثلہ وزاد قال ابو اسامۃ فحدثنی صدقۃ بن ابی عمران عن قیس بن مسلم عن طارق بن شھاب عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان اھل خیبر یصومون یوم عاشورا یتخذونہ عیدا ویلبسون نساءھم فیہ حلیھم وشارتھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصوموہ انتم ترجمہ قیس سے اس اسناد سے مروی ہے کہ اوس مین یہ مضمون زائد ہے کہ ابو اسامہ نے کہا روایت کی مجھ سے صدقہ بن ابی عمران نے قیس بن مسلم سے اونہون نے طارق سے اونہون نے ابو موسیٰ سے کہ کہا ابو موسیٰ نے خیبر کے یہود روزہ رکھتے تھے عاشورے کے دن اور اوس دن عید ٹھیراتے تھے اور اپنی عورتون کو زیور پہناتے تھے اور اُنکو سنوارتے تھے اور سنگار کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ روزہ رکھو **ف** اوپر کی روایتون سے معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین بھی روزہ رکھتے تھے عاشورہ کا پھر جب مدینہ مین آئے تو یہود کو دیکھا اور رکھنے

قالوا

گئے شاید پیچھے مین ترک کردیا ہو یا یہود کے قول کے موافق جی اوتری ہو یا یہود سے جو مسلمان ہوگئے ہون انکی
تصدیق آپ نے کی ہو یا یہ تواتر اُسکا علم آپ کو ہوا یہ وحی اور صرف اخبار آحاد سے آپ نے روزہ نہین رکھا
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وسئل عن صیام یوم عاشوراء فقال ما علمت ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صام یوما یطلب فضلہ علی الایام الا ھذا الیوم ولا شھرا
الا ھذا الشھر یعنی رمضان ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا عاشورے کے
روزے کا تو انہون نے فرمایا مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہو کسی دن کا اور
دنون مین دن اسیدن کی بزرگی ڈھونڈھنے کو سوا اسدن کے اور نہ کسی ماہ مین روزہ رکھا اوس ماہ کی بزرگی
ڈھونڈھنے کو سوا ماہ رمضان کے (یعنی دنون مین عاشورہ مہینون مین رمضان کو بزرگ جانتے تھے)
عن عبید اللہ بن ابی یزید فی ھذا الاسناد بمثلہ وہی روایت اس سند سے بھی مروی
ہوئی **عن** الحکم بن الاعرج قال انتھیت الی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وھو متوسد
ردائہ فی زمزم فقلت لہ اخبرنی عن صوم یوم عاشوراء فقال اذا رأیت ھلال المحرم
فاعدد وأصبح یوم التاسع صائما قلت ھکذا کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ
قال نعم ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا مین ابن عباس کے پاس پہونچا اور وہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اپنی
چادر پر زمزم کے کنارے سو مین نے کہا خبر دیجیے مجھکو عاشورے کے روزے سے اونہون نے فرمایا جب تم چاند
دیکھو محرم کا تو تاریخین گنتے رہو پھر جب نویں تاریخ ہو اوسدن روزہ رکھو مین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ایسا ہی کرتے تھے اونہون نے کہا ہان **ف** ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہے کہ عاشورا
نویں تاریخ ہے محرم کی اور ابن عباس سے یہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ
رکھا اور لوگون نے عرض کی کہ اوس دن کی تعظیم تو یہود و نصاری کرتے ہین تو آپ نے فرمایا اگر سال آیندہ
آویگا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ نویں تاریخ روزہ رکھینگے پھر آپ کا انتقال ہوگیا غرض انکا مذہب یہی ہے
کہ عاشورہ نویں کو ہے اور جماہیر علمائے سلف و خلف کا مذہب یہ ہے کہ عاشورا دسویں تاریخ ہے اور
یہی قول ہے سعید بن مسیب اور حسن بصری اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور یہی ظاہر احادیث ہے اور
یہی مقتضی لفظ ہے اسلیے کہ عاشورا عشر سے مشتق ہے اور عشر دس کو کہتے ہین اور امام شافعی اور اونکے اصحاب اور
احمد اور اسحاق اور دوسرے علماء کا قول ہے کہ نویں اور دسویں دونون کا روزہ مستحب ہے اس لیے کہ آپ نے دسویں

کا روزہ رکھا تھا اور نویں کی نیت کی تھی کہ آنحضرت میں وفات ہوگئی اور حدیث مسلم میں گذرا ہے کہ افضل صیام بعد رمضان کے صیام شہر اللہ محرم ہے اور علماء نے کہا ہے کہ نویں تاریخ کے روزہ سے غرض یہ تھی کہ اکیلے دسویں کے روزہ میں یہود کی مشابہت تھی **عن** الحکم بن الاعرج قال سألت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وھو متوسد ردآءہ عندزمزم عن صوم عاشوراء بمثل حدیث حاجب بن عمر

ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا پوچھا میں نے ابن عباس رض اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے زمزم کے پاس عاشورے کے روزے کی بہر بیان کیا روایت مثل روایت حاجب بن عمر کی **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم تعظمہ الیہود والنصاری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کان العام المقبل ان شاء اللہ صمنا الیوم التاسع قال فلم یات العام المقبل حتی توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ عبد اللہ بن عباس کہتے تھے جب روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن کا اور حکم کیا اوس کے روزے کا تو لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ یہ دن تو ایسا ہے کہ اُسکی تعظیم کرتے ہیں یہود و نصاری تو آپنے فرمایا جب اگلا سال آویگا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم نویں تاریخ روزہ رکھینگے آخر اگلا سال نہ آنے پایا کہ آپ نے وفات فرمائی **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع وفی روایۃ ابی بکر قال یعنی یوم عاشوراء

ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں باقی رہا سال آیندہ تک تو روزہ رکھونگا میں نویں تاریخ کو اور ابو بکر کی روایت میں یہ ہے کہ اونہوں نے کہا مراد اس سے یوم عاشورا ہے **عن** سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من اسلم یوم عاشوراء فامرہ ان یؤذن فی الناس من کان لم یصم فلیصم ومن کان اکل فلیتم صیامہ الی اللیل

ترجمہ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم کے قبیلہ سے ایک آدمی کو روانہ کیا عاشورے کے دن اور حکم کیا کہ لوگوں کو پکار دے کہ روزہ نہ رکھا ہو وہ رکھ لے اور جو کھا چکا ہو وہ اپنا اسکا پورا کرے رات تک **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ

عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ نَصُومُهُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى طَعَامٍ أَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ ترجمہ ربیع معوذ کے بیٹی ہی روایت ہی کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی صبح کو حکم بھیجا انصار کے گاؤن مین مدینہ کے گرد کہ جس نے روزہ رکھا وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح سے افطار کیا ہو وہ باقی دن پورا کرے (یعنے اب کچھ نہ کھاوے) پھر اوس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے لڑکون کو بھی روزہ رکھواتے تھے اگر اسہ جاتا رہتا اور مسجد کو جاتے تھے اور لڑکون کے لیے گڑیان بناتے تھے انکی پہ جب کوئی رونے لگتا تھا تو اسکو وہی کھیلنے کو دیدیتے تھے یہانتک کہ افطار کا وقت آجاتا تھا **ف** مراد ان دو روایتون کی یہ ہی کہ جو روزہ ذائر روزہ پورا کرے اور جس نے کھالیا ہو وہ اُسدن کے ادب سے پہر افطار کیوقت کچھ نہ کھاوے جیسے یوم الشک مین جو روز کے شروع مین کچھ کھا چکا ہو اور پہر معلوم ہوجاوے کہ یہہ دن رمضان کا ہے اوسکو بھی شام تک کچھ نہ کھانا چاہیے اور چھوٹے لڑکون کو اسلیے روزہ رکھواتا ہے کہ عادت پڑے عبادت کی اگرچہ وہ غیر مکلف ہین **عَنْ** خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ سَأَلْتُ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولَهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَنَصْنَعُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَنَذْهَبُ بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ تُلْهِيهِمْ حَتَّى يُتِمُّوا صَوْمَهُمْ ترجمہ خالد بن ذکوان نے پوچھا ربیع بنت معوذ بن عفرا سے عاشورہ کے روز کیوتو اونہون نے کہا کہلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گاؤن مین اور ذکر کی حدیث مانند بشر کی مگر اس مین اتنا کہا کہ بنا دیتے تھے ہم لڑکون کے لیے کہلونا اون ہی اور اُن کو اپنے ساتھہ لے جاتے تھے پہر جب وہ کھانا مانگتے تھے تو ہم وہی کہلونا انکو دیدیتے تھے اور وہ اُن کو غافل کر دیتا تھا یہانتک کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے

باب تحریم صوم یوم العیدین عیدین مین روزہ حرام ہونے کا بیان

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم عن صیامہما یوم فطرکم من صیامکم والآخر یوم تاکلون فیہ
من نسککم ترجمہ ابی عبید مولی ابن ازہر نے کہا کہ حاضر ہوا مین عید مین عمر بن خطاب کے ساتھ
اور آپ آئے اور نماز پڑہی پہر فارغ ہوئے اور خطبہ پڑہا لوگون پر اور فرمایا کہ یہ دونون دن ایسے ہین کہ
منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مین روزہ رکہنے سے اور یہ دن آجکا تمہارے افطار کا ہے
بعد روزون کے (یعنی رمضان کے) اور دوسرا دن ایسا ہے کہ تم اس مین اپنی قربانیون کا گوشت کہاتے
ہو ف روزہ عید فطر اور عید اضحی کا باجماع علما حرام ہے ہر حال مین خواہ روزہ نذر کا ہو یا نفل کا
یا کفارہ وغیرہ کا اور اگر خاص اونہی کیطرف تعیین کرکے نذر کرے قصداً تو امام شافعی اور جمہور کے نزدیک
نذر اوسکی منعقد نہین ہوتی اور نہ اوسکی قضا لازم ہوتی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نذر لازم ہوتی ہے
اور قضا اوس کی واجب ہے اور اگر اوسی دن روزہ رکہہ لے تو نذر پوری ہوجاتی ہے اور یہ تمام ائمہ کے
خلاف ہے اکذا قال النووی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نہی عن صیام یومین یوم الاضحی ویوم الفطر ترجمہ ابو ہریرہ نے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو دن کے روزون سے ایک عید البقر اور دوسرے عید الفطر
مین عن قزعۃ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہما قال سمعت منہ حدثنا
فاعجبنی فقلت لہ انت سمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاقول علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لم اسمع قال سمعتہ یقول لا یصلح الصیام فی یومین یوم الاضحی
ویوم الفطر من رمضان ترجمہ قزعہ نے ابی سعید سے روایت کی کہ اونہون نے کہا سنا مین نے اون
سے ایک حدیث کو کہ مجہہ بہت پسند آئی اور مین نے کہا اون سے کہ کیا تمنے سنا ہے اسکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے تو اونہون نے کہا کہ کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایسی بات کہون
گا جو آپ نے نہین فرمائی اور جو مین نے نہین سنی کہا اونہون نے کہ سنا مین نے اون کو کہ فرماتے تہے کہ روزہ
درست نہین ان دو دن مین ایک عید اضحی مین اور دوسرے عید الفطر مین رمضان کی عن ابی سعید
الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام یومین یوم الفطر ویوم النحر ترجمہ
ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دن کے روزون سے
عید فطر اور عید اضحی کے عن زیاد بن جبیر قال جاء رجل الی ابن عمر رضی اللہ عنہما

فقال انی نذرت ان اصوم یوما فوافق یوم اضحی او فطر فقال ابن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما امر اللہ بوفاء النذر ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم ھذا الیوم
ترجمہ زیاد بن جبیر نے کہا ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس اور کہا کہ میں نے نذر کی ہے کہ ایک دن روزہ رکھوں
اور وہ دن موافق ہو اعید اضحی یا فطر کے تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ اللہ پاک نذر پورا کرنے کا حکم
فرماتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسدن کی روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہیں **ف** یعنی ابن عمر
نے اُس کے جواب سے کنارہ کیا اور بیان فرمایا کہ اس میں دلیلیں معارض ہیں اور جو عید کے دن کی نذر معین
کرے اوس کی تحقیق اوپر ابھی بیان ہو چکی ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت نہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صومین یوم الفطر ویوم الاضحی **حضرت** عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اور عید اضحے کی روزے
سے **باب** تحریم صوم ایام التشریق وبیان انہا ایام اکل وشرب وذکر اللہ عز وجل
ایام تشریق میں روزہ حرام ہونیکا بیان **عن** نبیشۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایام التشریق ایام اکل وشرب **ترجمہ** نبیشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایام تشریق کے کھانے پینے کے دن ہیں **عن** خالد الحذاء حدثنی ابو قلابۃ عن ابی ملیح عن نبیشۃ
قال خالد فلقیت ابا ملیح فسالتہ فحدثنی بہ فذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمثل حدیثہم وزاد وذکر اللہ تعالی **ترجمہ** ابو الملیح نے وہی مضمون روایت کیا
مگر اس میں یہ ہے کہ یہ دن کہا نے پینے کے ہیں اور یاد الٰہی کے **عن** کعب بن مالک عن ابیہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ واوس بن الحدثان ایام التشریق فنادی انہ
لا یدخل الجنۃ الا مؤمن وایام منی ایام اکل وشرب **ترجمہ** کعب کو اور اوس بن حدثان کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں بھیجا کہ پکار دیں کہ جنت میں کوئی نہ جاویگا سوا مومن کے
اور منی کے دن کہانے پینے کے ہیں **عن** ابراہیم بن طہمان بہذا الاسناد غیر
انہ قال فنادیا **ابراہیم** سے یہی مضمون مروی ہوا مگر اوس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تم دونو پکار
دینا **باب** کراہۃ افراد یوم الجمعۃ بصوم لا یوافق عادۃ کہ ایک جمعہ کو روزہ رکھنے
کی کراہت **عن** محمد بن عباد بن جعفر قال سالت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ

وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ ترجمہ محمد نے کہا پوچھا مین نے جابر سے اور وہ طواف کرتے تھے بیت اللہ کا کہ کیا منع فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے اُنھون نے کہا کہ ہان قسم ہے اس بیت کے رب کی **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون دوسری سند سے مروی ہوا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ ابو ہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکھے اکیلے جمعہ کا مگر آگے اوس کے بھی رکھے یا اوسکے پیچھے بھی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کوئی خاص نہ کرے جمعہ کی رات کو سب راتون مین جاگنے اور نماز کے ساتھہ اور نہ خاص کرے اوس کے دن کو سب دنون مین روزے کے ساتھہ مگر یہ کہ روزہ رکھتا ہو وہ ہمیشہ اور اُس مین جمعہ آجاوے **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ جمہور اصحاب شافعی کا قول یہی ہے کہ خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر ایسا ہو کہ کسی تاریخ مین وہ ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور اوس دن جمعہ آگیا تو مضائقہ نہین اور اسی طرح مثلاً اوس نے نذر کی کہ جسدن بیمار اچھا ہوگا روزہ رکھون گا اور وہ شب جمعہ کو اچھا ہوگیا تو حرج نہین یا ایک روزہ اوس کے آگے یا ایک پیچھے ملا لیا تو بھی مکروہ نہین اور امام مالک نے جو موطا مین کہا ہے کہ مین نے کسی اہل علم سے نہین سنا جو جمعہ کے روزے کو منع کرتا ہو تو شاید اون کو یہ حدیثین نہ پہونچی ہون پس وہ معذور ہین اور ہم کو اتباع حدیث ضرور ہے نہ اتباع کسی امام کا علی الخصوص جب حدیث کے خلاف ہو چنانچہ داودی نے جو امام مالک کے شاگردون مین ہین اُنھون نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث اُنکو نہین پہونچی اگر پہونچتی تو وہ اوس کے خلاف کبھی نہ کرتے اور یہی گمان ہین سب ائمہ کے ساتھہ جو مسائل اُنکے حدیث کے خلاف ہین ورنہ کوئی اون مین جان بوجھہ کر مخالفت حدیث کی نہین کرتا اور امت کو ضرور ہے کہ جب حدیث نبی معصوم کی پاوے پھر کسی کی تقلید نہ کرے یہی سبیل مؤمنین ہے اور یہی طریق مصنفین اگرچہ بڑے بڑے ائمہ متعصبین اور حکمت اس نہی مین شاید یہ ہو کہ یہ دن

دعا اور ذکر و عبادت اور نہلانے اور نہلانے کا ہے اور نماز کو سو رہ جانے کا اس لیے افطار بہتر ہوا کہ یہہ
وظائف بخوبی ادا ہون اور بدن گویا نظیر ہے عرفہ کے عرفات والون کے لیے کہ اُسدن بہی حاجیون
کو افطار اولی ہے پس اس مین بہی افطار مستحب ہی اور جب ایک دن قبل یا بعد اس کے روزہ رکھ لیا تو یہ
روزہ گویا کفارہ ہوگیا اون وظیفون کا جن مین بہ سبب روزے کے قصور ہوا پس کراہت جاتی رہی اور اس
حدیث مین تصریح ہے کہ تخصیص شب جمعہ کی بہی نہ کرے کہ اس شب مین قیام کرے اور نماز پڑہے اور اور دنون
مین نہ کرے اور معلوم ہوا اس سے صلوۃ الرغائب کا بدعت ہونا اللہ تعالی اوسکی احداث کرنیوالے کو برباد
کرے اور معلوم ہوا کہ وہ نماز بدعت اور جہالت ہی اور سراپا ضلالت ہی اور اس مین بہت منکرات
و محدثات ہین اور ایک جماعت نے اماموں کی اوسکی مذمت اور قباحت مین تصانیف نفیسہ کیہی ہین اور
اوس کو سراپا فسق و گمراہی اور ضلالت و موجب دوزخ ہونا ہی لکہا ہی اور اُس کے مرتکب کو سراپا ضال اور
اہل ضلال لکہا ہے انتہے ماقی النووی بنوع تغیر **مترجم** کہتا ہی یہی حکم ہے اون اوراد و
وظائف کا جو لوگون نے احداث کر لیے اور شارع علیہ الرحمہ سے اوسکی کوئی سند نہین جیسے دعائے
گنج العرش اور دعائے سیفی اور درود اکبر اور دلائل الخیرات اور حزب البحر اور حزب البر وغیرہ کہ اُن سب
سے موسن متبع سنت کو اجتناب لازم ہی اور اوسکو منجملہ وظائف و اوراد سمجہنا اور عبادۃً اُنکی قرارت
کرنا اور اوسپر امیدوار ثواب ہونا گویا گہوڑا کہو کر اضافہ کے فرد گذر انا ہے **باب** بیان
نسخ قول اللہ تعالی وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین اس آیت کے منسوخ ہونیکا بیان
وعلی الذین یطیقونہ **عن** سلمۃ بن الاکوع قال لما نزلت ہذہ الآیۃ وعلی الذین یطیقونہ
فدیۃ طعام مسکین کان من اراد ان یفطر ویفتدی حتی نزلت الآیۃ التی بعدہا فنسختہا
سلمہ بن الاکوع نے کہا جب یہ آیت اوتری وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین یعنے جو
لوگونکو طاقت ہی روزے کی وہ فدیہ دیدین ہر روزہ کے بدلی ایک مسکین کو کہانا تو جو چاہتا تہا افطار کرتا
تہا یعنے رمضان مین اور فدیہ دے دیتا تہا اور یہی حکم رہا یہانتک کہ اسکے بعد کی آیت اوتری اور
اُس نے اس آیت کو منسوخ کر دیا یعنے اب روزہ ضرور رکہنا ہوا طاقت والے کو اور فدیہ دینا درست نہین
عن سلمۃ بن الاکوع انہ قال کنا فی رمضان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من شاء صام ومن شاء افطر فافتدی بطعام مسکین حتی انزلت ہذہ الآیۃ

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وسلمہ بن اکوع نے کہا کہ ہم رمضان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین یہ عادت رکھتے تھے کہ جس نے چاہا روزہ رکھا اور جس نے چاہا افطار کیا اور فدیہ دیا ایک مسکین کا کھانا یہانتک کہ اوس کے بعد کی آیت اور تری فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنے جو شخص اس مہینہ کو پاوے ضرور ہے کہ روزہ ہی رکھے ف یعنے اس بعد کی آیت سے وہ فدیہ والی آیت منسوخ ہوگئی اور جمہور کا یہی قول ہے جیسے سلمہ کی روایت مین ہے اور ابن عمر اور جمہور کا یہ بھی قول ہے کہ جو طاقت روزہ کی نرکھتا ہو بسبب بوڑھاپے کے وہ فدیہ دیدیوے اور ایک جماعت کا سلف کی اور مالک اور ابو ثور اور داود کا قول ہے کہ فدیہ دینا مطلق منسوخ ہوگیا خواہ بوڑھا ہو یا جوان اور جو بوڑھا ایسا ہو کہ روزہ کی طاقت نہین رکھتا اوسپر بھی کھانا دینا مسکین کو واجب نہین اور مالک نے اوس کے لیے کھانا دینا مستحب کہا ہے اور قتادہ نے کہا یہ رخصت تھی بوڑھے کے لیے جو قدرت روزہ کی رکھتا تھا پھر یہ رخصت منسوخ ہوگئی اور اسی کے حق مین یہ رخصت باقی رہی جو طاقت نہین رکھتا اور ابن عباس وغیرہ نے کہا ہے کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت فدیہ کی بوڑھے اور بیمار کے لیے جو روزہ نہین رکھ سکتے اور اُنکو فدیہ دینا چاہیے اور اس صورت مین گویا لفظ اَنْ یہان محذوف ہوگا یعنے وَعَلَى الَّذِينَ لَا يُطِيقُونَهُ اَنْ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور اس صورت مین آیت محکم ہوگی منسوخ نہ ہوگی مگر مریض جب اچھا ہوجاوے تو قضا کرے مگر بوڑھا پر قضا واجب نہین صرف فدیہ ہی کافی ہے اور اکثر علما کا قول ہے کہ بیمار کو فدیہ دینا ضرور نہین صرف قضا اوسپر واجب ہے کہ بعد صحت کے قضا کرے اور زید بن اسلم اور زہری اور مالک نے کہا ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور نازل ہوئی ہے مریض کے حق مین جو افطار کرے اور پھر اچھا ہوجاوے اور قضا نہ کرے یہانتک کہ دوسرا رمضان آجاوے پھر دوسرے رمضان کے روزے رکھلے اور بعد رمضان کے قضا بھی کرے اور فدیہ بھی دیوے اور فدیہ ہر روزے کے بدلے ایک مدگیہون ہے جو قریب ایک سیر کے ہے مگر جو مریض ایسا ہو کہ ایک رمضان مین روزہ قضا کیا اور بیماری اوسکی دوسرے رمضان تک برابر رہی تو وہ فدیہ ندے صرف قضائے روزہ ہی کافی ہے اور ان سب صورتون مین يُطِيقُونَهُ کی ضمیر صوم کیطرف راجع ہے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ضمیر اوسکی راجع ہے اطعام کیطرف یعنے جو لوگ اطعام کی طاقت رکھتے ہین وہ فدیہ دیوین اور روزہ کیطرف راجع نہین اور اون کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے اور عام اور جمیع علما کا قول ہے کہ اطعام ہر روزہ کا ایک مُد ہی اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے دو مد کہین ہین اور صاحبین کا بھی

قول یہی ہی اور شہب مالکی نے کہا ہی کہ ایک مداور تلث مد کا ہی اہل مدینہ کی سوا اور جمہور علما کا قول ہی کہ
وہ مرض جسمین افطار روا ہی ایسا ہونا ضرور ہی کہ روزہ سی اوس مین مشقت ہو اور بعض نے کہا ہی کہ ہر مرض
کو افطار روا ہی کذا قال القاضی عیاض علی ما نقلہ النووی **باب** جواز تاخیر قضاء رمضان
مالم یجی رمضان اخر لمن افطر بعذر کمرض و سفر و حیض ونحو ذلک ایک رمضان کی قضا
مین دوسرے رمضان تک تاخیر روا ہونیکا بیان اوس شخص کے لیے جو کسی عذر سی جیسے مرض اور
سفر اور حیض وغیرہ کے **عن** ابی سلمۃ قال سمعت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا تقول کان
یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضیہ الا فی شعبان الشغل من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم او برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ابی سلمہ** نے کہا سنا مین نے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہ فرماتی تہین کہ مجہہ پر جو رمضان کے روزے قضا ہوتے تہے تو مین اُن کو
قضا نکر سکتی تہی مگر شعبان مین اور وجہ اسکی یہ تہی کہ مین مشغول رہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین (اور فرصت نپاتی تہی) **عن** یحیی بن سعید بہذا الاسناد غیر انہ قال و
ذلک لمکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **یحیی** سی یہی روایت مذکور ہوئی اس سند سے
مگر اوس مین یہ ہی کہ یہ تاخیر قضا کی رمضان کی شعبان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے
سبب سے **عن** یحیی بن سعید بہذا الاسناد وقال فظننت ان ذلک لمکانہا من النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یحیی یقولہ **ترجمہ** یحیی سی اس اسناد سی یہی مروی ہوا اور اوسمین یحیی
نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ یہ تاخیر اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے سبب سے ہوتی ہوگی
عن یحیی بہذا الاسناد ولم یذکر فی الحدیث الشغل برسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم **یحیی** سی یہی روایت مروی ہوئی مگر اوسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور
مشغولی کا ذکر نہین **عن** عائشۃ انہا قالت انکانت احدانا لتفطر فی زمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فما تقدر ان تقضیہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی
یاتی شعبان **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ ہمسے ایک ایسی تہی کہ افطار کرتی
تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور قضا نہ کر سکتی تہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہہ یہانتک کہ شعبان آجاتا تہا **فائدہ** یعنے جناب ام المومنین رضی اللہ عنہا

ہمیشہ حضرت کی خدمت میں حاضر رہتی تہیں اور منتظر رہا کرتی تہیں ہر وقت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کبھی دست بجالاویں اور یہ معلوم نہ تہا کہ آپ کسوقت اون کا ارادہ فرماتے ہیں اور اجازت دینے
کی اسلیے نہ لیتی تہیں کہ شاید آپ اجازت تو دیدیں مگر یہ آپ کو حاجت ہو اور آپ کو اس سے تکلیف
گذری اور یہ کمال ادب تہا آپ کا اور کمال رضاجوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علما کا
اتفاق ہے کہ عورت کو نفل روزہ جائز نہیں جب اوس کا شوہر گھر میں ہو مگر اوسکی اجازت سے اور حضرت
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شعبان میں اسلیے فرصت پاتی تہیں کہ آپ خود رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اوس میں اکثر روزے رکہتے تہے اور تاخیر قضا کی مدت بہی قریب اختتام پہنچتی تہی اور مذہب
امام مالک اور ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر سلف وخلف کا یہی ہے کہ قضا رمضان کا پورا
کرنا تاخیر کے ساتہہ جائز ہے یعنی یہ واجب نہیں کہ اول شوال ہی میں اوسے پورا کرے بلکہ پورے سال
میں جب چاہے ادا کرلے اور اس فرض کو اپنے ذمہ پر سے جب چاہے اوتار لے اور ان لوگوں کا قول ہے
کہ تاخیر اوس کی شعبان سے آگے روا نہیں اسلیے کہ اوس کے بعد رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اوس میں
قضا نہیں ہوسکتی اور داؤد ظاہری کا مذہب ہے کہ عید کے دوسرے ہی روز سے قضا کے روزے رکہنا ضرور
ہے اور روایت ام المومنین حضرت عائشہ کی اسے راضی ہوا اون سے داؤد پر حجت ہے اور جمہور نے کہا ہے
کہ البتہ جلدی کرنا قضا میں مستحب ہے اور جس نے افطار کیا رمضان میں کسی عذر کے سبب اور وہ عذر
اوسکا مثلاً بیماری یا حیض ونفاس وغیرہ یہانتک باقی رہا کہ وہ مرگیا یا مرگئی تو اوسپر نہ روزہ ہے نہ فدیہ
نہ اوسکی طرف سے دوسرا کوئی روزہ رکہے نہ دوسرا فدیہ دیوے اور جو رمضان کی قضا رکہے تو مستحب ہے کہ پے
در پے رکہے اور اگر الگ الگ بہی رکہا تو عند الجمہور جائز ہے اسلیے کہ روزے کا اطلاق اوسپر بہی ہے

باب قضاء الصوم عن الميت میت کیطرف سے روزے رکہنے کا بیان **عن** عائشة
رضي الله تعالى عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من مات وعليه صيام صام
عنه وليه ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو مرجاوے اور اوسپر روزے ہوں اوسکا ولی اوسکی طرف سے روزے رکہے **عن** ابن عباس
رضي الله عنهما ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت ان امي ماتت
وعليها صوم شهر افقال ارأيت لو كان عليها دين اكنت تقضينه قالت نعم قال

فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ ابن عباس نے کہا کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اوس نے عرض کی کہ میری ماں مرگئی ہے اور اوسپر ایک ماہ کی روزے ہے آپنے فرمایا کہ بھلا دیکھ تو اگر اوسپر کچھ قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوس نے عرض کی کہ ہان آپنے فرمایا کہ پھر اللہ تعالی کا قرض سب سے پہلے ادا کرنا ضرور ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِيْهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُقْضٰى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ جَمِيْعًا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ حِيْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ترجمہ ابن عباس نے کہا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری ماں مرگئی ہے اور اوسپر ایک ماہ کے روزے ہین کیا مین اوس کی قضا رکھون آپنے فرمایا کہ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم ادا کرتے یا نہین اوس نے کہا کہ ہان ادا کرتا آپنے فرمایا پھر اللہ تعالی کا قرض تو ضرور ادا کرنا چاہیے اور سلیمان نے کہا کہ حکم اور سلمہ بن کہیل دونون نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوے تھے جب یہ حدیث بیان کی مسلم الفقیہ نے تو اون دونون نے کہا سنا ہمنے مجاہد سے کہ وہ بیان کرتے تھے یہی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ سعید اور مجاہد اور عطاء نے ابن عباس سے یہی روایت بیان فرمائی عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ اَكَانَ يُؤَدِّيْ ذٰلِكَ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُقْضٰى قَالَ نَصُوْمِيْ عَنْ اُمِّكِ سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور اوسپر نذر کا روزہ تہا کیا مین اوسکیطرف سے روزہ رکھون پھر آپنے وہی قرض کی مثال فرمائی جو اوپر گذری عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ

إِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ
عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا
قَالَ حُجِّي عَنْهَا ترجمہ بریدہ نے کہا ہم بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک عورت
آئی اور اُس نے عرض کی کہ میں نے ایک لونڈی خیرات میں دی تھی اپنی ماں کو اور میری ماں مرگئی آپ
نے فرمایا کہ تیرا ثواب ہوگیا اور پھر وہ لونڈی تیرے پاس آگئی بہ سبب میراث کی اوس نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اُسکیطرف سے روزہ رکھوں آپ نے فرمایا کہ ہاں
روزے رکھو اوسکیطرف سے اوس نے عرض کی کہ میری ماں نے حج نہیں کیا تھا آپ نے فرمایا اوسکی طرف
سے حج بھی کرو **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ **عبداللہ** بن بریدہ نے
اپنے باپ سے وہی روایت کی مگر اسمیں دو ماہ کے روزے مذکور ہیں **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ
ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ
وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ **وہی** مضمون ہے مگر اس میں دو ماہ کے روزے مروی ہیں **عَنْ** سُفْيَانَ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ **سفیان** سے وہی روایت مروی ہے مگر اسمیں دو ماہ کے
روزے مروی ہیں **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ **سلیمان** سے وہی روایت مروی ہوئی اور
اوس میں ایک ماہ کے روزے مروی ہیں **ف** امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ مستحب ہے ولی میت کو
میت کیطرف سے روزہ رکھنا اور جب ولی نے روزہ رکھ لیا تو اطعام مسکین کی کچھ ضرورت نہیں اور
میت بری الذمہ ہوگیا اور یہی قول صحیح اور مختار ہے اور اسی قول کو اون اصحاب شافعی نے صحیح
و محقق کہا ہے جو فقہ اور حدیث دونوں کے جامع ہیں اور یہی قول موافق ہے ان حدیثوں کے جو صحیح
ہیں اور صریح اوسپر دلالت کرتی ہیں اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ جو مرجاوے اور اوسپر روزے ہوں تو
اوسکی طرف سے کھانا کھلایا جاوے یہ حدیث ثابت نہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو اس کی تطبیق اس طرح
ہے کہ دونوں امر جائز ہوں اور ولی مختار ہو کہ چاہے اطعام کرے چاہے روزہ رکھے اور ولی سے مراد قریب
ہے خواہ عصبہ ہو خواہ وارث ہو یا اور کوئی ہو اور ان روایتوں سے کئی امور معلوم ہوئے **اوّل**

جواز صوم کا ہیت کیطرف سے دوسری اجنبیہ عورت کی بات سننی ضرورت شرعی مین تیسری صحت
قیاس کی اسلیے کہ آپ نے حقوق الٰہی کو حقوق عباد پر بغیر دین پر قیاس کیا اور اس ہیت کیطرف سے
ادائے دین بھی ثابت ہوا اور اوسپر اجماع امت ہے اور ادای دین اگر غیر قرابت والے کیطرف سے
ہو جب بھی روا ہے چوتھی یہ بھی معلوم ہوا کہ جو چیز کسی غریب پر صدقہ کری اور پھر وہ میراث کے سبب سے
لوٹ آوے تو اوسکا لینا روا ہے بلا کراہت بخلاف اس کے کہ اوسچیز کو خریدے کہ یہ منع ہے پانچوین معلوم
ہوا کہ نیابت ہیت کی حج مین جائز ہے اور اسیطرح نیابت اوسکی جو ایسا بیمار ہو کہ امید صحت نہ کہتا ہو

باب نَدْبِ لِلصَّائِمِ اِذَا دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ وَلَمْ یُرِدِ الْاِفْطَارَ اَوْ شُوْتِمَ اَوْ قُوْتِلَ اَنْ یَّقُوْلَ
اِنِّیْ صَائِمٌ وَاللّٰہُ یُکَرِّہُ مَوْمَہٗ عَنِ الرَّفَثِ وَالْجَھْلِ وَنَحْوِہٖ صائم کو مستحب ہی کہ جب کہا نیکو بلایا جاوے
یا کوئی گالی دیوے یا لڑنے آوے تو کہدیوے کہ مین صائم ہون اور اپنے روزی کو بیہودہ باتون وغیرہ سے
پاک رکھے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ
اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَّھُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ **ابی ہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو بلاوین کہانے کو اور وہ روزی سے ہو تو کہدیوے کہ مین روزے
سے ہون **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رِوَایَۃً اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ یَوْمًا صَائِمًا فَلَا
یَرْفُثْ وَلَا یَجْھَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَہٗ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ **ترجمہ ابوہریرہ**
رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ جو شخص روزی سے ہو وہ فحش نہ بکے اور جہالت نہ کرے اور اگر کوئی اوسکو
برا کہے یا لڑے تو کہدے کہ مین روزے سے ہون مین روزی سے ہون **ف** یعنی اوس کو خبر دیدے
کہ مین گالی گلوچ کے لائق نہین اور اگر دعوت مین کوئی بلاوی تو یہی عذر روزی کا بیان کردے پھر اگر وہ
نہ مانین اور بلاوی تو جانا لازم ہے اور کہانا نہ کہاوے اور روزہ اوس کے نہ کہانیکا عذر ہے اور جسپر
روزہ نہ ہو اوسکو کہانے مین کچھ عذر نہین اور اوسکو کہانا لازم ہے اور اصحاب شافعیہ کا یہ بھی قول ہی
کہ اگر صاحب خانہ جبر کرے اور روزہ نفل ہو تو افطار کر ڈالنا مستحب ہی اور اگر صوم واجب ہو تو فطر حرام
ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اظہار عبادات نافلہ کا خواہ صوم ہو یا صلوۃ وغیرہ وقت ضرورت کی
جائز ہے اور ضرورت اظہار نہ ہو تو اخفا اوسکا مستحب ہی اور اس مین حسن معاشرت اور اصلاح ذات البین
اور دلخوشی ہے دوستون کی اور یہ جو فرمایا کہ جو لڑے اس سے بولدے کہ مین روزی سے ہون اس مین

اوسکا باز رکھنا ہے زیادتی سے اور غالبًا وہ چپ ہوجاتا ہے اور گالی گلوچ سے ہر شخص کو بچنا ضرور ہے مگر روزہ دار کو اور بھی زیادہ تاکید ہے اس سے دور رہنے کی **باب** فضل الصیام روزے کی فضیلت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عزوجل کل عمل ابن ادم لہ الا الصیام ھو لی وانا اجزی بہ فوالذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر عمل آدمی کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے واسطے ہے اور مین اوس کا بدلا دیتا ہون اور قسم ہے اوس خدا کی کہ جان محمدؐ کی اوسکے ہاتھ مین ہے کہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ اچھی ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصیام جنۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے ف یعنے بچاتا ہے شہوت وغضب کو فساد سے **عن** ابی صالح الزیات انہ سمع ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن ادم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ والصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث یومئذ ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرؤ صائم انی صائم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ یوم القیمۃ من ریح المسک وللصائم فرحتان یفرحھما اذا افطر فرح بفطرہ واذا لقی ربہ فرح بصومہ ابوصالح زیات سے روایت ہے کہ اونہون نے سنا ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ یون تو ہر عمل بنی آدم کا اوس کے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور مین ہی اوسکا بدلا دون گا اور روزہ سپر ہے پھر جب کسیکو روزہ ہو تو اوس دن گالیان نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے پھر اگر کوئی اوسے گالی دے یا لڑنے کو آوے تو کہدے کہ مین روزے سے ہون اور قسم ہے اوس پروردگار کی کہ محمدؐ کی جان اوس کے ہاتھ مین ہے کہ بیشک بو صائم کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے آگے زیادہ پسندیدہ ہے قیامت کو دن مشک کی خوشبو سے اور صائم کو دو خوشیان ہین جن سے وہ خوش ہوتا ہے وہ اپنے افطار سے دوسری خوش ہوگا وہ جب ملے گا اپنے پروردگا

ف ایک قول یہ ہے کہ جہنم سے

سے اپنی روزی کے سبب سے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن ادم یضاعف الحسنۃ عشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فیہ اطیب عند اللہ من ریح المسک

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر عمل آدمی کا دونا ہوتا ہے اسطرح کہ ایک نیکی دس تک ہوجاتی ہے یہانتک کہ سات سو تک بڑہتی ہے اور اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ روزہ سو وہ خاص میری لیے ہے اور مین خود اوسکا بدلہ دیتا ہون اس لیے کہ بندہ میرا اپنی خواہش اور کہانا میرے لیے چہوڑ دیتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیان ہین ایک خوشی اوسکے افطار کی وقت دوسری خوشی ملاقات پروردگار کیوقت اور البتہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہی بوئی مسک سے **فائدہ** اللہ کے لیے روزہ خاص ہے یعنے اُس مین چونکہ ظاہر مین کوئی صورت نہین صرف ایک امر عدمی ہے اسلیے اُس مین ریا وسمعہ کو دخل بہت کم ہے اور نفس کو اُسمین مطلق حظ نہین اور گویا تشبیہ ہے ملائکہ کے ساتھ بلکہ رب العلمین کے ساتھ کہ کہانے پینے سے بے پرواہ ہونا اوسی کی شان ہی اور اُس سے بڑی عظمت روزہ کی معلوم ہوئی اور بو کہ اوسکی مسک سے زیادہ پسندیدہ فرمایا جیسے شہیدون کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا ہوگا اور بو مسک کی اور قسم فرمائی اللہ پاک کی ہاتھہ کی معلوم ہوا کہ اوس تعالیٰ کو ہاتھہ ہین اور نافی اسکا منکر احادیث ہی اور جیسی اور اُسکا ہاتھہ ویسا ہی ہے جیسی اُسکی ذات ہی یعنے کیفیت اُسکی ذات کی معلوم نہین اور تاویل اوسکی قدرت وغیرہ سے باطل ہے اور قول ہے معتزلہ کا اور قدریہ کا جیسی وصیت کی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر مین اور اس تاویل سے ابطال اوسکی صفات کا لازم آتا ہے غرض سومن کو ضرور ہے کہ ہاتھہ اور قدم اور ساق وغیرہ جو قرآن وحدیث مین آئی ہین اُن سب کے ظاہر معنے پر ایمان رکھنا اور اُسکی کیفیت خدا کو سونپنا اور بلا تاویل وبلا تعطیل اوسپر ایمان لانا یہی سلف کا طریقہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قسم یونہی کہایا کرتے پہر کسی روایت مین کسی صحابی سے یہ مروی نہین کہ اونہون نے پوچہا ہو یا تعجب کیا ہو ہاتھہ پر اللہ پاک کے یا آپ نے کوئی تاویل اصحاب کو بتلائی ہو یا کسی سلف صحابہ وتابعین نے کوئی تاویل کی غرض صحابہ وتابعین سے ایک حرف بہی اُسکی تاویل مین مروی نہین

بیان اللہ کے ہاتھون اور اسکی صفتون کا

حالانکہ سب ان آیات واحادیث کو عوام وخواص مین بلا تکلف روایت کرتے چلے آئے ہین پس جو وہ لوگ معنے سمجھتے ہے وہی ٹھیک ہین اور وہی مراد الٰہی اور مقصود رسالت پناہی ہے ورنہ شارع کو ضرور بتلانا کہ اگر کچھ اور مراد ہوتا تو اوسکو بیان فرماتے ومن ادعی خلاف ھذا فعلیہ البیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّ الصَّوْمَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَیْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَرِحَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ **ترجمہ** ابوہریرہ اور ابوسعید نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ روزہ میری لیے ہے اور مین اوسکا بدلا دونگا اور روزہ دار کو دو خوشیان مین اوا جب افطار کرتا ہے خوش ہوتا ہے دوسرے جب ملاقات کرتا ہے اللہ عزوجل سے جب خوش ہوتا ہے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اوسکے ہاتھہ مین ہے کہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ تعالی کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے **فائدہ** افطار کیوقت یہ خوشی ہے کہ پروردگار کی تایید اور توفیق سے ایسی عمدہ عبادت نے سرانجام پایا اور نعماے دنیوی نے الحال حلال ہوے اور لذائذ اخروی کا امیدوار بنایا اور پروردگار کی ملاقات کے وقت یہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے فضل وکرم سے اس عبادت کو قبول کیا اور جس اجر وثواب کا وعدہ تہا وہ پورا ہوا **عَنْ** ضِرَارِ بْنِ مُرَّۃَ وَھُوَ اَبُوْ سِنَانٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ اِذَا لَقِیَ اللّٰہَ فَجَزَاہُ فَرِحَ ضرار سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ جب ملاقات کریگا اللہ پاک سے اور اللہ تعالی اسکو بدلا دیوے گا وہ خوش ہوگا **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یُدْخَلُ مِنْہُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا یَدْخُلُ مَعَھُمْ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ فَیَدْخُلُوْنَ مِنْہُ فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُھُمْ اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْہُ اَحَدٌ **ترجمہ** سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک دروازہ ہے اسکو ریان کہتے ہین (یعنے سیراب کرنے والا) اسی مین سے جاوینگے روزہ دار قیامت کے دن اور کوئی اُن کے سوا اوس مین سے نہ جانے پائیگا اور پکارا جاوے گا کہ روزہ دار کہان ہین پہر وہ سب اوسمین سے چلے جاوینگے پہر جب انکے مین کا اخیر آدمی بہی داخل ہوجاوے گا وہ بند ہوجاویگا کہ اور کوئی اس مین

نجاری ف بعضی روایتون مین آیا ہے کہ جب دون مین کا اول آدمی داخل ہوجاوے گا جب بند ہوگا
اور یہہ وہم ہے چنانچہ تصریح کی ہے اوسکی قاضی عیاض نے (نووی) اور اس مین بڑی فضیلت اور
کرامت روزہ کی مذکور ہوئی **باب** فَضْلِ الصِّيَامِ فِي سَبِيلِ اللهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ بِلَا ضَرَرٍ وَلَا تَفْوِيتِ
حق جہاد مین جو طاقت رکھتا ہو اوسکو روزہ کی فضیلت **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا
بَاعَدَ اللهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا **ابوسعید** رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہین جو ایک دن روزہ رکھے اللہ کی راہ مین (یعنے
جہاد مین) مگر دور کردیتا ہے اللہ پاک اوس دن کی برکت سے اوس کے مونہہ کو ستر برس کی راہ دوزخ سے
عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **سہیل** سے بھی یہی روایت اس اسناد سے مروی ہوئی **عَنْ**
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ
اللهِ بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ خَرِيفًا **ابوسعید** نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ مین دور کرتا ہے اللہ اوس کے مونہہ کو ستر برس کی راہ تک دوزخ
سے ف فی سبیل اللہ سے ہر جگہہ جہاد مراد ہے اور روزہ اوسکا افضل ہے جو طاقت رکھتا ہو کہ باوجود
روزہ کے غزو کے کاروبار مین سست نہو **باب** جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِنَ النَّهَارِ قَبْلَ
الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَالْأَوْلَى إِتْمَامُهُ روزہ نفل کی نیت دن سے
درست ہونا قبل زوال کے اور روزہ نفل کا توڑنا جائز ہونا بغیر عذر کے اور پورا کرنا اوسکا اولی ہے اس کا
بیان **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عِنْدَنَا
شَيْءٌ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُهْدِيَتْ لَنَا
هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ
قَالَ هَاتِيهِ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثَ
مُجَاهِدًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا

وان شاء امسک کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانون کی ماں فرماتی ہین کہ مجھ سے ایک دن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے تو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
کچھ نہین ہے تو آپنے فرمایا کہ مین روزے سے ہون پھر آپ باہر تشریف لیگئے اور ہمارے پاس کچھ حصہ آیا ہدیہ کے
طور سے اور آگئے ہمارے پاس کچھ مہمان (کہ اون مین بڑا حصہ اوس ہدیہ کا خرچ ہوگیا) اور کچھ تھوڑا سا مین نے آپ
کے لیے چھپا رکھا ہے پھر آپنے پوچھا کہ وہ کیا ہے مین نے کہا حیس ہے (حیس وہ کھانا ہے کہ کھجور اور گھی
اور اقط یعنے سوکھا دہی ملا کر بناتے ہین) آپنے فرمایا لاؤ پھر مین لائی اور آپ نے کھایا پھر فرمایا کہ مین روزے
سے تہا صبحکو طلحہ نے کہا مین نے یہ حدیث مجاہد سے بیان کی تو اونہون نے کہا یہ ایسی بات ہے (یعنے نفل روزہ کہول
ڈالنا) جیسے کوئی صدقہ نکالے اپنے مال سے تو اوسکو اختیار ہے چاہے دیدے چاہے پھر رکھ لے **عن**
عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ ترجمہ حضرت عائشہ
ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے
پاس کچھ ہے ہمنے کہا کچھ نہین ہے آپنے فرمایا مین تو روزے سے ہون پھر آئے ہمارے پاس دوسرے دن پھر مینے
عرض کی یا رسول اللہ حیس ہمارے پاس آیا ہے ہدیہ مین تو آپنے فرمایا مجھے دکھاؤ اور مین صبحکو روزے
سے تہا پھر آپنے کھایا **فائدہ** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ نیت روزہ نفل کی دن کو بھی جائز ہے جبتک
زوال شمس نہ ہو اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور ان مین یہ بھی تصریح ہے کہ نفل روزے کا توڑ ڈالنا بھی اور دن
کو کہا لینا بھی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور بہتیرا اسکا شروع کرنا انسان کی خوشی
سے تہا ویسے ہی اوسکا تمام کرنا بھی اوسکے اختیار پر ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا صحابہ سے اور احمد اور
اسحاق کا اور ان سب لوگون کے نزدیک اسکا پورا کرنا مستحب ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک توڑنا اسکا
جائز نہین اور توڑنے والا اُسکا گنہگار ہوتا ہے اور حسن بصری اور امام نخعی اور مکحول کا قول ہے کہ قضا اوسکی
واجب ہے اوسپر جس نے بلا عذر افطار کر ڈالا اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اجماع ہے اوسپر کہ جس نے عذر کے
سبب سے کہولا الا مثلاً بیماری یا حیض وغیرہ اوسپر قضا نہین **باب** اَنَّ اَكْلَ النَّاسِيْ وَشُرْبَهٗ وَ
جِمَاعَهٗ لَا يُفْطِرُ بھولے سے کہا لینا اور پینا اور جماع سے روزہ نہ جانے کا بیان **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی وھو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھولکر کھا لیوے یا پی لیوے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کرلیوے اسلیے کہ اوسکو اللہ تعالیٰ نے کھلا پلا دیا **فا** یہی ہے مذہب اکثر لوگون کا کہ روزہ دار جب بھولے سے کھالے یا پی لے یا جماع کرے تو اسکا روزہ نہین جاتا اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور داؤد کا اور ربیعہ اور مالک نے کہا ہے کہ روزہ جاتا رہتا ہے اور اوسپر قضا ہے کفارہ نہین اور عطا اور اوزاعی اور لیث نے کہا ہے کہ جماع مین تو قضا ہے اور کھانیمین قضا نہین اور احمد کا قول ہے کہ جماع مین قضا اور کفارہ دونون ہین اور کھا لینے مین کچھ نہین (نووی) اور قوی وہی مذہب اول معلوم ہوتا ہے **باب** صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر رمضان واستحباب ان لا یخلی شھرا من صوم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے کا بیان سوا رمضان کے اور مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ چھوڑے **عن** عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ھل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شھرا معلوما سوی رمضان قالت واللہ ان صام شھرا معلوما سوی رمضان حتی مضی لوجھہ ولا افطرہ حتی یصیب منہ ترجمہ عبد اللہ نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے رمضان مبارک کے سوا تو انہون نے فرمایا کہ اللہ کی قسم کسی ماہ کے پورے روزے آپنے نہین رکھے سوا رمضان شریف کے یہانتک کہ دنیا سے تشریف لیگئے اور نہ کسی پورے مہینے پر افطار کیا یہانتک کہ کئی دن روزہ نہ رکھا **عن** عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت لعائشۃ اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شھرا کلہ قالت ما علمتہ صام شھرا کلہ الا رمضان ولا افطرہ کلہ حتی یصوم منہ حتی مضی لسبیلہ صلی اللہ علیہ وسلم **عن** عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے کسی ماہ کے پورے دن کا تو انہون نے فرمایا کہ مین نہین جانتی کہ آپنے سوا رمضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہون اور نہ کوئی ماہ پورے افطار کیا جبتک کہ ایک دو روز روزہ نہ رکھا اوسمین یہانتک کہ آپ گذر دنیا سے تشریف لیگئے سلام اللہ تعالیٰ کا اور رحمت اوسپر **عن** عبد اللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ عن صوم النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ ترجمہ عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو تو آپ نے فرمایا کہ روزہ رکھتے تھے آپ یہانتک کہ ہم کہتے تھے کہ آپنے خوب روزے رکھے خوب روزے رکھے اور افطار کرتے تھے ایسا کہ ہم کہتے تھے آپ نے بہت دن افطار کیا بہت دن افطار کیا اور فرمایا کہ میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا کہ پورے ماہ روزہ رکھا ہو کبھی جب سے آپ مدینہ تشریف لائے مگر رمضان **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْإِسْنَادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا ترجمہ عبداللہ بن شقیق سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس سند میں ہشام اور محمد کا ذکر نہیں راویوں میں سے **عن** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہ کریں گے اور افطار یہانتک کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے انکو کبھی نہ دیکھا سوا رمضان کے اور کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہ دیکھا **عن** أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ أَرَاهُ صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا ترجمہ ابی سلمہ سے کہا میں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزوں کو کہ کہتے تھے انہوں نے فرمایا کہ اتنے روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپنے بہت روزے رکھے اور اتنا افطار کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے بہت افطار کیا اور میں نے انکو جتنا شعبان میں روزے رکھتے دیکھا اتنا اور کسی ماہ میں نہیں دیکھا گویا آپ پورے شعبان روزے رکھتے تھے پورے شعبان روزے رکھتے سوا چند روز کے **عن** أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَمَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ يَقُولُ

اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَی اللّٰہِ مَادَاوَمَ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ وَاِنْ قَلَّ ترجمہ ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں سال بھر کے شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اتنی ہی عبادت کرو جسقدر تم کو طاقت ہے کہ اللہ پاک ثواب دینے سے نہیں تھکیگا اور تم عبادت کرتے کرتے تھک جاؤگے اور فرماتے تھے کہ سب سے زیادہ پیارا اللہ پاک کے نزدیک وہ کام ہے جو ہمیشہ چلا جاوے اگرچہ تھوڑا ہی ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاصَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرًا کَامِلًا قَطُّ غَیْرَ رَمَضَانَ وَکَانَ یَصُوْمُ اِذَا صَامَ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ لَاوَاللّٰہِ لَایُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ لَاوَاللّٰہِ لَایَصُوْمُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی پورے مہینے کے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ روزے رکھتے تھے یہانتک کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب افطار نکرینگے اور افطار کرتے کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب روزہ نہ رکھینگے ف اس سے بھی معلوم ہوا کہ بارہ ماہ برابر روزے رکھنا خلاف سنت ہے اور اسکو محبوب جاننا بدعت ہے اور آنحضرت کی ہدی کے خلاف اور یہ قسم کھانا قائل کے بر سبیل عادت ہے اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَایُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ یعنے اس میں مواخذہ نہیں عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ شَھْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ ترجمہ شعبہ نے ابی بشر سے بھی روایت کی اس اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ پے در پے کسی ماہ کے روزے نہیں رکھے جب سے مدینہ تشریف لائے باقی مضمون وہی ہے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَاَلْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَنَحْنُ یَوْمَئِذٍ فِیْ رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَایُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَایَصُوْمُ ترجمہ عثمان حکیم انصاری کے بیٹے سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے پوچھا رجب کے روزوں سے اور یہ سوال ماہ رجب میں کیا تو سعید نے کہا میں نے سنا ہے ابن عباس سے کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نکرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھینگے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ فِیْ ھٰذَا بِمِثْلِہٖ عثمان سے اس اسناد سے بھی یہی مضمون مروی ہوا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی یُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَیُفْطِرُ حَتّٰی یُقَالَ قَدْ اَفْطَرَ قَدْ اَفْطَرَ ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک روزے رکھتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ خوب روزے رکھے خوب روزے رکھے اور یہانتک افطار

کرتے تھے کہ لوگ کہتے تھے خوب افطار کیا خوب افطار کیا **ف** ان حدیثوں سے کئی باتیں معلوم ہوئیں اول یہ
کہ مستحب ہی کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ رہے دوسرے یہ کہ نفل روزے کا کوئی زمانہ معین نہیں جب چاہے رکھ
سکتا ہے سوائے رمضان وعیدین وایام تشریق کے جن میں منع ہے اور تیسرے یہ کہ شعبان میں آپ بہ نسبت اور
ایام کے زیادہ روزے رکھتے تھے چوتھی یہ کہ کوئی ماہ سوا رمضان کے پوری روزے سے نہیں سرفراز ہوتا تھا
کہیں امت کو وجوب کا شبہ ہو جاوے اور مثل رمضان کی فرض ہو جاوے یا مشابہت رمضان کی لازم نہ آوے
اور صوم رجب کے نہی ثابت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ استحباب اور تخصیص اور جیسی نفل
روزے مستحب ہیں سائر اوقات میں ویسے ہے رجب بھی ہے اور سنن ابی داؤد میں اتنا آیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مندوب ہی میرے نزدیک روزے حرام کے مہینوں کے اور رجب بھی انمیں داخل
ہے کذا قال النووی فی شرح مسلم **باب** النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ أَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا
أَوْ لَمْ يُفْطِرِ الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقِ وَبَيَانِ تَفْضِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ **ترجمہ** صوم دہر کی نہی اور
صوم داؤدی کی فضیلت **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ
الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ لَا
تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ
مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ
قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قَالَ قُلْتُ
فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ
عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو لَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي **ترجمہ** عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ میں کہتا
ہوں کہ میں ساری رات جاگا کروں گا اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا جب تک جیوں گا اسبحان اللہ کیا
شوق تھا عبادت کا اور جوانی میں یہ شوق یہ تاثیر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت وخدمت کی پس
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو نے ایسا کہا میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ میں ایسا ہی کہا ہے
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اوسکی طاقت نہیں رکھ سکتے اس لیے تم روزے بھی رکھو اور

افطار بھی کرو اور رات کو نماز بھی پڑھو اور سو بھی رہو اور ہر ماہ مین تین دن روزے رکھ لیا کرو اسلیے کہ ہر نیکی دس گنے لکھی جاتی ہے تو یہ گویا ہمیشہ کے روزے ہوئے (اسلیے کہ تین دن کے تیس ہو گئے) تب مین نے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو پھر مین نے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور یہ روزہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام کا (یعنے اُن کی عادت یہی تھی) اور یہ سب روزون سے عمدہ ہے اور معتدل مین نے پھر عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون آپ نے فرمایا ان روزون سے افضل کوئی روزہ نہین ہے عبداللہ بن عمرو فرماتے ہین کہ اگر مین یہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین دن روزے ہر ماہ مین رکھ لیا کرو قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے گھر بار و مال و متاع سے بھی زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہے اور یہہ فرمانا اُنکا ایام پیری مین تھا کہ جب ضعف محسوس ہوا **عن** یحیی قال الطلقت انا وعبد اللہ بن یزید حتی ناتی ابا سلمۃ فارسلنا الیہ رسولا فخرج علینا واذا عند باب دارہ مسجد قال فکنا فی المسجد حتی خرج الینا فقال ان نشاء ان ندخلوا وان تشاءوا ان تقعدوا ھھنا فقلنا لا بل نقعد ھھنا فحدثنا قال حدثنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنھما قال کنت اصوم الدھر واقرأ القرآن کل لیلۃ قال فاما ذکرت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم واما ارسل الی فاتیتہ فقال الم اخبر انک تصوم الدھر وتقرأ القرآن کل لیلۃ فقلت بلی یا نبی اللہ ولم ارد بذلک الا الخیر قال فان لجسمک ان تصوم من کل شھر ثلاثۃ ایام قلت یا نبی اللہ انی اطیق افضل من ذلک قال فان لزوجک علیک حقا ولزورک علیک حقا ولجسدک علیک حقا قال فصم صوم داود نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ کان اعبد الناس قال قلت یا نبی اللہ وما صوم داود قال کان یصوم یوما ویفطر یوما قال واقرأ القرآن فی کل شھر قال قلت یا نبی اللہ انی اطیق افضل من ذلک قال فاقرأہ فی کل عشرین قال قلت یا نبی اللہ انی اطیق افضل من ذلک قال فاقرأہ فی عشر قال قلت یا نبی اللہ انی اطیق افضل من ذلک قال فاقرأہ فی سبع ولا تزد علی ذلک فان لزوجک علیک حقا ولزورک علیک حقا ولجسدک علیک حقا قال فشددت فشدد علی قال وقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لا تدری لعلک یطول

يطول بك عمر قال فصرت الى الذى قال لى النبى صلى الله عليه وسلم فلما كبرت وددت
انى كنت قبلت رخصة نبى الله صلى الله عليه وسلم ۔ ترجمہ یحیی سے روایت ہے کہ مین اور عبداللہ بن
یزید دونو ابوسلمہ کے پاس گئے اور ایک آدمی اون کے پاس بھیجا اور وہ گھر سے نکلے اور اُن کے دروازہ پر
ایک مسجد تھی کہ جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد مین تھے اور اونہون نے کہا کہ جاؤ گھر چلو چاہو یہان بیٹھو ہمنے
کہا یہین بیٹھین گے اور آپ ہم سے حدیثین بیان فرماتے اُنہون نے کہا روایت کی مجھسے عبداللہ بن عمرو
بن العاص نے اور کہا کہ مین ہمیشہ روزے رکھتا تھا اور ہر شب قرآن پڑھتا تھا (یعنے ساری رات) اور کہا
کہ یا تو یہ اذکر آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یا آپ نے مجھے بلا بھیجا غرض مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا
اور آپنے فرمایا کہ ہم کو کیا خبر نہین لگی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے ہو مین نے
کہا ہان یارسول اللہ اور مین اس سے بھلائی چاہتا ہون (یعنے ریا و سمعہ مقصود نہین) تب آپنے فرمایا تم کو اتنا
کافی ہے کہ ہر ماہ مین تین روزے رکھ لیا کرو مین نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا
ہون آپنے فرمایا کہ تمہاری بی بی کا حق ہے تمپر اور تمہارے ملاقاتیون کا حق ہے اور تمہارے جسم کا بھی حق ہے
تمپر تو اس لیے تم داؤد علیہ السلام کا روزہ اختیار کرو جو نبی تھے اللہ تعالی کے اور سب لوگون سے زیادہ اللہ کی
عبادت کرنیوالے تھے اونہون نے کہا کہ مین نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالی کے داؤد کا روزہ کیا تھا آپ نے
فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور آپنے فرمایا کہ قرآن ہر ماہ مین ایک بار
ختم کیا کرو مین نے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون اے نبی اللہ تعالی کے تو آپ نے فرمایا کہ بیس
روز مین ختم کیا کرو مین نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالی کے مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون آپنے
فرمایا کہ دس روز مین ختم کرو مین نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون آپ
نے فرمایا کہ سات روز مین ختم کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑھو (اسلیے کہ اس سے کم مین تدبر اور تفکر قرآن مین ممکن
نہین) اسلیے کہ تمہاری بی بی کا حق یہی ہے تمپر اور تمہارے ملاقاتیون کا حق ہے تمپر اور تمہارے بدن کا حق
ہے تمپر اور مین نے تشدد کیا سو میرے اوپر تشدد ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نہین جانتے
شاید تمہاری عمر دراز ہو تو اتنا بار تمپر گران ہوگا اور امور دین مین خلل آویگا لہجان اللہ یہ آپ کی شفقت اور
انجام بینی تھی اور آخر وہی ہوا) کہا عبداللہ نے کہ پھر مین اسحال کو پہونچا جسکا آپنے مجھ سے ذکر کیا تھا اور
جب مین بوڑھا ہوا تو آرزو کی مین نے کہ کاش مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا

عن یحییٰ بن ابی کثیر بھذا الاسناد وزاد فیہ بعد قولہ من کل شھر ثلاثۃ ایام فان بکل حسنۃ عشر امثالھا فذلک الدھر کلہ وقال فی الحدیث قلت وما صوم نبی اللہ داود قال نصف الدھر ولکم یذکر فی الحدیث من قراءۃ القرآن شیئا ولم یقل وان لزورک علیک حقا ولکن قال لو لدیک علیک حقا **ترجمہ** یحییٰ سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہوئی اور اوس مین تین دن کے روزون کے بعد یہ بات زیادہ ہے کہ ہر نیکی دس گنے ہوتی ہے اور یہ ثواب مین ہمیشہ کا روزہ ہے اور حدیث مین یہ بھی ہے کہ عبداللہ نے کہا مین نے عرض کی کہ داؤد نبی اللہ کا روزہ کیا ہے تو آپنے فرمایا سب دہر کا آدھا (یعنے وہی ایک دن روزہ ایک دن افطار) اور اس روایت مین قرارت قرآن مجید کا مطلق ذکر نہین اور ملاقاتیون کے حق بھی مذکور نہین اور یہ ہے کہ تمہارے بچہ کا تم پر حق ہے **عن** ابی سلمۃ تعنی عبداللہ ابن عمرو بن العاص قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرء القرآن فی کل شھر قال قلت انی اجد قوۃ قال فاقرأہ فی عشرین لیلۃ قال قلت انی اجد قوۃ قال فاقرأہ فی سبع ولا تزد علی ذلک **ترجمہ** ابی سلمہ نے عبداللہ سے روایت کی کہ اُنہون نے کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن ختم کرو ہر ماہ مین ایک بار مین نے کہا مجھ مین قوت اور ہے آپنے فرمایا بیس دن مین ختم کرو مین نے کہا اور قوت ہے آپنے فرمایا ختم کرو سات دن مین اور اس سے زیادہ قرارت نہ کرو **فائدہ** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ ایک شب ختم جو رمضان شریف مین رسم ہے اور حافظون کو اوسپر نماز ہے خلاف سنت اور درحقیقت مین بدعت ہے اور اوسپر نماز سراپا حماقت ہے **عن** ابی سلمۃ بن عبدالرحمن عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبداللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیام اللیل **ترجمہ** ابی سلمہ راوی ہین کہ عبداللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ ایسا نہ ہو کہ تم فلانے کے مثل ہو جاؤ کہ وہ شخص رات کو اُٹھا کرتا تھا پھر اوس نے اُٹھنا چھوڑ دیا یعنے بہت جاگنے سے کہین دب نہ جاؤ **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما یقول بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اقول واللہ لاصومن النھار واصلین اللیل فاما ارسل الی وامالقیتہ فقال الم اخبر انک تصوم ولا تفطر وتصلی اللیل فلا تفعل فان لعینیک حظا وان لنفسک حظا ولاھلک حظا فصم وافطر وصل ونم وصم من کل عشرۃ ایام یوما فذلک اجر تسعۃ قال انی اجدنی اقوی من ذلک یا نبی اللہ قال فصم صیام

داؤد علیہ السلام قال وکیف کان داؤد یصوم یا نبی اللہ قال کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقا قال من لی بھذہ یا نبی اللہ قال عطاء فلا ادری کیف ذکر صیام الابد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صام من صام الابد ترجمہ عبداللہ کہتے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ میں برابر روزے رکھی جاتا ہوں اور ساری رات نماز پڑہتا ہوں تو آپ نے کسی کو میرے پاس بھیجا میں آپ سے ملا تو آپنے فرمایا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تم برابر روزے رکھتے ہو اور بیچ میں افطار نہیں کرتے اور ساری رات نماز پڑہتے ہو تو ایسا مت کرو کہ اس لیے کہ تمہاری آنکھوں کا بھی کچھ حصہ ہے اور تمہاری ذات کا بھی حصے ہے اور تمہاری بی بی کا بھی سو تم روزہ رکھو اور افطار بھی کرو اور سونا بھی پڑہو سو بھی ہو اور ہر دہے میں ایک روزہ رکھہ لیا کرو کہ تمکو اس دن کا بھی ثواب ملے تو میں نے عرض کی کہ میں اپنے میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں ای نبی اللہ تعالی کے آپنے فرمایا کہ خیر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو میں نے کہا ان کا روزہ کیا تہا ای نبی اللہ تعالی کے آپنے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکہتے تہے اور ایک دن افطار کرتے تہے اور جب دشمن کے مقابل ہوتے تو کبھی نہ بہاگتے (یعنے جہاد سے) تو عبداللہ نے کہا یہ دشمن سے نہ بہاگنا مجھ کہاں نصیب ہو سکتا ہے ای نبی اللہ تعالے کے (یعنے یہ بڑی قوت و شجاعت کی بات ہے) عطا نے کہا جو راوی حدیث ہیں کہ پھر میں نہیں جانتا کہ ہمیشہ روزوں کا کیوں کر ذکر آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسپر فرمایا کہ جس نے ہمیشہ روزے رکہے اوسنے روزہ ہی نہیں رکھا (یعنے مطلق ثواب نہ پایا) جس نے ہمیشہ روزہ رکہا اوس نے روزہ ہی نہ رکھا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اوسنے روزہ ہی نہ رکھا **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ روایت کی مجھسے محمد بن حاتم نے اون سے محمد بن بکر نے اون سے ابن جریج نے اس اسناد سے اور کہا کہ ابو العباس شاعر نے انکو خبر دی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابو العباس ابن سائب ابن فروخ اہل مکہ سے ہیں اور ثقہ اور عدل ہیں **مترجم** کہتا ہے ابو العباس اوپر کی روایت کے راوی تہے اس لیے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے انکی توفیق فرمائی **عن** حبیب سمع ابا العباس سمع عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ بن عمرو انک لتصوم النہار وتقوم اللیل وانک اذا فعلت ذلک ھجمت لہ العین ونہکت لا صام من صام الابد صوم ثلثۃ ایام من الشہر صوم الشہر کلہ قلت فانی اطیق اکثر من ذلک قال فصم صوم داؤد کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقا **ترجمہ**

حبیب کی روایت ہی کہ انہون نے ابو العباس سے سنا کہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عبد اللہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور ساری رات جاگتے ہو اور تم جب ایسا کروگے تو آنکھین پھر پھرا آئین گی اور ضعیف ہوجاوین گی اور جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوسنے تو روزہ ہی نہین رکھا اور ہر ماہ مین تین دن روزہ رکھنا گویا پورے ماہ کا رکھنا ہے (یعنے ثواب کی راہ سے) تو مینے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون تو آپ نے فرمایا اچھا صوم داؤدی رکھا کرو اور وہ یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے تھے اور جب بھی جب دشمن کے آگے ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے (یعنے اتنی قوت رہتی ہمیشہ روزہ رکھتے جیسے تمنے اختیار کیا ہے) **عن** حَبِيبٍ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ نَقِصَتِ النَّفْسُ

ترجمہ حبیب سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہے اور اس مین یہ ہے کہ تمہاری جان تھک جاوے گی

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قَالَ إِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ

ترجمہ عبد اللہ نے کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہین لگی کہ تم رات بھر جاگتے ہو اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے ہو مینے عرض کی کہ ہان مین ایسا کرتا ہون آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کروگے تو تمہاری آنکھین پھر پھرا آوین گی اور جان تھک جاوے گی اور تمہاری آنکھ کا بھی آخر تمپر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی حق ہے اور تمہارے گھر والون کا بھی سو تم جاگو بھی سوؤ بھی روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب قسم کے روزون سے زیادہ پیارا روزہ اللہ کو داؤد علیہ السلام کا ہے اور سب سے زیادہ پیاری اللہ کو داؤد علیہ السلام کی نماز ہی (یعنے رات کی) کہ وہ سوتے تھے آدھی رات تک اور جاگتے تھے تہائی حصہ اور پھر سو جاتے تھے (یعنے تہجد پڑھکر) چھٹے حصہ مین رات کو اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ

اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْقُدُ أَخِرَهُ فَيَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَعَمْرٌو
ابْنُ أَوْسٍ كَانَ يَقُولُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ روزوں میں پیارا روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ آدھی زمانہ
میں روزہ رکھتے تھے اور سب سے زیادہ پیاری نماز انکی نماز ہے کہ وہ آدھی رات تک پہلو سو جاتے تھے اور
پھر اٹھتے تھے اور اخیر میں پھر سو جاتے تھے اور آدھی رات کے بعد جو اٹھتے تو ثلث شب تک نماز پڑھتے
(ابن جریج راوی نے کہا) کہ میں نے پوچھا عمرو بن دینار سے (یہ ان کے شیخ ہیں اس روایت میں) کہ
کیا عمرو بن اوس نے یہ کہا کہ پھر جاگتے تھے اور نماز پڑھتے تھے تہائی رات تک آدھی رات کے بعد تو انہوں نے
کہا کہ ہاں عن ابی قلابۃ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ
لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ فَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ
لِي أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ أَحَدَ عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ
دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ ترجمہ ابوقلابہ نے کہا مجھے خبر دی ابوالملیح نے کہ
میں داخل ہوا تمہارے باپ کے ساتھ عبداللہ بن عمر کے پاس اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے میرے روزوں کا ذکر ہوا کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اور میں آپ کے لیے
دو تکیے ڈالے کہ وہ چمڑے کے تھے اور اس میں کھجور کا کھوجرا بھرا ہوا تھا پھر آپ زمین پر بیٹھ گئے
اور وہ تکیہ میرے اور آپ کے بیچ میں ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کیا تم کو تین روزے ہر ماہ میں کافی نہیں میں نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ (یعنے میں اس سے زیادہ قوی ہوں) پھر آپ نے فرمایا پانچ سہی میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ آپ نے فرمایا سات میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نو میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا گیارہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا داؤد کے روزے کے برابر کوئی روزہ نہیں کہ وہ آدھے
ایام روزہ رکھتے تھے اس طرح کہ ایک دن روزہ ہوتا ایک دن افطار ہوتا عن عبداللہ بن عمرو ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ صم یوما ولک اجر ما بقی قال انی اطیق اکثر

مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ صَوْمَ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور تم کو دس دنوں کا بھی ثواب ہو تو عبد اللہ نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ دو دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہو انہوں نے پھر کہا کہ میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا ثواب ہے اور انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ چار دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہو انہوں نے عرض کی میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ سب روزوں سے افضل روزہ داؤد علیہ السلام کے نزدیک صوم داؤد علیہ السلام ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَاِنَّكَ عَسٰى اَنْ يَّطُوْلَ بِكَ عُمُرٌ فَاِنْ عَاشَ اَحَدُكُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ بِيْ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا فَكَانَ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ اَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو دن کو اور ساری رات جاگتے ہو سو ایسا نہ کرو اس لیے کہ تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا حصہ ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حصہ ہے تم روزہ رکھو اور افطار کرو اور روزہ رکھو تین دن ہر ماہ میں سو یہی ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنے ثواب کی رو سے) میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے قوت اس سے زیادہ ہے اور روزہ رکھو تم داؤد علیہ السلام کا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو تو عبد اللہ آخر عمر میں کہتے تھے کہ کاش میں رخصت قبول کرتا تو خوب ہوتا **ف** ان سب روایتوں سے عبد اللہ بن عمرو کے کئی امور ثابت ہوئے اول رفق اور نرمی اور شفقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت پر عموماً اور ارشاد انکی صلاح و خیر کا اور تعلیم و تلقین آپ کی ان کے آرام و رحمت کے لیے اور کمال اہتمام جناب رسالت مآب کا اس باب میں اور روکنا نہایت تعمق اور استغراق سے عبادات شاقہ میں کہ وہ مانع ہو جاتا ہے ادائے حقوق آخر سے اور سنت ہمیشہ متوسط ہے

ہے جیسے ایمان و اسلام سب ادیان مین متوسط ہے اور یہ جو فرمایا آپ نے کہ فلان شخص کی مثل نہو کہ وہ رات کو جاگتا تہا پہر جاگنا چہوڑ دیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے مذمت کی ہے اون لوگون کی جو عبادات شاقہ کرتے ہین اور پہر اُس سے بیزار ہوکر چہوڑ دیتے ہین جیسے فرمایا وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا **دوسری** یہ کہ ان روایتون مین صوم الدہر کی نہی وارد ہوئی اور ظاہریہ کا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر ممنوع ہے بلحاظ انہی روایتون کے اور جمہور کے نزدیک اگر ایام منہی عنہ مین یعنے عیدین مین اور ایام تشریق مین روزہ نہ رکہے تو روا ہے اور مذہب شافعی کا یہی ہے کہ اگر سب اُن روزہی رکہے سوا ان پانچون دن کے تو کراہت نہین ہے بلکہ مستحب ہے مگر شرط یہ ہے کہ اور حقوق مین کمی نہ ہو اور اگر اور حقوق معاش وغیرہ مین کمی ہو تو مکروہ ہے اور ان کے دلیل حدیث حمزہ بن عمر ہے کہ اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین سدا روزہی رکہتا ہون تو کیا سفر مین بہی رکہون آپنے فرمایا کہ چاہو تو رکہو اور اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے غرض یہ کہ اگر یہ مکروہ ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیتے علی الخصوص سفر مین اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بہی مروی ہے کہ وہ برابر روزے رکہتے تہے یعنے عمر خطاب کے صاحبزادے اور ایسے ہی ابو طلحہ اور حضرت عائشہ اور اکثر سلف سے مروی ہے اور یہ جو حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آپنے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکہے اوس نے روزہ ہی نہین رکہا اُس کے بہت جواب دیے ہین اول یہ کہ مراد اس سے وہی شخص ہے جو ان پانچ دنون مین بہی روزہ رکہے اور یہ جواب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد اُس سے وہ شخص ہے جس سے اور حقوق واجبہ مین خلل واقع ہووے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص بہی آخر عمر مین نادم ہوئے اور ضعف اُنکو بہی لاحق ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا تہا کہ اُن کو ضعف ہوجاوے پس نہی اوسی کے ساتہہ خاص ہے جسکو ضعف ہوجاوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہی کہ یہ تم سے نہین ہوسکیگا اس مین اشارہ تہا اون کے عجز کی طرف باقی رہا ساری رات نماز پڑہنا اوس کو نووی نے علی الاطلاق مکروہ لکہا ہے اور اسکو علماء رضی اللہ عنہم نے مکروہ لکہا ہے اسلیے کہ ساری رات جاگنے مین ضرر یقینی ہے بخلاف روزے کے اور جو رات بہر جاگے گا تو خواہ نخواہ دن کو سویگا اور اس مین اور حقوق کا اتلاف ضرور ہوگا اور اگر دن کو بہی مطلق نہ سویا تو موت یقینی ہے اور ان احادیث مین تصریح ہے کہ صوم داؤد علیہ السلام افضل صیام ہے اور یہی مذہب مشہور کا جو اصحاب شافعی مین سے ہین کہ اُن کے نزدیک دائما روزے سے صوم داؤدی افضل ہے اور بعضون نے علی الدوام روزے کو افضل کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ دو ہتین خاص ہین عبد اللہ

بن عمرو بن العاص کے واسطے مگر احادیث سے قول اول کی ترجیح معلوم ہوتی ہے یعنی صوم داؤدی افضل صیام ہے
اور قرارت وختم قرآن مین صحابہ مختلف تھے بعض ایک ماہ مین ختم کرتے بعض بیس روز مین بعض دس روز مین بعض
سات دن مین بعض تین دن مین بعض ایک رات ایک دن مین بعض ہر رات مین بعض ایک سات ایک دن مین
تین ختم فرماتے اور ان کے ناموں کی تفصیل نووی نے بخوبی کی ہے اپنی کتاب اذکار بالقرار مین اور مذہب
مختار یہ ہے کہ جسپر دوام ہوسکے وہ اولی ہے اور جسقدر مین نشاط باقی رہی اور دل بیزار نہ ہوا اور اگر اسر
کے ساتھہ زیادہ قرارت بھی ہو تو مذہب علی نور ہے اور عبداللہ بن عمر نے جو قبول کی آرزو رخصت کی اس سے
معلوم ہوا کہ عمدہ عبادت وہی ہے جسپر ساری عمر قیام ہوسکے اور یہی منطوق ہے احادیث صحیحہ کا اور یہہ
جو فرمایا کہ تیری اولاد کا حق ہے تجھپر اس سے معلوم ہوا کہ باپ کو تعلیم اولاد کی ضرور ہے اگر باپ نہ ہو تو مان
کو تعلیم دینی ضرور ہے اور انکو اس تعلیم مین اجر ہے **باب** اِسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ
شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُوْرَاءَ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ ہر ماہ مین تین روزے اور عرفہ کے روزے
اور عاشورے کے روزے اور پیر اور جمعرات کے روزے کی فضیلت کا بیان **عَنْ** مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا
سَاَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ
مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ **ترجمہ** معاذہ عدویہ نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ مین تین روزے رکھتے تھے انہون نے فرمایا کہ ہان پھر پوچھا کن دنون مین انہون نے فرمایا
کچھ پرواہ نہ کرتے تھے کہ کن دنون مین بھی رکھہ لیتے تھے **ف** اس سے مستحب ہونا ہر ماہ مین تین روزون
کا ثابت ہوا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهٗ اَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَسْمَعُ يَا فُلَانُ اَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا
اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ **عمران** نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا یا اور کسی سے فرمایا اور
یہہ سنتے تھے عمران آپنے فرمایا کہ اے فلانے تمنے اس ماہ کے بیچ مین روزے رکھے انہون نے کہا نہین آپ
نے فرمایا پھر جب تم افطار کرو تو دو روزے اور روزہ رکھو **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ رَجُلٌ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا
رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ

وَغَضِبَ سُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ
مَنْ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّ
يُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ
قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِّنْ كُلِّ
شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَصِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ
يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ
اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ **ترجمہ** ابو قتادہ نے روایت کی کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس اور عرض کی کہ آپ کیونکر روزہ رکھتے ہین اوسپر آپ غصہ ہوگئے (یعنے اس لیے کہ یہ سوال بموقع
تھا اسکو لازم تھا کہ یون پوچھتا کہ مین روزہ کیونکر رکھون) پھر جب حضرت عمر نے آپ کا غصہ دیکھا تو عرض
کرنے لگے مین راضی ہوا اللہ تعالی کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے
پر اور پناہ مانگتی ہین ہم اللہ کے غصہ سے اللہ کے ساتھ اور اوسکے رسول کے غصہ سے غرض حضرت عمر بار
بار ان کلمات کو کہتے تھے یہانتک کہ غصہ آپکا تھم گیا پھر حضرت عمر نے عرض کی کہ ای رسول اللہ
کے جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ اوسنے روزہ رکھا نہ افطار کیا پھر کہا جو دو دن روزہ
رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا آپنے فرمایا ایسی طاقت کسکو ہے (یعنی اگر طاقت ہو تو خوب
ہے) پھر کہا جو ایک دن روزہ رکھے ایکدن افطار کرے آپ نے فرمایا یہہ روزہ ہے داؤد علیہ السلام کا
پھر کہا جو ایکدن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپنے فرمایا مین اسسے زور رکھتا ہون کہ مجھے اتنی طاقت ہو۔
(یعنے یہ بھی بہت خوب ہے اگر طاقت ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین روزے ہر ماہ مین اور
رمضان کے روزے ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے یہ ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنے ثواب مین) اور عرفہ کے
دن کا روزہ ایسا ہے کہ مین امید وار ہون اللہ پاک سے کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہون کا کفارہ
ہوجاوے **ف** اسحدیث عرفہ اور عاشورے کے روزے کی فضیلت معلوم ہوئی اور ہر ماہ مین تین
روزے رکھنے سے معلوم ہوا کہ سال بھر کے روزون کا ثواب ملتا ہے **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهٖ قَالَ فَغَضِبَ

عاشورے کے روزے سے امید رکھتا ہون کہ ایک سال پہلے کے گناہون کا کفارہ ہوجاوے

فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ
بِالْاِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ ... رَسُولًا وَّبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا
صَامَ وَلَا اَفْطَرَ وَمَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ وَاِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُّطِيْقُ
ذٰلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَّاِفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ لَيْتَ اَنَّ اللّٰهَ قَوَّانَا لِذٰلِكَ قَالَ وَسُئِلَ
عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَّاِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ اَخِيْ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ
الْاِثْنَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ اَوْ اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ قَالَ فَقَالَ صَوْمُ ثَلٰثَةٍ
مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانَ اِلٰى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ
يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ
الْمَاضِيَةَ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ
فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيْسِ لِمَا نُرَاهُ وَهِمَا ترجمہ ابو قتادہ سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپ سے کسی نے
آپکے روزون کو پوچھا اور آپ غصہ ہوئے پھر حضرت عمر نے وہی عرض کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اس مین اتنا زیادہ
ہے کہ راضی ہوئے ہم اپنی بیعت سے کہ وہی بیعت ہے اور سوال ہوا صیام الدہر کا تو آپنے فرمایا نہ اوس نے روزہ
رکھا نہ افطار کیا پھر سوال ہوا دو روز روزہ اور ایک روز افطار سے تو آپنے فرمایا اسکی طاقت کسے ہے پھر
سوال ہوا ایک دن افطار اور دو دن روزہ سے تو آپ نے فرمایا کاشکہ اللہ تعالی ہم کو ایسی قوت دیوے اور سوال
ہوا ایک دن افطار اور ایک دن روزے سے تو فرمایا یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور سوال ہوا
دوشنبہ کے روزے کا تو فرمایا مین اسمین پیدا ہوا ہون اور اسمین نبی ہوا ہون یا فرمایا اوسمین مجھ پر
وحی اوتری ہے اور فرمایا رمضان کے روزے اور ہر ماہ مین تین روزے یہ صوم الدہر ہے اور عرفہ کے روزہ
کو پوچھا تو فرمایا کہ ایک سال گذشتہ ہوا اور ایک سال آگے آنیوالے کا کفارہ ہے اور عاشورے کے روزہ کو پوچھا تو
فرمایا ایک سال گذشتے ہوئے کا کفارہ ہے **مسلم** نے فرمایا اسحدیث مین شعبہ کی روایت مین کہ پوچھا آپ
سے دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزے کو تو ہمنے پنجشنبہ کا ذکر نہین کیا اسلیے کہ اس مین وہم ہے **ف**
اس روایت مین مسلم نے فرمایا کہ ہم نے پنجشنبہ کے ذکر کو وہم سمجھا اس لیے ذکر نہین کیا وجہ اسکی یہ ہے کہ دو
شنبہ کے سوال مین اگر پنجشنبہ کا بھی ذکر ہو تو آگے جو مذکور ہوتا ہے کہ مین اسمین پیدا ہوا ہون اوسی دن نبی ہوا
اسکو ربط نہین رہتا اس لیے کہ یہ سب دوشنبہ ہی کو ہوا ہے اور قاضی عیاض نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ

روایت شعبہ کی صحیح ہوا اور پنجشنبہ کا ذکر بھی اوس مین ہو مگر ولادت آپ کی دوشنبہ ہی سے متعلق ہوا اور کفارہ گناہون کا جو حدیث شریف مین مذکور ہے مراد اس سے گناہان صغیرہ نہین ہین تو کبیرہ مین بھی کچھ تخفیف ہوتی ہے اور اگر کبیرہ صغیرہ دونون نہین ہین تو عبادات سے رفع درجات ہوتے ہین اور تین روزے جو مذکور ہوے ہر ماہ مین انکو ایام بیض کہتے ہین اور ایک جماعت صحابہ و تابعین سے مروی ہے کہ ایام بیض تیرہوین چودہوین پندرہوین ہین کہ اونہی مین حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابوذر ہین اور بعضون نے آخر ماہ کہین ہین اور بعضون نے تین دن اول کے کہین ہین اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور بعض اور علمار نے اختیار کیا ہے کہ ایک ماہ مین ہفتہ اور یک شنبہ اور دوشنبہ کو روزہ رکھے اور دوسرے مہین سہ شنبہ اور چارشنبہ اور پنجشنبہ کو رکھے غرض اسیطرح اور بھی اقوال ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تھی کہ ان کے لیے کوئی دن مقرر نہ فرماتے تھے جیسا اوپر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہو چکا ہے ۔

عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ شعبہ سے بھی روایت اس سند سے مروی ہوئی ہے **عَنْ** غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ فِيهِ الْاِثْنَيْنِ وَ لَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيسَ ترجمہ غیلان نے بھی روایت اس اسناد سے بیان فرمائی مگر اوس مین دوشنبہ کے بعد پنجشنبہ کا ذکر نہین ہے **عَنْ** اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ **ابوقتادہ** سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا دوشنبہ کے روز کو تو آپ نے فرمایا مین اسیدن پیدا ہوا ہون اور اسیدن مجھپر وحی اوتری ہے **بَابُ** صَوْمِ شَهْرِ شَعْبَانَ شعبان کے روزون کا بیان **عَنْ** عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَوْ لِاٰخَرَ اَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ ترجمہ عمران نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تم نے شعبان کے اول مین کچھ روزے رکھے اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا جب تم افطار کرو تمام کر لو تو دو روز روزہ رکھو **فائدہ** سَرَر کے معنی اوزاعی اور ابو عبید اور جمہور علمار نے آخر ماہ کہین ہین اس لیے کہ وہ استتار سے مشتق ہے اور ستر اچھپانا ہے اور ان دونون مین قمر چھپ جاتا ہے اور بعضون کا قول ہے کہ مراد اس سے مہینہ کا بیچ ہے اور ابوداؤد نے اوزاعی سے نقل کیا کہ مراد اس سے اول ماہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جس کو عادت ہو آخر ماہ مین روزے رکھنے کی وہ

ع گر ان نشنیدہ بیا و در آ

رمضان کے قبل رکھہ سکتا ہے اور جسکو عادت نہ ہو اوسکو ایک دو بیتگی رمضان سے روزہ منع ہے **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل ھل صمت من سرر ھذا الشھر شیئا قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم یومین مکانہ **ترجمہ** عمران بن حصین نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم نے اس مہینے کے آخر مین روزہ رکھے (یعنے شعبان مین) اوسنے کہا نہین آپنے فرمایا جب تم رمضان کے روزون سے فارغ ہو تو دو روزے رکھہ لو اوس کے عوض مین **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنھما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل ھل صمت من سرر ھذا الشھر یعنی شعبان شیئا قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم یوما او یومین شعبۃ الذی شک فیہ قال واظنہ قال یومین **ترجمہ** عمران سے وہی مضمون مروی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ فرمایا آپنے کہ بعد رمضان کے ایک یا دو روزے رکھہ لو اور یہ شبہ شعبہ کا ہے **عن** عبد اللہ بن ھانی ابن اخی مطرف فی ھذا الاسناد بمثلہ **ترجمہ** عبد اللہ سے اس اسناد سے وہی مضمون مروی ہے

باب فضل صوم المحرم محرم کے روزے کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل سب روزون مین رمضان کے بعد محرم کے روزے ہین جو اللہ کا مہینہ ہے اور بعد نماز فرض کے تہجد کی نماز ہے **ف** اس سے محرم کے روزون کی تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کی نفل دن کے نفل سے افضل ہین اور اسپر اتفاق ہے علماء کا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یرفعہ قال سئل ای الصلوۃ افضل بعد المکتوبۃ وای الصیام افضل بعد شھر رمضان قال افضل الصلوۃ بعد الصلوۃ المکتوبۃ الصلوۃ فی جوف اللیل وافضل الصیام بعد شھر رمضان صیام شھر اللہ المحرم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا بعد فرض نماز کے کونسی نماز افضل ہے اور بعد ماہ رمضان کے کون سے روزے افضل ہین تو آپنے فرمایا نماز رات کی اور روزے محرم کے **عن** عبد الملک بن عمیر بھذا الاسناد فذکر الصیام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** عبد الملک سے اس اسناد سے وہی آیت

مروی ہوئی **باب** استحباب صوم ستۃ ایام من شوال اتباعا لرمضان چھ روزون کی فضیلت **عن** ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر **ابو ایوب** انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کے اور اسکے ساتھ لگا دے چھ روزے شوال کے تو اوسکو ہمیشہ کے روزون کا ثواب ہوگا **عن** ابی ایوب الانصاری قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول بمثل ابی ایوب اسی سند سے یہی روایت مروی ہے **عن** عمر بن ثابت قال سمعت ابا ایوب یقول قال رسول اللہ صلعم بمثلہ وہی روایت ہے **ف** اس روایت سے استحباب ان روزون کا ثابت ہوا اور یہی مذہب امام شافعی اور احمد اور داؤد اور انکے موافقین کا اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہین اور مالک نے موطا مین کہا ہے کہ مین نے کسی اہل علم کو نہین دیکھا کہ وہ یہ روزے رکھتا ہو اور یہ روایتین انپر حجت ہین اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کسی کا قول نہین سنا جاتا اور شمس کے آگے چراغ جلانا حماقت ہے **باب** فضل لیلۃ القدر وبیان محلھا **فضیلت** شبقدر اور اوسکی تعیین کا ذکر **عن** ابن عمر ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارے رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریھا فلیتحرھا فی السبع الاواخر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دکھلایا گیا کہ شب قدر ہفتہ آخر مین (یعنے رمضان کے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا خواب مین دیکھتا ہون کہ موافق و مطابق ہوا آخر رمضان کی سات تاریخون کے پھر جو اس شب کا تلاش کرنے والا ہو وہ انہی راتون مین تلاش کرے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر **عبداللہ** نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے تلاش کرو شبقدر کو سات راتون مین اخیر کے **عن** سالم عن ابیہ قال رای رجل ان لیلۃ القدر لیلۃ سبع وعشرین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم فی العشر الاواخر فاطلبوھا فی الوتر منھا **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک شخص نے شبقدر کو ستائیسوین شب کو دیکھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ خواب

تمہارا اخیر دہے مین واقعہ ہوا ہے تو اس کو طاق راتون مین اخیر دہے کے تلاش کرو **عن** سالم
عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیلۃ القدر ان ناسا منکم
قد اروا انہا فی السبع الاول واری ناس منکم انہا فی السبع الغوابر فالتمسوہا فی العشر
الغوابر **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہون نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے تہے کہ چند لوگون نے تم مین سے شب قدر کو سات تاریخون مین اول کے دیکہا ہے یعنے خواب مین اور
چند لوگون نے سات تاریخون مین آخر کے دیکہا ہے سو تم اخیر کے دس تاریخون مین ڈہونڈو **عن**
ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوہا فی العشر الاواخر یعنی لیلۃ
القدر فان ضعف احدکم او عجز فلا یغلبن علی السبع البواقی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر فرماتے
تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈہونڈہو شب قدر کو اخیر دہے مین پہر اگر کوئی بوڈہا پن کرے
یا عاجز ہو جاوے تو سات راتون مین اخیر کے سستی نہ کرے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما
یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من کان ملتمسہا فلیلتمسہا فی العشر الاواخر
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے ڈہونڈنے والے کو اخیر
دس تاریخون مین ڈہونڈہنا چاہیے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحینوا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر او قال فی السبع الاواخر
ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈہونڈہو شب قدر کو اخیر دہے مین یا
فرمایا اخیر ہفتہ مین **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اریت لیلۃ القدر ثم ایقظنی بعض اہلی فنسیتہا فالتمسوہا فی العشر الغوابر
وقال حرملۃ فنسیتہا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی کہ آپنے فرمایا مجہے خواب مین شب قدر دکہائی دی پہر مجہے کسی میرے گہر والے نے جگا دیا سو مین اس
کو بہلا دیا گیا اور حرملہ کی روایت مین ہے کہ مین اسکو بہول گیا **عن** ابی سعید الخدری قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر التی فی وسط الشہر فاذا کان من حین
یمضی عشرون لیلۃ ویستقبل احدی وعشرین یرجع الی مسکنہ ورجع من کان
یجاور معہ ثم انہ اقام فی شہر جاور فیہ تلک اللیلۃ التی کان یرجع فیہا فخطب الناس

فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ
أُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذِهِ
اللَّيْلَةَ فَأُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَ
طِينٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌّ طِينًا وَمَاءً

ترجمہ ابوسعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تہے ہر مہینے کے بیچ کے دہے مین (یعنے
رمضان کے) پہر جب بیس راتین گذر جاتی تہین رمضان کی اور اکیسوین آنیکو ہوتی تہی تو اپنے گہر لوٹ آتے
تہے اور جو آپکے ساتہہ معتکف ہوتے تہے وہ بہی لوٹ آتے تہے پہر ایک ماہ مین اسیطرح اعتکاف کیا اور
جس رات مین گہر آنے کو تہے خطبہ پڑہا اور لوگون کو حکم کیا جو منظور الٰہی تہا پہر فرمایا کہ مین اس عشرے مین
اعتکاف کرتا تہا پہر مجہے مناسب معلوم ہوا کہ مین اس عشرہ اخیر مین بہی اعتکاف کرون سو جو میرے ساتہہ
اعتکاف کرنے والا ہو وہ رات کو اپنے معتکف ہی مین رہے (اور گہر نہ جاوے) اور مین نے خواب
مین اس شب بقدر کو دیکہا مگر بہلا دیا گیا سو اسی اخیر کی دس راتون مین ڈہونڈہو ہر طاق رات مین اور مین اپنے
کو خواب مین دیکہتا ہون کہ سجدہ کر رہا ہون پانی اور کیچڑ مین اپنے اس رات کی آخر مین ایسا ہوگا یہ بات خواب
کی آپ کو یاد رہی) پہر ابوسعید خدری نے کہا کہ اکیسوین شب کو ہمپر مینہ برسا اور مسجد حضرت کی مصلی کی
جگہہ پر ٹپکی اور مین نے آپ کو دیکہا جب آپنے صبح کی نماز سے سلام پہیرا کہ آپ کے مبارک مونہہ مین کیچڑ
اور پانی بہرا ہوا تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصلی کو مسنون ہے کہ اپنی پیشانی نماز کے اندر
نہ پونچہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ قَالَ وَجَلِيدَتُهُ مُمْتَلِئًا طِينًا وَمَاءً ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے
اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی مگر اس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ جس نے ہماری ساتہہ اعتکاف کیا
ہے وہ ثابت رہے اپنے معتکف مین اور آخر مین کہا کہ پیشانی مین آپکے کیچڑ اور پانی بہرا ہوا
تہا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ

عَلٰی سُدَّتِهَا حَصِیْرٌ قَالَ فَاَخَذَ الْحَصِیْرَ بِیَدِهٖ فَنَحَّاهَا فِیْ نَاحِیَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهٗ فَکَلَّمَ
النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ
اِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّعْتَکِفَ فَلْیَعْتَکِفْ فَاعْتَکَفَ النَّاسُ مَعَهٗ قَالَ وَاِنِّیْ اُرِیْتُهَا لَیْلَةَ وِتْرٍ وَّاَنِّیْ
اَنَا اَسْجُدُ فِیْ صَبِیْحَتِهَا فِیْ طِیْنٍ وَّمَاءٍ فَاَصْبَحَ مِنْ لَیْلَةِ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَقَدْ قَامَ اِلَی الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ
السَّمَآءُ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فَاَبْصَرْتُ الطِّیْنَ وَالْمَآءَ فَخَرَجَ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَجَبِیْنُهٗ
وَرَوْثَةُ اَنْفِهٖ فِیْهِمَا الطِّیْنُ وَالْمَآءُ وَاِذَا هِیَ لَیْلَةُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ **ترجمہ**
ابوسعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا عشرہ اول مین رمضان کے پھر
اعتکاف فرمایا عشرہ اوسط مین ایک ترکی قبہ مین (اس سے کفار کی چیزون کا استعمال روا ہوا) کہ اوس کے دروازہ
پر ایک حصیر لٹکا ہوا تھا (پردہ کے لیے) تو آپ نے وہ حصیر اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور ایک کونے مین قبہ کے
کر دیا پھر اپنا سر نکالا اور لوگون سے باتین کین اور وہ آپ کے نزدیک آگئے تب آپ نے فرمایا کہ مین عشرہ اول کا
اعتکاف کرتا تھا اور اس رات کو ڈھونڈھتا تھا پھر مین نے عشرہ اوسط کا اعتکاف کیا پھر میرے پاس کوئی
آیا (یعنے فرشتہ) اور مجھ سے کہا گیا کہ وہ عشرہ اخیر مین ہے پھر جو چاہے تم مین سے وہ پھر اعتکاف کرے
یعنے عشرہ اخیر مین بھی معتکف رہے پھر لوگ معتکف رہے اور فرمایا آپ نے کہ مجھے دکھایا گیا کہ وہ طاق راتون
مین ہے اور مین اوسکی صبح کو پانی اور مٹی مین سجدہ کر رہا ہون پھر آپ کو جب اکیسوین شب کی صبح ہوئی اور
اُس رات آپ صبح تک نماز پڑھتے رہے اور رات کو مینہ برسا اور مسجد ٹپکی اور مین نے دیکھا مٹی اور پانی
کو پھر جب صبح کی نماز پڑھ کر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک کے بانسے پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور وہ رات
اکیسوین تھی اور عشرہ اخیر کی رات تھی **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ تَذَاکَرْنَا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَاَتَیْتُ اَبَا
سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ وَکَانَ لِیْ صَدِیْقًا فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِلَی النَّخْلِ نَتَذَاکَرْ فَخَرَجَ وَعَلَیْهِ خَمِیْصَةٌ
فَقُلْتُ لَهٗ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ
اِعْتَکَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوُسْطٰی مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِیْحَةَ
عِشْرِیْنَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اُرِیْتُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّیْ نُسِّیْتُهَا
اَوْ نَسِیْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ کُلِّ وِتْرٍ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنِّیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَّ
طِیْنٍ فَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْیَرْجِعْ

قال فرجعنا وما نرى في السماء قزعة قال فجاءت سحابة فمطرنا حتى سال سقف المسجد
وكان من جريد النخل فاقيمت الصلوة فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في
الماء والطين قال حتى رأيت أثر الطين في جبهته **ابو سلمہ** سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہمنے
آپسمین ذکر کیا شبقدر کا تو مین ابو سعید خدری کے پاس آیا اور وہ میرے دوست تہے اور مین نے اون سے
کہا کہ تم ہمارے ساتھ کہجور کے باغ مین نہین چلتے اور وہ ایک چادر اوڑہے ہوئے نکلے اور مین نے کہا آپ
نے کچہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے ہون شبقدر کا انہون نے کہا ہان ہمنے
اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بیچ کے عشرہ مین رمضان کے اور ہم بیسوین کی صبح
کو نکلے (یعنے اعتکاف سے) پہر خطبہ پڑہا ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ مجھکو دکہائی دی
شبقدر اور مین بہلا گیا یا فرمایا بہلا دیا گیا سو تم اسکو اخیر کی دس راتون مین طاق راتون مین
ڈہونڈو اور فرمایا کہ مین اپنے آپ کو دیکہتا ہون کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کر رہا ہون پہر جس نے اعتکاف
کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو وہ پھر جاوے یعنے اپنے معتکف مین اور ہم لوگ پہر معتکف
مین آگئے اور ہم آسمان مین کوئی بدلی کا ٹکڑا تک نہین دیکہتے تہے کہ اتنے مین ابر آیا اور ہمپر مینہ برسا
یہان تک کہ مسجد کی چہت بہنے لگی اور کہجور کی ڈالیون سے پٹی ہوئی تہی اور نماز صبح کی تکبیر ہوئی اور مین نے
آپ کو دیکہا کہ سجدہ کرتے ہین پانی اور کیچڑ مین (یعنے جو خواب مین دیکہا تہا وہ صحیح ہوا) یہانتک کہ
دیکہا مین نے اثر کیچڑ کا آپ کی پیشانی مین **عن** یحیی بن ابی کثیر بهذا الاسناد نحوه
وفي حديثهما ورأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين انصرف وعلى جبهته وأرنبته
أثر الطين **یحیی** سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس مین یہ ہے کہ دیکہا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جب لوٹے بعد صبح کی نماز سے تو آپ کی پیشانی پر اور ناک کی نوک پر اثر تہا کیچڑ کا۔
عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالى عنه قال اعتكف رسول الله صلى الله عليه وسلم
العشر الاوسط من رمضان يلتمس ليلة القدر قبل ان تبان له قال فلما انقضين امر
بالبناء فقوض ثم ابينت له انها في العشر الاواخر فامر بالبناء فاعيد ثم خرج على
الناس فقال يا ايها الناس انها كانت ابينت لي ليلة القدر واني خرجت لاخبركم بها
فجاء رجلان يحتقان معهما الشيطان فنسيتها فالتمسوها في العشر الاواخر من رمضان

ف ۲ وفي حديثهما

الْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا فَمَا
أَجَلْ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ
وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا تَلِيهَا ثِنْتَانِ وَعِشْرِينَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَى ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ
فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ فَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ وَقَالَ ابْنُ حَلَّادٍ مَكَانَ
يَحْتَقِّانِ يَخْتَصِمَانِ ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا کہ اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کے
عشرہ مین رمضان کے ڈھونڈتے تھے آپ شبقدر کو پس اس کے کہ ظاہر ہو شبقدر آپ پر پھر جب عشرہ اوسط
کی راتین گذر گئین تو آپ نے فرمایا کہ خیمہ کہول ڈالین پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ مین ہے اور حکم
کیا آپ نے خیمہ کا کہ پھر لگایا گیا پھر آپ نکلے اور فرمایا اے لوگو مجھے شبقدر معلوم ہوئی تھی اور مین نکلا تھا
کہ تم کو خبر دون پھر دو شخص آپسمین جھگڑتے ہوئے آئے کہ اُن کے ساتھہ شیطان بھی تھا پھر مین بھول گیا
تو اسکو تلاش کرو تم عشرہ آخر مین رمضان کے اور ڈھونڈھو اوسکو نویں اور ساتوین اور پانچوین راتون
مین راوی نے کہا کہ مین ابو سعید سے کہا کہ تم گنتی زیادہ جانتے ہو ہم لوگون سے تو اُنہون نے کہا کہ ہان
ہم اس کے زیادہ مستحق ہین بہ نسبت تمہاری پھر ہمنے پوچھا نوین ساتوین پانچوین سے کیا مراد ہے اُنہون
نے فرمایا کہ جب اکیسوین گذر جاوے تو اوس کے بعد جو آوے بائیسوین وہی بائیسوین رات مراد ہے نوین سے اور جب
تئیسوین گزر جاوین تو اوس کے بعد جو رات آوے یعنے چوبیسوین وہی ساتوین سے مراد ہے اور جب
پچیسوین گذر جاوے تو اُس کے بعد جو رات آوے یعنے چھبیسوین وہی مراد ہے پانچوین سے اور خلاد نے یختقان
کی جگہہ یختصمان کہا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ
الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَأَرَانِي صَبِيحَتَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ
فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ
وَأَنْفِهِ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ
ترجمہ عبداللہ بن اُنیس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دکھائی گئی شبقدر پھر مین
بھول گیا اور مین نے دیکھا کہ اوس کی صبحکو مین پانی اور کیچڑ مین سجدہ کر رہا ہون اور راوی نے
کہا کہ مینہ برسا ہماری اوپر تیئسوین شبکو اور نماز پڑھی ہمارے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
جب پھرے آپ نماز پڑھکر (یعنے صبحکی) تو آپ کی پیشانی اور ناک پر اثر پانی اور کیچڑ کا تھا اور عبداللہ بن انیس

تیسوین رات کو شبقدر کہا کرتے تھے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحرّوا ليلة القدر في العشر الاواخر من رمضان قال ابن نمير التمسوها وقال وكيع تحرّوا ليلة القدر في العشر الاواخر من رمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شبقدر کو عشرہ اخیرین رمضان کے **عن** زر بن حبيش يقول سألت أبي بن كعب رضي الله تعالى عنه فقلت إن أخاك ابن مسعود رضي الله تعالى عنهما يقول من يقم الحول يصب ليلة القدر فقال رحمه الله أراد أن لا يتكل الناس أما إنه قد علم أنها في رمضان وأنها في العشر الأواخر وأنها ليلة سبع وعشرين ثم حلف لا يستثني أنها ليلة سبع وعشرين فقلت بأي شيء تقول ذلك يا أبا المنذر قال بالعلامة أو بالآية التي أخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أنها تطلع يومئذ لا شعاع لها **ترجمہ** زر بن حبیش کہتے ہے کہ میں نے ابی بن کعب سے پوچھا کہ تمہارے بھائی ابن مسعود تو کہتے ہیں کہ جو سال بھر برابر جاگے وہ شبقدر پاوے تو انہوں نے کہا اللہ رحمت کرے اُنپر اس کہنے سے اُنکی غرض یہ تھی کہ لوگ ایک ہی رات پر بھروسا نکریں بلکہ ہمیشہ عبادت میں مشغول رہیں) اور وہ خوب جانتے تھے کہ وہ رمضان میں ہے اور وہ عشرہ اخیر میں ہے اور وہ ستائیسویں شب ہی پھر وہ ستائیسویں شب ہے اور انشاء اللہ بھی نہ کہتے تھے (یعنے ایسا اپنی قسم پر یقین تھا) اور کہتے تھے کہ وہ ستائیسویں شب ہے تو میں نے اُن سے کہا کہ تم اے ابو المنذر کیوں یہ دعوی کرتے ہو انہوں نے کہا کہ ایک نشانی یا علامت کی وجہ سے جسکی خبر دی تھی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ یہ ہے کہ اوسکی صبح کو آفتاب جب نکلتا ہے تو اُسمیں شعاع نہیں ہوتی (مگر افسوس ہے کہ یہ علامت بعد زوال شب کے ظاہر ہوتی ہے) **عن** زر بن حبيش عن أبي بن كعب رضي الله تعالى عنه قال قال أبي في ليلة القدر والله إني لأعلمها قال شعبة وأكثر علمي هي الليلة التي أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بقيامها هي ليلة سبع وعشرين وإنما شك شعبة في هذا الحرف هي الليلة التي أمرنا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وحدثني بها صاحب لي عنه **ترجمہ** زر نے ابی بن کعب سے روایت کی کہ ابی نے کہا شبقدر کے بارہ میں کہ قسم ہے اللہ کی میں اسے خوب جانتا ہوں شعبہ نے کہا کہ اکثر روایتیں مجھ پر ایسی پہونچی ہیں کہ وہ وہی رات تھی جس میں حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اور وہ ستائیسویں شب

ہے اور شک کیا شعبہ نے اس بیان مین کہ حکم کیا ہمکو رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اوس شب مین اور کہا کہ یہ عبارت مجھسے ایک شخص رفیق نے بیان کی عبدہ سے جو اون کے شیخ ہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ذُکِرَتْ لَیْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ ذُکِرَ لِیْ اَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ اَوْ تِسْعٍ اَلْقَمَرُ هُوَ مِثْلُ شَرِّ جَفْنَةٍ **ابوھریرہ** رضی اسہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہ ایک بار ذکر کیا ہمنے رسول خدا صلی اسہ علیہ وسلم کے آگے شبقدر کا تو آپ نے فرمایا کون تم مین سے یاد کرتا ہے شبقدر کو اس رات مین کہ طلوع کرتا ہے چاند اور وہ ایسا ہوتا ہے جیسے ایک ٹکڑا طشت کا **فائدہ** شب قدر کو شبقدر اس لیے کہتے ہین کہ اُس مین اندازہ کیا جاتا ہے رزق لوگون کے اور اندازہ عمرون کے ملائکہ کو لکھدیے جاتے ہین جو سال مین ہونے والے ہین اور فرشتون کو معلوم ہو جاتا ہے جو اُس سال مین ہونیوالا ہی اور اجماع ہی معتبر لوگون کا کہ وہ شب قیامت تک باقی ہے اس امت مین اور اُس کے محل مین البتہ اختلاف ہی بعضون نے کہا کہ وہ ہر سال مین بدلتی رہتی ہے اور اس صورت مین سب حدیثون مین تطبیق ہو جاتی ہے اور جو حدیث مین جو تاریخ مذکور ہے جائز ہے کہ اُس سال مین اوسی تاریخ مین واقعہ ہوئی ہو پس روایتون مین تعارض نرہا اور یہ قول مثل ہے قول امام مالک اور ثوری اور احمد اور اسحاق کا اور ابی ثور وغیرہم کا کہ ان سب نے کہا ہے کہ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے اولتی بدلتی رہتی ہے اور ایک قول ضعیف یہ بھی ہے کہ سال بھر کی راتون مین بدلتی رہتی ہے مگر یہ قول احادیث کی رو سے بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور بعضون کا قول ہی کہ وہ ایک شب معین ہی کہ منتقل نہین ہوتی اور اس مین کئی قول ہین ایک یہ کہ وہ سال بھر مین ایک رات ہی اور یہ قول ہے ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور صاحبین کا اور دوسرا یہ ہے کہ وہ ساری رمضان مین ہے اور یہ قول ابن عمر کا ہے اور ایک جماعت صحابہ کا اور تیسرا یہ ہے کہ وہ عشرہ اوسط اور عشرہ اخیر مین ہے اور چوتھا یہ ہے کہ خاص عشرہ اخیر مین ہے اور پانچوان یہ قول ہے کہ وہ عشرہ اخیرہ کی راتون کی طاق راتون مین ہے اور ایک قول ضعیف یہ ہی کہ جفت راتون مین ہے مگر یہ حدیث صحیحہ کے خلاف ہے گو حدیث ابی سعید کی اسکی مشعر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ تئیسوین ہے اور ایک یہ کہ وہ سائیسوین اور یہ قول ابن عباس کا ہے اور بعضون نے ستر ہوین اور بعضون نے اُنیسوین اور تئیسوین مین فرمایا ہے کو کہا ہے اور یہ قول حضرت علی اور ابن مسعود سے مروی ہوا ہے اور بعضون نے تئیسوین کہا ہے

اور یہ قول ہی اکثر صحابہ وغیرہم کا اور ایک قول ضعیف جو بیسوین کا بھی ہے اور یہ بلال اور ابن عباس اور حسن اور قتادہ کیطرف منسوب ہی اور ایک قول ستائیسوین کا ہے اور یہ قول ایک جماعت صحابہ کا ہے اور بعضون نے سترہوین کہا ہے اور وہ زید بن ارقم اور ابن مسعود کیطرف منسوب ہے اور بعضون نے انیسوین کہا ہی کہ وہ ابن مسعود سے منقول ہے اور حضرت علی سے بھی اور بعضون نے کہا اخیر رات رمضان کی قاضی عیاض نے کہا کہ ایک قول شاذ یہ ہی کہ وہ مرفوع ہوگئی اب باقی نہین ہے اور یہ قول خطاب ہے اور شعاع سے مراد وہ دھاریان نورانی ہین جو آفتاب سے دیکھنے والے کی آنکھ تک ممتد نظر آتی ہین اور وہ آفتاب مین شب قدر کی صبح کو نہین ہوتین یہ ایک نشانی ہے کہ اللہ تعالے مقرر کردی ہے اور قاضی عیاض نے جو کہا ہے کہ رویت شب قدر کی حقیقۃ ممکن نہین یہ غلط ہی اسلیے کہ رویت اوس کی اخبار صالحین سے ثابت ہی جو بکثرت مروی ہین اور معتبر تر ان سب اقوال مین فقیر کے نزدیک ستائیسوین رات ہی اور ابن عباس سے ایک نکتہ بھی اس بارہ مین مروی ہے کہ لیلۃ القدر کا لفظ قرآن شریف مین تین جگہہ وارد ہوا ہے سورہ انا انزلنا مین اور اس مین لفظ ہین پھر لفظ تین بار رکھو تو ستائیس ہوتے ہین اسمین اشارہ ہی کہ شب قدر ستائیسوین شب ہے اور ابی بن کعب اسپر قسم کھاتے تھے چنانچہ روایت آگے اور پر گذر چکی ہے اور اسکی علامت بھی وہ بیان کر چکے ہین واللہ اعلم

کتاب الاعتکاف

اعتکاف کی کتاب

اعتکاف کی شرائط کا بیان

ف لغت مین اعتکاف کے معنے حبس اور مکث اور لزوم کے ہین اور شرع مین مکث مسلم کا مسجد مین بصفت مخصوصہ اور اعتکاف کو جوا رہی کہتے ہین **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان ترجمہ عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیرہ مین رمضان کے اعتکاف فرمایا کرتے تھے **ف** اسحدیث سے استحباب اعتکاف کا ثابت ہوا اور اسپر اجماع ہے مسلمانون کا اور یہ کہ واجب نہین اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے متاکد ہے اور مذہب امام شافعی اور اُن کے اصحاب کا یہ ہی کہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہین بلکہ افطار کی حالت مین اعتکاف روا ہے اور ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک لحظہ کا اور اُن کے نزدیک ضابطہ اسکا یہ ہی کہ اتنا ٹھیرنا ہو جسمین رکوع مین طمانینت کے لیے ٹھیرنا ہوتا ہے اور اس سے کچھ زیادہ ہو پس وہ اعتکاف ہے

اور ان کا صحیح مذہب یہی ہے اور یہی قول مشہور ہے پس مسجد مین آنے والے کو لازم ہے کہ جب آدمی
اور بنا کا منتظر ہو نیت اعتکاف کی کرے تاکہ ثواب پاوی پھر اگر باہر نکلے تو پھر جب داخل ہو دوبارہ تجدید
نیت کرے اور نیت سے یہ مراد نہین کہ زبان سے کچھ کہے کہ یہ تو بدعت ہی اور اگر دنیا کی کوئی بات کرے یا کوئی
کام کرے مثلاً سیوی پر دوے لکھے تو اعتکاف فاسد نہین ہوتا اور مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہی کہ اعتکاف
مین روزہ شرط ہے اور اعتکاف مفطر کا صحیح نہین اور اُن لوگون نے انہی روایتون سے استدلال کیا
ہے جنمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف رمضان کا مذکور ہے اور شافعی نے یہ حدیث سے استدلال
کیا ہے جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اول شوال کا اعتکاف مذکور ہے چنانچہ وہ روایت آگے آتی ہی
اور اسکو بخاری اور مسلم دونون نے ذکر کیا ہے اور استدلال کیا ہے حضرت عمر کی حدیث سے کہ انہون نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے ایام جاہلیت مین نذر کی تھی اعتکاف کی تو اپنے فرمایا اپنی نذر پوری کرو اور
اسمین روزہ کا ذکر نہین ہے غرض ان روایتون سے معلوم ہوا کہ روزہ شرط صحت اعتکاف نہین مگر مسجد
مین ہونا شرط ہے اسلیے کہ اصحاب و ازواج مطہرات سب مساجد مین اعتکاف کرتے رہے حالانکہ اس مین حرج
اور مشقت ظاہر ہے اور یہی مذہب ہی امام مالک اور شافعی اور احمد اور داؤد اور جمہور کا کہ سوا مسجد کے
جائز نہین اور ابو حنیفہ کا قول ہی کہ عورت نے جو جگہ نماز کی اپنے گھر مین مقرر کر لی ہے اُسمین اعتکاف
روا ہے اور مرد کو اپنے گھر مین اُسجگہ مین سوا نہین اور امام شافعی کا ایک قول قدیم یہی ہے پھر اس
مین اختلاف ہی کہ مسجد عام شرط ہے یا جامع کہ جہان جمعہ ہوتا ہو امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول یہ ہے
کہ ہر مسجد مین جائز ہے اور امام احمد کا قول ہے کہ مسجد جامع ضرور ہے کہ جسمین جمعہ ہوتا ہو اور ابو حنیفہ کا
قول ہے کہ ایسی مسجد ہو کہ سب نمازین اُسمین ہوتی ہون اور زہری اور دوسرے لوگون کا قول ہی کہ جس
مین جمعہ ہوتا ہو اور حذیفہ بن الیمان صحابی سے مروی ہے کہ تین مسجدون کے سوا اعتکاف کہین درست
نہین ایک مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی دوسری مسجد اقصی تیسری مسجد الحرام مگر یہ قول شاذ ہے اور اجماع ہے
اسپر کہ اعتکاف کی زیادت مدت کی کچھ حد نہین مترجم کہتا ہی کہ باجماع امت یہ امر ثابت ہی کہ اعتکاف
عبادت ہی اور عبادت خاص ہے حقتعالی کے لیے اور جب مسجد عام مین جائز ہونا اُسکا مختلف فیہ ہی
حالانکہ وہ خانۂ خدا ہے پھر قبر پر مشائخون کے تو بدرجہ اولی ناجائز ہوگا اور چونکہ عبادت ہی اس لیے
کہ قبور پر تعظیم نیت کر لیے محض شرک ہے اگرچہ نام اُسکا بدل ڈالین اور اوپر یہ بھی معلوم ہو چکا کہ اعتکاف

کو جوار بھی بولتے ہین تو مجاور کے و معتکف کے معنی ایک ہوئے اور مجاور قبر البتہ معتکف قبر ہوا اور یہ شرک ہے معاذ اللہ من ذلک اور اسکو عبادت اور موجب قربت سمجھنے والا اہل حق اللہ ہوا اور ابعد عباد شرائع انبیا علیہم الصلوۃ والسلام سے اور یہ اس زمانہ مین ایسی بلا عام ہے کہ عوام کالانعام کا ذکر کیا خواص ان امر بھی اس سے غافل ہین وذلک لجہلہم بالشریعۃ وحقیقت العبادۃ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان قال نافع وقد اراني عبد اللہ المکان الذی کان یعتکف فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد **عبد اللہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ آخر رمضان مین اعتکاف فرماتے نافع نے کہا مجھے مسجد مین وہ جگہہ دکہائی عبد اللہ نے جہان آپ اعتکاف کرتے تہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بہی وہی روایت کی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان **اسکا** بہی وہی مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اخیر عشرہ مین رمضان کے اعتکاف فرماتے تہے یہانتک کہ آپ نے وفات فرمائی پہر آپکے بعد آپ کی بی بی صاحبون نے اعتکاف فرمایا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل معتکفہ وانہ امر بخبائہ فضرب اراد الاعتکاف فی العشر الاواخر من رمضان فامرت زینب بخبائہا فضرب وامر غیرہا من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبائہ فضرب فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر نظر فاذا الاخبیۃ فقال البر یردن فامر بخبائہ فقوض وترک الاعتکاف فی شہر رمضان حتی اعتکف فی العشر الاول من شوال **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑہ کر اعتکاف کی جگہہ مین داخل ہوجاتے اور ایک بار آپ نے حکم فرمایا

اپنا خیمہ لگانیکا یعنے مسجد مین اور وہ لگا دیا گیا اور آپنے عشرہ اخیر مین ارادہ کیا رمضان کے پھر زینب نے کہا انکا بھی خیمہ لگا دیا اور اور بیبیون نے کہا اون کے بھی خیمے لگا دیے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تو سب خیمون کو دیکھا اور فرمایا کہ ان لوگون نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے (یعنے اسمین بوے ریا پائی جاتی ہے) اور آپنے اپنے خیمہ کو حکم دیا کہ کھولڈالا جاوے اور اعتکاف ترک کیا رمضان مین یہانتک کہ پھر عشرہ اول مین شوال کے اعتکاف کیا **ف** اسحدیث سے امام شافعی نے استدلال کیا ہے کہ روزہ اعتکاف مین شرط نہین **عَنْ** یحییٰ بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث ابی معاویۃ وفی حدیث ابن عیینۃ وعمرو بن الحارث وابن اسحاق ذکر عائشۃ وحفصۃ وزینب رضی اللہ تعالیٰ عنہن انھن ضربن الاخبیۃ للاعتکاف **یحییٰ** نے عمرہ سے انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے وہی حدیث جو اوپر گذری اور ابن عیینہ اور عمرو بن حارث اور ابن اسحاق نے ذکر کیا کہ وہ خیمے حضرت عائشہ اور حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے لیے لگائی گئی تھی **ف** اس اہتمام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ اس مین شمول نفسانیت کا ہوگیا اور حقانیت نرہی بلکہ ایک کے دیکھا دیکھی دوسرے کرنے لگے اسلیے آپ نے اپنا اعتکاف ہی موقوف کیا اور ماہ شوال مین اسکا عوض پورا کیا **بَابُ** الاجتہاد فی العشر الاواخر من رمضان عشرہ اخیرہ مین رمضان کے زیادہ عبادت مین کوشش کرنیکا بیان **عَنْ** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر احیی اللیل وایقظ اھلہ وجد وشد المئزر **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جہان عشرہ اخیر رمضان آیا اور آپ نے رات بھر جاگنا اور اپنے گھر والون کو جگانا اور نہایت کوشش کرنا عبادت مین اور کمر ہمت باندھنا شروع کیا **فائدہ** یعنے اور معمولی عبادتون سے زیادہ کوشش فرمانے لگے اور ساری رات جاگنے لگے اسحدیث سے زیادتی عبادات کی عشرہ اخیرہ مین ثابت ہوئی اور ساری رات جاگنے کی جو کراہت مذکور ہے مراد اس سے دوام جاگنے کا ہے نہ خاص اس عشرہ مین **عَنْ** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتھد فی العشر الاواخر ما لا یجتھد فی غیرہ **ترجمہ** حضرت عائشہ

رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیر
مین رمضان کے اعتکاف کی کوشش کرتے عبادت مین اور دنون مین نہ کرتے **باب** حکم عشر ذی
الحجۃ عشرہ ذی الحجہ کے روزون کا بیان **عن** عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صائما فی العشر قط **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ مین نے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عشرہ ذی حجہ مین روزے سے نہین دیکھا **عن** عائشۃ رضی اللہ
تعالی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یصم العشر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا فرماتی ہین کہ آپ نے کبھی عشرہ مین روزہ نہین رکھا **ف** عشرہ سے یہان نو دن ذی حجہ
کے مراد ہین اور علما نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ان دنون کے روزون کی کراہت معلوم ہوتی ہے حالانکہ
وہ مکروہ نہین ہین بلکہ مستحب ہین چنانچہ نوین تاریخ اوسکی عرفہ ہے اور اسکی روزے کی فضیلت مین احادیث
اوپر گذر چکی ہین اور بخاری شریف مین مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسے اعمال
صالحہ عشرہ اول مین ذی الحجہ کے افضل ہین ایسے اور ایام مین نہین غرض یہ جو فرمودہ ہے جناب صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا کا کہ اس عشرہ مین آپ نے روزہ نہین رکھا اس کی تاویل ضرور ہے کہ شاید کسی
عارضی یا مرض کی وجہ سے نہین رکھا یا بطریق وجوب کے نہین رکھا یا رکھا ہو مگر آپ کو خبر نہین ہوئی اور
اس تاویل پر ایک روایت بھی دلالت کرتی ہے ہینیدہ بن خالد کی کہ وہ اپنی عورت سے اور وہ بعض ازواج
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے نوین ذی حجہ
کو اور عاشورے کے دن کو اور تین دن ہین ہر ماہ کے آخر حدیث تک اور روایت کی یہ ابوداؤد نے اور یہ لفظ
ابوداؤد کے ہین اور احمد اور نسائی مین یہ مضمون مروی ہوا ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

کتاب الحج

کتاب حج کے بیان مین

ف حج بفتح حا مصدر ہے اور فتحہ اور کسرہ سے دونون سے اسم ہے اور اصل لغت مین بمعنی قصد
ہے اور عمل پر بھی اطلاق اسکا ہوتا ہے اور عمرہ کے اصل معنے زیارت ہین اور حج فرض عین ہے ہر مکلف
مسلم پر جو طاقت رکھتا ہو الیہ کی زاد و راحلہ کی اور عمرہ کے وجوب مین علما کا اختلاف ہے بعضون

سے کہا ہے کہ واجب ہے اور بعضوں نے کہا مستحب ہے اور شافعی کے دو قول ہین اس بارہ مین اصح یہ ہے کہ واجب ہے
اور اجماع ہے اسپر کہ حج و عمرہ انسان کی عمر مین ایک ہی بار واجب ہوتا ہے مگر یہ کہ کوئی نذر کرے کہ اُس
کی وفا بھی واجب ہو جاتی ہے مگر جب مکہ مین داخل ہو یا حد حرم مین کسی کام کے لیے کہ وہ بار بار نہین
ہوتا مثل تجارت اور زیارت ہو تو وجوب احرام مین حج کے اور عمرہ کے اختلاف ہے اور صحیح قول امام شافعی کا
یہ ہے کہ مستحب ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر جاوے اور عمرہ کا یہ شرط ہے کہ قتال کے لیے نہ جاتا ہو
اور اس مین اختلاف ہے وجوب حج کا مع التراخی ہے یا علی الفور پس امام شافعی اور ابو یوسف اور ایک گروہ
کا قول ہے کہ وجوب اسکا مع التراخی ہے مگر جب ایسی حالت پر پہونچ جاوے کہ گمان اوسکے فوت کا ہو جاوے
اگر تاخیر کرے تو اسوقت علی الفور واجب ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور دوسرے فقہا کا مذہب ہے کہ
علی الفور واجب ہوتا ہے **باب** ما یباح للمحرم بحج او عمرة لبسه وما لا یلبسه محرم
کو کونسا لباس درست ہے اور کونسا درست نہین ہے **عن** ابن عمر رضی الله تعالی عنهما انه
قال سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لا تلبسوا القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف
الا احد لا یجد النعلین فلیلبس الخفین ولیقطعهما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا من
الثیاب شیئا مسه الزعفران ولا الورس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے کپڑون کی قسم سے تو آپ نے فرمایا کہ تو نہ پہنو
نہ عمامے باندھو نہ پاجامے پہنو نہ باران کوٹ اوڑھو نہ موزے پہنو مگر جو چپل نہ پاوے وہ موزہ پہنے مگر ٹخنون
کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ پہنو وہ کپڑے جس مین زعفران لگی ہو یا ورس مین رنگا ہوا ہو **ف**
اجماع ہے تمام علما کا کہ ان کپڑون مین سے کوئی حالت احرام مین پہننا روا نہین بلکہ حرام ہے اور غرض
یہ ہے کہ جو کپڑا لسا ہوا ہو اور محیط ہو سارے بدن کا یا ایک عضو کا جیسے موزہ اور دستانہ یا عمامہ
وغیرہ مین اوسکو منع فرما دیا اور باران کوٹ مین شامل ہو گیا وہ کپڑا جو سر کو ڈھانپے جیسے پگڑی وغیرہ
یا ٹوپی یا پٹی اور خفاف مین یعنے موزون مین آگیا وہ کپڑا جو پیرون کو ڈھانپے جیسے پاتابہ یہانتک کہ سر
مین پٹی باندھنا بھی حرام ہے اور اگر ضرورت ہو مثلاً زخم ہے یا درد سر ہے تو باندھ لے اور فدیہ دیوے
اور یہ سب حکم مردون کے واسطے ہے بخلاف عورتون کے کہ انکو سیا کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈھانپنا

مباح ہی سوا موزہ کے کہ اسکا پہننا حرام ہے خواہ کسی ڈھانپنے والی چیز سے ہو اور ماتھون کے ڈھانپنے مین دستار سے اختلاف ہے اور امام شافعی کے بھی اس مین دو قول ہین اصح یہ ہے کہ حرام ہے اور ورس اور زعفران کو جو منع فرمایا تو اُس مین سب خوشبوئین داخل ہوگئی اور ورس ایک گھاس ہے خوشبودار یمن مین ہوتی ہے غرض خوشبوئین سب قسم کی عورت اور مرد دونو کو منع ہین اور مراد اس سے وہ چیزین ہین جو خاص خوشبو کے لیے استعمال ہوتی ہین باقی رہے فواکہ اور میوے جیسے ترنج وسیب اور پھول اور شگوفہ ہین انکا استعمال حرام نہین اس لیے کہ ان سے خوشبو ہی مقصود نہین ہوتی اور حکمت ان چیزون کے منع کرنے مین یہ ہے کہ ترفہ اور امارت اور انانیت اور تزک اور تکلف کی بو جاتی رہی اور خشوع اور خضوع اور تذلل اور عجز ونیاز وعبدیت کی خو آجاوے اور یہ امر معین ہووے مراقبہ اور مشاہدہ پر اور بچاوے منکرات اور محظورات سے اور مذکر ہووے موت کا اور کفن پوشی کا اور لعنت دنیا کا کہ اُسدن لوگ ننگے سر اور ننگے پیر اور ننگے بدن ہون گے اور اس روایت تین مذکور ہوا کہ جو نعلین نپاوے وہ موزہ پہن لے اور کاٹ لے اور ابن عباس کی روایت جو آگے آتی ہے اوس مین کاٹنے کا ذکر نہین اور علماء نے اسمین اختلاف کیا ہے چنانچہ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نعلین نپاوے تو موزہ کا ویسا ہی پہننا جائز ہے کاٹنا ضرور نہین اس لیے کہ اسمین اضاعت مال کی ہے اور اُنہون نے کہا کہ حدیث ابن عمر کی جسمین کاٹنے کا حکم ہے منسوخ ہے ابن عباس اور جابر کی روایت سے کہ اُن مین کاٹنے کا حکم نہین اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا اور جماہیر علماء کا قول ہے کہ پہننا موزہ کا بغیر کاٹے درست نہین اور حدیث ابن عباس اور جابر کی مطلق ہے اور حدیث ابن عمر کی مقید ہے اور حمل مطلق کا مقید پر ضرور ہے اور زیادت ثقہ کی مقبول ہے اور اضاعت مال جب ہو کہ حکم شارع نہ ہو اور جب حکم شارع ہوا تو اب ادا اسکا واجب ہوا پھر یہ بھی مسئلہ مختلف فیہ ہی کہ موزہ کے پہننے اور نعلین نہ پاوے اوسپر فدیہ ہی یا نہین سو امام مالک اور شافعی کا قول ہی کہ اوسپر کچھ واجب نہین اگر واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتے اور ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب نے کہا ہے کہ اوسپر فدیہ ہی جیسے بضرورت سر منڈانے مین فدیہ ہے اور ورس اور زعفران مین سب خوشبوئین اگگئین کہ باجماع امت حرام ہین اس لیے کہ خوشبو جماع کی رغبت دلانیوالی ہی کہ اوسکے حرام ہونے مین عورت اور مرد دونون برابر ہین غرض **محرمات احرام** سات ہین قباس کیا ہوا جس کی تفصیل گذر گئی اور خوشبو اور بالون اور ناخونون کا دور کرنا اور سر مین اور داڑھی مین تیل لگانا اور عقد نکاح اور جماع اور ہر طرح کا استمتاع اور منی نکالنا کسی طرح سے ہو اور ساتوین تلف کرنا شکار کا

عن سالم عن ابیہ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم قال لا یلبس القمیص ولا العمامۃ ولا البرنس ولا السراویل ولا ثوبا مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا ان لا یجد نعلین فلیقطعہما حتی یکونا اسفل من الکعبین **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسنے پوچھا کہ محرم کیا پہنے آپ نے فرمایا کرتا اور عمامہ اور باران کوٹ اور پائجامہ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا پہنے جسمین ورس اور زعفران لگی ہو نہ موزے اور اگر نعلین نہ ہون تو موزے پہنے اور اسکو ٹخنون کے نیچے تک کاٹ دے (کہ جوتی کیطرح ہوجاوے) **فائدہ** سائل نے پوچھا تھا کہ کیا پہنے آپ نے فرمایا یہ نہ پہنے اور سوا اس کے جو چاہے پہنے اس مین امت کو آسانی ہے اور دائرہ اباحت کا وسیع رہتا ہے **عن** ابن عمر انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس وقال من لم یجد نعلین فلیلبس الخفین ولیقطعہما اسفل من الکعبین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرمایا محرم کہ زعفران اور ورس کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا کہ جو نعلین نہ پاوے وہ موزے پہن لے ٹخنون کے نیچے سے کاٹ کر **عن** ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یخطب یقول الشراویل لمن لم یجد الازار والخفاف لمن لم یجد النعلین یعنی المحرم **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا مین نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پائجامہ اوس کے لیئے ہے جو تہمت نہ پاوے اور موزہ اوس کے لیئے جو نعلین نہ پاوے یعنے محرم ہو **ف** یہی روایت سند ہی امام احمد کی کہ موزہ بے کاٹے پہن لے **عن** عمرو بن دینار بہذا الاسناد سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بعرفات فذکر ہذا الحدیث **ترجمہ** عمرو بن دینار نے اس اسناد سے روایت کی کہ سنا انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات مین خطبہ مین یہ بات فرمائی جو اوپر گذری **عن** عمرو بن دینار بہذا الاسناد ولم یذکر احد منہم یخطب بعرفات غیر شعبۃ وحدہ **ترجمہ** عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر سوا شعبہ کے کسی اور نے خطبہ کا ذکر نہین کیا **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجد نعلین فلیلبس خفین ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویل **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نعلین نہ پاوے

سنیکا

موندہ پہنے اور جوانا ریشمی تہمت نہ پاوے دوسرا دیل یعنی بجاے بہنے **عن** یعلی بن منیۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ علیہ جبۃ وعلیھا خلوق او قال اثر صفرۃ فقال کیف تامرنی ان اصنع فی عمرتی قال وانزل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوحی فسترہ بثوب فکان یعلی یقول وددت ان اری النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد نزل علیہ الوحی قال فقال ایسرک ان تنظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد انزل علیہ الوحی قال فرفع عمر رضی اللہ عنہ طرف الثوب فنظرت الیہ لہ غطیط قال واحسبہ کغطیط البکر قال فلما سری عنہ قال این السائل عن العمرۃ اغسل عنک اثر الصفرۃ او قال اثر الخلوق واخلع عنک جبتک واصنع فی عمرتک ما انت صانع فی حجک **ترجمہ** یعلے رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ جعرانہ مین تھے اور وہ ایک جبہ پہنے ہوے تھا اور اوسپر کچھ خوشبو لگی ہوئی تھی یا کہا کہ کچھ اثر زردی کا تھا اور اُس نے عرض کی کہ آپ مجھ عمرے مین کیا حکم فرماتے ہین اور اُس مین آپ پر وحی اُترنے لگی اور آپ نے کپڑا اوڑھ لیا اور یعلی کہتے تھے کہ مجھے آرزو ہوئی کہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھون جس وقت آپ پر وحی اُترتی ہو پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ کیا تم چاہتے ہو کہ دیکھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ پر وحی اُترتی ہو پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کپڑے کا کونا اُٹھایا اور مین نے آپکو دیکھا کہ آپ ہانپتے اور خراٹے لیتے تھے راوی نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ اُنہون نے کہا جیسے جوان اونٹ ہانپتا ہو پھر جب آپسے وحی تمام ہوچکی تو فرمایا کہان ہے وہ سائل عمرے کا اور فرمایا دھو ڈالو اثر زردی کا اپنے کپڑے وغیرہ سے یا فرمایا اثر خوشبو کا اور اُتار ڈالو اپنا کرتا اور عمرے مین وہی کرو جو حج مین کرتے ہو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوشبو محرم کو حرام ہے خواہ حالت احرام مین لگاوے یا پہلے کی لگی ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سیا ہوا کپڑا محرم کو منع ہے اور یہ بھی اگر کوئی خوشبو بھولے سے یا چوک سے لگالے تو جلد اُسکا چھوڑانا چاہیے اور جسکی بھول چوک سے خوشبو لگ جاوے اوسپر کچھ کفارہ نہین ہے اور یہ مذہب ہے شافعی کا اور یہی قول ہے عطا اور ثوری اور اسحاق اور داؤد کا اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور مزنی اور احمد کے ایک روایت صحیح مین کہ فدیہ اوسپر واجب ہے اور صحیح قول مالک کا یہ ہے کہ فدیہ جب واجب ہوتا ہے بھولنے والے پر جانکر خوشبو لگانیوالے

کہ جب بہت دیر تک لگی رہی **عن** یعلی قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل وھو بالجعرانۃ
وانا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ مقطعات یعنی جبۃ وھو متضمخ بالخلوق
فقال انی احرمت بالعمرۃ وھکذا انا متضمخ بالخلوق فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ما کنت صانعا فی حجک قال انزع عنی ھذہ الثیاب واغسل
عنی ھذا الخلوق فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کنت صانعا فی حجک
فاصنعہ فی عمرتک **ترجمہ** یعلی نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور آپ
جعرانہ مین تھے اور یعلی کہتے ہین کہ مین آپکے پاس تھا اور وہ سائل جو آیا تھا کرتا پہنے ہوئے تھا اور اس
مین خوشبو لگی ہوئی تھی اور اوس نے عرض کی کہ مین احرام باندھا ہے عمرہ کا اور اوسپر بھی مین خوشبو
لگائے ہون تو آپ نے فرمایا جو تم حج مین کرتے ہو وہی عمرے مین بھی کرو یعنے خوشبو سے بچنا اور
سیے ہوئے کپڑے نہ پہننا طواف وسعی بجا لانا ہم تو اس نے پھر عرض کیا کہ مین یہ کپڑے اوتار ڈالون
آپ نے پھر فرمایا کہ جو تم حج مین کرتے ہو وہی عمرے مین کرو **ف** معلوم ہوا کہ وہ شخص حج کے
ارکان سے واقف تھا تو اسکو اتنا ہی فرمادینا کافی ہوا **عن** یعلی کان یقول لعمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ لیتنی اری نبی اللہ حین ینزل علیہ فلما کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بالجعرانۃ وعلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوب قد اظل بہ علیہ معہ
ناس من اصحابہ فیھم عمر اذ جاءہ رجل علیہ جبۃ متضمخ بطیب فقال یا رسول
اللہ کیف تری فی رجل احرم بعمرۃ فی جبتہ بعد ما تضمخ بطیب فنظر الیہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ثم سکت فجاءہ الوحی فاشار عمر رضی اللہ
تعالی عنہ بیدہ الی یعلی بن امیۃ فقال فجاء یعلی فادخل راسہ فاذا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم محمر الوجہ یغط ساعۃ ثم سری عنہ فقال این الذی سالنی
عن العمرۃ انفا فالتمس الرجل فجیئ بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب
الذی بک فاغسلہ ثلاث مرات واما الجبۃ فانزعھا ثم اصنع فی عمرتک
ما تصنع فی حجک **ترجمہ** یعلے ہمیشہ حضرت عمر سے کہا کرتے تھے کہ کبھی مین دیکھتا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو جب آپ پر وحی اترتی ہے پھر جب آپ جعرانہ مین تھے اور آپ کو اوپر

ایک کپڑے کا سایہ کیا گیا تہا اور آپکے ساتہہ چند صحابہ تہے کہ اُن مین حضرت عمر بہی تہے کہ ایک شخص آیا
ایک کرتہ پہنے ہوئے کہ اُس مین خوشبو لگی ہوئی تہی اور اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کا حکم کیا ہے
اوس کے لیے جو احرام باندہے عمرہ کا ایک کرتے ہین کہ اُسمین خوشبو لگی ہو اور آپنے اوس کیطرف نظر کی
تہوڑی دیر اوحی ہوتی رہی پہر آپ پر وحی آئی اور اشارہ کیا حضرت عمر نے اپنے ماتہہ سے یعلے کو کہ آؤ اور
یعلے آئے اور اپنا سر اندر کپڑے کے ڈالا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپکا چہرہ مبارک سرخ
ہو رہا ہے اور آپ لمبی لمبی سانسین لے رہے ہین پہر وہ کیفیت کہل گئی آپ سے اور آپنے فرمایا کہان
ہے وہ سائل جو مجہہ سے عمرہ کا حکم ابہی پوچہتا تہا پہر وہ ڈہونڈہا گیا اور بلائے اور آپ نے فرمایا کہ
خوشبو تو دہوڈال تین بار (کہ اثر نرہے) اور جبہ اتار دے اور باقی وہی کر اپنے عمرے مین جو حج مین کرتا
ہے **عن** یعلی ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ قد اھل بالعمرۃ
وھو مصفر لحیتہ ورأسہ وعلیہ جبۃ فقال یا رسول اللہ انی احرمت بعمرۃ وانا
کما ترٰی فقال انزع عنک الجبۃ واغسل عنک الصفرۃ وما کنت صانعا فی
حجک فاصنعہ فی عمرتک ترجمہ یعلے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین تہے کہ
ایک شخص آیا اور اُسنے اہلال کیا تہا ساتہہ عمرے کے اور اوسکی داڑہی اور سر مین زردی لگی تہی یعنے خوشبو
کی اور ایک کرتا تہا پہر اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مینے احرام باندہا ہے عمرے کا اور مین اسحال مین ہون
جس مین آپ مجہے دیکہتے ہین پہر آپنے وہی حکم دیا **عن** یعلی قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاتاہ رجل علیہ جبۃ بہا اثر من خلوق فقال یا رسول اللہ انی احرمت بعمرۃ فکیف
افعل فسکت عنہ فلم یرجع الیہ وکان عمر یستر الوحی اذا انزل علیہ الوحی یظلہ فقلت
لعمر رضی اللہ تعالی عنہ انی احب اذا انزل علیہ ان ادخل راسی معہ فی الثوب فلما انزل
الوحی خمر عمر رضی اللہ عنہ بالثوب فجئتہ فادخلت راسی معہ فی الثوب فنظرت
الیہ فلما سری عنہ قال این السائل انفا عن العمرۃ فقام الیہ الرجل فقال انزع عنک
جبتک واغسل اثر الخلوق الذی بک وافعل فی عمرتک ما کنت فاعلا فی حجک ترجمہ
یعلے سے وہی مضمون مروی ہے **باب** مواقیت الحج حج کے میقات کا بیان **عن**
ابن عباس رضی اللہ عنہما قال وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاہل المدینۃ

ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرنا ولاهل اليمن يلملم قال فهن لهن ولمن اتى عليهن من غيرهن ممن اراد الحج والعمرة فمن كان دونهن فمن اهله وكذا حتى اهل مكة يهلون منها ترجمہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ میقات مقرر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم اور یہ سب میقاتین اون لوگون کے لیے بھی ہین جو اُن ملکون مین رہتے ہین اور اُنکے لیے بھی ہین جو اور ملکون سے وہان آوین جو حج کا ارادہ رکھتے ہون یا عمرہ کا پھر جو ان میقاتون کے اندر رہنے والے ہون یعنی مکہ سے قریب تو وہ اہل مکہ سے ہین اور وہ وہین سے احرام باندہین یہانتک کہ مکہ والے مکہ سے اہلال کرین **ف** ذوالحلیفہ جو مدینہ والون کی میقات ہے مکہ سے بنسبت اور میقاتون کے بہت دور ہے اور یہ میقاتین حد حرم ہین کہ اُن کے اندر شکار کرنا درختون کے پتے توڑنا وغیرہ امور منع ہین اور ذوالحلیفہ مکہ سے نو دس منزل ہے اور مدینہ سے چھ میل پر واقع ہے اور جحفہ اہل شام اور اہل مصر دونون کی میقات ہے اور اسکو مہیعہ بھی کہتے ہین اور وہ مکہ سے تین منزل ہے اور یلملم کو الملم بھی کہتے ہین اور وہ ایک پہاڑ ہے تہامہ کے پہاڑون سے اور اہل ہند کا میقات وہی ہے کہ جہاز مین احرام باندہ لیتے ہین جب اوسکی مقابل ہو پہنچتے ہین اور اہل نجد کے میقات قرن منازل آئے اور وہ مکہ سے دو منزل ہے اور یہ سب میقاتون سے نزدیک ہے مکہ کیطرف اور ذات عرق میقات ہے اہل عراق کی اور وہ آگے آویگی اور علماء کا ہمین اختلاف کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے یا حضرت عمر کے اجتہاد سے مقرر ہوئی ہے اور امام شافعی نے اُم مین جو اُنکی کتاب ہے تصریح کی ہے توقیت عمر کی اور بخاری مین بھی اسکی تصریح ہے اور جمہور نے توقیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا زعم کیا ہے اُنکی دلیل روایت جابر ہے مگر اوس کے مرفوع ہونیمین کلام ہے اور دارقطنی نے اوسکی تضعیف بھی کی ہے اسلیے کہ عراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین فتح نہین ہوا تہا مگر یہ تعلیل دارقطنی کی معقول نہین اسلیے کہ شام بھی آپکے وقت مین فتح نہین ہوا تہا اور اجماع ہے علماء کا کہ یہ مواقیت شرعی ہین اور امام مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور کا قول ہے کہ اگر کوئی اُن سے آگے بڑہ گیا اور آگے بڑہکر احرام باندہا تو گنہگار ہوا اور اوسپر دم لازم آیا اور حج اُسکا صحیح ہوگیا اور عطا اور نخعی کا قول ہے کہ اوسپر کچھ واجب نہین اور سعید بن جبیر نے کہا کہ اوس کا حج صحیح نہین ہوتا اور غرض مواقیت کی مقرر

کرنے سے یہی ہے جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے اوسکو آگے بڑہنا سوا نیت کے حرام ہے بغیر احرام کے اور اگر بڑہا تو دم لازم آویگا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر پھر میقات تک لوٹ آوے قبل اسکے حج بجا لاوے تو اوس سے دم ساقط ہوجاتا ہے اور جو حج اور عمرہ کا ارادہ نہ کہتا ہو اوسپر احرام واجب نہین دخول مکہ کے لیے صحیح قول شافعیہ کا یہی ہے خواہ وہ ایسی حاجت کے لیے جاوے جو بکرر ہوتی ہے جیسے لکڑیان لیجانا یا گہاس لانا یا ایسی ہو جو بکرر نہ ہو جیسے اور تجارتین ہین اور جو میقات سے بغیر احرام کے تجاوز کر گیا اور ارادہ مکہ جانیکا نہ کہتا تہا پھر اوس کے دل مین آیا کہ احرام باندہ لے تو وہین سے احرام باندہ لے جہان پہنچا ہے پھر اگر وہان احرام نہ باندہا اور آگے بڑہ گیا تو آثم ہوا اور اوسپر دم لازم ہوا اور اگر وہین سے احرام باندہا جہان سے ارادہ کیا تہا دخول مکہ کا تو اوسپر دم نہین ہے اور اسکو میقات تک لوٹنا بہی ضرور نہین یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور مذہب ہے جمہور کا اور احمد اور اسحاق کا قول ہے کہ اوسکو ضرور ہے کہ میقات تک لوٹ کر جاوے اور وہان سے احرام باندہ کر آوے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاہل المدینۃ ذا الحلیفۃ و لاہل الشام الجحفۃ و لاہل نجد قرن المنازل و لاہل الیمن یلملم و قال ہن لہن و لکل آت اتی علیہن من غیرہن ممن اراد الحج و العمرۃ و من کان دون ذلک فمن حیث انشا حتی اہل مکۃ من مکۃ **ترجمہ** عبد اللہ نے وہی مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یہل اہل المدینۃ من ذی الحلیفۃ و اہل الشام من الجحفۃ و اہل نجد من قرن قال عبد اللہ و بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال و یہل اہل الیمن من یلملم **ترجمہ** عبد اللہ نے تین میقاتون کا بیان ویسا ہی کیا اور کہا کہ مجہے پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل یمن یلملم سے اہلال کرین **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مہل اہل المدینۃ ذو الحلیفۃ و مہل اہل الشام مہیعۃ و ہی الجحفۃ و مہل اہل نجد قرن قال عبد اللہ بن عمر و زعموا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال و لم اسمع ذلک منہ قال و مہل اہل الیمن یلملم **ترجمہ** عمر بن خطاب نے مدینہ اور شام اور نجد والون کی میقات ویسی ہی روایت کی اور عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ لوگون نے ذکر کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میقات اہل یمن کی یلملم ہے مگر میں نے خود اون سے نہیں سنا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل المدینۃ ان یھلوا من ذی الحلیفۃ واھل الشام من الجحفۃ واھل نجد من قرن وقال عبد اللہ بن عمر واخبرت انہ قال ویھل اھل الیمن من یلملم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں اور کہا عبداللہ نے کہ مجھے خبر لگی کہ یمن والے یلملم سے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسال عن المھل فقال سمعت نحوا انتھی فقال اراہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** جابر نے بھی میقاتین روایت کی ہیں یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** سالم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویھل اھل الشام من الجحفۃ ویھل اھل نجد من قرن قال ابن عمر وذکر لی لا احسبہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویھل اھل الیمن من یلملم **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے اہلال کریں اور ابن عمر نے کہا کہ مجھے پہنچا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اہلال کریں یمن والے یلملم سے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسال عن المھل فقال سمعت احسبہ رفع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ والطریق الاخر الجحفۃ ومھل اھل العراق من ذات عرق ومھل اھل نجد من قرن ومھل اھل الیمن من یلملم **ترجمہ** جابر نے وہی موقیت مرفوعاً بیان کیے اور مدینہ کی ایک میقات ذوالحلیفہ کہی دوسری راہ سے جحفہ کہی باقی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئے **باب** التلبیۃ وصفتھا لبیک کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک وقال وکان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یزید فیھا لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ لبیک پکارنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تہا لبیک سے لاشریک لک تک یعنے حاضر ہون مین تیری خدمت مین یا اللہ حاضر ہون
مین تیری خدمت مین حاضر ہون مین کوئی شریک نہین تیرا حاضر ہون مین بیشک سب تعریف اور نعمت
تیرے ہی لیے ہے اور ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہین اور عبداللہ بن عمر اُن مین یہ کلمات
زیادہ پڑہتے تہے لبیک سے آخر تک یعنے مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور حاضر ہون تیری خدمت میں
اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے اور خیر تیرے ہی دونون ہاتہون مین ہے حاضر ہون مین تیرے آگے
اور رغبت کرتا ہون مین تیری ہی طرف اور عمل تیرے ہی لیے ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوَتْ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ قَائِمَۃً
عِنْدَ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَۃِ اَہَلَّ فَقَالَ لَبَّیْکَ اَللّٰہُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ قَالُوْا وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
یَقُوْلُ ھٰذِہٖ تَلْبِیَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ نَافِعٌ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَزِیْدُ مَعَ
ھٰذَا لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوار ہوئی اونٹنی پر اور وہ آپ کو لیکر سیدہی
کہڑی ہوگئی مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک تب آپ نے لبیک پکاری پہر وہی لبیک ذکر کی جو اوپر ہوچکی اور
عبداللہ بن عمر فرماتے تہے کہ یہ لبیک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اُس مین وہی الفاظ بڑہاتے
تہے جو اوپر ہوچکے مگر اُس مین لبیک کا لفظ ابتدا مین تین بار ہے اور اُس مین دو ہی بار تہا **عن**
ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَلَقَّنْتُ التَّلْبِیَۃَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ
حَدِیْثِ نَصْرٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا سیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر ذکر کی حدیث مثل حدیث
انہی لوگون کی **ف** اس صیغہ تلبیہ سے صاف معلوم ہوا کہ پروردگار تعالی شانہ کے ہاتہہ مین ہاونا سکی
تثنیہ سے معلوم ہوا کہ مراد ہونا قدرت کا باطل ہے اور جن لوگون نے دعوی کیا ہے کہ تثنیہ اُسکا تاکید کے لیے
ہے یہ قول اُن کا جمیع اہل لغت اور تمام اہل ادب کے خلاف ہے اسلیے کہ تاکید کے لیے لفظ کو مکرر لاتے ہین
یا حروف تاکید بڑہاتے ہین نہ یہ کہ واحد کو تثنیہ کردین غرض ان صفات مین جیسے ہاتہہ اور قدم اور ساق
اور جنب ہے محدثین اور صحابہ اور تابعین اور سلاف صالحین سب کا مذہب یہی ہے کہ اُن پر ایمان لانا
اور اُنکو ظاہر پر محمول کرنا اور نفی کرنا اُن سے تشبیہ و تمثیل کے اور نہ جانا تاویل و تعطیل کے طرف

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یہل ملبدا یقول لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ
لک والملک لا شریک لک لا یزید علی ھؤلاء الکلمات وان عبد اللہ بن عمر کان یقول
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکع بذی الحلیفۃ رکعتین ثم اذا استوت بہ الناقۃ
قائمۃ عند مسجد ذی الحلیفۃ اھل بھؤلاء الکلمات وکان عبد اللہ بن عمر یقول
کان عمر بن الخطاب یہل باھلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھؤلاء الکلمات
ویقول لبیک اللھم لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک لبیک والرغباء
الیک والعمل

ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لبیک پکارتے تھے تلبیہ کہتے
ہوئے سر مہین اور کہتے تھے لبیک سے آخر تک اور عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت
پڑھی ذی الحلیفہ مین پھر جب اُنکی اونٹنی اُنکو لیکر سیدھی کھڑی ہوئی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو اُنہی کلمات
سے آپنے لبیک پکاری اور عبد اللہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات لبیک
پکارتے تھے اور اُس کے بعد یہ کلمات زیادہ کرتے تھے لبیک سے آخر تک اور معنی اُن سب کے اوپر گذر گئے

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ حج کیا تو مدینہ مین ظہر کے بعد خطبہ پڑھا اور احکام حج تعلیم
کیے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ دن ہفتہ کا تھا اور ابن حزم نے کہا ہے کہ پنجشنبہ تھا اور اُس مین ایک بحث طویل
ہے کہ ذکر کی ہے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین پھر آپنے کنگھی کی اور تیل ڈالا اور قمیص پہنی اور
چادر اوڑھی اور ظہر اور عصر کے بیچ مین مدینہ سے روانہ ہوئے اور ذی الحلیفہ مین اتر کر عصر کی دو رکعت
پڑھی اور شب کو وہان رہے اور مغرب اور عشا اور صبح اور ظہر غرض پانچ نمازین وہان ادا کین اور سب
بیبیان آپکے ساتھ تھین اور اُس رات آپنے سب سے صحبت کی اور اخیر مین ایک غسل جنابت کیا اور
جب ارادہ احرام کیا تو دوسرا غسل کیا اور ابن حزم نے اسکو ذکر نہین کیا اور اور لوگون سے بھی سہوًا
ترک ہوا اور خطبی نے آپنے سر دھویا اور پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے ہاتھ سے خوشبو
لگائی ذریرہ اور ایک خوشبو ہوتی ہے جسمین مشک ہوتا ہے تک کہ چمک مشک کی آپکی مانگ مین نظر
آتی تھی اور ڈاڑھی مین اور اُسکو آپ نے رہنے دیا اور دھویا نہین پھر آپ نے ازار پہنی اور چادر اوڑھی
اور ظہر دو رکعت ادا کی اور لبیک پکاری حج اور عمرہ دونون کی اپنے مصلے ہی پر اور نہین سے لبیک

کیفیت حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شروع ہوئی اور چونکہ بار بار آپ پکارتے تھے اس لیے جس نے جہاں سے سنا وہیں سے روایت کی مگر ابتدا یہیں سے ہے اور دو رکعت احرام کی آپ سے منقول نہیں سوا ظہر کی دو رکعتوں کے اور احرام سے پہلے اپنے بدنہ کے گلے میں ہار ڈال دیا اور داہنی طرف سے کوہان چیر دیا جس اشعار کہتے ہیں اور خون اس سے بہ چلا اور احرام آپ کا قرآن کا تھا اور یہی صحیح ہے چنانچہ میں نے اور پر وایتیں اس پر بصراحت دلالت کرتی ہیں (کذا فی زاد المعاد) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان المشرکون یقولون لبیک لا شریک لک قال فیقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویلکم قد قد فیقولون الا شریکا ھو لک تملکہ وما ملک یقولون ھذا وھم یطوفون بالبیت ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ مشرکین مکہ کہتے تھے لبیک شریک لک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خرابی ہو تمہاری یہیں تک رہنے دو یہیں تک رہنے دو (یعنے آگے نہ کہو) اور وہ اس کے آگے کہتے تھے کہ مگر ایک شریک ہے تیرا کہ یا اللہ تو اس کا مالک ہے اور وہ کسی شے کا مالک نہیں غرض یہی کہتے جاتے تھے اور بیت اللہ کا طواف کرتے جاتے تھے **ف** غرض اس سے معلوم ہوا کہ مشرکان مکہ بھی اپنے شریکوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا مالک جانتے تھے اور انکو کسی شے کا مالک نہ جانتے تھے تاہم ان کو پکارنا اور اپنا سفارشی اور وکیل قرار دینا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انکے شرک کرنے کو اور ابدالآباد دوزخ میں جھونکنے کو کافی تھا پس معلوم ہوا کہ جو اپنا حمایتی اور وکیل اور سفارشی سمجھکر بھی کسی کی عبادت کرے اور اسکو دور سے پکارے تو وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے گو اسکو خدا کے برابر نہ جانے اور سبیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک لا شریک لک پر فرماتے تھے کہ یہیں تک رہنے دو اور شریک نہ ٹھہراؤ مگر وہ ملاعنین کب سنتے تھے اور ان حدیثوں سے مشروعیت لبیک کی ثابت ہوئی اور وہ حج اور عمرہ کے لیے ایسا ہی جیسے تکبیر اولے نماز کے لیے اور اسکے وجوب میں اختلاف ہے امام شافعی وغیرہ کا قول ہے کہ یہ سنت ہے اور صحت حج کی شرط نہیں اور اگر اسکو ترک کیا تو حج صحیح ہے اور اس پر دم واجب نہیں مگر فضیلت ترک ہوئی اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ واجب ہے اور اگر کوئی چھوڑ دے تو دم واجب ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ شرط ہے صحت احرام کی اور حج اور احرام بے اس کے صحیح نہیں ہوتا اور امام مالک نے کہا ہے کہ واجب تو نہیں مگر ترک پر اوس کے دم لازم آتا ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بہرحال آواز بلند سے لبیک پکارنا مستحب ہے اور مستحب ہے کہ جب پکارے تین بار پکارے اور بیچ میں کچھ کلام نہ

کرے اور عورت کو آواز بلند کرنا ضرور نہین اور تغیر احوال کیوقت لبیک کہنا ضرور ہی جیسے صبح شام اوٹھنا
بیٹھنا لیٹنا سوار ہونا اوترنے کے وقت اور حاجی تلبیہ کرتا رہے جبتک کہ یوم النحر یعنے دسوین تاریخ مین رمی
جمرہ عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پہنچ رہے جن لوگون
کے نزدیک حلق بھی نسک مین داخل ہے اور عمرہ مین جب تک طواف شروع نہین کیا اور ہر حالت
مین عورت و مرد کو مستحب ہے خواہ حائض ہو یا جنب یا محدث **باب** اَمْرِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِالْاِحْرَامِ
مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ ذی حلیفہ سے احرام باندھنے کا بیان مدینہ والون کے لیے **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذَا الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ ذَا الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ**
عبداللہ کہتے تھے کہ یہ بیدا تمہارا وہی مقام ہے جہان جھوٹ باندھتے ہو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اور آپنے لبیک نہین پکارے مگر مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک سے **ف** بیدا ایک ٹیلہ ہے ذی الحلیفہ
کے آگے مسجد سے قریب مکہ کی راہ مین اور بیدا اُسکو کہتے ہین جسمین کچھ اثر بنا کا نہ ہو اور ہر ٹیڑھی زمین کو
بیدا کہتے ہین مگر یہان وہی مقام خاص مراد ہے غرض عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احرام
یہان سے باندھا حالانکہ آپنے لبیک مسجد کے پاس سے پکارے بلکہ اپنے مصلی مین سے پکارنا شروع کیا جیسا ہم
اوپر لکھ آئے ہین **عَنْ** سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذَا قِيْلَ لَهُ الْاِحْرَامُ
مِنَ الْبَيْدَاءِ يَقُوْلُ الْبَيْدَاءُ الَّتِيْ يَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَهَلَّ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ حِيْنَ قَامَ بِهٖ بَعِيْرُهٗ **ترجمہ** سالم نے
کہا کہ ابن عمر سے جب کہا جاتا کہ احرام بیدا سے ہو تو وہ فرماتے کہ وہی بیدا جسپر تم جھوٹ باندھتے ہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے تو لبیک پکارے ہی اوس وقت کے پاس جب آپکا اونٹ آپکو لیکر سیدھا
کھڑا ہوا ہے **باب** بَيَانِ اَنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ يُّحْرِمَ حِيْنَ تَنْبَعِثُ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ مُتَوَجِّهًا
اِلَى مَكَّةَ لَا عَقِبَ الرَّكْعَتَيْنِ باب بیان احرام باندھنے کا جب اونٹ اوٹھے مکہ کیطرف متوجہ
ہو کر **عَنْ** عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ
اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ
مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالْصُّفْرَةِ

وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ
فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَمَّا الرُّكْنَانِ فَإِنِّي لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي
لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ ۔ ترجمہ عبید بن جریج نے
عبداللہ بن عمر سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمن میں نے تم کو چار باتیں کرتے دیکھا ہے کہ تمہارے اور یاروں میں سے
کسی کو کرتے نہیں دیکھا عبداللہ نے فرمایا کہ وہ کیا ہیں اے بیٹے جریج کے انہوں نے کہا اول تو میں تمکو دیکھتا ہوں
کہ تم کعبہ کے کونوں میں سے طواف کیوقت ماتہ نہیں لگاتے ہو مگر دو کونوں میں جو میں کیطرف ہیں دوسری
تم نعال سبتی پہنتے ہیں تمہارے کپڑے بھی رنگتی ہو زردی سے (یعنے زعفران و ورس وغیرہ سے) چوتھی جب
تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھ کر لبیک پکارتے ہیں اور تم یوم الترویہ یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی لبیک
پکارتے ہو پس عبداللہ نے جواب دیا کہ سنو ارکان کو تو میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوتے
ہوں سوا ان کے جو میں کیطرف ہیں اور اسور کن یمانی کہتے ہیں اور نعال سبتی تو میں نے دیکھا ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ایسی نعل پہنتے تھے جسمیں بال نہ ہوں اور انہی میں وضو کرتے تھے (یعنے وضو کرکے
گیلے پیر میں اسکو پہن لیتے تھے) سو میں بھی درست رکھتا ہوں کہ اوسی کو پہنوں رہی زردی تو میں نے
دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اس سے رنگتے تھے (یعنے بالوں کو یا کپڑوں کو) تو میں دوست رکھتا ہوں
کہ اس سے رنگوں اور لبیک سے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے لبیک پکاری ہو مگر جب
کہ اونٹنی آپ کو سوار کرکے اوٹھی (یعنے مسجد ذی الحلیفہ کے پاس) **ف** امام مالک اور شافعی اور جمہور
کا مذہب یہ ہے کہ افضل ہے لبیک پکارنا جب سواری اپنی کھڑی ہو متوجہ ہو کر مکہ کیطرف اور ابوحنیفہ کا مذہب
ہے کہ نماز کے بعد لبیک پکارے یعنے قبل سوار ہونے کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلی ہی
سے لبیک شروع کی ہے چنانچہ تصریح اوسکی زاد المعاد سے اور گذری اور رکنین یمانیین سے ایک رکن یمانی
مراد ہے اور ایک وہ کونا جس میں حجر اسود منصب کیا ہوا ہے اور تغلیباً ان دونوں کو رکن یمانی بولتے ہیں
اور دو رکن اوس کے مقابل کے جو طیم کیجانب ہیں انکو شامیین بولتے ہیں چنانچہ لفظہ مندرجہ حاشیہ شیخ عجلونی

ظاہر ہے اور رکنین یمانیین دونون بناے ابراہیم پر باقی ہین یعنے اوسی نیو پر بنی ہوی ہین جو ابراہیم
علیہ السلام نے ڈالی تہی بخلاف شامیین کے کہ اودہر سے کعبہ شریف چھوٹا کردیا گیا ہے اور اسمیل حضرت
نے اوسکو نہین چھوا اور اب اتفاق ہوگیا ہے فقہاے ارکن شامیین کے نہ چھونے پر اور نعل سبتی وہ ہے جسکا
چمڑا دباغت کیا گیا ہو اور بال اوس کے دور کردیے گئے ہون اور ابن عمر زرد رنگ سے اپنی داڑہی دہویا
کرتے تہے اور ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑہی زعفران اور ورس سے
دہوتے تہے جو ایک زرد رنگ گہاس ہوتی ہے یمن کی اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سفر حج
شروع کیا جب احرام باندہا اس لیے عبداللہ بن عمر نے قیاس کیا کہ آٹھوین تاریخ لوگ منا کو جاتے ہین اسی
دن سے ابتداے حج ہوتی ہے تو ابتداے احرام بہی اوسیدن ہونا چاہیے نہ اوس کے قبل سے اور امام شافعی اور
اصحاب اُنکے اور بعض اصحاب امام مالک کے اس بارہ مین ابن عمر کے موافق ہین اور دوسرے لوگون نے کہا ہے
کہ افضل اول ذی الحجہ سے لبیک پکارنا ہے اور دونو جائز ہے باجماعت **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتَيْ
عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِهٰذَا
الْمَعْنٰى إِلَّا فِيْ قِصَّةِ الْإِهْلَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى رِوَايَةِ ذِكْرِهِ
إِيَّاهُ **ترجمہ** عبید نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر کا ساتہہ دیا حج مین قریب بارہ حج وعمرے کے اور مین نے اون سے
اوسی چار باتون کا ذکر کیا اور وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا مگر اہلال کے بارے مین انہون نے مقبری
کے خلاف روایت کی اور اور مضمون روایت کیا سو اُس مضمون کے جو اوپر گذرا تہا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ
قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب
مین پیر رکہا اور آپ کی اونٹنی اوٹہی ذی الحلیفہ مین جب لبیک پکارا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ
بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً **عبداللہ** عمر کے بیٹے خبر دیتے تہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکارا جب
آپ کی اونٹنی آپ کو لیکر کہڑی ہوی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَهَلَّ حِيْنَ تَسْتَوِيْ

بہ فاتحہ ترجمہ اسکا بھی مضمون وہی ہے عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال بات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ مبدأہ وصلی فی مسجدہا عبد اللہ نے کہا کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم شب کو ذوالحلیفہ مین رہے حج کے ابتدا مین اور نماز پڑہی اوسکی مسجد مین ف
یعنے پانچ نمازین جو ہم اوپر ذکر کر آئے ہین باب استحباب الطیب قبیل الاحرام فی البدن
واستحبابہ فی المسک وانہ لا باس ببقاء ریحہ خوشبو لگانا احرام کے قبل بدن مین اور مسک کا
استحباب اور اسکی چمک باقی رہنا حالت احرام مین اسکا جواز عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحرمہ حین احرم ولحلہ قبل ان یطوف
بالبیت ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا مین نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اون کے احرام کے لیے جب احرام باندہا اور اون کے احلال کے لیے قبل طواف افاضہ کے ف اس سے معلوم ہوا
مستحب ہونا خوشبو کے استعمال کا قبل احرام کے اور جائز ہونا باقی رہنا اوسکی خوشبو اور اثر کا بعد احرام
باندہنے کے اور حرام یہی ہے کہ حالت احرام مین ابتدا کرے خوشبو کی یہی مذہب ہی شافعیہ کا اور خلائق
کثیر کا صحابہ اور تابعین مین سے اور جماہیر محدثین کا اور فقہا کا جیسے سعد اور ابن عباس اور ابن زبیر اور
معاویہ اور حضرت عائشہ اور ام حبیبہ اور ابو حنیفہ اور ثوری اور ابو یوسف اور احمد اور ابو داؤد وغیرہم
مین اور بعضون نے اسکا خلاف کیا ہے مگر قوی مذہب یہی ہے اور جو تاویلات کیے ہین حضرت عائشہ کی رد ہوئین
کہ وہ قوی نہین اور یہ جو فرمایا کہ اون کے احلال کے لیے قبل طواف کے اس سے معلوم ہوا کہ بعد رمی جمرہ عقبہ
کے خوشبو کا استعمال مباح ہے اور حلق بھی روا ہے اگرچہ ابھی طواف افاضہ نہ کیا ہو اور یہ مذہب ہی
شافعی کا اور تمام علما کا مگر امام مالک نے اسکو مکروہ کہا ہے قبل طواف افاضہ کے اور یہ حدیث اونپر حجت
ہے عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیدی لحرمہ حین احرم ولحلہ حین حل قبل ان یطوف بالبیت ترجمہ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہے کہ مین نے اپنے ہاتہ سے خوشبو لگائی عن
عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ
قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت ترجمہ اسکا بھی مضمون وہی ہے عن عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحلہ ولحرمہ ترجمہ حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کہولنے کے
لیے بہی اور باندہنے کے لیے بہی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ بِذَرِيْرَةٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی ذریرہ سی
(اور وہ ایک قسم کی خوشبو ہے نووی نے لکھا ہے کہ ہند سی آتے ہے) حجۃ الوداع میں احرام اور حل کے
لیے **عن** عُرْوَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهٖ قَالَتْ بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ **ترجمہ** عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
پوچہا کہ تمنے کون سی خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت تو انہوں نے فرمایا سب سے
عمدہ خوشبو (یعنے مسک جب آگے آتا ہے) **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ
اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں خوشبو لگاتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
جو ملتے تہے قبل احرام کے پہر احرام باندہتے تہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ لِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ بِطِيْبٍ مَا وَجَدْتُ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
احرام کے قبل اور اُن کے احرام کہولنے کے وقت قبل اس کے کہ وہ طواف افاضہ کریں عمدہ خوشبو جو
پائی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ وَذَاكَ
طِيْبُ اِحْرَامِهٖ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا گویا میں ابہی نظر کر رہی ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ میں چمک خوشبو کی اور وہ احرام باندہے ہوئے تہے اور خلف جو راوی
ہیں اونہون نے یہ نہیں کہا کہ وہ احرام باندہے ہوئے تہے مگر یہ کہا کہ وہ خوشبو تہی اونکے احرام کی۔
یعنے جو احرام کے قبل لگائی تہی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ
مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصِلُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے فرمایا کہ میں گویا نظر کر رہی ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ میں چمک خوشبو کی اور آپ

لبیک پکار رہی تھے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کانی انظر الی وبیص الطیب
فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یلبی **وہی** مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا قالت لکانی انظر بمثل حدیث ربیع **وہی** مضمون ہے **عن** عائشۃ
رضی اللہ عنہا انہا قالت کانما انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وھو محرم **وہی** مضمون ہے اور اسمین یہ ہے کہ مین دیکھتی ہون اور وہ محرم تھے **عن** عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا قالت انکنت لانظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھو محرم **وہی** مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم یتطیب باطیب ما اجد ثم اری وبیص الدھن
فی راسہ ولحیتہ بعد ذلک **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے احرام کا تو عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتے جو پاتے پھر مین دیکھتی تھی
چمک تیل کی آپکے سر اور ڈاڑھی مین احرام باندھنے کے بعد **عن** عائشۃ قالت کانی انظر
الی وبیص المسک فی مفرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم **حضرت** عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ گویا مین دیکھتی ہون چمک مشک کی آپ کی مانگ مین اور آپ احرام مین ہین
عن الحسن بن عبید اللہ بھذا الاسناد مثلہ **حسن** نے اس سناد سے مثل روایت
سابق کے روایت کی **عن** عائشۃ قالت کنت اطیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قبل ان یحرم ویوم النحر قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک **ترجمہ** حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مین خوشبو لگاتی تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام کے اور نحر کے
دن (یعنے بعد رمی جمرۂ عقبہ کے) قبل اس کے کہ آپ طواف افاضہ کرین بیت اللہ کا اور اس خوشبو
مین مسک ہوتا تھا **عن** محمد بن المنتشر قال سالت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما عن الرجل یتطیب ثم یصبح محرما فقال ما احب ان اصبح محرما انضخ طیبا
لان اطلی بقطران احب الی من ان افعل ذلک فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
فاخبرتہا ان ابن عمر رضی اللہ عنہما قال وما احب ان اصبح محرما انضخ طیبا لان
اطلی بقطران احب الی من ان افعل ذلک فقالت عائشۃ انا طیبت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم عند احرامہ ثم طاف فی نسائہ ثم اصبح محرما محمد منتشر کے بیٹے نے کہا میں نے
عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ جو شخص خوشبو لگاوے اور صبح کو احرام باندھے تو اوس کے لیے کیا حکم ہے تو انہوں
نے کہا کہ میں خوب نہیں جانتا کہ صبح کو احرام باندھوں ایسے حال میں کہ خوشبو جھڑتا ہوں اور اگر میں ڈانبر
اپنے اوپر ڈال لوں تو مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں خوشبو لگاؤں پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا کے پاس گیا اور اُن سے یہ سب کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ میں خوشبو لگاتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے احرام کے قریب اور آپ اپنی سب بیبیوں سے صحبت کی پھر صبح کو
احرام باندھا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم یطوف علی نسائہ ثم یصبح محرما ینضخ طیبا **حضرت** عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا نے فرمایا میں خوشبو لگاتے تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ اپنی بیبیوں پر طواف
کرتے تھے (یعنے سب سے صحبت کرتے تھے) پھر صبحکو احرام باندھتے اور خوشبو جھڑتی رہتی **عن**
محمد بن المنتشر قال سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول لان اصبح ملطیا بقطران
احب الی من ان اصبح محرما انضخ طیبا قال فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا
فاخبرتہا بقولہ فقالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف فی نسائہ ثم
اصبح محرما **ترجمہ** محمد بن منتشر سے وہی مضمون مروی ہوا جو ابھی اوپر گذرا اور قطران ایک رغن
کالا ہے جو کشتیوں پر پھیرا جاتا ہے اب اوسی کو انبر بولتے ہیں **ف** غرض ان سب روایتوں سے
بخوبی معلوم ہوا کہ بقا اوس خوشبو کی جو قبل احرام لگائی ہو مضر نہیں اور ابتداءً خوشبو نہ لگانا ہی وذلک
المقصود **باب** تحریم الصید للاکول البری علی المحرم بحج او عمرۃ او بہما اصید
ماکول جنگل کی حرمت محرم کے لیے **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ اہدی
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارا وحشیا وہو بالابواء او بودان فرده علیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلما ان رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی
وجہی قال انا لم نردہ علیک الا انا حرم **ترجمہ** صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گدھا جنگلی ہدیہ دیا اور آپ ابواء یا ودان میں تھے (کہ نام مقام کا ہے) اور
آپنے پھیر دیا جب آپ نے دیکھا اُنکی چہرے کا ملال تو فرمایا کہ ہم نے کسی اور وجہ سے نہیں پھیرا فقط اتنا ہے

کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں **عن** الزھری بھذا الاسناد اھدیت لہ حمار وحش کما
قال مالک وفی حدیث اللیث وصالح ان الصعب بن جثامۃ اخبرہ **مضمون** وہی ہے کہ لفظوں
کا فرق ہے **عن** الزھری بھذا الاسناد وقال اھدیت لہ من لحم حمار وحش **ترجمہ**
اس روایت میں وحشی گدھے کا گوشت ہدیہ دینے کا ذکر ہے **عن** ابن عباس قال اھدی الصعب
ابن جثامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حمار وحش وھو بالابواء او بودان فرد علیہ
وقال لولا انا محرمون لقبلناہ منک **ترجمہ** اس میں بھی وہی مضمون ہے مگر آپ نے فرمایا
ہم محرم نہ ہوتے تو قبول کر لیتے **عن** الحکم اھدی الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل حمارا وفی روایۃ شعبۃ عن الحکم عجز حمار وحش
بقطر دما وفی روایۃ شعبۃ عن حبیب اھدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم شق حمار
وحش فردہ **ترجمہ** حکم نے کہا صعب نے حمار وحشی کا پیر ہدیہ دیا اور شعبہ نے حکم سے سرین حمار وحشی
کا اوس میں خون ٹپکتا تھا روایت کیا اور شعبہ کی روایت حبیب سے یوں ہے کہ ایک ٹکڑا حمار وحش
کا ہدیہ دیا پھر آپ نے پھیر دیا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم زید بن ارقم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یستدن کرہ کیف
اخبرتنی عن لحم صید اھدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو حرام
قال اھدی لہ عضو من لحم صید فردہ فقال انا لا ناکلہ انا حرم **عبد اللہ**
نے کہا زید بن ارقم آئے اور عبد اللہ نے اُن کو یاد دلا کر کہا کہ تم نے کیونکر خبر دی تھی لحم صید کی جو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہدیہ دیا گیا تھا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے اُنہوں نے کہا کہ ہدیہ دیا گیا ایک عضو شکار کے
گوشت کا اور آپ نے پھیر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں **ف** اتفاق ہے علماء کا اس پر
کہ محرم کو خشکی کا شکار کرنا حرام ہے اور امام شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ شکار کا مالک ہونا خشکی پر بھی حرام
ہے اور اسی طرح ہبہ سے اور میراث کی وجہ سے مالک ہونے میں اختلاف ہے باقی رہا گوشت شکار کا اگر محرم
نے خود شکار کیا ہے یا اُس کے لیے دوسرے نے شکار کیا ہے تو حرام ہے برابر ہے خواہ اسکے حکم سے شکار
کیا ہو یا بغیر حکم کے پھر اگر کسی حلال نے اپنے لیے شکار کیا ہے اور محرم کے دینے کا ارادہ نہیں کیا پھر
محرم کو بھی اس کے گوشت میں سے ہدیہ دیدیا یا بیچ ڈالا تو اسکا حرام نہیں اور یہ مذہب ہے شافعیہ کا

اور مالک اور احمد اور داؤد کا اور ابو حنیفہ نے کہا جو بے اعانت محرم کے محرم کے لیے شکار کیا جاوے وہ حلال ہے اور ایک گروہ نے کہا ہی کہ شکار کا گوشت مطلقاً حرام ہے محرم پر کسیطرح حلال نہین برابر ہے کہ اسنے خود شکار کیا ہو یا دوسرے نے اوس کے لیے خواہ اپنے لیے غرض ہر طور حرام ہے اور قاضی عیاض نے یہ قول حضرت علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے اور اُنہون نے استدلال کیا ہی اس آیت کی ظاہر سے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا کہ اُنہون نے کہا ہی کہ مراد صید سے وہ جانور ہے جو بذریعہ شکار کے تہہ آیا ہے غرض وہ بہرحال حرام ہے اور ظاہر حدیث صعب بن جثامہ بھی اسی پر دال ہی کہ آپ نے اُنکا ہدیہ واپس فرمایا اور بیان فرمایا کہ ہم لوگ محرم ہین اور یہ نہین فرمایا کہ تمنے ہمارے لیے شکار کیا اس لیے ہم واپس کرتے ہین اور احتجاج کیا ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین نے ابی قتادہ کی روایت سے جو مسلم مین آگے آتی ہے اس لیے کہ ابو قتادہ نے جو شکار کیا تہا اور وہ حلال تہا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور محرمین سے بھی فرمایا کہ کہاؤ یہ حلال ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آپ نے پوچھا تمہارے پاس اُس مین کا بچا ہوا کچھ ہے اونہون نے عرض کی کہ ہان اُسکا پیر آپنے اوسے لیا اور کہایا اور سنہ ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار خشکل کا تمکو حلال ہی جبتک تمنے خود شکار نہ کیا ہو یا اور توفیق صعب اور ابو قتادہ کی روایت مین یون ہی کہ صعب کی روایت اس پر محمول کیجاوے کہ اوس نے محرمون کے لیے شکار کیا اور ابو قتادہ نے اپنے لیے اور اس صورت مین مذہب شافعی بہت صحیح اور قوی ہوگیا اور سب روایتون مین توفیق بھی ہوگئی اور آیت قرآنی کو حمل کرین خود شکار کرنے پر اور اُسپر جو محرم کے لیے شکار کیا گیا ہو اور یہ فرمانا آپکا صعب سے کہ ہم محرم ہین اس کے منافی نہین کہ احتمال ہی کہ اُنہون نے آپکے لیے شکار کیا ہو (النووی) **عَنْ** اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ قَالَ لَنَا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ اِذْ بَصُرْتُ بِاَصْحَابِیْ يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَرَكِبْتُ فَرَسِیْ وَاَخَذْتُ رُمْحِیْ ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّیْ سَوْطِیْ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ وَكَانُوْا مُحْرِمِيْنَ نَاوِلُوْنِیْ السَّوْطَ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَیْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهٗ ثُمَّ رَكِبْتُ فَاَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ وَرَاءَ اَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهٗ بِرُمْحِیْ فَعَقَرْتُهٗ فَاَتَيْتُ بِهٖ اَصْحَابِیْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَاْكُلُوْهُ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ما یجوز للمحرم صیدہ وما لا یجوز ۱۲

مسلم اما منا محرم کنت فرسی فادرکته فقال هو حلال فکلوه ترجمہ ابی محمد غلام آزاد ابوقتادہ
کہ کہتے ہین کہ مین نے ابوقتادہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہانتک کہ جب
پہونچے ہم قاحہ مین (اور وہ ایک میدان ہے سقیا سے ایک میل پر اور مدینہ سے تین منزل پر) اور بعض لوگ
ہم مین سے محرم تھے اور بعض غیر محرم کہ اتنے مین ہمنے یارون کو مین نے دیکھا کہ وہ کسی چیز کو دیکھ رہے ہین مین نے
نظر کی تو ایک گدھا وحشی تھا اور مین نے اپنے گھوڑے پر زین رکھا اور اپنا نیزہ لیا اور سوار ہوا اور میرا کوڑا
گر پڑا اور مین نے اپنے یارون سے کہا اور وہ محرم تھے کہ میرا کوڑا اٹھا دو انہون نے کہا اللہ کی قسم ہم تمہاری
کچھ مدد نہ کرینگے پھر مین نے اوتر کر کوڑا لیا اور سوار ہوا اور اس گدھے تک پہونچا اوس کے پیچھے سے اور وہ
ٹیلے کے پیچھے تھا پھر اسکو نیزہ مارا اور اسکی کونچی کاٹ ڈالی اور اپنے یارون کے پاس لایا اور کسی نے
کچھ کہا کچھ کسی نے کہا مت کہا ؤ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تھے سو مین نے اپنا گھوڑا بڑھایا اور
اُن تک پہونچا اور اُن سے عرض کی انہون نے فرمایا وہ حلال ہے اور کہا ؤ عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالے
عنہ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکۃ تخلف
مع اصحاب لہ محرمین وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ فسال اصحابہ
ان یناولوہ سوطہ فابوا فسالھم رمحہ فابوا علیہ فاخذہ ثم شد علی الحمار فقتلہ فاکل
منہ بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بعضھم فادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فسالوہ عن ذلک فقال انما ھی طعمۃ اطعمکموھا اللہ عزوجل ترجمہ
ابوقتادہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی راہ مین مکہ کے اور وہ چند یارون کے ساتھ
حضرت سے پیچھے رہ گئے اور وہ غیر محرم تھے اور یارا ونکے محرم پھر ایک وحشی گدھا دیکھا اور اپنے گھوڑے پر چڑھے
اور یارون سے کوڑا مانگا کسی نے نہ دیا نیزہ مانگا کسی نے نہ دیا پھر انہون نے آپ لیا اور گھوڑے کو دوڑایا اور
گدھے کو مار لیا اور اصحاب مین سے کسی نے کچھ کہا کسی نے نہین پھر جب حضرت کے پاس پہونچے اور آپ سے پوچھا
آپ نے فرمایا وہ تو ایک خوراک ہے کہ اللہ عزوجل نے تم کو دی عن عطاء بن یسار عن ابی قتادۃ فی
حمار الوحش مثل حدیث ابی النضر غیر ان فی حدیث یزید بن اسلم ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ھل معکم من لحمہ شیء عطا نے ابوقتادہ سے جنگلی گدھے کے بارہ مین وہی
مضمون حدیث کیا جو ابی النضر سے اوسکی اور پگدرا مگر یزید بن اسلم کی روایت مین یہ بھی ہے کہ آپ نے پوچھا

کرے اور عورت کو آواز بلند کرنا ضرور نہیں اور تغیر احوال کے وقت لبیک کہنا ضرور ہے جیسے صبح شام اوٹھنا
بیٹھنا لیٹنا سوار ہونا اوترنے کے وقت اور حاجی تلبیہ کرتا رہے جبتک کہ یوم النحر یعنے دسویں تاریخ میں رمی
جمرہ عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پہنچ رہے جن لوگوں
کے نزدیک حلق بھی نسک میں داخل ہے اور عمرہ میں جب تک طواف شروع نہیں کیا اور ہر حالت
میں عورت و مرد کو مستحب ہے خواہ حائض ہو یا جنب یا محدث **باب** اَمْرِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِالْاِحْرَامِ
مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ ذی حلیفہ سے احرام باندھنے کا بیان مدینہ والوں کے لیے **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ بَيْدَاُوْكُمْ هٰذَا الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ ذَا الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ**
عبداللہ کہتے تھے کہ یہ بیدا تمہارا وہی مقام ہے جہاں جھوٹ باندھتے ہو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اور آپنے لبیک نہیں پکاری مگر مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک سے **ف** بیدا ایک ٹیلہ ہے ذی الحلیفہ
کے آگے مسجد سے قریب مکہ کی راہ میں اور بیدا اسکو کہتے ہیں جسمیں کچھ اثر بنا کا نہ ہو اور ہر ٹیڑھی زمین کو
بیدا کہتے ہیں مگر یہاں وہی مقام خاص مراد ہے غرض عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احرام
یہاں سے باندھا حالانکہ آپنے لبیک مسجد کے پاس سے پکاری بلکہ اپنے مصلی میں سے پکارنا شروع کیا جیسا ہم
اوپر لکھ آئے ہیں **عَنْ** سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذَا قِيْلَ لَهُ الْاِحْرَامُ
مِنَ الْبَيْدَا اِمْ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَهَلَّ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِيْنَ قَامَ بِهٖ بَعِيْرُهٗ **ترجمہ** سالم نے
کہا کہ ابن عمر سے جب کہا جاتا کہ احرام بیدا سے ہو تو وہ فرماتے کہ وہی بیدا جسپر تم جھوٹ باندھتے ہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے تو لبیک پکاری ہے اوس درخت کے پاس جب آپکا اونٹ آپکو لیکر سیدھا
کھڑا ہوا ہے **باب** بَيَانِ اَنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ يُّحْرِمَ حِيْنَ تَنْبَعِثُ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ مُتَوَجِّهًا
اِلَى الْمَكَّةِ لَا عَقِبَ الْفَرِيْضَتَيْنِ باب بیان احرام باندھنے کا جب اونٹ اوٹھے مکہ کیطرف متوجہ
ہو کر **عَنْ** عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ
اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ
مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ

باندھو ہو ۔ عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حاجا وخرجنا معہ قال فصرف من اصحابہ فیھم ابو قتادۃ فقال خذوا ساحل
البحر حتی نلقوني قال فاخذوا ساحل البحر فلما انصرفوا قیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم احرموا الا ابا قتادۃ فانہ لم یحرم فبینما ھم یسیرون اذ را وا حمر وحش فحمل
علیھا ابو قتادۃ فعقر منھا اتانا فنزلوا فاکلوا من لحمھا قال فقالوا اکلنا لحما
ونحن محرمون قال فحملوا ما بقی من لحم الاتان فلما اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قالوا یا رسول اللہ انا کنا احرمنا وکان ابو قتادۃ لم یحرم فرا ینا حمر وحش
فحمل علیھا ابو قتادۃ فعقر منھا اتانا فنزلنا واکلنا من لحمھا فقلنا اکل لحم
صید ونحن محرمون فحملنا ما بقی من لحمھا فقال ھل منکم احد امرہ او اشار
الیہ بشیء قال قالوا لا قال فکلوا ما بقی من لحمھا ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے روایت کی
اپنے باپ سے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو اور ہم نکلے آپ کے ساتھ اور کہا ابی قتادہ نے کہ آپ اور راہ لی اور ہم نے بعض اصحاب سے
فرمایا کہ تم ساحل بحر کی راہ لو اور انہی میں ابو قتادہ بھی تھے یہانتک کہ ملو مجھ سے اور ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی پھر جب پھرے وہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی طرف تو انکو کہا کہ تم نے احرام باندھ لیا تم لوگوں نے سوا ابو قتادہ کے کہ انہوں نے احرام نہیں باندھا غرض وہ راہ میں چلے جاتے تھے
کہ انہوں نے چند وحشی گدھوں کو دیکھا اور ابو قتادہ نے اوپر حملہ کیا اور ایک گدھی کی انمیں سے کونچیں کاٹیں اور سب یارا دن نے اترے اور اسکا گوشت
کھایا اور پھر کہا انہوں نے کہ ہمنے گوشت کھایا اور ہم محرم تھے اور باقی گوشت اسکا ساتھ لیا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو
عرض کی کہ اے رسول اللہ کہ ہمنے احرام باندھ لیا تھا اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہمنے چند وحشی گدھے دیکھے اور ابو قتادہ نے اوپر حملہ کرکے
ایک کی کونچیں کاٹیں پھر ہم اترے اور ہم سب نے اسکا گوشت کھایا اور پھر کہا کہ ہم نے اسکا گوشت کھایا ہے ہم محرم ہیں اور احرام باندھے ہوئے ہیں اور باقی
گوشت اسکا ہم لیتے آئے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ کسی نے تم میں سے اسکا حکم کیا تھا یا اسکیطرف اشارہ کیا تھا تو انہوں نے عرض کی کہ نہیں تب آپنے
فرمایا تو کھاؤ جو گوشت اسکا باقی ہے عن عثمان بن عبد اللہ بن موھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بھذا الاسناد وفی روایۃ شیبان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنکم احد امرہ
ان یحمل علیھا او اشار الیہ وفی روایۃ شعبۃ قال امرتم او اعنتم او اصدتم قال
شعبۃ وکا کہ اری قال اعنتم او اصدتم ترجمہ عثمان بن عبد اللہ سے اس اسناد سے یہی مضمون
مروی ہوا اور شیبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے

کسینے اُس کے شکار کا حکم کیا کہ اُسپر حملہ کیا جاوے یا اوسکیطرف اشارہ کیا اور شعبہ کی روایت مین ہے کہ تم نے اشارہ کیا یا مدد کی یا تمنے شکار کیا شعبہ نے کہا مین نہین جانتا کہ مدد کی فرمایا یا شکار کیا فرمایا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا **عن** عبد اللہ بن ابی قتادۃ ان اباہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ انہ خرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام غزوۃ الحدیبیۃ قال فاھلوا بعمرۃ غیری قال فاصطدت حمار وحش فاطعمت اصحابی وھم محرمون ثم اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانبأتہ انا عندنا من لحمہ فاضلۃ فقال کلوہ وھم محرمون

ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ اُن کے باپ نے خبر دی اُنہون نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ غزوہ حدیبیہ مین تو اور لوگون نے عمرہ کا احرام باندہ لیا سو امیر اور مین نے ایک حمار وحشی شکار کیا اور اپنے یارون کو کہلایا اور وہ احرام باندہے ہوئے تھے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اُنکو خبر دی کہ ہمارے پاس اُسکا گوشت بچا ہوا ہے آپنے فرمایا کہا وا اور وہ لوگ احرام باندہے ہوئے تھے **عن** عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ انھم خرجوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھم محرمون وابو قتادۃ رض محل وساق الحدیث وفیہ فقال ھل معکم منہ شئ قالوا معنا رجلہ قال فاخذھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکلھا

ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور سب لوگ محرم تھے اور ابو قتادہ غیر محرم اور بیان کی حدیث اور اس مین یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھہ اُسمین سے کچھہ ہے اُنہون نے کہا ہمارے ساتھہ اُسکا پیر ہے پھر لیا اوسکو آپ نے اور کہایا **عن** عبد اللہ بن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان ابو قتادۃ فی نفر محرمین وابو قتادۃ محل واقتص الحدیث وفیہ ھل اشار الیہ انسان منکم او امرہ بشئ قالوا لا قال فکلوا

ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ ابو قتادہ چند محرم لوگون مین تھا اور وہ احرام باندہے ہوئے نہ تھے اور حدیث بیان کی اور اُس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا آیا اشارہ کیا تم مین سے کسینے اُس کی طرف یا حکم کیا کسی طرح کا اُنہون نے عرض کی کہ نہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو کہا وا اُسکو **فا** غرض ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی غیر محرم اپنے واسطے شکار کرے اور محرم کا اوس مین حکم و اشارہ و تائید و نصرت نہ ہو تو اُسکا کہانا

محرم کو بھی روا ہے جب اوس کا گوشت محرم کو ہدیہ دیا جاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا جیسا ہم اوپر بیان کر چکے اور یہی صحیح ہے **عن** عبد الرحمن بن عثمان التیمی قال کنا مع طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونحن حرم فاہدی لہ طیر وطلحۃ راقد فمنا من اکل ومنا من تورع فلما استیقظ طلحۃ وفق من اکل وقال اکلناہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عبد الرحمن** نے کہا ہم طلحہ کے ساتھہ تھے احرام باندھے ہوئے اور ایک پرندہ شکار کا اوسکو ہدیہ دیا گیا (یعنی پکا ہوا) سو بعضون نے سم مین سے کہا یا اور بعضون نے پرہیز کیا پھر جب طلحہ جو سو رہے تھے جاگے تو اون لوگون کے موافق ہوے جنہون نے کھایا تھا اور کہا اونہون نے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایسا گوشت کھایا ہے **اب** ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم جن جانورون کا مارنا حل اور حرم مین مستحب ہے اوسکا بیان **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اربع کلہن فواسق یقتلن فی الحل والحرم الحدأۃ والغراب والفارۃ والکلب العقور قال فقلت للقاسم افرأیت الحیۃ قال تقتل بصغرہا **ترجمہ** حضرت عائشہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ فرماتی ہین کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے چار چیزین ایسی ہین کہ قتل کیجاتی ہین حل وحرم مین چیل اور کوا اور چوہا اور کٹہا کتا (راوی نے) کہا کہ مین نے قاسم اپنے شیخ سے پوچھا کہ بہلا فرمایے سانپ کو تو اونہون نے کہا مارا جاوے ولت سے **ف** اور بچھو مین بھی حکم آیا ہے غرض یہ چھہ چیزین منصوص ہین اور جماہیر علما کا اتفاق ہے اوُنکے قتل پر حل وحرم واحرام مین اور اتفاق ہے اسپر کہ جو ان کی مثل ہین معنے مین وہ بھی ان مین داخل ہین اور اختلاف ہے اس مین کہ وہ معنے کیا ہے امام شافعی کا قول ہے کہ جو چیزین کہائی نہ جاتی ہون اور نہ وہ متولد ہین ماکولات وغیرہ سے تو قتل اوُنکا جائز ہے محرم کو اور اوسکو فدیہ دینا ضرور نہین اور امام مالک نے کہا وہ معنے موذی ہونا ہے غرض جو موذی ہے اوسکا قتل روا ہے اور جو موذی نہ ہو اوس کا قتل روا نہین اور کلب مین اختلاف ہے بعضون نے کہا اوس سے بھی کتا مراد ہے بعضون نے کہا کہ ہر درندہ مراد ہے حملہ کرنے والا چنانچہ لغت مین ہر درندے کو کلب عقور کہتے ہین غرض اوزاعی اور ابو حنیفہ اور حسن بن صالح نے کہا کہ اوس سے بھی کتا مراد ہے اور بھیڑیے کو بھی اسمین داخل کیا ہے اور

امام زفر نے صرف بھیڑیا ہی مراد لیا ہے اور جمہور کا قول ہے کہ ہر حملہ کرنے والا درندہ مراد ہے جیسے چیتا اور شیر اور شترزہ وغیرہ ہے اور یہ قول ہے زید بن اسلم اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شافعی اور احمد وغیرہم کا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ شریر ہیں کہ ماری جاویں حل و حرم میں سانپ اور چتکبرا کوا اور چوہا اور کٹہا کتا اور چیل **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ اَلْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ **حضرت عائشہ** سے وہی جانور مروی ہوئے اس میں سانپ کی جگہ بچھو مذکور ہے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ہشام** سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ اَلْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ زہری سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ اَلْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ **وہی** مضمون ہے اور پانچ جانوروں کے قتل کا حکم ہے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ اَلْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهٖ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ **ترجمہ** سالم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو ان کو مارے گناہ نہیں حرم میں خواہ احرام میں **عَنْ** حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ اَلْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ **ترجمہ** حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اِحْدٰى بِسُوَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ اَوْ اُمِرَ اَنْ يُّقْتَلَ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے کسی نے پوچھا تو انہوں نے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی صاحبہ سے یہی مضمون بیان کیا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اِحْدٰى بِسُوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ وَالْفَارَةِ وَالْعَقْرَبِ الْحُدَيَّا وَالْغُرَابِ الْحَيَّةِ قَالَ وَفِي الصَّلٰوةِ اَيْضًا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے کسی آدمی نے پوچھا کہ محرم کون کون جانور کو قتل کر سکتا ہے عبداللہ نے کہا مجھ سے حضرت کی ایک بی بی نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلعم کٹہا کتا اور چوہا اور بچھو اور چیل بد کو اور سانپ کو مارنیکو یہ ارشاد فرماتے تھے اور کہا کہ نماز میں بھی (مارے جاویں) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلٰى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ عبداللہ بن عمر نے وہی مضمون وہ کیا ہے عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِيْ قَتْلِهِنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ عبداللہ بن عمر نے وہی مضمون مرفوعاً روایت کیا ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّابْنِ جُرَيْجٍ وَّلَمْ يَقُلْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَّحْدَهٗ وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ جُرَيْجٍ عَلٰى ذٰلِكَ ابْنُ اِسْحَاقَ ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی مضمون مثل حدیث مالک اور ابن جریج کی روایت کیا اور ان راویوں میں کسی نے یہ نہیں کہا کہ سنا ہے نافع سے وہ راوی ہیں ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر ابن جریج نے اکیلے اور ابن جریج کی متابعت کی اس بیان میں ابن اسحاق نے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَمْسٌ لَّا جُنَاحَ فِيْ قَتْلِ مَا قُتِلَ مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کچھ حرج نہیں پانچ جانوروں کے قتل میں ہر مثل اسی کی بیان

کیا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مَنْ قَتَلَھُنَّ وَھُوَ حَرَامٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ فِیْھِنَّ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَیَّا وَاللَّفْظُ لِیَحْیٰی بْنِ یَحْیٰی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا کہ پانچ جانور ہین کہ اُنکو جس نے حالت احرام مین مارا اور سر کچھ گناہ نہین اُنکے قتل مین بچھو اور چوہا اور کٹھا کتا اور کوا اور چیل **بَابُ** جَوَازِ حَلْقِ الرَّاْسِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا کَانَ بِہٖ اَذًی اَوْ وُجُوْبِ الْفِدْیَۃِ لِحَلْقِہٖ وَبَیَانِ قَدْرِھَا عذر کے سبب سے سر منڈانے اور فدیہ دینے کا بیان **عَنْ** کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ اَتٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ قَالَ الْقُوَارِیْرِیُّ قِدْرٍ لِیْ وَقَالَ اَبُو الرَّبِیْعِ بُرْمَۃٍ لِیْ وَالْقَمْلُ یَتَنَاثَرُ عَلٰی وَجْھِیْ قَالَ اَیُؤْذِیْکَ ھَوَامُّ رَاْسِکَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّۃَ مَسَاکِیْنَ اَوِ انْسُکْ نَسِیْکَۃً قَالَ اَیُّوْبُ فَلَا اَدْرِیْ بِاَیِّ ذٰلِکَ بَدَءَ **کعب** نے کہا میرے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ مین اور مین اپنی ہانڈی کے نیچے آگ پھونک رہا تھا اور جو مین میرے سونہہ پر چلی آتی تھین تو آپ نے فرمایا تمہارے سر کے کیڑون نے بہت ستایا ہے مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا تم سر منڈاؤ اور تین دن روزے رکھو یا چھ مسکینون کو کھانا کھلاؤ یا ایک قربانی کرو ایوب نے کہا مجھے یاد نہین کہ پہلے کیا چیز فرمائی **عَنْ** اَیُّوْبَ وَھٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ فِیَّ اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِہٖ اَذًی مِّنْ رَّاْسِہٖ فَفِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَۃٍ اَوْ نُسُکٍ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَقَالَ ادْنُہْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ ادْنُہْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ اَیُؤْذِیْکَ ھَوَامُّکَ قَالَ اَبُوْ عَوَانَۃَ اَظُنُّہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَمَرَنِیْ بِفِدْیَۃٍ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَۃٍ اَوْ نُسُکٍ مَا تَیَسَّرَ **ترجمہ** کعب نے کہا یہ آیت فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِہٖ اَذًی مِّنْ رَّاْسِہٖ میری ہی حق مین اُتری اور مین آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے فرمایا نزدیک آؤ مین نزدیک آیا پھر فرمایا اور نزدیک آؤ مین اور نزدیک آیا پھر فرمایا تمکو جو مین تمہاری بہت ستاتی ہین ابن عون نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ اُنہون نے کہا ہان پھر مجھکو حکم فرمایا فدیہ کا روزہ ہو خواہ صدقہ ہو خواہ قربانی ہو **فا** یہ آیت پارہ سیقول مین ہے معنی یہ ہین کہ جو بیمار ہو تم مین سے یا تکلیف ہو اوسکی سر مین (اور وہ سر منڈالی) تو فدیہ اُسکا روزے ہین یا صدقہ یا قربانی اور آگے تفصیل اوسکی آویگی **عَنْ** کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف علیہ ورأسہ یتھافت قملا فقال ایؤذیک ھوامک قلت
نعم قال فاحلق راسک قال ففی نزلت ھذہ الآیۃ فمن کان منکم مریضا او بہ اذی
من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صم ثلثۃ ایام او تصدق بفرق بین ستۃ مساکین او انسک ما تیسر کعب نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر میں جوئیں جھڑ رہی تھیں اور فرمایا کہ تمکو جوئیں ستاتی
ہیں میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا سر منڈا ڈالو اور یہ آیت میرے ہی حق میں اتری پھر مجھ سے آپ نے فرمایا تین
روزے رکھو یا ایک ٹوکرا خیرات دو یعنے غلہ بھر کر چھ مسکین کو یا قربانی کرو جو میسر ہو **عن** کعب
ابن عجرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ وھو بالحدیبیۃ قبل ان یدخل مکۃ و
ھو محرم وھو یوقد تحت قدر والقمل یتھافت علی وجھہ فقال ایؤذیک ھوامک
ھذہ قال نعم قال فاحلق راسک واطعم فرقا بین ستۃ مساکین والفرق ثلثۃ
اصع او صم ثلثۃ ایام او انسک نسیکۃ قال ابن بجیح او اذبح شاۃ **ترجمہ** کعب نے وہی
مضمون اوپر کا بیان کر کے کہا کہ آپنے فرمایا سر منڈا ڈالو اور ایک ٹوکرا غلہ چھ مسکینوں کو بانٹ دو اور
ٹوکرا تین صاع ہے (اور صاع کی تحقیق کتاب الزکوۃ میں گذری) یا تین دن روزے رکھو یا ایک قربانی
کرو ابن بجیح کی روایت میں ہے کہ ایک بکری ذبح کرو **عن** کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیبیۃ فقال اذاک ھوامک راسک قال
نعم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلق ثم اذبح شاۃ نسکا او صم ثلثۃ ایام او اطعم
ثلثۃ اصع من تمر علی ستۃ مساکین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن
معقل قال قعدت الی کعب رضی اللہ تعالی عنہ وھو فی المسجد فسالتہ عن ھذہ الآیۃ
ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک فقال کعب نزلت فی کانت بی اذی من راسی فحملت
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والقمل یتناثر علی وجھی فقال ما کنت ارای
ان الجھد بلغ منک ما اری تجد شاۃ فقلت لا فنزلت ھذہ الآیۃ ففدیۃ من صیام
او صدقۃ او نسک قال صوم ثلاثۃ ایام او اطعام ستۃ مساکین نصف صاع لکل مسکین
قال ونزلت فی خاصۃ وھی لکم عامۃ **ترجمہ** کعب کے پاس عبد اللہ بن معقل بیٹھے اور کعب مسجد میں

تھے اور یہ آیۃ پوچھی ففدیۃ من صیام تو انہوں نے کہا یہ میرے لیے اوتری ہے پھر سارا قصہ بیان کیا جو کسی گذرا
آخر میں حضرت نے فرمایا روزے تین دن کے یا کھانا چھ مسکینوں کا ہر مسکین کو نصف صاع پھر کہا کعب نے یہ
آیت اوتری ہے خاص میرے لیے اور باعتبار لفظ کے عام ہے تم سب کے لیے **فائدہ** قربان اُن کے
خلوص اور حسن ایمان کے لیے کہ باوجود اس سکنت اور سادگی کے اللہ پاک جل جلالہ نے اُن کیطرف التفات
فرمایا اور اُن کے لیے بالائے عرش فرمان عمیم الاحسان اوتارا غرض اُنکی جوؤں کا سب کے سر پر احسان ہو
عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ خرج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
محرما فقمل راسہ ولحیتہ فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسل الیہ فدعا الحلاق
فحلق راسہ ثم قال لہ ھل عندک نسک قال ما اقدر علیہ فامرہ ان یصوم ثلثۃ
ایام او یطعم ستۃ مساکین لکل مسکین صاع فانزل اللہ عز وجل فیہ خاصۃ
فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ثم کانت للمسلمین عامۃ **ترجمہ**
وہی ہے **ف** ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ نسک سے مراد ایک بکری ہو اور سب روایتیں بمقصود
میں موافق ہیں اور وہ مقصود یہی ہے کہ جو سر منڈانے کا محتاج ہو کسی ضرر کے سبب سے مثلاً سر میں جوئیں
پڑجاویں یا اور کوئی مرض ہو حالت احرام میں سو وہ سر منڈالے اور فدیہ دیوے یعنی تین روزے رکھے یا تین
صاع طعام چھ مسکینوں کو کھلادے اور آیت و روایت دونوں متفق ہیں اس میں کہ ان تینوں باتوں میں
وہ مختار ہے جو آسان ہو اُسکو بجالاوے اور علما سب متفق ہیں اسکے ظاہر پر عمل کرنے میں مگر ابو حنیفہ
اور سفیان ثوری کہ اُن سے منقول ہے کہ نصف صاع گیہوں میں ہے اور کھجور اور جو وغیرہ میں ایک
صاع ہر مسکین کو دینا چاہیے اور یہ خلاف احادیث ہے اور یہ احادیث اُنپر حجت ہیں کہ اُن میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا ہے ثلاثۃ اصع من تمر یعنے تین صاع ہیں کھجور کے اور حسن
بصری وغیرہ سے اور اقوال مذکور ہیں مگر سب ان احادیث کے روسے مردود ہیں **باب** جواز
الحجامۃ للمحرم پچھنی لگانے کا جواز محرم کو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم **عبد** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی مکہ کی راہ میں اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے
عن ابن بحینۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم بطریق

مکۃ وھو محرم وسط راسہ ترجمہ ابن بحینہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی مکہ کی راہ مین اپنی سر کے بیچ مین اور آپ احرام سے تھے ف ان روایتون کے سبب سے اجماع کیا ہے علمار نے پچھنی لگانے کے جواز پر خواہ سر مین لگاوے یا اور کہین جب ضرورت ہو اگرچہ بال ٹوٹ جاوین اور بال ٹوٹنے مین فدیہ ہے اور اگر بال نہ ٹوٹے تو کچھ فدیہ نہین غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہے اور اگر بالون کی جگہہ نہین تو بغیر ضرورت کے بھی ہو تو روا ہے یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور اسمین فدیہ نہین اور ابن عمر اور مالک سے اس صورت مین کراہت منقول ہے اور یہ حدیث محمول ہے اسپر کہ حضرت کو ضرورت ہوگی اور اس حدیث مین ایک فائدہ ہے مسائل احرام کا کہ سر منڈانا اور کپڑے پہننا اور قتل صید وغیر محرمات احرام مباح ہین بسبب ضرورت و وقت حاجت اور ان سب مین فدیہ واجب ہے **باب** جواز مد او اذی الحرم عینیہ محرم کو انکھون کا علاج جائز ہونا **عن** منبہ بن وھب قال خرجنا مع ابان بن عثمان حتی اذا کنا بملل استکی عمر بن عبید اللہ عینیہ فلما کنا بالروحاء اشتد وجعہ فارسل الی ابان بن عثمان یسئلہ فارسل الیہ ان اصمدھما بالصبر فان عثمان رضی اللہ عنہ حدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل اذا اشتکی عینیہ وھو محرم ضمدھا بالصبر

ترجمہ منبہ وہب کے بیٹے نے کہا ہم نکلے ابان بن عثمان کے ساتھ اور حسب مل مین پہونچے (نام ہے ایک موضع کا کہ مدینہ سے اٹھائیس میل ہے مکہ کی راہ مین) تو عمر بن عبید اللہ کی انکھین دکھنے لگین پھر جب روحا مین آئے بہت درد ہوا تو ابان بن عثمان سے کہلا بھیجا انہون نے کہا کہ ایلوے کا لیپ کرو اسلیے کہ عثمان نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب انکی انکھین دکھین تہین اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا لیپ کرو انپر ایلوے کا ف اتفاق علما کا ہے کہ موافق اس حدیث کے لیپ کرنا ایلوے وغیرہ کا جس مین خوشبو نہین ہے دوا کے لیے روا ہے اور اس مین فدیہ نہین اور ضرورت ہو خوشبودار دوا کی کی تو لگاوے اور فدیہ دے اور سرمہ لگانا زینت کے لیے مکروہ ہے شافعی کے نزدیک اور دوسرے فقہا کے نزدیک اور احمد و اسحاق اور ایک جماعت نے بالکل منع کیا ہے اور مالک کے اسمین دو قول ہین اور اسمین فدیہ کے واجب ہونے مین اُن کے دو قول ہین **عن** منبہ بن وھب ان عمر بن عبید اللہ بن معمر اشتکی عینیہ فارادان یکحلھا فنھاہ ابان بن عثمان وامرہ ان یضمدھما بالصبر وحدث عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فعل ذلک ترجمہ

نبیہ نے کہا عمر بن عبید اللہ کی آنکھین دکھین اور سر لگانا چاہا ابان نے منع کیا اور صبر کے لگانے کو بتایا اور روایت کی عثمان سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کہا **باب** جواز غسل المحرم رأسه وبدنه محرم کو بدن اور سر دھونا روا ہی **عن** ابراهيم بن عبد الله بن حنين عن أبيه عن عبد الله بن عباس وعن المسور بن مخرمة رضي الله تعالى عنهم أنهما اختلفا بالأبواء فقال عبد الله بن عباس يغسل المحرم رأسه وقال المسور لا يغسل المحرم رأسه فأرسلني ابن عباس إلى أبي أيوب الأنصاري أسأله عن ذلك فوجدته يغتسل بين القرنين وهو يستتر بثوب قال فسلمت عليه فقال من هذا فقلت أنا عبد الله بن حنين أرسلني إليك عبد الله بن عباس أسألك كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل رأسه وهو محرم فوضع أبو أيوب يده على الثوب فطأطأه حتى بدا لي رأسه ثم قال لإنسان يصب صب على رأسه ثم حرك رأسه بيديه فأقبل بهما وأدبر ثم قال هكذا رأيته صلى الله عليه وسلم يفعل **ترجمہ** ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ دونو مین تکرار ہوئی ابواء مین ابن عباس نے کہا محرم سر دھووے اور مسور نے کہا نہین تو عبد اللہ نے کہا مجھے بھیجا ابن عباس نے ابو ایوب کے پاس کہ اُن سے پوچھین تو مین نے اُنکو پایا کہ وہ کنوئین کی دو لکڑیون کے بیچ مین نہا رہی تہی اور وہ ایک کپڑے کی آڑ مین تہی اور مین نے اُن سے سلام علیک کی اور اُنہون نے پوچھا کہ کون ہے مین نے کہا کہ مین عبد اللہ بن حنین ہون اور عبد اللہ بن عباس نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ مین پوچھون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام مین کیونکر سر دھوتے تہے پس ابو ایوب نے اپنے دونو ہاتھ سر پر رکھے اور سر جھکایا یہان تک کہ مجھے نظر آیا اور اُس آدمی سے کہا جو اُنپر پانی ڈالتا تہا کہ ڈالو پھر وہ اپنے سر کو ہلاتے تہے اور اپنے ہاتھ سے ملتے تہے آگے اور پیچھے پھر کہا مین نے ایسا ہی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **فا** اس حدیث مین کئی فوائد ہین اول محرم کو نہانا جائز ہے دوسرے سر دھونا اُسکو روا ہے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹین تیسرے خبر واحد کا قبول کرنا کہ یہ صحابہ مین مشہور و معروف تہا چوتھے رجوع کرنا سنت کیطرف جب اختلاف واقعہ ہو اور ترک کرنا اجتہاد اور قیاس کا خواہ اپنا قیاس ہو خواہ دوسرے کا اور یہی لازم ہے ساری امت کو اور یہی سبیل مومنین ہے صحابہ و تابعین و اسلاف صالحین کی ولکرہ المقلدون او المتعصبون پانچوین سلام کا جائز ہونا متوضی اور مغتسل پر بخلاف

اوس سے جو پائخانہ پھرنا ہو یا پیشاب کرنا ہو چھٹی جائز ہونا استعانت کا وضو غسل وغیرہ مین ساتوین معلوم
ہوا اس سے طریقہ مسئلہ پوچھنے کا کہ جب کسی عالم سے پوچھین تو یہ پوچھین کہ کیا ہی اُس مین حکم خداوند تعالے
کا یا کیا ہے سنت رسول الثقلین کی یا کیا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ سوال کرین کسی کے
قیاس سے اور نہ کسی کی رای سے اور اجتہاد سے کہ یہ طریقہ نہین سلف کا بلکہ شناعت اور ملامت کی ہے
اُسپر بہت سی اکابر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور جھڑکا ہے اور زجر کیا ہے سائلین کو جب پوچھی
گئی ہے اُن سے رای اُنکی یا قیاس اُن کا اور اتفاق کیا ہے علما نے اسپر کہ محرم کو اپنا سر دھونا اور بدن
دھونا واجب ہی جنابت کیوقت اور باقی رہا غسل صرف آرام و رحمت اور تبرید اور راحت کے
لیے اس مین مذہب شافعیہ کا اور جمہور کا جواز ہے بلا کراہت اور جائز ہی شافعیہ کی نزدیک سر دھونا
بیری کے پتون سے یا خطمی سے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹین اور جب تک بال نہ ٹوٹین فدیہ نہین اور مالک اور
ابو حنیفہ نے کہا ہی کہ وہ حرام ہے اور موجب فدیہ ہی مگر یہ روایتین اُنپر حجت ہین **عَنْ** زید بن
اسلم یہذا الاسناد وقال فامس ابو ایوب بیدیہ علی راسہ جمیعا علی جمیع راسہ فاقبل
بہما وادبر فقال المسور لابن عباس لا اماریک ابدا **زید بن اسلم** نے اس اسناد سے یہی
روایت کی اور کہا کہ ابو ایوب نے اپنے دونون ہاتھ پھیرے اپنے سارے سر پر آگے اور پیچھے اور مسور نے ابن
عباس سے کہا کہ مین آج سے آپ سے تکرار نکرون گا **بَابُ** ما یفعل بالمحرم اذا مات وحوم
مرجاوے تو کیا کرین **عَنِ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خر رجل من بعیرہ فوقص فمات فقال اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تخمروا
راسہ فان اللہ عز وجل یبعثہ یوم القیمۃ ملبیا **عبد اللہ بن عباس** سے روایت ہی کہ ایک
آدمی اونٹ پر سے گر پڑا اور اُس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اُسکو غسل دو پانی اور بیر کے پتون سے اور کفن دو اُسکو دو کپڑون مین اُسی کے اور سر نہ ڈھانپو اس لیے
کہ اللہ تعالی اُسکو قیامت کو دن اوٹھاویگا لبیک پکارتا ہوا **عَنِ** ابن عباس قال بینما رجل واقف
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ اذ وقع من راحلتہ قال ایوب فاوقصتہ او
قال اقصعتہ وقال عمرو فوقصتہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغسلوہ بماء وسدر
وکفنوہ فی ثوبین ولا تحنطوہ ولا تخمروا راسہ قال ایوب فان اللہ یبعثہ یوم القیمۃ

مُلَبِّیًا وَقَالَ عُمَرُ وَفَاِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُلَبِّیْ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات مین کھڑا تھا کہ اپنی اونٹنی پر سے گر پڑا ابو ایوب نے کہا کہ گردن
ٹوٹ گئی اوسکی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا غسل دو اُسکو پانی اور بیری
کے پتون سے اور کفن دو اُسکو دو کپڑون مین اور حنوط نہ لگاؤ اور نہ سر ڈھانپو اُسکا ایوب نے کہا کہ اللہ تعالے
اُسکو اُٹھاویگا قیامت کو دن لبیک پکارنیوالا اور عمر نے کہا پکارتا ہوا **عن** ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما ان رجلا کان واقفا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم فذکر
نحو ما ذکر حمادٌ عن ایوب **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما قال اقبل رجل حرامًا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخر من بعیرہ فوقص وقصًا فمات
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تخمروا
راسہ فانہ یاتی یوم القیمۃ ملبیًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما قال اقبل رجل حرامًا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ
قال فانہ یبعث یوم القیمۃ ملبیًا وزاد ولم یسم سعید بن جبیر حیث خر **ترجمہ**
ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہوا صرف اتنا فرق ہے کہ انہون نے کہا اُٹھایا جائیگا قیامت کو دن لبیک
پکارتا ہوا اور سعید بن جبیر نے اُس جگہہ کا نام نہین لیا جہان وہ گرا تھا **عن** ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما ان رجلا اوقصتہ راحلتہ وھو محرم فمات فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تخمروا راسہ
فانہ یبعث یوم القیمۃ ملبیًا **ترجمہ** وہی مضمون ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اوسکی اونٹنی نے اُسکی
گردن توڑ ڈالی اور آپنے فرمایا کہ اُسکا مونہہ بھی نہ ڈھانپو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
ان رجلا کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرمًا فوقصتہ ناقتہ فمات فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تمسوہ
بطیب ولا تخمروا راسہ فانہ یبعث یوم القیمۃ ملبدًا **ترجمہ** وہی مضمون صرف
اتنا فرق ہے کہ وہ قیامت کے دن سر مین تلبید کیے ہوے اوٹھیگا تلبید کسی چیز سے بال جمانے کو کہتے
ہین اس سے تلبید کا استحباب ثابت ہوا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رجلا

وقصہ بعیرہ وھو محرم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یغسل بماء وسدر ولا یمس طیبا ولا یخمر راسہ فانہ یبعث یوم القیمۃ
ملبیا اور یہی مضمون ہی فقط اتنا فرق ہی کہ اوسکی اونٹ نے اوسکی گردن توڑ ڈالی **عن** ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہما حدث ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم فوقع
من ناقتہ فاقعصتہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغسل بماء وسدر وان
یکفن فی ثوبین ولا یمس طیبا ولا یخمر راسہ قال شعبۃ ثم حدثنی بہ بعد ذلک خارجۃ
راسہ ووجھہ فانہ یبعث یوم القیمۃ ملبیا **ترجمہ** ابن عباس نے وہی مضمون بیان کیا اور
اس مین یہ ہے کہ کفن دو اوس کے تین دو کپڑون مین کہ سر باہر نکلا رہی اور خوشبو نہ لگاو اور شعبہ نے
کہا پھر مجھ سے میرے شیخ نے یون روایت کی کہ سر اور منہ دونون باہر نکلے رہین باقی مضمون وہی ہے
عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما وقصت رجلا راحلتہ وھو مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یغسلوہ بماء وسدر
وان یکشفوا وجھہ فحسبتہ قال ورأسہ فانہ یبعث یوم القیمۃ وھو یھل **ترجمہ**
وہی ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال کان مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم رجل فوقصتہ ناقتہ فمات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ ولا تقربوہ
طیبا ولا تغطوا وجھہ فانہ یبعث یلبی **وہی مضمون ہے۔ فائدہ** ان
سب روایتون سی مذہب امام شافعی اور احمد اور اسحاق کی تائید ہوتی ہے کہ محرم جب مرجاوے اوسکو سیا
کپڑا نہ پہناوین اور نہ سر ڈھانپین نہ خوشبو لگاوین اور مالک اور اوزاعی نے اور ابو حنیفہ وغیرہم نے کہا ہی کہ
اوسکا حکم مثل غیر محرم کی ہے اور یہ احادیث اونپر حجت ہین اور اونکی مذہب کی دلیل ہین اور بیری کے پتون سی
غسل دینے کا استحباب بھی ثابت ہوا اور محرم وغیر محرم اوس مین دونو برابر ہین اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور
طاؤس اور عطاء اور مجاہد اور ابن منذر اور دوسرے فقہا کا اور منع کیا ہے مالک اور دوسرے لوگون نے
اور یہ روایتین اونکی رد ہین **باب** جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض ونحوہ
محرم اگر یہ شرط کرے کہ بیمار ہون گا تو احرام کھول ڈالون اسکا جواز **عن** عائشۃ قالت دخل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ضباعۃ بنت الزبیر فقال لھا اردت الحج قالت واللہ

مَا اَجِدُنِیْ اِلَّا وَجِعَۃً فَقَالَ لَھَا حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ وَقُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ وَکَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ضباعہ بنت زبیر کے پاس اور فرمایا کہ تم نے ارادہ کیا ہے حج کا اُنھون نے کہا کہ ہان قسم ہے اللہ کی اور مین اکثر بیمار ہو جاتی ہون تو آپ نے فرمایا حج کرو اور شرط کرو اور یون کہو کہ اے اللہ احرام کھولنا میرا وہین ہی جہان تو مجھے روک دے اور وہ مقداد کے نکاح مین تہین **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ضُبَاعَۃَ بِنْتِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَاَنَا شَاکِیَۃٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ **حضرت** عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا اسمین ضباعہ نے عرض کی کہ مین حج کا ارادہ کرتی ہون **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مِثْلَہٗ **وہی** مضمون جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ ضُبَاعَۃَ بِنْتَ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ امْرَاَۃٌ ثَقِیْلَۃٌ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ اَھِلِّیْ بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ قَالَ فَاَدْرَکَتْ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وہی مضمون روایت کیا آخر مین یہ ہے کہ اُنھون نے حج پالیا احرام کھولنے کی ضرورت نہین پڑی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ ضُبَاعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَرَادَتِ الْحَجَّ فَاَمَرَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذٰلِکَ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ ضباعہ نے حج کا ارادہ کیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اُنکو کہ اپنے احرام مین شرط کرلین اور اُنھون نے حضرت کے حکم سے ویسا ہی کیا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِضُبَاعَۃَ حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ وَفِیْ رِوَایَۃِ اِسْحَاقَ اَمَرَ ضُبَاعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا **ترجمہ** ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو کسی مرض کا دورہ ہوتا ہو اور اُسکا خوف ہو جیسے دمہ اور بخار اور اور امراض ہین اُسکو جائز ہے کہ احرام کے وقت شرط کرلے کہ اگر مین بیمار ہون گا تو احرام کھولڈالون گا پھر بیماری کے وقت احرام کھول ڈالے اور یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی اور مسعود کا اور دوسرے صحابہ کا اور ایک جماعت

کا تابعین سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور یہی صحیح روایت ہے شافعی سے اور حجت ان سب لوگون کی یہی حدیث ہے صباعہ کی اور ابو حنیفہ اور مالک اور بعض تابعین کا قول ہے کہ اشتراط روا نہین اور انہون نے اسحدیث کو ایک قضیہ خاصہ مین محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اُن کے لیے خاص تہا اور قاضی عیاض وغیرہ بعض لوگون نے اسحدیث کو ضعیف کہا ہے اور صیلی نے کہا ہے کہ اشتراط کے بارے مین کوئی اسناد حدیث صحیح نہین ہوئی اور نسائی نے کہا ہے کہ کسینے اس روایت کو مرفوع نہین کیا سوا زہری کے معمر سے حالانکہ یہ قول قاضی اور صیلی کا غلط فاحش ہے اور نووی نے اسکی تغلیط پر تصریح کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے صحیح بخاری مین اور مسلم اور ترمذی اور ابی داؤد اور نسائی اور تمام کتب حدیث مین جنپر اعتماد اور اعتبار کیا جاتا ہے اور طرق متعددہ سے باسانید کثیرہ متنوعہ مروی ہوئی صحابہ سے اور صرف مسلم ہی نے جن طرق سے بیان کیا ہے وہی اسکی تصحیح و اثبات کو کافی ہین اور جب حدیث صحیح ہوئی اشتراط روا ہوا اور دعوی تخصیص کا بلا دلیل ہے **باب** اِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَ اسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْاِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضُ **ترجمہ** حائضہ اور نفسا کے احرام کا بیان اور غسل مستحب ہونا اونکو **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ نُفِسَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ كَامَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ **حضرت عائشہ** رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نفاس ہوا اسماء بنتی عمیس کو محمد بن ابی بکر کے پیدا ہونیکا ذی الحلیفہ کے سفر مین سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو کہ اُن سے کہین کہ نہا دین اور لبیک پکارین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہوا **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ احرام نفسا اور حائضہ کا صحیح ہے اور احرام کے لیے اونہی غسل کرنا مستحب ہے اور مذہب شافعیہ اور مذہب مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور کے نزدیک یہ غسل مستحب ہے اور حسن اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے حائض اور نفسا رجمیع افعال حج بجالاوین سوا طواف اور دو رکعت طواف کے اور اسحدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ دو رکعتین احرام کی واجب نہین اور نہ مروی ہوئی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تصریح کی ہے اسکی ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین **ف** اور تلمید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کے ساتھ اور غسل اکبر غین وہ چیز ہے جس سے

بقیہ کیفیت حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سر دھونا یا جاوی جیسے خطمی وغیرہ اور تلبید بالوں کا جمانا ہی کیسد کچھ چیز ہو کہ پریشان نہ ہون اور اپنے مصلے ہی پر لبیک
پکارے بعد ظہر کے پھر اونٹنی پر سوار ہوئے اور پھر لبیک پکارے پھر جب بیدا پر پہونچے لبیک پکارے ابن عباس نے کہا
کہ اسکی قسم ہے آپنے وجب کیا حج کو اپنے مصلے مین اور اہلال کیا اور جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوئی
جب بھی اہلال کیا جب بیدا کے ٹیلے پر چڑھے جب بھی اہلال کیا اور کبھی آپ حج اور عمرے کی ساتھہ اہلال
فرماتے اور کبھی صرف حج کے ساتھہ کہ عمرہ اوسکا ایک جز ہی اور اسی وجہ سے یہ قول ثابت ہوا کہ آپ قارن
تھے اور اسی سبب سے شبہ ہوا کہ آپ متمتع تھے اور شبہ ہوا کہ آپ نے افراد کیا تھا اور ابن حزم نے کہا کہ یہ سب
قبل ظہر کے تھا اور حالانکہ یہ وہم اور صحیح یہی ہے کہ آپ قارن تھے اور یہ سب بعد ظہر ہوا اور آپنے اہلال ظہر
کے بعد کیا اور اسکا کوئی قائل نہین ہے کہ احرام آپکا ظہر کے قبل تھا اور ابن عمر نے کہا کہ شجر کے پاس سے
آپنے اہلال شروع کیا جب اونٹ آپ کا کھڑا ہوا اور انس نے کہا کہ نماز ظہر آپنے مدینہ ہی پڑھی اور سوار ہوئے
اور دونون حدیثین صحیح بخاری مین ہین اور ان دونون روایتون کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے
بعد نماز ظہر کے اہلال کیا اور پھر لبیک سے آواز بلند کی اور آپ کی آواز اور صحابہ نے آپکی سنی اور حکم کیا
اون کو بامر اللہ تعالے کہ اپنی آوازین بلند فرماوین تلبیہ کے ساتھہ اور آپ کی سواری حج مین شتہ تھا پالان
کے ساتھہ نہ محمل تھا نہ ہودج نہ عماری اور زنبیل توشہ کی نیچے بندھی تھی آور محرم کے محمل اور ہودج اور
عماری پر سوار ہونے مین اختلاف ہی اور اسکے جواز مین امام احمد کے دو قول ہین ایک یہ کہ جائز ہے اور یہی مذہب
ہے شافعی کا اور ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کا دوسرا یہ کہ منع ہے اور یہ مذہب ہے مالک کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مخیر کیا اپنے اصحاب کو تین شے یعنے افراد و تمتع و قران مین پھر ترغیب دی جب کہ مکہ کے قریب
پہونچکر حج کو اور قران کو فسخ کر ڈالین اور عمرہ بجالاکر احرام کھول ڈالین جن لوگون کے پاس ہدی (قربانی)
نہین ہے پھر مروہ کے قریب اسکا حکم حتمی فرمایا اور ذی الحلیفہ مین اسماء بنت عمیس زوجہ ابی بکر صدیق
کو وضع حمل ہوا اور محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے تو حکم فرمایا اونکو جو اس باب مین گذرا (زاد المعاد) اور ان قصہ سے
تین مسئلے معلوم ہوئے اول غسل محرم کا ثانی یہ کہ حائض اپنے احرام کے لیے غسل کرے ثالث یہ کہ احرام صحیح ہے
حائض کا پھر حضرت چلے اور لبیک پکارتے تھے اور صحابہ لبیک مین جو چاہتے بڑھاتے تھے اور حضرت منع
نہین کرتے تھے اور سند فرماتے تھے پھر جب وادی رویثہ مین پہونچے دیکھا ایک گدھا کو پہنین کٹا ہوا ملا آپنے فرمایا اسکو
چھوڑ دو کہ اسکا مارنے والا آویگا یہانتک کہ وہ آیا اور اوسنے کہا یا رسول اللہ یہ گدھا آپکے اختیار مین ہے

آپنے ابوبکر کو حکم کیا کہ اسکو بانٹ دو اور اس سے ثابت ہوا کہ محرم کو اوس شکار کا کہانا حلال ہے جو اوسکی واسطے نہ مارا گیا ہو اور صاحب اوسکا جسنے اوسکو شکار کیا تہا شاید وہ ذی الحلیفہ پر سے نہین گذرا جیسے ابو قتادہ غیر محرم تہے اور حال اونکا اوپر گذر چکا اور اس قصہ سے معلوم ہوا کہ ہدیہ مین وہ بہت کہنا ضرور نہین بلکہ کوئی بہی لفظ ہو سہیم ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ تقسیم گوشت کی ہدیون سمیت اندر سے جائز ہے اور معلوم ہوا کہ شکار شکاری کی ملک ہو جاتا ہے جب اوسکو بہا گنے سے روکدی اور اوسکو ملک ہو جاتا ہے جسنے روکا ہو زخمی وغیرہ کرکے نہ اوسکی جو پا دے اور معلوم ہوا کہ گوشت جنگلی گدہی کا حلال ہے اور معلوم ہوا کہ وکیل کرنا تقسیم مین رواہی اور معلوم ہوا کہ قاسم ایک ہونا چاہیے (زاد المعاد)

باب بیانِ وُجُوہِ الاِحرام احرام کی قسمون کا بیان **عن**

عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ هَدْیٌ فَلْیُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِیْعًا فَاَقْدَمْتُ مَکَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ وَلَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَکَوْتُ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِیْ رَاْسَکِ وَامْتَشِطِیْ وَاَهِلِّیْ بِالْحَجِّ وَدَعِی الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَیْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِہٖ مَکَانُ عُمْرَتِکِ فَطَافَ الَّذِیْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًی لِحَجِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَانُوْا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حجۃ الوداع کے سال مین اور لبیک پکارے ہم نے عمرہ کی پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے ساتہہ ہدی ہو وہ حج اور عمرہ دونون کا لبیک پکارے اور بیچ مین احرام نہ کہولے یہانتک کہ دونون سے فارغ ہو کر حلال ہو پہر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پہر جب مین مکہ کو آئی حائض تہی اور نہ طواف کیا بیت کا نہ صفا مروہ پہری اور اوسکی شکایت کی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا تم اپنے سر کے بال کہول ڈالو اور کنگہی کرو اور حج کا احرام باندہو اور عمرہ کو چہوڑ دو فرماتی ہین کہ پہر مین نے ایسا ہی کیا پہر جب ہم حج سے فارغ ہوئے بہیجا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتہہ تنعیم کیطرف اور مین نے وہان سے عمرہ کیا اور فرمایا

کہ یہ تمہاری عمرہ کی جگہہ ہی پہر طواف کیا اُن لوگون نے کہ اہلال کیا تہا عمرہ کا بیت اللہ کرکے اور پہر صفا اور مروہ پہر احرام کہولڈالا پہر طواف کیا دوبارہ اسکے بعد کہ لوٹ کر آوین منی سے حج کرکے اور جن لوگون نے کہ حج وعمرہ کو جمع کیا تہا (یعنے قارن تہے) اُنہون نے ایک ہی طواف کیا (عمرہ وحج دونون کیطرف سے) ۔

ف یہ احادیث سب جواز تمتع وافراد وقران پر دال ہین اور اجماع ہی ہے پر کہ تینون قسمین حج کی روا ہین اور وہ نفی جو حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اوسکی توضیح آگے آوے گی

افراد یہ ہے کہ احرام باندہے صرف حج کا اور اُس سے فارغ ہوجائے اور **تمتع** یہ ہے کہ احرام باندہے عمرے کا اشہر حج مین اور اُس سے فارغ ہوکر پہر اُسی سال حج کرے اور **قران** یہ ہے کہ ان دونون کا احرام ایک ساتہہ ہی باندہے اور اسیطرح اگر ایک شخص نے احرام باندہا عمرے کا اور پہر حج کا احرام باندہ لیا عمرہ کے طواف سے پہلے تو بہی قارن ہوگیا پہر اگر احرام حج کا باندہا اور پہر احرام عمرے کا باندہا تو اُس کے لیے شافعی کے دو قول ہین اصح قول اُن کا یہ ہے کہ احرام عمرہ کا صحیح نہین اوسکو اور دوسرا قول ہے کہ صحیح ہے اور وہ قارن ہوجاتا ہے بشرطیکہ احرام عمرہ کا احرام حج کہولنے کے قبل باندہی اور ایک قول ہی کہ قبل وقوف عرفات کی باندہی اور ایک قول ہے کہ قبل فعل فرض کے باندہی اور ایک قول ہی کہ قبل طواف قدوم کے باندہی اور اختلاف کیا ہے علمارنے کہ ان تینون مین افضل کون ہے سو شافعی اور مالک کا اور اکثر لوگون کا قول ہے کہ افضل افراد ہے پہر تمتع پہر قران اور امام احمد اور دوسرے فقہا کا قول ہی کہ افضل تمتع ہے اور ابو حنیفہ اور دوسرون کا قول ہی کہ افضل قران ہے اور یہ دونون قول آخر کے دوسرا قول ہی شافعی کا اور نووی کے نزدیک صحیح تفضیل افراد کی ہے پہر تمتع کی پہر قران کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مین بہی اختلاف ہی علماء کا کہ آپ مفرد تہے یا متمتع یا قارن **مترجم** کہتا ہی کہ ابن قیم رحمتہ اللہ علیہ نے یہی قول اختیار کیا ہے کہ آپ قارن تہی اور قران افضل ہے اور زاد المعاد مین اُسکو خوب دلائل قویہ سے ثابت کیا ہی انتہے پہر فرمایا نووی نے اور ہر فریق اپنے مذہب کیموافق حضرت کے حج کو ٹہیراتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ پہلے آپ مفرد تہے پہر احرام عمرہ کا بہی باندہ لیا پہر اسکو اور داخل کیا اوسکو حج پر اور قارن ہوگئے اس کے بعد نووی نے دلائل تینون مذہبون کے ذکر کیے ہین اور ترجیح دی ہی قول شافعی کو کہ افراد افضل ہے پہر اسکے بعد وجہ اختلاف صحابہ بیان کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مین واقع ہوا کہ خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ اول احرام آپ نے افراد کا کیا اسلیے مفرد کہلائے پہر

اور حکم تمتع کا دیا اس لیے متمتع ہوئے اور اکیلی حج کے احرام کے بعد عمرہ کے تئین بھی اسمین منضم کیا اس لیے قارن کہلائے غرض حالت ثانیہ آپ کی قران ہی تھی اور اس مین اختلاف ہے اسوقت کا کہ آپنے حکم دیا اپنے یارون کو کہ عمرہ کرکے احرام کھولڈالین جن کے پاس ہدی نہ ہو اور جنکے پاس ہدی تھی وہ قارن رہے اس معنے سے کہ انہون نے عمرہ کو حج مین ملالیا اور وہ احرام نکھول سکے اس لیے کہ اُنکے ساتھہ ہدی تھی اور آپنے اس لیے عمرہ کو حج مین داخل کردیا کہ اسمین دلجوئی اور تسکین تھی صحابہ کی اور طمینان کا موجب تھا اون کیواسطے اس لیے کہ اُن کے نزدیک مدت سے اشہر حج مین عمرہ بجالانا بہت برا تھا اور بسبب ساتھہ ہونے ہدی کے آپ یارون کے ساتھہ احرام نہین کھول سکے اور اس عذر کو بیان فرمادیا غرض آپ آخر حج مین قارن ہوچکے اور متفق ہو چکے ہین علما اسپر کہ جائز ہے ملانا حج کا عمرہ پر اور بعض لوگون نے بطور شذوذ کے اس مین خلاف کیا ہے اور اس کے مانع ہوئے ہین اور کہا ہے کہ ایک احرام دوسرے احرام پر داخل نہین ہوسکتا جیسے ایک نماز دوسری نماز مین نہین ملسکتی اور اختلاف کیا ہے عمرہ کو حج پر ملانے مین اور اسکو اصحاب الرا ے نے جائز کہا ہے (یعنے دین یعنی رای کو دخل دینے والون نے اور یہ شرف خاص ہے اہل کوفہ کے لیے) اور یہی قول ہے شافعی کا ان روایتون کے روسے اور بعض لوگون نے اسکو منع کیا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ خاص کیا ہے اس لیے کہ اسوقت عمرہ کی ضرورت تھی اشہر حج مین (مگر نووی نے اس ضرورت کو بیان نہین کیا) اور جن لوگون نے کہا ہے کہ آپ متمتع تھے مطلب اُنکا یہ ہے کہ آپنے اشہر حج مین عمرہ سے تمتع یعنے برخورداری پائی اور اس صورت مین تمام حدیثون مین تطبیق ہوجاتی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے تو حجکا احرام باندھا تھا جیسے اکثر رواۃ سے مروی ہے بعد اُس کے حضرت نے اُنکو حکم کیا کہ حج کو فسخ کرکے عمرہ کرلو جیسے اور یارون کو حکم فرمایا جنھون کے ساتھہ ہدی نہ تھی اسلیے حضرت عائشہ کے احرام مین رواۃ نے اختلاف کیا ہے کسی نے عمرہ کا کہا کسی نے حجکا اور اس روایت مین تصریح ہے اسکی کہ جب آپ حائضہ ہوگئین تو حضرت نے فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا احرام باندھ لو اور اس صورت مین سب روایتون مین تطبیق ہوجاتی ہے کہ جس نے حج کا احرام کہا اوس نے باعتبار اول احرام کے کہا اور جس نے عمرہ کا کہا اُس نے باعتبار آخر حال کے اور یہ جو فرمایا کہ اپنا عمرہ چھوڑ دو اس سے یہ مراد نہین ہے کہ اُسی باطل کردو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابھی اُس کے افعال مین دیر کردو یہانتک کہ پاک ہوجاؤ اور افعال حج بجالانا شروع کردو اس لیے کہ افعال حج جیسے وقوف عرفات ہے یا رمی جمار ہے یہ حیض کیحالت مین بھی ہوسکتی ہین بخلاف طواف کے کہ عمرہ کا بڑا افضل

ہے اور رو مسجد کے اندر ہوتا ہے پر وہ حائضہ سے کیونکر ہو سکتا ہے چنانچہ مویدہ اس تاویل کی وہ روایت جو مروی
ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ انہوں نے احرام
باندھا عمرہ کا اور جب آئیں مکہ میں تو قبل طواف کے حائضہ ہو گئیں اور حج کا احرام باندھ لیا اور مناسک حج ادا
کئے اور آپنے مناسبی لوٹنے کے دن اُن سے فرمایا کہ تم جواب طواف و سعی کر دو گے اوس میں حج و عمرہ دونوں
کے طواف و سعی ادا ہو جاویگی غرض اس سے بخوبی واضح ہو گیا کہ عمرہ باقی ہے اور باطل و لغو نہیں ہوا اور دوسری
روایت میں جو یہ آیا ہے کہ آپنے جب اُنکو عبدالرحمن کے ساتھ بھیجا تنعیم کو تو فرمایا یہ تمہاری عمرے کی جگہ ہے
تو اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے ارادہ کیا کہ عمرہ اُنکا حج سے جدا ہو جاوے جیسے اور امہات مومنین
وغیرہن کا ہوا جیسے اون اصحاب کا ہوا جو اپنے ساتھ ہدی نہ لائے تھے اور اُنہوں نے حج کو عمرہ کر کے
فسخ کر دیا تھا اور پھر احرام کھولڈالا اور حج کا احرام دوبارہ یوم الترویہ میں باندھا غرض اُنکا عمرہ الگ ہوا
اور حج الگ ہوا تو اُنہوں نے بھی ارادہ کیا کہ میرا عمرہ بھی الگ ہو جاوے تو آپنے فرمایا کہ تنعیم سے ایک
عمرہ لیا وَ اور یہ اُسی عمرہ کی جگہ ہے جو تم نے کیا تھا اور یہ جو کہا کہ جن لوگوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا انہ اس سے
معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کافی ہے حج و عمرہ دونوں کیطرف سے اور عمرہ اُسکا حج میں مندرج
ہو جاتا ہے اور امام شافعی اسی کے قائل ہیں اور یہی منقول ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ اور مالک اور
احمد اور اسحاق اور داؤد سے اور ابو حنیفہ نے کہا کہ لازم ہیں اوسکو دو طواف اور دو سعی اور یہ منقول
ہے علی بن ابیطالب اور ابن مسعود اور شعبی سے اور نخعی سے (کذا من النووی بالاختصار)

عن

عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَاَهْدٰى
فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِحَجِّهِ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا
حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ
رَاْسِيْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِحَجٍّ وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا قَضَيْتُ حَجِّيْ بَعَثَ
مَعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَمِرَ مِنَ
التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِيْ الَّتِيْ اَدْرَكَنِيَ الْحَجُّ وَلَمْ اَحِلَّ مِنْهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے مروی ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع مین اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا جب مکہ آئے تو حضرت نے فرمایا جس نے عمرہ کا اہلال کیا اور قربانی نہین لایا وہ احرام کھولڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام کیا اور قربانی لایا وہ نکھولے جب تک قربانی نحر نہ کرلے اور جس نے حج کا اہلال کیا وہ حج پورا کرے حضرت عائشہ نے کہا مجھے حیض ہوگیا اور مین عرفہ کے دن تک حائض رہی اور مین نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر مجھے آپ نے فرمایا چوٹی کھولڈالو کنگھی کرو اور حج کا اہلال کرو عمرہ چھوڑ دو مین نے ایسا ہی کیا جب حج کرچکی تو میرے ساتھ عبدالرحمن کو بھیجا کہ مین تنعیم سے عمرہ لاؤن وہ عمرہ جسکو مین نے پورا نہین کیا تھا اور حج کا احرام باندہ لیا تھا اوسکا احرام کھولنے کے قبل **ف** مطلب اسکا بہت تفصیل کے ساتھ اوپر گذر گیا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ اَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهٖ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ اَصْنَعُ بِحَجٍّ قَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَمْسِكِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجِّيْ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ فَاَعْمَرَنِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِيْ الَّتِيْ اَمْسَكْتُ عَنْهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا نکلے ہم حجۃ الوداع مین اور مین نے عمرہ کا اہلال کیا اور ہدی نہین لائی اور آپ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ حج وعمرہ دونون کا اہلال کرے اور احرام نہ کھولے جب تک دونون سے فارغ نہ ہون اور مین حائضہ ہوگئی پھر جب شب عرفہ ہوئی مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے عمرہ کا اہلال کیا تھا تو اب حج کیونکر کرون فرمایا سر کھول ڈالو کنگھی کرو عمرہ کے افعال سے باز رہو حج کا اہلال کرو پھر جب مین حج کرچکی عبدالرحمن کو حکم فرمایا وہ مجھے پیچھے بٹھالے گئے یعنے اونٹ پر اور عمرہ لوالائے اس عمرہ کی جگہ جسکی بجاآوری افعال سے مین باز رہی تھی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ وَاَهَلَّ بِهٖ نَاسٌ مَعَهٗ وَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَاَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ وَكُنْتُ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپکے ساتھ اور آپ نے فرمایا جو چاہے حج وعمرہ

دونون کا اہلال کرے جو چاہے حج کا جو چاہے عمرہ کا اور حضرت نے حج کا اہلال کیا اور آپکے ساتھ اور لوگون نے بھی اور بعضون نے حج وعمرے دونون کا اور بعضون نے فقط عمرے کا اور مین انہی مین تھی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع موافین لھلال ذی الحجۃ قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد منکم ان یھل بعمرۃ فلیھل ولولا انی اھدیت لاھللت بعمرۃ قالت فکان من القوم من اھل بعمرۃ ومنھم من اھل بالحج قالت فکنت انا ممن اھل بعمرۃ فحرجنا حتی قدمنا مکۃ فادرکنی یوم عرفۃ وانا حائض لم احل من عمرتی فشکوت ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعی عمرتک وانقضی راسک وامتشطی واھلی بالحج قالت ففعلت فلما کانت لیلۃ الحصبۃ وقد قضی اللہ حجنا ارسل معی عبد الرحمن بن ابی بکر فاردفنی وخرج بی الی التنعیم فاھللت بعمرۃ فقضی اللہ حجنا وعمرتنا ولم یکن فی ذلک ھدی ولا صدقۃ ولا صوم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نکلے ہم حجۃ الوداع مین ہلال ذی الحجہ کے قریب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ کرے عمرہ کا اہلال کرے اور اگر مین ہدی نہ لاتا تو عمرہ ہی کا اہلال کرتا اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا اور مین انہی مین تھی جنہون نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر جب مکہ آئے اور عرفہ کا دن ہوا مین حائضہ ہوگئی اور ابھی آپنے عمرے سے احرام نہین کھولا تھا پھر حضرت سے عرض کی آپنے فرمایا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا اہلال کرو پھر مینے ایسا ہی کیا پھر جب شب محصب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج پورا کیا میرے ساتھ آپنے عبد الرحمن بن ابی بکر کو بھیجا اور وہ مجھے تنعیم لے گئے اور مین نے اہلال عمرے کا کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہماری حج اور عمرہ دونون پوری کیے اور نہ اسمین قربانی واجب ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ جانور پر دو آدمی کا بیٹھنا روا ہے اگر جانور کو طاقت ہو اور معلوم ہوا کہ تینون قسم مناسک کے روا ہین افراد وتمتع وقران اور اسپر اجماع ہے تمام اہل اسلام کا اور شب محصب بعد ایام تشریق کے ہے جس رات محصب مین آپنے شب کاٹی اور منے سے کوچ کیا اور تاریخ مدینہ سے چلنے کی اوپر بیان ہوچکی ہے اور یہ جو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ نہ اسمین قربانی ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ یہ مشکل ہے اس لیے کہ قارن اور متمتع دونون پر قربانی ہے اور تاویل اسکی یہ ہے کہ اس قربانی سے مراد وہ قربانی ہے جو سبب ارتکاب

محظورات کے لازم آتی ہے جیسے خوشبو لگا لینی حالت احرام میں یا مونہہ ڈھانپ لینا یا شکار کرنا یا بال اوکھیڑنا یا ناخن لینا وغیرہ ہے غرض مطلب یہ ہے کہ ان وجوہ سے کوئی قربانی لازم نہیں آئی اور یہ تاویل مختار ہے نووی نے اسیپر تصریح کی ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا موافین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہلال ذی الحجۃ لا نری الا الحج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب منکم ان یہل بعمرۃ فلیہل بعمرۃ ساق الحدیث بمثل حدیث عبدہ **وہی مضمون** دوسری سند سے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موافین لہلال ذی الحجۃ منا من اہل بعمرۃ ومنا من اہل بحجۃ وعمرۃ ومنا من اہل بحجۃ وکنت فیمن اہل بعمرۃ ساق الحدیث بنحوہ وقال فیہ قال عروۃ فی ذلک انہ قضی اللہ حجہا وعمرتہا قال ہشام ولم یکن فی ذلک ہدی ولا صیام ولا صدقۃ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اہل بعمرۃ ومنا من اہل بحج وعمرۃ ومنا من اہل بالحج واہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اہل بعمرۃ فحل واما من اہل بحج او جمع بین الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر **وہی مضمون** ہے آخر میں یہ ہے کہ جس نے حج کا احرام باندھا تہا یا حج وعمرہ دونوں کا انہوں نے احرام نہیں کھولا مگر جب نحر کا دن ہوا یعنے دسویں تاریخ ذی الحجہ کی) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا نری الا الحج حتی اذا کنا بسرف او قریبا منہا حضت فدخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال انفست یعنی الحیضۃ قالت قلت نعم قال ان ہذہ شیء کتبہ اللہ علی بنات ادم فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تغتسلی قالت وضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ بالبقر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپکے ساتہہ اور خیال نہیں کرتے تہے مگر حج کا (اسلیے کہ عمرہ ایام حج میں برا جانتے تہے جہالت کے دنوں میں کہ حضرت نے اس خیال کو مٹایا) جب سرف میں آئی میں حائضہ ہوگئی اور رونے لگی حضرت نے آکر پوچہا کیا تمکو حیض ہوا میں نے کہا ہاں آپنے فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیوں کے لیے اللہ نے لکہہ دیا ہے سو اب تم

حج کے کام کرو سوا طواف کے کہ وہ غسل کے بعد کرنا اور آپ نے اپنی بیبیون کیطرف سے قربانی مین گائے کی ف
اس سے معلوم ہوگیا کہ حائضہ اور نفسا کو جمیع افعال حج سوا طواف کے روا ہے جیسا اوپر گذر گیا اور سرف
المیقام ہے مکہ سے قریب کئی میل پر اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے بخاری نے کہ حیض جمیع عورتون پر آتا ہے
بخلاف اس کے جو قائل ہے کہ یہ بلا بنی اسرائیل سے شروع ہوئی اور بخاری نے اس قائل پر انکار کیا ہے اور استدلال
بخاری کا صحیح ہے اور معلوم ہوا کہ حائضہ کو غسل مسنون جیسے احرام کا غسل ہے روا ہے اور معلوم ہوا کہ طواف
حائضہ سے صحیح نہین اور یہ بالاتفاق مسلم ہے مگر اسکی علت مین اختلاف ہے اور سبب اسکا شرط کرنا ہے
طہارت کا طواف مین سوا امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہا ہے کہ طہارت شرط طواف ہے اور ابو حنیفہ نے
کہا شرط نہین ہے اور یہی مذہب ہے داؤد کا غرض جس نے طہارت کو شرط کہا ہے اوس کے نزدیک عدم طہارت
کے سبب سے طواف حائضہ باطل ہے اور جنہون نے اُسے شرط نہین کہا انہون نے کہا کہ طواف سے حائضہ اسلیے روکی
گئی کہ اُسے مسجد مین ٹھہرنا پڑتا ہے اور یہ جو فرمایا کہ آپ نے قربانی کی بیبیون کیطرف سے اس مین احتمال ہے کہ آپ
نے اُن سے پوچھ لیا ہو اس لیے کہ قربانی غیر کیطرف سے بے اُس کے پوچھے صحیح نہین ہوتی اور امام مالک نے اس
حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قربانی گائے کی اونٹ سے افضل ہے اور شافعی کے نزدیک اونٹ افضل ہے اس
لیے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن اول ساعت مین آوے وہ ایسا ہے جیسے اونٹ کی قربانی کرنے والا اور اس
حدیث سے شافعی نے استدلال کیا ہے اور ان راویتون سے معلوم ہوا کہ حج عورت پر بھی واجب ہے جب استطاعت
راہ کی ہو اور محرم کا ساتھ ہونا یہ بھی استطاعت مین داخل ہے یا نہین اس مین اختلاف ہے اور اسپر اجماع
ہے کہ زوج حج نفل سے زوجہ کو روک سکتا ہے رہا حج فرض تو جمہور کا قول ہے کہ نہین روک سکتا اور شافعی
کے دو قول ہین ایک جمہور کے موافق اور اصح قول انکا یہ ہے کہ روک سکتا ہے اسلیے کہ حق اُسکا علی الفور زوجہ
پر واجب ہے بخلاف حج کے کہ وہ علی الفور واجب نہین اور اصحاب شافعیہ نے تصریح کی ہے کہ عورت کو محرم
تو یہی امر ہے کہ شوہر کے ساتھ حج کرے جیسا احادیث صحیحہ مین وارد ہو چکا ہے اور اب چونکہ زمانہ فتنہ کا ہے
لہذا اگر اس کے وجوب پر فتوی دیا جائے تو بھی شاید بنظر مصلحت بعید نہ ہو عن عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذکر الا الحج
حتی جئنا سرف فطمثت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی
فقال ما یبکیک فقلت واللہ لوددت انی لم اکن خرجت العام قال مالک

لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْنَا
مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اِجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَاَحَلَّ النَّاسُ اِلَّا مَنْ كَانَ
مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارِ
ثُمَّ اَهَلُّوْا حِيْنَ رَاحُوْا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهُرْتُ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَفَضْتُ قَالَتْ فَاُتِيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالُوْا اَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَّ
عُمْرَةٍ وَّاَرْجِعُ بِحَجَّةٍ قَالَتْ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ عَلٰى جَمَلِهٖ قَالَتْ فَاَنِّيْ
لَاَذْكُرُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ اَنْعُسُ فَيُصِيْبُ وَجْهِيْ مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ حَتّٰى جِئْنَا اِلَى
التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ جَزَاءً بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِيْ اعْتَمَرُوْا۔ **حضرت** عائشہ صدیقہ
ام المومنین مبراۃ من فوق اسمار رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ
نہین خیال کرتے تھے ہم مگر حج کا پھر جب سرف مین آئی مین حائضہ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آئے اور مین رو رہی تھی آپنے سبب پوچھا مینے عرض کی کہ کاش اس سال نہ آتی آپنے فرمایا شاید تمکو حیض
ہوا مینے عرض کی ہان آپنے فرمایا یہ بلا تو اللہ پاک نے آدم کی سب لڑکیون کے لیے لکھی ہے تو اب تم
وہی کرو جو حاجی کرتا ہے بجز اس کے کہ طواف نکرو بیت کا جب تک پاک نہ ہو فرماتی ہین کہ پھر جب ہم مکہ مین
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے یارون کو کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو سو لوگون نے احرام کھول
ڈالا (یعنے عمرہ کرکے) مگر جن کے ساتھ ہدی تھی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہدی تھی اور ابو بکر
و عمر اور مالدارون کے ساتھ بھی پھر احرام باندھا انھون نے (یعنے جنھون نے کھولڈالا تھا) جب چلے یعنے
حج کو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ جب دن ہوا نحر کا تو مین پاک ہوئی اور مجھے آپنے حکم
فرمایا سو مینے طواف افاضہ کیا اور ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا مین نے کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کیطرف سے گائے کی ہے پھر جب شب محصب ہوئی مین نے
عرض کی یا رسول اللہ لوگ حج اور عمرہ کرکے لوٹتے ہین اور مین صرف حج کرکے تب آپنے حکم فرمایا عبد الرحمن
کو انھون نے مجھے اپنے اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھالیا اور فرماتی ہین کہ مجھے خوب یاد ہے اور مین اندزن

کم سن لڑکی تھی اور آگے نکل جاتی تھی اور سعی کے موقعہ مین کجاوے کے پیچھے کی لکڑی لگ لگ جاتی تھی یہانتک
کہ ہم تنعیم پہونچے اور وہان سے مین نے عمرے کا احرام باندھا اوس عمرہ کے بدلے مین جو اور لوگون نے
کیا تھا ف امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ فقہا نے اس مسئلہ مین اختلاف
کیا ہے جسکی بنا قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا ہے اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ عورت جب احرام باندھے
عمرے کا اور حائضہ ہوجاوے اور طواف نہ کرسکے قبل وقوف عرفات کے تو احرام عمرے کا توڑ دے
اور حج مفرد کا اہلال کرے یا حج کو عمرے مین ملاوے اور قارن ہوجاوے سو فقہاے کوفہ نے جیسے امام
اعظم اور اُنکے اصحاب ہین اُنہون نے کہا ہے کہ عمرہ توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے اور فقہاے
حجاز نے کہا ہے جیسے امام شافعی اور مالک ہین اور حج کو عمرے مین ملاوے اور یہی مذہب ہے اہلحدیث کا جیسے
امام احمد اور اُن کے اتباع ہین اور کوفیون نے عروہ کی روایت سے استدلال کیا ہے جس مین مذکور ہے کہ
حضرت نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تم اپنے عمرے کو چھوڑ دو اور چوٹی کھولڈالو اور
احیر مین فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کا بدلا ہے اور یہ روایت مع ترجمہ اور پرگذر چکی غرض یہ روایت دلالت
کرتی ہے کہ وہ متمتع نہین اور دلالت کرتی ہے کہ اُنہون نے عمرہ چھوڑ دیا اور احرام حج کا باندھ لیا اور اگر وہ اپنے
احرام پر باقی رہتین تو کنگھی کرنا اُنکو روا نہ ہوتا اور سیلیے جب وہ عمرہ تنعیم سے لائین تو حضرت نے فرمایا
یہ تمہارے عمرے کا بدلا ہے پھر اگر عمرہ اول باقی رہتا تو آپ یہ کیون فرماتے کہ یہ اُسکا بدلا ہے بلکہ عمرہ تنعیم ایک
عمرہ مستقلہ ہوتا اور اہلحدیث نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اگر تم تامل کرو اس روایت مین اور سب الفاظ و
وعبارات کو جو اس مین بطریق مختلفہ مروی ہوئے ہین اس مین غور کرو تو بخوبی واضح ہوجاوے کہ وہ
قارن نہین اور اُنہون نے عمرے کو نہین چھوڑا تھا چنانچہ مسلم کی روایت مین اس بات کی تصریح ہے
کہ جب حضرت عائشہ رضے اللہ تعالی عنہا نے حج کا طواف کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ
طواف تمہارے حج اور عمرے دونون کو کافی ہے اور اُنہون نے عرض کی کہ میرے دل مین خلجان ہے
کہ مین نے جب تک حج نہین کیا طواف نہین کیا اوسپر آپ نے عبد الرحمن سے فرمایا کہ اُنکو تنعیم لے جاؤ اور طواف
کی روایت مین یہی ہے کہ آپ نے منی سے کوچ کے دن فرمایا کہ تمہارا یہ طواف (یعنے طواف افاضہ
حج اور عمرے دونون کو کافی ہوگا غرض یہ نصوص صریحہ دال ہین کہ وہ قارن نہین اور حج و عمرہ دونون
کو اُنہون نے ادا کیا چنانچہ اوپر نووی نے بھی اسپر تصریح کی ہے کہ ہم ذکر کرچکے ہین اور دال ہین یہ نصوص

کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور بصراحت قال ہین کہ اُنہون نے عمرہ ترک نہین کیا
اور احرام اوسکا باقی ہے مگر اوس کی افعال بجالانے مین دیر کی اور یہ جو فرمایا کہ اپنا سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو
اس مین البتہ اشکال ہے اور اسکی حل مین فقہا کے چار مسلک ہین **مسلک اول** یہ ہے کہ یہ قول دلیل
ہے عمرہ کی ترک کی جیسے حنفیہ کا قول ہے **مسلک ثانی** یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے اُسکی کہ محرم کو اپنی
کنگھی کرنا روا ہے اور کنگھی کے منع ہونے پر نہ کوئی دلیل کتاب سے ہے نہ سنت سے نہ اجماع امت سے اور یہ
قول ابن حزم وغیرہ کا ہے **مسلک ثالث** یہ ہے کہ اس لفظ کو رد کرنا اور کہنا کہ یہ لفظ فقط عروہ
نے بیان کیا ہے اور تمام راویون کے خلاف کہا ہے اور طاؤس و قاسم و اسود وغیرہم نے یہ روایت
بیان کی ہے مگر کسینے یہ لفظ نہین کہا کہ آپنے سر کھولنے اور کنگھی کرنے کو فرمایا ہو اور اس گروہ نے کہا ہے
کہ حماد نے زید سے اوس نے ہشام سے اوس نے اپنے باپ عروہ سے روایت کی کہ عروہ نے کہا مجھسے کئی شخصون نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنا عمرہ چھوڑ دو اور سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو غرض
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کھولنے کی بات عروہ نے خود حضرت عائشہ سے نہین سُنی **مسلک رابع**
یہ ہے کہ عمرہ چھوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ اُسکو اپنے حال پر رہنے دو اور یہ مراد نہین ہے کہ بالکل ترک ہی کر دو
اور اوسکی دو دلیلین بڑی پکی ہین **اول** یہ فرمانا آپ کا طواف افاضہ کیوقت کہ یہ طواف تمہارا تمہارے
حج اور عمرہ دونون کو کافی ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ بالکل باطل نہین ہوا **دوسرے** یہ فرمانا آپ
کا کافی ہے کَوْنِیْ فِیْ عُمْرَتِکِ یعنی اپنی عمرے مین رہو اور یہ جو آپنے فرمایا عمرہ تنعیم کو کہ یہ تمہارے
عمرے کی جگہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین نے چاہا کہ ایک عمرہ مفردہ بجالاوین
اور آنحضرت نے اُنکو خبر دی کہ طواف تمہارا تمہارے عمرہ و حج دونون کو کافی ہوگیا اور عمرہ حج مین داخل ہو
گیا تو اُنہون نے اصرار کیا کہ جیسے اور امہات مومنین کا عمرہ ہوا یا اون لوگون کا جو ہدی نہ لائے تھے کہ اُن
کے عمرے کا احرام الگ اور حج کا احرام الگ تھا ایسا ہی میرا بھی ایک عمرہ جدا احرام کے ساتھ ہو
جاوے پھر جب تنعیم سے عمرہ لائین تو آپ نے فرمایا یہ ویسا ہی عمرہ ہے جیسا تم نے چاہا تھا اور اس مین
بھی اختلاف ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے پہل احرام کس کا باندھا تھا اور اس مین دو
قول ہین **اول** یہ کہ عمرہ مفردہ کا احرام تھا اور یہی صواب ہے اسلیے کہ حدیث صحیح مین آچکا ہے کہ حضرت
نے صحابہ کو تینون نسک کی اجازت دی اور فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو مین بھی عمرہ ہی کا احرام

باندھتا اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ عمرہ رہنے دو اور حج کا احرام باندھو یہ بھی اسی پر دال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ انہوں نے اول احرام حج کا باندھا تھا اور مفردہ تھین چنانچہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ روایت کی قاسم بن محمد اور اسود بن یزید اور عمرو ان سب لوگون نے حضرت عائشہ سے وہ بات جو دلالت کرتی ہے کہ انہون نے احرام حج کا باندھا تھا نہ عمرہ کا پھر دلائل ان کے بیان کیے اور مذہب اول کو ثابت کیا اور آخر مین کہا کہ محرم کو اگرچہ بال اکھاڑنا منع ہے مگر کنگھی کرنا کسی نے منع کیا ہے اور کنگھی مین نزاع ہے اور وہ البتہ محل اجتہاد ہے (زاد المعاد) **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْمَاجِشُوْنَ غَيْرَ اَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ ذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ اَهَلُّوْا حِيْنَ رَاحُوْا وَلَا قَوْلُهَا وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ اَنْعَسُ فَيُصِيْبُ وَجْهِيْ مُرْوَحَةُ الرَّحْلِ **ترجمہ** اس سند سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس مین یہ نہین ہے کہ ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر اور عمر اور مالداروں کے ساتھ تھی پھر ان لوگون نے اہلال کیا جب چلے اور نہ یہ ذکر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہو کہ مین کم سن لڑکی تھی اونگھتی تھی اور میرے مونہہ مین کجاوے کی لکڑی لگ جاتی تھی **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا **ف** حضرت عائشہ اور ابن عمر سے جو یہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا اس کے تین معنے ہو سکتے ہین **اول** یہ کہ صرف حج کا اہلال کیا ہو **دوسرے** یہ کہ عمل مین افراد کیا ہو یعنے حج و عمرہ دونون کے واسطے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی بجا لائے ہون **تیسرے** یہ کہ ایک ہی حج کیا بعد ہجرت کے اور دوسرا حج نہین کیا بخلاف عمرے کے کہ وہ چار بار کیا اور صحیح معنے افراد حج کے وہی دوسرے معنے ہین اور یہان اور ابن عمر کے قول مین وہی معنے مراد ہین کہ افعال دونون کے ایک ہی بار بجا لائے اور اس مین سب سے امتیاز مین توفیق بھی ہو جاتی ہے اور حضرت کی شان کے لائق بھی ہے اس نظر سے کہ آپ اپنی امت پر رفق اور آسانی چاہتے تھے اور اسی آسانی کی راہ سے آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو بھی فرمایا تھا کہ تمہارا یہ طواف (یعنے طواف افاضہ) حج و عمرہ دونون کو کافی ہے اور اس صورت مین

اون سوا یتون کی تاویل نہین کرنی پڑتی جن مین قران وتمتع کی تصریح آئی ہے (زاد المعاد) عن
عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہلین بالحج فی
اشہر الحج وفی حرم الحج ولیالی الحج حتی نزلنا بسرف فخرج الی اصحابہ فقال من لم یکن معہ
منکم ہدی فاحب ان یجعلہا عمرۃ فلیفعل ومن کان معہ ہدی فلا فمنہم الاخذ
بہا والتارک لہا ممن لم یکن معہ ہدی فاما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان معہ
الہدی ومعہ رجال ممن اصحابہ لہم قوۃ فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وانا ابکی قال ما یبکیک قلت سمعت کلامک مع اصحابک فسمعت بالعمرۃ قال و
مالک قلت لا اصلی قال فلا یضرک انت فی عرق نعسی اللہ ان یرزقکیہا وانما انت
من بنات ادم کتب اللہ علیک ما کتب علیہن قالت فخرجت فی حجتی حتی نزلنا منی
فتطہرت ثم طفنا بالبیت نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحصب فدعا عبد الرحمن
ابن ابی بکر فقال اخرج باختک من الحرم فلتہل بعمرۃ ثم لتطف بالبیت فانی انتظرکما
ہہنا قالت فخرجنا فاہللت ثم طفت بالبیت وبالصفا والمروۃ فجئنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی منزلہ من جوف اللیل فقال ہل فرغت قلت نعم فاذن
فی اصحابہ بالرحیل فخرج فمر بالبیت فطاف بہ قبل صلوۃ الصبح ثم خرج الی المدینۃ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہین کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک
پکارتی حج کی حج کے مہینون مین اوقات ومواضع حج مین (یا ممنوعات شرعیہ حج سے بچتی ہوئی) اور حج
کی راتون مین (مراد اس سے یہ قول ہے اللہ تعالٰی کا الحج اشہر معلومات ہے اور امام شافعی اور جماہیر علما کے
نزدیک صحابہ وتابعین سے اور سلف صالحین سے حج کے مہینے شوال اور ذی قعدہ اور دس راتین ہین
ذی الحجہ کی کہ تمام ہوتی ہین نحر کی رات کی صبح تک یعنی دسوین تاریخ کی صبح تک اور امام مالک سے یہی
مروی ہے اور مشہور روایت مالک کی یہ ہے کہ وہ شوال اور ذیقعدہ اور ذیحجہ کا سارا مہینہ ہے اور یہی
مروی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور مشہور روایت ان دونون
کی وہی ہے جو ہمنے اوپر جماہیر سے نقل کی) یہانتک کہ سرف مین اتری اور آپ اصحاب کی طرف نکلے اور
فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کرلے اور جس کے ساتھ ہدی

ہو وہ نہ کرے سو بعضی لوگون نے اسپر عمل کیا اور بعضون نے نہین (اس لیے کہ امر وجوب کے طور پر نہ تہا بلکہ استحباب کے طور پر تہا) حالانکہ اون کے ساتہہ ہدی نہ تہی (مگر تاہم وہ احرام حج ہی کا باندہے رہی اور نیت حج ہی کی کی رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تو ہدی تہی اور اُن لوگون کے ساتہہ بہی جنکو طاقت تہی ہدی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مین رو رہی تہی آپنے فرمایا تم کیون روتی ہو مینے عرض کی کہ آپ نے جو یارون سے فرمایا مینے سُنا کہ آپنے عمرے کا حکم دیا (اور مین اُسکی بجا آوری سے بسبب حیض کے مجبور ہون) آپنے فرمایا کیون مینے عرض کی کہ مین نماز نہین پڑہتی (یہان سے معلوم ہُوا کہ حیض کو بے نمازی آگہی بولنا مستحب ہے کہ اس مین حیا اور تہذیب ہے اور یہ اصطلاح گویا اسی حدیث سے نکلی ہے) آپ نے فرمایا تمہے کیا نقصان ہے تم حج مین مشغول رہو (یعنے ابہی افعال عمرہ مین تاخیر کرو اگرچہ احرام عمرہ کا ہے) تو اسے امید ہے کہ تم کو وہ بہی عنایت فرماوے اور بات تو یہ ہے کہ آخر تم آدم کی اولاد ہو اور اللہ تعالے نے تمہارے اوپر بہی وہی لکہا ہے جو اُن سب پر لکہا ہے (اس سے معلوم ہُوا کہ تخصیص حیض کی اور ابتدا اسکی بنی اسرائیل سے باطل ہے) پہر فرماتی ہین کہ مین حج مین نکلی اور ہم منا مین اوترے اور مین پاک ہوی اور طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب مین اترے اور آپنے عبدالرحمن بن ابی بکر سے فرمایا کہ اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ اور وہ عمرہ کا احرام باندہے (اس سے استدلال کیا ہے اُن لوگون نے جو قائل ہین کہ مکہ والا جب عمرہ کرے تو حل مین یعنے حرم سے باہر اور روا نہین ہے کہ حرم ہی سے احرام باندہ لیوے اور اگر اُس نے حرم ہی مین احرام باندہا اور پہر حل مین گیا طواف سے پہلے تو یہی کافی ہے اور اُسپر دم واجب نہین اور اگر حرم مین احرام باندہ کر یہی حل مین نہ نکلا اور طواف و سعی اور حلق کیا تو اس مین دو قول ہین ایک یہ کہ عمرہ اُسکا صحیح نہین جب تک کہ حل کیطرف نہ نکلے پہر طواف و سعی کرے اور حلق اور دوسرا قول یہ ہے کہ عمرہ صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے (یعنے ایک بکری) اس لیے کہ اوس نے میقات کو ترک کیا اور علمارنے کہا ہے کہ واجب ہے حل کیطرف نکلنا تاکہ نسک اُسکا حل و حرم دونون مین ہو جاوے جیسے حاجی دونون مین جاتا ہے اور عرفات مین وقوف کرتا ہے اور وہ حل مین ہے پہر مکہ داخل ہوتا ہے طواف وغیرہ کے لیے یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور یہی کہا ہے جمہور علمارنے کہ واجب ہے نکلنا حل کیطرف عمرہ کے احرام کے لیے جدہر سے حل قریب ہو اور امام مالک ہی کا مذہب ہے کہ احرام عمرہ کا تنعیم سے اور معتمرین کی میقات وہی ہے مگر یہ قول شاذ و مردود ہے اور جماہیر کا وہی قول ہے کہ تمام جوانب حل کے

برابر ہین خواہ تنعیم ہو یا اور کوئی (نووی) اور طواف کرے بیت اللہ کا اور فرمایا آپنے کہ مین تم دونون کا منتظر ہون یہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ پھر ہم دونون نکلے اور مینے لبیک پکاری اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی اور ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اوسی منزل مین تھے رات مین پھر آپنے فرمایا کہ تم فارغ ہوگئین مینے عرض کی کہ ہان آپنے اپنے اصحاب مین کوچ پکار دی اور نکلا اور بیت اللہ پر سے گذرے اور طواف کیا (یہ طواف وداع کیا) نماز صبح کے پہلے پھر مدینہ کو چلے **فائدہ** قولہ اور آپ اصحاب کیطرف نکلے اور فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو الخ زاد المعاد مین ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اختیار دیا تھا ثلاثہ مین پھر جب مکہ کے قریب پہونچے تو حکم دیا کہ جو لوگ حج اور قران کا احرام باندھے ہین اور ہدی نہین لائے وہ اُسکو فسخ کردین عمرہ کے ساتھ پھر مروہ پر پہونچکر بطریق وجوب کے اُنکو بھی حکم دیا قولہ اور فرمایا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاوے الخ زاد المعاد مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرون مین ایک بھی ایسا عمرہ نہین ہے کہ آپنے مکہ سے باہر نکل کر حل سے عمرہ کا احرام باندھا ہو جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہین اور آپ کے تمام عمرے وہی تھے جو مکہ مین باہر سے آنیوالے کے ہوتے ہین (یعنے اونپر قیاس کرنا مکہ والون کے عمرے کا جو ساکنان مکہ ہین اور اُنکو حکم دینا کہ حل مین جاکر احرام باندھین قیاس مع الفارق ہے) اور حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد وحی کے تیرہ برس مکہ مین مقیم رہے مگر ہرگز اُن سے یہ مروی نہین ہوا کہ آپ نے اس مدت مین کبھی مکہ سے حل مین جاکر عمرہ کا احرام باندھا اور آپنے جو عمرہ کیا ہے اور اُسکو مشروع ٹھیرایا ہے وہ اوس شخص کا عمرہ ہے جو باہر سے مکہ مین آوے نہ اُسکا جو مکہ ہی مین رہتا ہو کہ وہ باہر نکل کر احرام باندھے اور یہ آپکے زمانہ مین کسینے بھی نہین کیا سوا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حالانکہ ہزارون صحابہ آپکے ساتھ تھے اور وجہ حضرت عائشہ کی فعل کی یہ تھی کہ وہ عمرہ کا احرام باندھ کر حائضہ ہوگئین اور آپ نے حکم کیا عمرہ پر حج کو ملالو اور وہ قارنہ ہوگئین اور حضرت نے فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونون کو کافی ہوجاوے گا تو انہی سے یہ ملال ہوا کہ اور بیمیان تو حج اور عمرہ دونون مستقل (یعنے الگ الگ احرام سے) ادا کرکے جاتی ہین اس لیے کہ وہ متمتعات تھین اور اُنکو حیض بھی نہین آیا اور اُنہون نے قران بھی نہین کیا اور مینے ایسے عمرے کے ساتھ جاتی ہون جو حج کے ضمن مین ہوا ہے اس سے اُنکو ملال ہوا تو آپنے اُنکے بھائی کو حکم دیا کہ تنعیم سے عمرہ کرالاؤ کہ اُن کا دل خوش ہوجاوے اور حالانکہ نہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے وہان سے عمرہ کیا اوس مجمین نہ اور کسی صحابی نے جو آپکے ساتھہ تھے انتہی غرض اس کلام سے
یہ ہے کہ آجکل جو مکے لوگ احرام عمرہ کے لیے حل مین جانا واجب جانتے ہین اور احرام اُسکا مکہ کے اندر درست
نہین جانتے یہ خلاف ہے اور قصہ حضرت عائشہ سے استدلال اُنکا باطل ہے اس لیے کہ فعل کو عموم نہین علی الخصوص
جب اس فعل کی ایک علت خاص پائی جاوے اور وہ ہم اوپر بیان کر چکے اور کلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہمارے لیے علی العموم موجود ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو ارادہ رکھتا ہو حج اور عمرہ کا اور میقات کے اندر ہو وہ وہین
سے جہان رہتا ہے لبیک پکارے یہانتک کہ اہل مکہ سے اور یہ لفظ حدیث باسانید متعددہ باب المواقیت
مین مسلم کے اوپر گذر چکا پس کل کو احرام عمرہ کے لیے حل مین جانا ضرور نہین وذلک المقصود اور مسک الختام
مین ہے کہ صاحب سبل نے کہا ہے کہ اہل مکہ عام ہین خواہ ساکنان مکہ ہون یا مجاوران مکہ یا واردان مکہ اور
احرام حج کے لیے باندھا ہو یا عمرہ کے لیے اور اس سے معلوم ہوا کہ میقات عمرہ کی اہل مکہ کے لیے مکہ ہی
ہے جیسے حج کی مکہ ہی ہے اور اسی طرح میقات قارن کی بھی مکہ ہی ہے مگر محب طبری نے کہا ہے کہ مین
نہین جانتا کسی کو کہ اُس نے مکہ کو عمرہ کے میقات کہا ہو اور جواب اس کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے خود میقات عمرہ کی بھی مکہ ٹھیرایا ہے اسی حدیث کی رو سے (جسکا ٹکڑا ہم مسلم سے ابھی لکھہ چکے ہین) اور
ابن عباس سے جو مروی ہے کہ اُنہون نے فرمایا اے اہل مکہ جو کوئی تم مین سے چاہے کہ عمرہ بجا لاوے تو اوسکو چاہیے
کہ اپنے اور اس کے درمیان مین بطن محسر کو کر لیوے اور یہ بھی کہا کہ جو ارادہ کرے اہل مکہ سے عمرہ کا تو تنعیم
کو جاوے اور حرم سے باہر ہو جاوے پس یہہ آثار موقوفہ ہین اور حدیث مرفوع صحیح کے مقابل نہین ہو سکتے
اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تنعیم جانے کی وہی وجہ بیان کی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے
پھر کہا اسحدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ عمرہ بغیر حل کے جائے صحیح نہین
اوس شخص کے لیے جو مکہ مین رہتا ہے اور جب اسمین یہ احتمال نکل آیا تو وہ اور بھی حدیث مسلم مذکور کے
مقابل اور برابر نہین ہو سکتی اور طاؤس نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ جو لوگ تنعیم سے عمرہ لاتے ہین
وہ ثواب پاتے ہین یا عذاب لوگون نے کہا عذاب کیون پانے لگے اُنہون نے کہا بیت اللہ اور اُسکا طواف
چھوڑ کر چار میل جاتے ہین اور اس مدت مین دو سو طواف کر سکتے اور ہر طواف اُنکا اس آمد و رفت سے
بے معنے سے افضل و بہتر ہے اگرچہ یہ کلام اُنکا تفضیل مین طواف کی ہے عمرہ پر مترجم کہتا ہے کہ تاہم دلالت
کرتا ہے اس آمد و رفت کے بے معنی ہونے اور بلا وجہ اور لاشی ہونے پر انتہی قال المترجم اور

امام احمد نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے عمرہ کو مکہ مین طواف سے افضل کہا ہے کہ بعض نے مکہ مین رہنا اور طواف کو افضل کہا ہے اور اصحاب احمد کے نزدیک عمرہ کے کا جب مکہ سے احرام باندھے تو صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے اس لیے کہ اوس نے میقات سے احرام کو ترک کیا اور صاحب نے کہا ہے کہ واجب کہنا دم کو اوسپر بے دلیل ہے انتہے اقال فی الملک الختام غرض متمر حج حقیر کے نزدیک مختار یہی ہے کہ مکی کو احرام عمرہ مکہ سے باندھنا بقول رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہے اور اوس کے وجوب پر کوئی دلیل نہین کہ وہ حل مین نکلے اور قضیہ حضرت عائشہ مثبت وجوب نہین ہوسکتا اور اگرچہ بڑے بڑے لوگون نے اسکا خلاف کیا ہے مگر الحق اکبر من ہولا ر **عن** اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مسلمانون کی مان فرماتی ہے کہ بعض لوگون نے ہم مین سے اہلال کیا تہا حج مفرد کا اور بعضون نے قران کیا تہا اور بعضون نے تمتع **عن** الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَاجَّةً **ترجمہ** قاسم نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کا احرام باندہکر آئین تہین **ف** یعنی پہلے عمرہ کا اہلال کیا تہا پہر بوجہ حیض کے عمرے کو چہوڑ دیا اور حج کا اہلال کیا مکہ سے اور یہہ کہنا صحیح ہوگیا کہ وہ حج کو آئین تہین اس لیے کہ اگر حیض نہی ہوتا تو عمرہ کے بعد ضرور حج ادا کرتین جیسے متمتع کو کہہ سکتے ہین کہ حج کو آیا ہے اگرچہ اول احرام اُسکا عمرہ ہی کا ہوتا ہے **عن** عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ حَتّٰى اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيْلَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَمَّكَ اللّٰهُ بِالْحَدِيْثِ كُلِّ وَجْهِهٖ **ترجمہ** عمرہ نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سُنا کہ فرماتی تہین ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ جب پانچ تاریخین ذیقعدہ کی باقی رہ گئین اور ہم خیال حج ہی کا کرتے تہے یہانتک کہ جب مکہ کے پاس آئے تو آپ نے حکم فرمایا کہ جس کے ہدی نہی ہو تو وہ طواف وسعی کے بعد احرام کہولڈالے (یعنے حج کو عمرہ کردے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ پہر ہمارے پاس نحر کے دن (یعنے دسوین تاریخ

گائے کا گوشت آیا میں نے کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کیطرف سے ذبح کیا ہے پھر میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے ذکر کی (یہہ قول عمرہ کا ہے) انہون نے کہا تم نے خوب یاد رکھا جیسے تم نے سنی ہی ویسی ہی روایت کی **عن** یحیی بن سعید بھذا الاسناد مثلہ **یحیی** نے اس اسناد سے مثل اسکی روایت کی **عن** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قلت یا رسول اللہ یصدر الناس بنسکین واحد قال انتظری فاذا طہرت فاخرجی الی التنعیم فاہلی منہ ثم القینا عندکذا وکذا اقال اظنہ قال غدا اولکنہ علی قدر نصیبک او قال نفقتک **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ لوگ حج سے لوٹتے ہین دو عبادتون کے ساتھہ (یعنے حج اور عمرہ جدا گانہ کے ساتھہ) اور مین لوٹتی ہون ایک کے ساتھہ آپنے فرمایا تم ٹھیرو جب تم پاک ہوگی تو تنعیم کو جانا اور لبیک پکارنا اور پھر ہمسے فلان فلان مقام مین ملنا گمان کرتا ہون مین کہ آپنے فرمایا کل کے روز اور ثواب تمہاری اس عمرے کا تمہاری تکلیف اور خرچ کے موافق ہے **ف** یعنے حضرت نے فرمایا کہ وہان سے لوٹتے وقت فلان مقام پر ہمسے ملنا اور اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کی ثواب تکلیف اور مشقت اور نفقہ کے موافق گھٹتے بڑھتے رہتی ہین مگر نفقہ سے وہی نفقہ مراد ہے جو شرع مین منع نہ ہو اور تکلیف وہ جو حد رہبانیت اور بدعت کو نہ پہونچے **عن** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا قالت یا رسول اللہ یصدر الناس بنسکین فذکر الحدیث **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشہ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نری الا انہ الحج فلما قدمنا تطوفنا بالبیت فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن ساق الہدی ان یحل قالت فحل من لم یکن ساق الہدی ونساؤہ لم یسقن فاحللن قالت عائشہ رضی اللہ عنہا فحضت فلم اطف بالبیت فلما کانت لیلۃ الحصبۃ قالت قلت یا رسول اللہ یرجع الناس بعمرۃ وحجۃ وارجع انا بحجۃ قال اوما کنت طفت لیالی قدمنا مکۃ قالت قلت لا قال فاذہبی مع اخیک الی التنعیم فاہلی بعمرۃ ثم موعدک مکان کذا وکذا قالت صفیۃ ما اراني الا احابستکم قال اقرری حلقی او ما کنت طفت یوم النحر قالت بلی قال لا باس انفری قالت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فلقیني رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو مصعد من مکۃ وانا منہبطۃ علیہا او انا مصعدۃ وہو منہبط

مِنْهَا وَقَالَ اِسْحَاقُ مُتَضَبِّطَةٌ وَمُتَهَبِّطَةٌ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اور سب لوگ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارا حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہ تھا پھر جب لوگ مکہ میں آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے غرض اُن لوگوں نے کھولڈالا اور آپ کی بیبیاں ہدی نہیں لائیں تھیں سو اُنھوں نے بھی احرام کھول ڈالا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حیض ہوا اور میں نے طواف نہیں کیا پھر جب شب حصبہ ہوئی تو میں نے عرض کی آپ سے کہ لوگ تو حج و عمرہ کرکے لوٹتے ہیں اور میں صرف حج کرکے آپنے فرمایا کیا جس روز اتون ہم مکہ میں آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا تھا میں نے عرض کی کہ نہیں فرمایا اچھا تم اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو اور پھر ہمارے تمہاری ملنے کی فلان جگہ ہے اتنے میں صفیہ نے کہا کہ میں خیال کرتی ہوں کہ شاید میں تم سب کے روکون (یعنے مجھے بھی حیض عارض ہوا اور طواف وداع کی انتظار میں میرے لیے سب کو ٹھیرنا پڑے آپ نے فرمایا نگوری سر منڈی کیا تو نے نحر کے دن طواف نہیں کیا (یعنے طواف افاضہ) اُنھوں نے عرض کی کیوں نہیں (اور یہ فرمانا آپ کا بطور روزمرہ عرب کے اور بول چال کے تھا جیسے زبان میں مستعمل ہے بطریق بددعا کے اور نہ اس راہ سے کہ معنی اصلی اُس کے مراد ہوں جیسے تربت یداک اور قاتلہ اللہ مستعمل ہے اور براہ بے تکلفی اور اختلاط کے تھا اور بی بی صاحبہ نے یہ خیال فرمایا کہ شاید طواف وداع کے لیے ہمکو انتظار کرنا پڑے پھر آپنے فرمادیا کہ طواف وداع عائشہ کو معاف ہے) آپنے فرمایا اب کچھ مضائقہ نہیں کوچ کرو جناب صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں پھر ملے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلندی پر چڑھتے ہوئے مکہ سے اور میں اوترتی تھی اوسپر سے یا میں چڑھتی تھی اور آپ اُترتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع عائشہ پر واجب نہیں اور نہ اُسکو انتظار ٹھہرکا اُس کے لیے ضرور ہے اور نہ اوسپر اُسکی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور تمام علماء کا کافۂ مکہ جو نقل کیا ہے قاضی عیاض نے خلاف بعض سلف کا وہ قول شاذ و مردود ہے انتہے زاد المعاد میں ہمارے شیخ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ عمرہ جو جناب صدیقہ محبوبہ محبوب خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تنعیم سے لائیں ہیں اس میں فقہاے اربعہ کے چار مسلک ہیں **اول** یہ کہ یہ عمرہ صرف اُن کے دلخوش کرنے کے لیے تھا اور نہیں تو طواف اور سعی اون کے عمرہ اور حج دونوں کو کافی ہوگئی تھی **دوسرے** یہ کہ جب وہ حائضہ ہوئیں تو آپنے حکم فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دیں اور حج مفرد بجا لائیں پھر حج کی

بعد اوسکی قضا کا حکم دیا اور عمرہ تنعیم قضا تہی عمرہ سابقہ کی اور یہ مسلک ہے ابو حنیفہ اور اُن کے اتباع کا اور اس قول کیموافق یہ عمرہ اُنپر واجب تہا اور قول اول کر رہی جائز اور جو مستمتع حائضہ ہو جاوے اوس کا اوسی دونون قول کیموافق حال ہے کہ یا تو حج کو عمرہ پر ملا کر قارنہ ہو جاوے یا عمرہ کو چہوڑ کر مفردہ ہو جاوے اور پہر اوسکی قضا کرے **تیسرے** یہ کہ جب وہ قارنہ ہو گئین تو ایک عمرہ مفردہ الگ بجالانا ضرور ہوا اس لیے کہ عمرہ قارن کا عمرہ اسلام کو کافی نہین اور یہ ایک روایت ہے احمد کی دو روایتون مین سے **چوتھے** یہ کہ مفردہ نہین اور طواف قدوم سے بیت جین کے بازو مین اور افراد ہی بجالائین یہانتک کہ پاک ہو مین اور حج پورا کیا اور یہ عمرہ تنعیم عمرہ اسلام تہا اور یہ مسلک ہے قاضی اسمعیل بن اسحاق وغیرہ کا مالکیہ مین سے اور یہ مسلک مترجم کے نزدیک نہایت ہی ضعیف ہے بہ نسبت اور مسالک کے تمہیص کی ہے اسکو ضعف پر ابن قیم وغیرہ نے انتہی

ف بہرحال اس عمرے سے اور اس روایت سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بڑی بڑے اصول مناسک معلوم ہوئے کہ جزائے خیر دیوے اللہ تعالی ہماری مان کو اور بلند کرے درجہ اُن کا اعلی علیین مین

اول یہ کہ معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عمرہ اور حج دونون کے لیے **دوسرے** یہ کہ طواف قدوم ساقط ہو جاتا ہے حائضہ سے اور حال صفیہ کا جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بیان کیا وہ اصل اصیل ہے اس مسئلہ کی **تیسرے** یہ کہ داخل و شامل کر دینا حج کا عمرہ پر حائضہ کو جائز ہے جیسے طاہر کو جائز ہے اور کیون نہو کہ وہ زیادہ تر اُسکی محتاج ہے اس لیے کہ معذور ہے **چوتھی** یہ کہ حائضہ سب افعال حج بجالاوے سوا طواف کے **پانچوین** یہ کہ تنعیم حل مین ہے **چہٹی** یہ کہ دو عمرون کا ایک سال مین بلکہ ایک ماہ مین بجالانا روا ہے **ساتوین** یہ کہ متمتع جب فوت کا خوف رکہتا ہو تو اوسکو روا ہے کہ حج کو عمرہ پر داخل کرے اور یہ روایت اس مسئلہ کی اصل ہے **آٹھوین** یہ کہ مکے کے عمرے کے لیے یہہ روایت اصل ہے اور جو اسکو مستحب جانتا ہے اوسکے ماتہہ مین اس روایت کے سوا اور کوئی دلیل نہین اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی مکے سے باہر نکلکر عمرہ نہین کیا نہ کسی اور صحابی نے جو آپکے ساتہہ تہے سوا جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے اور عمرہ مکیہ والیون نے اسی روایت کو اپنے اس قول کی دلیل ٹہیرایا ہے کہ مکی کو حل مین جانا ضرور ہے احرام عمرہ کے لیے حالانکہ اسمین کوئی باہر جانیکے وجوب پر ہرگز دلالت نہین اس لیے کہ عمرہ جناب صدیقہ کا یا تو عمرہ قضا تہا اوس عمرہ کے عوض مین جو اونہون نے ترک کیا تہا اُن لوگون کے قول کے موافق جو اوسکو واجب کہتے ہین جیسے ہمنے اوپر تقریر کر دی ہے یا زیادت محض تہی صرف اون کی

دلجوئی کے لیے اوسکے قول کے موافق جواونکو قارن کہتا ہے حالانکہ طواف اور سعی اون کے دونون کافی ہو
چکی تہی رصرح بذلک کلہا ابن القیم فی زاد المعاد) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُلَبِّيْ لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ **ترجمہ**
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہانے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ لبیک پکارتے
ہوئے نہ ارادہ خاص حج کا رکھتے تہے نہ خاص عمرے کا اور بیان کی راوی نے باقی حدیث مثل روایت منصور
کی جو اوپر گذری **ف** کہا ہمارے محقق زمان شیخ ابن قیم علیہ الرحمۃ والغفران نے زاد المعاد مین کہ
مطلق احرام باندہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا تعین نسک کے یہ ایک قول ہی امام شافعی کا اون
کے دو قولون مین سے کہ تصریح کی ہے انہون نے اوسکی کتاب اختلاف حدیث مین اس کے بعد مفصل قول شافعی
کا نقل کیا اور تصریح کی ہے شیخ مذکور نے اس کتاب مین جابجا اسپر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تہے
اور یہی صحیح ہے محدثین کے نزدیک اور جو قائل ہین کہ آپ کا احرام مطلق تہا بغیر تعین نسک کے اون کی
اعذار مین سے یہ روایت بھی ہے جناب صدیقہ کی جسکی ذیل مین ہم فائدہ لکہہ رہے ہین کہ یہی روایت بخاری کی
بہی مروی ہوئی ہے اور طاؤس نے بہی اس مضمون کو روایت کیا ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ اور آپ نے حج کا نام لیتے تہے نہ عمرہ کا اور حکم الہی کے منتظر تہے کہ حکم الہی صفا اور مروہ کے
بیچ مین اوترا اور جابر نے بہی روایت کی ہے کہ ہمنے عمل کیا جو آپنے کیا اور آپنے لبیک پکارا توحید کی
پہر ذکر کیا تلبیہ کا اور کہا کہ لوگون نے بہی وہی تلبیہ کہا جو آپنے کہا غرض ان روایتون مین کسی نسک
کی تعیین نہین ہے پہر اسکا جواب دیا ہی کہ ان روایتون مین کوئی بات ایسی مروی نہین جو اون روایتون
کے مخالف ہو جنمین تعیین آپ کی نسک کی مذکور ہے اب سنو کہ روایت طاؤس کی تو مرسل ہی اور وہ حجت
نہین ہو سکتی اون روایات صحیحہ متصل الاسناد کے جو ثبوت تعین کے باب مین مروی ہو چکی ہین اور طاؤس
کی روایت کا اتصال اسند کسی طریق صحیح سے معلوم ہوتا ہے نہ حس سے اور اگر صحیح بہی ہو تو جس حکم الہی
کے آپ منتظر تہے وہ میقات سے بیشتر آپ کو پہونچا اور آپکے پاس ایک فرشتہ پروردگار عالم کیطرف سے آیا اور
اوسنے کہا کہ اس وادی مبارک مین نماز ادا کرو اور کہو عمرہ ہے حج مین ملا ہوا غرض یہ حکم الہی آپ کو قبل
احرام کے پہونچ چکا اور آپ قران کا احرام باندہ چکے اور طاؤس اپنی روایت مین کہتے ہین کہ حکم الہی آپ
پر صفا اور مروہ کے بیچ مین اوترا اور یہ حکم اور ہی اوس حکم اول کے سوا جو آپ کو وادی عقیق مین

اور تا انتہا (یعنے قبل احرام) اور یہ حکم جو صفا اور مروہ پر اور ترا یہ فسخ حجکا حکم ہے کہ آپنے صحابہ کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ بجالاکر فسخ کردین جنکے ساتھہ ہدی نہ ہو اور یہہ بین پر آپنے فرمایا کہ اگر پہلے سے مین جانتا اپنے کام کو جسکو مین نے آخر مین جانا تو ہدی ساتھہ نلاتا (یعنے آرزو کی احرام کے کھولڈالنے کی مگر بسبب ہدی لانیکے مجبور تہی اور یہ آرزو اس لیے تہی کہ اس مین امت کی آسانی اور صحابہ کی دلجوئی اور اُن کی موافقت تہی) اور یہان آپنے فسخ حجکا حکم وجوب کے طور پر دیا اور جب صحابہ نے تامل کیا تو آپنے فرمایا وہی کرو جو مین تجھے حکم دیتا ہون باقی رہا یہ فرمانا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نہ خیال رکھتے تھے ہم حجکا نہ عمرہ کا یہ اگر محفوظ ہو تو مطلب اُسکا یہ ہے کہ یہ بات احرام سے پہلے تہی اور نہین تو آپکے کلام مین مخالفت ہوگی کہ اور روایات صحیحہ مین آچکا ہے کہ کچھ لوگون نے ہم مین سے حجکا کچھ لوگون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا اور آپنے بہی خود احرام عمرہ کا باندہا تہا اور یہ جو ام المومنین سے مروی ہے کہ ہم لبیک پکارتے تہے نہ حجکا خیال تہا نہ عمرہ کا یہ بہی احرام سے پہلے تہا اور یہ اون سے کہین مروی نہین کہ مکہ تک ہمارا یہی حال تہا کہ یہ محض باطل ہے یقیناً اور جن لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک سنا ہے اور حج اور عمرہ کا بیان کیا ہے اُنکی روایتین کیونکر رد کی جاوینگی اور یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے صحیح بہی ہو تو انتہا درجہ اسکا یہ ہوگا کہ اُنکو صحابہ کا لبیک جو میقات پر ہوا یاد نرہا اور مرد بہ نسبت عورتون کے اس سے زیادہ واقف ہین اگر اس کہنے کی ضرورت نہین اسلیے کہ ہماری مان نے خود تصریح کردی ہے کہ بعض ہم مین سے عمرہ کا احرام باندہے تہے اور بعض حجکا) اور جابر سے جو مروی ہے کہ آپنے توحید کا لبیک پکارا تو اس مین نہ الفاظ لبیک کی مروی ہین نہ عدم تعیین نسک کے اور روایات اثبات تعیین مین ایک زیادت ہو اور زیادت ثقات کی مقبول ہے انتہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ قَالَ الْحَكَمُ كَاَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ اَحْسِبُ وَلَوْ اَنِّيْ اِسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيْ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتہی یا پانچوین کو آئے اور میرے پاس تشریف لائے غصہ مین بہرے ہوئے مین نے عرض کی کہ آپ کو کس نے غصہ دلایا اے اللہ کے رسول اللہ اوس کو

دوزخ مین ڈالے آپ نے فرمایا کہ تم نہین جانتے ہو کہ مین نے لوگون کو ایک کام کا حکم دیا اور وہ اُس مین تردد کرتے ہین حکم نے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ آپ نے فرمایا کہ یا وہ تامل کرتے ہین اور فرمایا کہ اگر مین پہلے سے جانتا ہوتا اپنے کام کو جو مین نے بعد جانا تو ہدی کو اپنے ساتھ نلاتا (اس قول سے معلوم ہوا کہ انبیا کو علم غیب نہین) اور یہان تک کہ مین حزید لیتا اور ان لوگون نے جیسا احرام کھولڈالا ہے ویسا ہی مین بھی کھول ڈالتا **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ اس نظر سے تھا کہ آپ کے حکم مین تردد کرنا شیوۂ ایمان نہین اور ایمانداری کی بات یہی ہے کہ جب امر دین مین آپ کا حکم معلوم ہو جاوے کسی بھی بات کو تو اوسکو دل سے ماننا اور اُسیکو بہتر و افضل جاننا ضرور ہے اور اسپر عمل کرنا اولے اور انسب ہے اور یہی مضمون ہے اس آیت کا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اور یہ حکم عام ہے تمام اہل اسلام کو قیامت تک اور تامل اور تردد کی جگہ ہے مجتہدون اور مولویون اور درویشون کی باتون مین جن مین احتمال خطا کا موجود ہے نہ رسول معصوم مین جنکا دہن احتمال خطا کی آلایشون سے پاک ہے اور رسول کی بات کو محل تردد و تامل جاننا نقص ایمان ہے اور زوال ایقان اور شریعت کی بے ادبی ہے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رسول کے حکم مین ذرہ بھی تردد کرے اوسکے لیے بد دعا کرنا کہ اللہ تعالی اوسے جہنمی کرے دوزخ مین ڈالے روسیاہ کرے روا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یہ دعا کی اور حضرت نے اُسکو منع نہین فرمایا یہانتک سے مقلدان متعصبین کو کوسنا روا ہوا اور اُن کا حال بدتر کھل گیا (نووی) اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ افسوس کرنا کسی امر دین کے فوت ہونے پر روا ہے اور لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ مین داخل نہین اور نہ اس حدیث مین جو حضرت نے فرمائی کہ اگر کا لفظ کہنا شیطان کا دروازہ کھولنا ہے اور معلوم ہوا کہ یہ آیت اور حدیث کا مطلب ہے کہ دنیا کی نعمتین فوت ہونے پر افسوس نہ کرے کہ اگر مین ایسا کرتا تو ایسا ہوتا اور اس تقریر سے حدیثون مین اور آیتہ مین مطابقت ہو گئی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُونَ وہی مضمون ہے مگر اس مین حکم راوی کا شک مذکور نہین تامل کے ذکر مین **ف** غرض ان روایتون سے معلوم ہوا کہ آپ چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی مکہ مین داخل ہوئے اور نویں دن

پہونچے اور نکلنا آپ کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہین فلا لغودہ اور ذی طوی مین جسکو آبار الزاہر کہتے ہین انوار
کی شب کو اوترے اور صبح کی نماز وہین ادا کی پہر اتوار کے دن غسل کیا اور مکہ کو چلے اور دن مین اعلای
مکہ سے ثنیۃ العلیا سے جو حجون کے قریب ہے داخل مکہ ہوئے (ثنیہ ٹیلا علیا بلند اور اوپر کا حجون مین پہلے
جائے محطی ہے پہر حیم ایک مقام کا نام ہے) اور عمرون مین مکہ کی نیچے کی جانب سے داخل ہوتے تہے اور حج
مین اوپر کیجانب سے داخل ہوئے اور نکلی نیچے کے جانب سے پہر مسجد مین چاشت کیوقت داخل ہوئے اور طبرانی
نے کہا کہ جب آپکی نظر بیت اللہ کیطرف پڑتی تہی دعا کرتے تہے اللہم زد بیتک ہذا تشریفا وتعظیما وتکریما
ومہابۃ پہر جب مسجد مین آئے تحیۃ المسجد نہین پڑہی سو سطی کہ مسجد الحرام کی تحیت طواف ہے اور جب حجر اسود
کے روبرو ہوئے اسکو استلام کیا (استلام ہاتہہ سے یا لکڑی سے چونا یا بوسہ دینا یا ہاتہہ سے چہو کر ہاتہہ کو
یا لکڑی سے چہو کر لکڑی کو بوسہ دینا) اور حجر اسود سے رکن یمانی کیطرف نہین بلکہ باب کعبہ کیطرف
گئے اور طواف شروع کیا اور ہاتہہ نہین اٹہائے اور نہ زبان سے طواف کی نیت کی اور نہ تکبیر کہی جیسے
نماز کے لیے کہتے ہین جیسے عوام الناس سنت کو نہ جاننے والے کرتے ہین اور یہ امور سب بدعات ومنکرات
مین سے ہین (زاد المعاد) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا اہلت بعمرۃ فقدمت
مکۃ ولم تطف بالبیت حتی حاضت فنسکت المناسک کلہا وقد اہلت بالحج فقال
لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النفر یسعک طوافک لحجک وعمرتک فابت
فبعث بہا مع عبد الرحمن الی التنعیم فاعتمرت بعد الحج **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا فرماتی ہین کہ انہون احرام باندہا عمرہ کا اور آئین اور طواف نہین کیا تہا کہ حائضہ ہوگئین
پہر سب مناسک حج کے ادا کیے حجکا احرام باندہکر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی سے کوچ
کے دن کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونون کو کافی ہوجاویگا انہون نے اسبات سے اپنی خوشی
ظاہر کی تو آپ نے عبد الرحمن کے ساتہہ بہیجدیا تنعیم کو کہ بعد حج کے عمرہ لائین **ف** اس روایت
مین تصریح ہوگئی کہ انہون نے عمرہ چہوڑا نہین صرف اسکے اعمال مین بسبب حیض کے دیر کی اور
معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف وسعی عمرہ وحج دونون کے لیے کافی ہوجاتی ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ پر حج کو داخل کرنا
جائز ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ تنعیم صرف انکی دلخوشی کے لیے تہا ورنہ طواف دونو کو کافی تہا **عن** عائشۃ انہا حاضت
بسرف فنظہرت بعرفۃ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجزیک عن طوافک

بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو حیض ہوا سرف
مین اور طہارت کی اونہون نے (یعنے غسل کیا وقوف کرلیے) عرفہ مین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تمکو طواف تمہارا صفا اور مروہ کا حج اور عمرہ دونون کو کافی ہے (طواف سے سعی مراد
ہے) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَرْجِعُ النَّاسُ بِاَجْرَيْنِ وَاَرْجِعُ بِاَجْرٍ فَاَمَرَ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَاَرْدَفَنِيْ خَلْفَهٗ عَلٰى جَمَلٍ لَّهٗ قَالَتْ
فَجَعَلْتُ اَرْفَعُ خِمَارِيْ اَحْسِرُهٗ عَنْ عُنُقِيْ فَيَضْرِبُ رِجْلِيْ بِعَلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهٗ وَهَلْ تَرٰى
مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مین نے عرض کی
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یارسول اللہ کہ لوگ دو ثواب لیکر لوٹتے ہین اور مین ایک لیکر
تو آپ نے حکمدیا عبدالرحمن کو کہ اُنکو لے جاؤ تنعیم تک اور وہ مجھے لے گئے اور اپنے اونٹ پر لے گئے
اور مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور مین اپنے اوڑھنی سے اپنی گردن کھولدیتی تہی اور عبدالرحمن اس
خیال سے کہ بے پردگی کیون کرتی ہے میرے پیر پر مارتے تہے اس ڈب سے کہ کوئی جانے اونٹ کو مارتے
ہین اور مین اُن سے کہتی تہی کہ یہان تم کیسکو دیکھتے بہی ہو یعنے یہان کوئی نہین ہے اس لیے مینے
اپنا سر کھولدیا ہے) پھر فرماتی ہین کہ مین نے احرام باندہ عمرے کا اور پھر ہم لوٹکر آئے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے اور آپ حصبہ مین تہے ف ان روایتون مین ایک طرح کا
اختلاف معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوٹ کر آنا ایک روایت مین تو یون
مذکور ہوا کہ جب وہ آئین تو حضرت بلندی پر چڑہتے تہے اور یہ اُترتی تہین دوسرے وہ اُترتے تہے
اور یہ چڑہتی تہین اور ایک مین یون ہے کہ جب وہ آئین تو آپ اپنی منزل مین تہے محصب مین اور
آپ نے اوسکو بعد کو چکا حکمدیا اور پھر طواف کیا بیت اللہ کا اور ایک مین یہ ہے کہ جب وہ
آئین تو اُنکو حصبہ مین پایا (یعنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے ابہی مذکور ہوا) اور تطبیق اس
مین یہ ہے کہ اصل یہ ہے کہ آپ نے ایام تشریق کی اخیر راتون مین ایک شب اُنکو عمرہ کیطرف رخصت
کیا اور فرمادیا کہ ہم یہین ملینگے محصب مین اور بعد اُنکی روانگی کے آپ نے قصد کیا کہ طواف
افاضہ سے فارغ ہوجائین اور حضرت ام المومنین آپ سے جب ملین کہ آپ فارغ ہوکر محصب مین

آچکی تہی نہین اور یہ جو فرمایا ام المومنین نے کہ پہر آپ نے کوچ کا حکم دیا اس مین بیان مین تقدیم و تاخیر ہوگئی ہے غرض طواف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ کی روانگی کے بعد تہا اور آپ فارغ ہو چکی تہے طواف سے قبل اون کے آنے کے اور اس مین یہی تصریح ہے کہ حضرت عائشہ کو دل خوش کرنے کو تنعیم بہیجا تہا ورنہ طواف اُن کا حج و عمرہ دونون کو کافی تہا **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یردف عائشۃ فیعمرہا من التنعیم **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اُنکو کہ اپنی پیچے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بٹہا کر لے جاوین اور تنعیم سے عمرہ لے آوین **عن** جابر انہ قال اقبلنا مہلین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحج مفرد و اقبلت عائشۃ رضی اللہ عنہا بعمرۃ حتی اذا کنا بسرف عرکت عائشۃ حتی اذا قدمنا طفنا بالکعبۃ والصفا والمروۃ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نحل منا من لم یکن معہ ہدی قال فقلنا حل ماذا قال الحل کلہ فواقعنا النساء وتطیبنا بالطیب لبسنا ثیابنا ولیس بیننا وبین عرفۃ الا اربع لیال ثم اہللنا یوم الترویۃ ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ فوجدہا تبکی فقال ما شانک قالت شانی انی قد حضت وقد حل الناس ولم احل ولم اطف بالبیت والناس یذہبون الی الحج الآن فقال ان ہذا امر کتبہ اللہ علی بنات آدم فاغتسلی ثم اہلی بالحج ففعلت و وقفت المواقف حتی اذا طہرت طافت بالکعبۃ والصفا والمروۃ ثم قال قد حللت من حجک وعمرتک جمیعا قالت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی ان لم اطف بالبیت حتی حججت قال فاذہب بہا یا عبد الرحمن فاعمرہا من التنعیم وذلک لیلۃ الحصبۃ رحمہ

جابر نے کہا کہ آئے ہم احرام باندہے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حج مفرد مین (شاید اُن کا اور بعض صحابہ کا احرام ایسا ہی ہو اور حضرت تو قارن تہے) اور آئین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عمرہ کے احرام کے ساتہہ یہانتک کہ جب سرف مین پونچے تو حضرت عائشہ صدیقہ حائضہ ہوگئین پہر جب ہم مکہ مین آئے طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کے ساتہہ ہدی (قربانی) نہ ہو وہ احرام کھولڈالے ہمنے کہا کیسا کہا کہ بالکل کہول ڈالے کہا راوی نے کہ پہر ہم چڑہ گئے عورتون کے پاس (یعنے بٹہرے سو جماع کرنے لگے) اور خوشبو لگائی

اور کپڑے پہنے اور ہمارے اور عرفہ مین چار شب کا فرق باقی تہا پہر ترویہ کے دن (یعنے آٹھوین تاریخ ذی حجہ کی) احرام باندہا یعنے حج کا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی پاس اور اُنکو روتے ہوئے پایا پوچہا کیون کیا حال ہے تمہارا اونہون نے عرض کی کہ مین حائضہ ہوگئی اور لوگ احرام کہول چکے اور مین نے نہ احرام کہولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا اور لوگ اب حج کو چلے تو آپ نے فرمایا یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالی نے آدم کی سب لڑکیون پر لکہہ دی ہے سو تم غسل کرو (یعنے احرام کے لیے) اور احرام باندہو حج کا اور اُنہون نے وہی کیا اور وقوف کیا وقوف کی جگہون مین یہانتک کہ جب طاہر ہوئین تو طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا اور مروہ کا اور آپ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہوگیا حج اور عمرہ دونون کا تو اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنے دل مین ایک بات پاتی ہون کہ مین نے طواف نہین کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی تو آپ نے فرمایا اے عبد الرحمن اُن کو تنعیم مین لے جاکر عمرہ کرالاؤ اور یہ معاملہ اوس شب ہوا جب محصب مین ٹہیرے تہے **ف** ان سب روایتون مین یہ تصریح بخوبی ہوچکی کہ حیض جناب صدیقہ کا سرف مین تہا مگر یہ نہین آیا کہ طہر کہان ہوا سو مجاہد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہ وہ عرفات مین پاک ہوئین اور عروہ نے اون سے روایت کی کہ عرفہ کا دن آن پونچا اور وہ حایضہ تہین اور ابن حزم نے کہا ہے کہ عرفہ مین پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ عرفات مین وقوف کے لیے غسل کیا اور ابہی تک حیض باقی تہا پس ان دونون روایتون مین تطبیق ہوگئی پہر اور عروہ نے اون سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہین کہ مین حائضہ تہی عرفہ کے دن اور مجاہد نے بہی اسی انتہا کو بیان کیا غرض قول محقق یہی ٹہیرا کہ عرفہ تک حیض تہا اور عرفات کے وقوف کے لیے غسل کیا اور یوم النحر مین حیض تمام ہوا اسی کی تصریح کی ہے ابن قیم نے زاد المعاد مین اور یہی صحیح ہے قولہ پہر ترویہ کے دن احرام باندہا یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو مکہ مین ہو اور ارادہ حج کا کرے اوسی مستحب ہے کہ ترویہ کے دن احرام باندہے نہ اوس کے آگے سے قولہ سو تم غسل کرو الخ یعنے غسل احرام کا کرو معلوم ہوا کہ مستحب ہے غسل کرنا احرام کے لیے خواہ عورت حائضہ ہو یا پاک اور یہ حکم ہے ہر مرد و عورت کو اور آپ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہوگیا حج و عمرہ دونون کا اس سے تین مسئلہ نکلے اول یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا قارنہ تہین عمرہ کو بالکل چہوڑا نہ تہا دوسرے یہ کہ قارن کو ایک ہی طواف و سعی کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور کا اور ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ

نے جنکا مسلک محض رای ہے اور مخالفت احادیث صحیحہ سے کچھ باک نہین رکھتے انھون نے اس کا خلاف
کیا ہے اور کہا ہے کہ اوسکو دو طواف اور دو سعی لازم ہے تیسرے یہ کہ سعی صفا اور مروہ کے طواف صحیح
کے بعد چاہیے اور طواف سے پہلے نہین ہوسکتی اسلیے آپ نے ام المومنین کو جیسا طواف سے بسبب
حیض کے روکا ویسا ہی سعی سے بھی روکا اور ابتداے حیض حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہفتہ کا
دن تہا سرف مین اور انتہا بھی اوس کی ہفتہ کے دن ہوئی یوم النحر مین اسلیے کہ عرفہ کی رات حجۃ الوداع مین
جمعہ تہا اور تیسری تاریخ ذیحجہ کو ابتداے حیض تہی اور دسوین سال مین ہجرت کی یہ حج ہوا یہی ذکر کیا
ہے ابن حزم نے کتاب حجۃ الوداع مین **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول دخل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا وھی تبکی فذکر بمثل حدیث
اللیث الی اخرہ ولم یذکر کم ما قبل ھذا من حدیث اللیث **جابر** سے مثل حدیث
لیث کے مروی ہوا (یعنے جو اوپر گذری) مگر اس روایت مین اتنا ہی مضمون ہے جہان سے حضرت
عائشہ کا رونیکا ذکر ہے اور اوسکی اوپر کا مضمون مذکور نہین **عن** جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ عنہما ان عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا نفست بحجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھلت
بعمرۃ وساق الحدیث بمعنی حدیث اللیث وزاد فی الحدیث قال وکان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رجلا سھلا اذا ھویت الشیء تابعھا علیہ فارسلھا مع عبد الرحمن
ابن ابی بکر فاھلت بعمرۃ من التنعیم قال مطر قال ابو الزبیر فکانت عائشۃ اذا
حجت صنعت کما صنعت مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **جابر** نے روایت کی کہ جناب
صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مین احرام عمرہ کا باندہا تہا اور حدیث روایت
کی مانند حدیث لیث کی اور اتنا زائد بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل تہے جب اون
سے جناب صدیقہ کچھ فرمایش کرتی نہین تو آپ مان لیتے تہے (یہ کمال اخلاق تہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ اپنی بی بیون کی خاطرداری فرماتے تہے اور اُن کی فرمائشین پوری کردیتے تہے
جب تک اللہ پاک کی نافرمانی نہ ہو اور جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خاطر تو سب سے زیادہ
تہی اللہ پاک اون کا درجہ بلند کرے اعلی علیین مین اور اُن سے راضی ہو اور ہم کو اُنکی کفش برداری
مین قبول فرماوے آمین یارب العالمین) غرض بھیجدیا اُنکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھہ

اور وہ تنعیم سے عمرہ لائین مطرجو راوی ہین انہون نے ابوالزبیر سے روایت کی کہ انہون نے کہا کہ حضرت
عائشہ جب حجر کرتی تہین تو ویسا ہی کرتی تہین جیسا حضرت کر ساتھہ حج مین کیا تہا **عن**
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہلین بالحج
معنا النساء والولدان فلما قدمنا مکۃ طفنا بالبیت وبالصفا والمروۃ فقال لنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معہ ھدی فلیحلل قال قلنا ای الحل قال
الحل کلہ قال فاتینا النساء ولبسنا الثیاب ومسسنا الطیب فلما کان یوم الترویۃ
اھللنا بالحج وکنا نطوف الاول بین الصفا والمروۃ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان نشترک فی الابل والبقر کل سبعۃ منا فی بدنۃ ترجمہ جابر نے کہا ہم
نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج کا لبیک پکارتے ہوئے ہمارے ساتھہ عورت اور بچے بہی
تہے پہر جب مکہ آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہم سے فرمایا جسکی ساتھہ ہدی نہو وہ احرام کھولڈالے اور حلال ہوجاوے ہمنے جابر سے کہا کیسا حلال ہونا
اونہون نے کہا پورا پہر ہم عورتون کے پاس آئے (یعنے جماع کیا) اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی
پہر جب آٹھوین تاریخ ہوئی حج کی لبیک پکاری اور کفایت کرگئی ہمکو سعی صفا اور مروہ کی جو پہلے کی
تہی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شریک ہوجاوین اونٹ اور گائے مین سات سات
آدمی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج چہوٹے نابالغ لڑکے کا بہی درست ہے اور یہی مذہب ہے
امام مالک اور شافعی اور احمد اور تمام علماء کا صحابہ اور تابعین سے اور جو لوگ اُن کے بعد ہین سب
قائل ہین کہ حج اوسکا صحیح ہے اور وہ بہی ثواب پاتا ہے اور حج بالغ کے احکام اوسپر جاری ہوتے ہین
مگر اتنا ہے کہ فرض اسلام سے وہ حج کافی نہین ہوتا اور جب بالغ ہو تو اُسکو حج پہر فرض ہوتا ہے۔
بشرطیکہ زاد راہ کی طاقت ہو جیسے اورون پر فرض ہوتا ہے اور ابوحنیفہ نے اس مسئلہ مین صریح
جمہور علماء کا سلف سے خلف تک خلاف کیا اور صراحۃ خلاف حدیث کہا ہے اور قائل ہوئے ہین
کہ نہ اوسکا احرام صحیح ہے نہ حج اور نہ اوسمین ثواب ہے اور نہ اوسپر احکام حج مرتب ہوتے ہین اور
کہا ہے کہ حج اوسکا صرف اسواسطے ہے کہ اُسے مشق ہو اور احکام سیکہے اور اُسکی محظورات
سے بچے حالانکہ یہ قول ایک ادنے بچے کے نزدیک بہی صریح نادانی ہے اسلیے کہ ہم کہتے

ہین کہ اس مشق کرنے اور احکام شرعیہ سیکھنے مین بہی اوسکو ثواب ہی یا نہین اگر ثواب ہی تو ابو حنیفہ کا
وہ قول باطل ہو گیا جو اوپر کہا تہا کہ اوس مین ثواب نہین اور اگر فرض کرو کہ ثواب نہین ہے تو فعل
عبث اور لغو ہی حالانکہ لغو و عبث سی شارع نے منع کیا اور مومنون کی شان لغو سی بچنا ہے وَالَّذِیْنَ
ہُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ یعنے مومن وہ ہین کہ لغو سے کنارہ کرتے ہین پہر کیون لائے صحابہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے بچون کو اور کیون کیا وہ فعل جو شریعت مین لغو تہا غرض معلوم ہوا اس قول سے اور اکثر
مسائل ابو حنیفہ سی کم مانگی اون کی علم حدیث مین ورنہ مخالفت حدیث کی ایسے اکابر سے باوجود علم کے
ممکن نہین اور اسیطرح قائل ہوئے ہین ابو حنیفہ کہ بچے کی نماز بہی صحیح نہین اور اسکو حکم نماز کا صرف
تعلیم کے لیے ہے اور اس مین بہی ہماری وہی تقریر ہے جو حج مین ہوئی اور یہی حال ہے اون کی نزدیک
تمام عبادتون کا اور نووی نے کہا ہے کہ صواب اور صحیح مذہب اس مین جمہور کا ہے چنانچہ ابن عباس
نے روایت کی کہ ایک عورت نے ایک بچہ کو اٹہایا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اسکا حج ہے آپ نے فرمایا
ہان پہر مخالف حدیث کی جو مذہب یا قول باطل ہو وہ مردود و مطرود و دور از مقصود و سراسر نابہبود
و خلاف مرضی معبود ہے اور یہ جو فرمایا کہ کفایت کر گیا ہمکو سعی کرنا صفا اور مروہ کا اس سی معلوم ہوا
کہ قارن جب پہلے سعی کر چکا تو طواف افاضہ کے بعد اسکو سعی کرنا ضرور نہین بخلاف متمتع کے کہ اسکو طواف
افاضہ کے بعد دوبارہ سعی ضرور ہے اور یہہ جو فرمایا کہ اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی شریک
ہو گئے اسحدیث سی معلوم ہوا کہ گائے اور اونٹ سات آدمیون کو کافی ہے اور گویا ایک گائے
اور ایک اونٹ سات بکریون کے برابر ہے اور معلوم ہوا کہ شریک ہونا قربانی مین اور ہدی مین روا
ہے اور یہی قول ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین محدثین کا کہ اون کے نزدیک اونٹ مین شریک
ہو سکتے ہین خواہ وہ الگ الگ رہتے ہون خواہ ایک گھر مین ہون اور خواہ وہ سب مفترض ہون خواہ
متنفل اور خواہ وہ سب تقرب کی نیت سی کرتے ہون خواہ بعض اُن مین کے گوشت کہانے کی نیت
کرتے ہون اور یہی مذہب مروی ہے ابن عمر اور انس سے اور یہی قول ہے احمد کا اور امام مالک نے
کہا اگر وہ ذبیح و نحر بطور فرض کے ہو سب پہ تو شراکت روا ہے اور بطور نفل کے ہو تو روا نہین اور
ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اگر قربت الٰہی کی نیت ہو تو شراکت روا ہے برابر ہے کہ قربت کی نوع مین
اختلاف ہو یا اتفاق مگر بہر حال سب قربت چاہتے ہون اور اگر بعض اُن مین گوشت کا ارادہ کرتے

ہون تو شراکت روا نہین مگر ان سب مین مذہب امام شافعی کا صحیح معلوم ہوتا ہے جب تک عدم جواز پر کوئی
دلیل قائم نہ ہو اور برارت اصلیہ اون کے مذہب کے ساتھ لگی ہوئی ہے جب تک کوئی دلیل معارض
نہ پائی جاوے اور صحابہ سے بھی یہی منقول ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال
امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما احللنا ان نحرم اذا توجہنا الی منی قال فاہللنا
من الابطح ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا حکم کیا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہمنے احرام کھول
ڈالا کہ جب ہم منے کو چلین (یعنے آٹھوین تاریخ) تو لبیک پکاری ہمنے حج کی ابطح سے **ف**
ابطح کنکریلی زمین کو بھی کہتے ہین اور یہان ابطح سے ایک خاص میدان مراد ہے جو محصب سے قریب
ہے اور اس روایت سے شافعی نے استدلال کیا ہے کہ متمتع کو مستحب یہی ہے کہ احرام حج کا آٹھوین
تاریخ باندہے اور یہی حکم ہے اسکا جو مکہ سے حج کو چلے اور مالک وغیرہ نے کہا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ اول
ذیحجہ سے احرام باندہی **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول لم یطف النبی صلے
اللہ علیہ وسلم ولا اصحابہ بین الصفا والمروۃ الا طوافا واحدا او قال واحدا او قال حدیث محمد بن
بکر طوافہ الاول **جابر عبد اللہ** کے بیٹے کہتے تھے کہ طواف نہین کیا نبی صلے اللہ علیہ و
سلم نے اور نہ آپکے اصحاب نے صفا اور مروہ مین مگر ایک بار زیادہ کیا محمد بن بکر کی روایت مین کہ
وہی طواف اول **ف** یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن کو ایک ہی بار
سعی کافی ہے صفا اور مروہ کی اور جو متمتع ہو اسکو دو سعیان ضرور ہین اور اسمین صاف صراحۃ
مذہب شافعی کی ہے کہ جو قارن ہو اسکو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے وہی طواف افاضہ کے وقت
اور یہی مذہب ہے ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ اور طاوس اور عطا اور حسن بصری
اور مجاہد اور مالک اور ابن ماجشون اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن منذر کا اور اسی طرف
گئے ہین ابن تیمیہ اور ابن قیم اور یہی قوی ہے کہ بہت سی احادیث اسپر دال ہین اور ایک گروہ نے
ان کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکو دو طواف اور دو سعیان ضرور ہین اور قائل ہین اس کے
شعبی اور نخعی اور جابر بن زید اور عبد الرحمن بن اسود اور ثوری اور حسن بن صالح اور ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہم اور محکی ہوا ہے یہ قول علی اور ابن مسعود سے اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے یہ قول ثابت نہین اور یہ مذہب نصوص صریحہ نبی معصوم کے مخالف ہے اور اسی لیے

غرباہی اصناف کی تمتع مین بھی آیا انا للہ وانا الیہ راجعون عَنْ عطاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فِی نَاسٍ مَّعِیَ قَالَ اَھْلَلْنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا قَالَ قَالَ
عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِیُّ صلعم صُبْحَ رَابِعَۃٍ مَضَتْ مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ اَحِلُّوْا وَ
اَصِیْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَّلَمْ یَعْزِمْ عَلَیْھِمْ وَلٰکِنْ اَحَلَّھُنَّ لَھُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ یَکُنْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ عَرَفَۃَ
اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِیَ اِلٰی نِسَائِنَا فَنَاْتِیَ عَرَفَۃَ تَقْطُرُ مَذَاکِیْرُنَا مَنِیًّا قَالَ یَقُوْلُ جَابِرٌ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِیَدِہٖ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی قَوْلِہٖ بِیَدِہٖ اُحَرِّکُھَا قَالَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِیْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّیْ اَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَصْدَقُکُمْ وَاَبَرُّکُمْ وَلَوْلَا ھَدْیِیْ لَحَلَلْتُ
کَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْھَدْیَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِیٌّ مِّنْ سِعَایَتِہٖ فَقَالَ بِمَا اَھْلَلْتَ فَقَالَ بِمَا اَھَلَّ بِہِ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَھْدِ وَامْکُثْ حَرَامًا
قَالَ وَاَھْدٰی لَہٗ عَلِیٌّ ھَدْیًا فَقَالَ سُرَاقَۃُ بْنُ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِعَامِنَا ھٰذَا
اَمْ لِاَبَدٍ فَقَالَ لِاَبَدٍ **ترجمہ** عطا نے کہا سنا مین نے جابر بن عبداللہ سے اور میرے ساتھہ کئی شخص
تھے کہ انھون نے کہا لبیک پکاری ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیط حج کی اور کہا عطا
نے کہا جابر نے پھر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذیحجہ کی صبح کو اور ہم کو حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول
ڈالین عطا نے کہا کہ پھر احرام کھولڈالا اور عورتون سے صحبت کی اور عطا نے کہا کہ یہ حکم اون کو وجوب
کے طور پر نہین دیا بلکہ احرام کھولنا انکو جائز کر دیا پھر جنھے کہا کہ اب عرفہ مین پانچ ہی دن باقی ہین کہ
حکم کیا ہم کو کہ ہم صحبت کرین اپنی عورتون سے اور عرفات مین جاوین اس طرح سے کہ ہماری آلتون
سے منی ٹپکتی ہو کہا عطا نے کہ جابر اپنے ہاتھہ سے اشارہ کرتے تھے اور مین کہتا کہ اب دیکھہ رہا ہون
اون کے ہاتھہ کو جیسے وہ ہلاتے تھے (یعنے صحابہ نے اس عذر کی راہ سے احرام کھولنے مین تامل کیا)
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم بخوبی جان چکے ہو کہ مین تم
سب سے زیادہ نیک ہون (پھر میرے حکم بجالانے مین کیا تامل ہے) اور اگر میرے ساتھہ ہدی نہ ہوتی
تو مین بھی احرام کھولڈالتا جیسے تم کھول رہے ہو اور اگر مجھے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی جو بعد کو
معلوم ہوئی تو مین ہدی ساتھہ نہ لاتا غرض پھر صحابہ نے احرام کھولڈالا اور ہم نے آپ کی بات دل سے

اور مان لی عطا نے کہا کہ جابر نے کہا کہ پھر آئے حضرت علی (اموال صدقات کی تحصیل لیکر جس کے لیے حضرت نے انکو بھیجا تھا یمن کیطرف اور حقیقت میں یہ وہان امیر ہوکر گئی تھی نہ صدقات کی تحصیل کے لیے اور شاید عاملون نے اُن کے سپرد کر دیے ہون کہ حضرت تک پہونچاوین ورنہ اموال صدقات بنی ہاشم کو لینا روا نہین) پھر حضرت نے اون سے فرمایا کہ تم نے کیا احرام باندھا اُنہون نے عرض کی اہلال ہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا (یعنے مین نے لبیک مین یہی کہا کہ جو لبیک حضرت کی ہو وہی میری ہے یہ ویسی بات ہوئی جو نیت امام کی وہ میری) کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی کرو اور محرم رہو اور حضرت کے لیے ہدی لائے حضرت علی اور سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حکم (یعنے حج کو فسخ کر دینا عمرہ کرکے) ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے۔ ۱۲

فائدہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ سراقہ بن جعشم اوٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے واسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھہ کی انگلیان دوسرے ہاتھہ کی انگلیون مین ڈالین اور فرمایا داخل ہوگیا عمرہ حج مین دو بار یہی فرمایا اور فرمایا کہ بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے ہمیشہ کے لیے ہے اور نووی نے کہا ہے کہ علما نے اس مین اختلاف کیا ہے اور اس کے چار معنے کہے مین اول اور اصح معنے یہ ہین اور جمہور بھی اسیکے قائل ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ عمرہ بجالانا حج کے ایام مین جائز ہے قیامت تک (حالانکہ ایام جاہلیت مین ایام حج مین عمرہ کرنے کو بہت برا جانتے تھے) غرض آپ کو جاہلیت کی عادت کا باطل کرنا منظور تھا کہ وہ حج کے مہینون مین عمرے کو ممنوع جانتے تھے **دوسرے** معنے یہ ہین کہ قران روا ہے اور تقدیر اس کلام کی یہ ہے کہ داخل ہوگئے افعال عمرے کے افعال حج مین قیامت تک **تیسری** تاویل ہے بعض لوگون کی کہ اونہون نے کہا کہ عمرہ واجب نہین اور معنے اوس کے یہ ہین کہ عمرہ ساقط ہوگیا اور کہا اونہون نے کہ داخل ہونا اسکا حج مین یہ ہے کہ وجوب عمرہ کا ساقط ہوگیا اور حج کی فرضیت نے اوس کے وجوب کو ساقط کر دیا اور یہہ ضعیف بلکہ باطل ہے اور سیاق صاف دلالت کرتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہے **چوتھی** یہ ہے کہ تاویل کی ہے بعض اہل ظاہر نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ فسخ حج کا عمرہ کرکے جائز ہوگیا قیامت تک اور اسکو نووی نے ضعیف کہا ہے تمام ہوا کلام نووی کا اور شیخ ابن قیم نے زاد المعاد مین اسی قول کو (یعنے چوتھی کو) باحسن وجوہ ثابت کیا ہے اور خلاصہ اون کی تقریر کا یہ ہے کہ روایت کیا ہے

۱۲ یہ امر جائز نہوگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ... کہ ...

اس فسخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ صحابیوں نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حفصہ
اور علی اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسماء بنت ابی بکر صدیق اور جابر بن عبد اللہ
اور ابو سعید خدری اور براء بن عازب اور عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابو موسیٰ اشعری اور
عبد اللہ بن عباس اور سترہ بنت سعید جہنی اور سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں پھر
اُن کے روایات صحیحہ و حسنہ نقل کیے ہیں اور سراقہ بن مالک بن جعشم کی روایت جس میں مذکور ہے کہ
اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے اور آپ نے فرمایا
کہ ہمیشہ کے لیے ہے نقل کر کے کہا کہ اس لفظ اخیر میں صراحت ہو گئی کہ جو لوگ قائل ہیں کہ یہ خاصہ تھا
صحابہ کا اون کا قول باطل ہے اس لیے کہ حضرت نے صاف فرما دیا کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے اور براء بن عازب
کی روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگوں پر غصہ بھی فرمایا جو احرام کھولنے
میں تامل کرتے تھے اور اسکے بعد کہا کہ یہی مذہب ہے اہل بیت کا اور حمیراء ابن عباس کا اور اون کے
یاروں کا اور ابی موسے اشعری اور امام احمد بن حنبل کا اور عبد اللہ بن حسن عنبری قاضی
بصرہ کا اور اہل ظاہر کا اور سلمہ بن شبیب نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ کی سب باتیں اچھی ہیں
مگر ایک بات اُنہوں نے کہا وہ کیا سلمہ نے کہا کہ آپ فسخ حج بعمرہ کے قائل ہیں امام صاحب نے فرمایا کہ
اے سلمہ میں تم کو عقل والا جانتا تھا میرے پاس گیارہ حدیثیں صحیح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
موجود ہیں اس بارہ میں میں اُن کو تمہارے قول کے سبب سے کیونکر چھوڑ دوں پھر ابن قیم رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ نے تین عذر بیان کیے ہیں جو لوگ اس میں پیش کرتے **اول** یہ کہ یہ منسوخ ہے
دوسرے مخصوص بصحابہ ہے **تیسرے** بعضو روایتیں اس کے معارض ہیں پھر اُن تینوں
کے جوابات قویہ دیے ہیں اور بخوبی معنے چہارم کو یعنے جواز فسخ حج بعمرہ کو ثابت کیا ہے اور حق
انہی کے ساتھ ہے اور اہل ظاہر ہی کا مذہب صحیح و موافق روایات ہے (من شاء فلیراجع الیہ
ولینظر بعین الانصاف الی زاد المعاد) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
قال اھللنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فلما قدمنا مکۃ امرنا ان نحل
ونجعلھا عمرۃ فکبر ذلک علینا وضاقت بہ صدورنا فبلغ ذلک النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فما ندری اشیء بلغہ من السماء ام شیء من قبل الناس فقال ایھا الناس

اَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْیُ الَّذِیْ مَعِیْ فَعَلْتُ کَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ فَاَحْلَلْنَا حَتّٰی وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا یَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰی اِذَا کَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَةِ وَجَعَلْنَا مَکَّةَ بِظَهْرٍ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی پھر جب ہم مکہ مین آئے تو آپ نے حکم دیا ہمکو کہ ہم احرام کھول ڈالین اور اس احرام کو عمرہ کر ڈالین (یعنے حج کو عمرہ کرکے فسخ کر دین) اور یہ بات ہم پر گران گذری اور ہمارے سینہ اس سے تنگ ہوئے اور یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی پھر ہم نہین جانتے کہ آیا انکو کوئی حکم آسمان سے آیا یا کوئی بات لوگون سے پہونچی غرض آپنے فرمایا کہ اے لوگو احرام کھول ڈالو اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو مین بھی وہی کرتا جو تمنے کیا ہے (یعنے عمرہ کرکے حج کو فسخ کرتا اور احرام کھولڈالتا) تب تو ہمنے احرام کھول ڈالا یہانتک کہ صحبت کی ہمنے عورتون سے اور سب کام کیے جو بے احرام والے کرتے ہین (یعنے خوشبو لگائی سیے کپڑے پہنے۔ جماع کیا) پھر جب آٹھوین تاریخ ہوئی اور کسی ہمنے تمتع موڑی (یعنے منی کو چلے) حج کا لبیک پکارا عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ حج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام ساق الهدی معه وقد اهلوا بالحج مفردا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلوا من احرامکم فطوفوا بالبیت وبین الصفا والمروة وقصروا واقیموا حلالا حتی اذا کان یوم التروية فاهلوا بالحج واجعلوا التی قدمتم بها متعة فقالوا کیف نجعلها متعة وقد سمینا الحج قال افعلوا ما امرتکم به فانی لولا انی سقت الهدی لفعلت مثل الذی امرتکم به ولکن لا یحل منی حرام حتی یبلغ الهدی محله ففعلوا ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس سال کہ آپنے ساتھ ہدی تھی (یعنے حجۃ الوداع مین سلیے کہ آپ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا ہے) اور بعض لوگون نے صرف حج مفرد کا احرام باندہا تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم احرام کھولڈالو پھر لوگون نے طواف کیا بیت اللہ اور سعی کی صفا و مروہ کی اور بال کترائے اور احرام کھول کر رہے پھر جب ویہ کا دن ہوا (یعنے آٹھوین تاریخ ذی حجہ کی) تو لبیک پکاری حج کی اور آپ نے فرمایا کہ تم جو احرام لیکر آئے ہو اسکو متعہ کر ڈالو (یعنے اگرچہ وہ احرام حج کا ہے مگر عمرہ کرکے کھول لو اور پھر حج کر لینا تو یہ متعہ ہو جاوے گا) اور لوگون نے عرض کی کہ ہم کیونکر اسے متعہ کرین حالانکہ ہم نے

نام لیا ہے حج کا آپنے فرمایا وہی کرو جس کا میں تمکو حکم دیتا ہوں سو لیکن کہ میں اگر ہدی کو ساتھ نہ لاتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسے تم کو حکم دیتا ہوں مگر یہ کہ میرا احرام کہل نہیں سکتا جب تک کہ قربانی اپنے محل تک پہونچ لے (یعنے ذبح نہ ہولے) پھر لوگون نے کیا ف اس بیان میں مضمون آگے پیچھے ہوگیا ہے اصل یہ ہی کہ یہ سب گفتگو جو عمرہ کرنے اور احرام کہولنے میں اصحاب سے ہوئی وہ عمرے سے پہلے ہی ہوئی جیسا اور روایتون میں آیا ہے اگرچہ اسکو راوی نے یہان بعد بیان کیا ہے مگر اصل بات وہی ہے کہ یہ گفتگو ابتدا میں ہوئی ہے غرض اس روایت میں تصریح ہے کہ پہلے لوگون نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا پھر عمرہ کرکے کہولڈالا اور یہی فسخ حج بعمرہ ہے اور اسکی تفصیل اوپر خوب گذری کہ قیامت تک فسخ روا ہے اور صحیح مذہب بقول ابن قیم یہی ہے اور نووی نے کہا ہے کہ اس میں لوگون نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ فسخ خاص تھا صحابہ کے ساتھ اور انکے بعد کسیکو روا نہیں اور بعض نے کہا کہ اوس سال کے سوا اور برسون میں روا نہ تھا اور یہ قول ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور سلف و خلف کا اور بعض نے کہا ہے کہ قیامت تک اسکا جواز باقی ہے کہ جو احرام حج کا باندھکر آوے اور ہدی ساتھ [illegible] کہول ڈالے پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام [illegible] گروہ کا اہل ظاہر ہیں اور اسی کو اختیار کیا [illegible] فسخ دیا اور سراقہ بن جعشم نے آپ سے پوچھا کہ اسی سال [illegible] لیے ہے اور اسی کی آرزو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قدمنا مع رسول [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ان یجعلها عمرة [illegible] پکارتے ہیں [illegible] تبی آپ [illegible] یا المعتمر [illegible] عبد اللہ رضی اللہ عنہما فقال [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قال لا بل [illegible] قرانت

منازلکم فاتموا الحج والعمرة کما امرکم اللہ وابتوا نکاح ھذہ النساء فلن اوتی برجل نکح امرأۃ الی اجل الا رجمتہ بالحجارۃ ترجمہ ابی نضرہ نے کہا کہ ابن عباس تو ہم کو حکم کرتے تھے متعہ کا اور ابن زبیر اوس سے منع فرماتے تھے اور مین نے اُسکا ذکر کیا جابر سے تو اُنہون نے کہا یہ حدیث تو میرے ہاتھ سے لوگون مین پھیلی ہے اور ہم نے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب حضرت عمر خلافت پر قائم ہوئے تو اُنہون نے کہا کہ اللہ تعالی اپنے رسول کیواسطے جو چاہتا تھا حلال کر دیتا تھا جس سبب سے کہ چاہتا تھا اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہہ مین اترا ہے تو پورا کرو تم حج اور عمرہ کو اللہ کے واسطے جیسا تمکو اللہ پاک نے حکم دیا ہے اور قطعی اور دائمی طہیرا دو ہمیشہ کے لیے نکاح اون عورتون کا (یعنے جن سے متعہ کیا گیا ہے غیر ایک مدت معین کی شرط پر نکاح کیا گیا ہے) اور میرے پاس جو آوے گا ایسا کوئی شخص کہ اُسنے کسیعورت سے نکاح کیا ہوگا ایک مدت معین تک تو مین اُسکو ضرور پتھرون سے مارون گا **عن** قتادۃ بھذا الاسناد وقال فی الحدیث فافصلوا حجکم من عمرتکم فانہ اتم لحجکم وانکم لعمرتکم ترجمہ قتادہ سے اسی اسناد سے یہی حدیث مروی ہے اور اس مین یہ بھی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جدا کرو حج کو اپنے عمرے سے اسلیے کہ اسمین حج بھی پورا ہو اور تمہارا عمرہ بھی پورا ہو (یعنے ہر ایک کو الگ الگ سفر مین بجالاؤ) **عن** جابر بن عبد اللہ قال قدمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقول لبیک بالحج فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نجعلھا عمرۃ ترجمہ جابر نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہم لبیک پکارتے تھے حج کی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم اوس احرام حج کو عمرہ کر ڈالین **ف** نووی نے کہا مازری سے منقول ہے کہ حضرت عمر نے جس متعہ سے منع کیا ہے وہ کیا ہے بعضون نے کہا مراد اُس سے فسخ کرنا حج کا ہے عمرہ کیطرف اور کسینے کہا اشہر حج مین مطلق عمرہ بجالانا ہے اور پھر اُس سال مین حج بھی کرنا اور یہ اسلیے منع فرمایا کہ ترغیب دی آپنے افراد کی کہ وہ افضل ہے اور چونکہ اب امن ہوگیا ہے راہون مین تو الحاصل ہے کہ لوگ ایک ہی سفر مین دونون نسکون بجالائین نہ اس نظر سے آپنے منع فرمایا کہ تمتع حج کو باطل جانتے تھے یا اوسکی حرمت کے قائل تھے اور قاضی عیاض کا قول ہے کہ ظاہر حدیث جابر اور عمران اور ابی موسی کی اوسپر دال ہے کہ حضرت عمر نے حج کو فسخ کرنا عمرہ کرکے اسی سے منع فرمایا اور اسی لیے حضرت عمر اسپر مارتے تھے اور صرف تمتع پر نہین مارتے تھے اور نہ

اسپر کہ کوئی اشہر حج مین عمرہ بجالاوے اور مارنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا اس خیال سے تہا کہ وہ اور تمام صحابہ یہ خیال کرتے تہے کہ فسخ حج بعمرہ یہ خاص تہا اسی سال کی ساتھ جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا ہے ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اس مین اختلاف نہین کہ جو تمتع اس آیت مین مذکور ہے فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اس سے یہی مراد ہے کہ اشہر حج مین عمرہ کرے اور حج کے قبل اور پہر اُس سال حج بہی کرے اور تمتع مین قران بہی داخل ہے اس لیے کہ اس مین بہی ایک قسم کی برخورداری ہے کہ ایک ہی سفر مین جو اپنے وطن سے نکلا تو دونون نسک بجالایا اور تمتع مین یہ بہی داخل ہے کہ حج کے احرام کو عمرہ کرکے کہولڈالے جسکو فسخ حج بعمرہ کہتے ہین (یعنے یہ تینون معنی اس آیت مین ہوسکتے ہین) تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا نووی نے کہا میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ حضرت عمر اور عثمان وغیرہ نے جو منع فرمایا متعہ سے اوس سے مراد یہی ہے کہ عمرہ کرے اشہر حج مین اور پہر اُسی سال حج بہی کرے اور اس نہی سے نہی تحریم اور بطلان مراد نہین بلکہ نہی اولویت ہے کہ اونہون نے کہا اولی یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ کرو اور غرض رغبت دینا تہی افراد کی اور اب اجماع ہوگیا ہے علماء کا کہ افراد اور تمتع اور قران بغیر کراہت کے بلا تامل روا ہین اور اختلاف اسکی افضل مین ہے کہ اولی کون ہے اور اوپر اوسکی بحث ہوچکی ہے باقی رہا حضرت عمر کا متعہ نکاح کو منع فرمایا جو اسمین مذکور ہے تو وہ ایک مدت معین پہ نکاح کرنا ہے اور وہ ابتداے اسلام مین مباح تہا پہر منسوخ ہوا خیبر کے دن پہر مباح ہوا فتح مکہ مین پہر منسوخ ہوا ایام فتح مین اور اسکی حرمت اب تک چلی جاتی ہے اور قیامت تک چلی جاوے گی اور زمانہ اول مین اس مین کچہ اختلاف تہا (اسلیے کہ روایات حرمت بعض لوگون کو نہ پہونچی تہی پہر وہ اختلاف مرتفع ہوگیا اور سب نے اوسکی تحریم پر اجماع کیا اور تفصیل اسکی کتاب النکاح مین آویگی انشاء اللہ تعالے) اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین کہا ہے کہ روایت کی اعمش نے فضیل بن عمرو سے اونہون نے سعید بن جبیر سے اونہون نے ابن عباس سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عروہ نے کہا کہ منع کیا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے متعہ سے تو ابن عباس نے کہا مین دیکہتا ہون کہ اب یہ لوگ ہلاک ہون گے مین تو کہتا ہون کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ کہتے ہین کہ کہا ابو بکر و عمر نے اور عروہ نے ابن عباس سے کہا کہ تم ڈرتے نہین ہو کہ رخصت دیتے ہو متعہ کی تو ابن عباس نے کہا جا اپنی ماں سے پوچہ اے چہوٹے عروہ تو عروہ نے کہا کہ ابو بکر اور عمر نے

تو کبھی متعہ نہیں کیا (یعنے تمتع بحجکا) ابن عباس نے فرمایا اللہ کی قسم نہیں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم باز نہ آؤ گے جبتک اللہ تعالی تم کو عذاب نہ کرے گا میں تو تم سے حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تم کہتے ہو کہ ابوبکر و عمر نے یوں کہا تب عروہ نے کہا کہ وہ لوگ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ جانتے تھے اور تم سے زیادہ پیرو سنت تھے اور جواب دیا ہے ابو محمد بن حزم نے عروہ کی بات کا اس طور سے کہ ہم کہتے ہیں عروہ سے کہ ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تم سے زیادہ جانتے تھے اور بسیط حال ابوبکر و عمر کے حال سے بھی تم سے زیادہ واقف تھے اور تم سے بہر حال بہتر تھے اور ان تینوں کے نزدیک تم سے اول تھے اور یہ تینوں اون سے زیادہ قریب تھے بہ نسبت تمہارے کہ اس میں کوئی مسلمان ذرا بھی شک نہیں کر سکتا اور عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بھی تم سے زیادہ علم والی تھیں اور تم سے زیادہ سمجھ تھیں پھر قول کی سند [illegible] کہ اونہوں نے کہا کون امیر تھا تم ہوا ہے لوگوں نے کہا ابن عباس [illegible] سے زیادہ جاننے والے ہیں جسکے [illegible] کو اور کہا ابو محمد بن [illegible] اعلم اور صدق اور اوفق ہیں عروہ سے اونہوں نے عروہ سے [illegible] سے روایت کی ابن عباس سے کہ متمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر [illegible] جب [illegible] سے منع کیا معاویہ [illegible] روایت کی عبد الرزاق کے طریق سے ابن عباس سے متمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر [illegible] وفات پائی اور حضرت عمر نے اور عثمان رضی اللہ عنہ نے عنہانے بھی ایسا ہی کیا اور [illegible] منع کیا وہ معاویہ علیہ [illegible] ابن عباس کی جو روایت کی جس میں معاویہ کا ذکر ہے اخراج کیا ہے [illegible] نے اور حسن کہا ہے اسکو بہ ذکر کی [illegible] عمر سے [illegible] فرمایا کہ اگر میں عمرہ کرتا تو حج کرتا اور تمتع کرتا [illegible] کیا [illegible] ذکر کیا جواب [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کا کہ فرمایا اونہوں نے کہ [illegible] کبھی [illegible] بلکہ یوں فرمایا کہ پورا حج تمہارا اور پورا عمرہ یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ بجا لاؤ اور اختیار کیا اونہوں نے افضل امور کو اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک کو عمرہ اور حج میں سے جدا جدا سفر کے ساتھ ادا کرے کہ اپنے شہر سے چل کر مکہ تک آوے اور یہ قول ان اور تمتع میں سے کہ حج اور عمرہ کے دونوں کی ادائی ہو جاوے یعنے حج اور عمرہ کی افضل ہے

اور تخصیص کی ہے اوسکی احمد اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور اسحٰق رحمہم اللہ نے اور اور فقہا نے بھی اور یہ وہی افراد ہے جو بجالائے ہین ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عمر اسی کو پسند کرتے تھے لوگون کے لیے اور ایسا ہی کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چنانچہ حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما یہی تفسیر کرتے تھے اس آیت کی وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ کہ اتمام اون کا یہ ہے کہ احرام باندھے ہر ایک کے لیے اپنے گھر سے اور الگ سفر مین بجالاوے ہر ایک کو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ہے کہ ثواب تمہارا بقدر تمہاری تکلیف کے ہے غرض جب عمرہ کر کے حاجی لوٹ گیا اپنے گھر کو اور پھر وہان سے احرام باندھ کر آیا اور حج کیا اور وہ عمرہ حج کے مہینون سے پیشتر ہوا تو یہ دونون ملکر پوری ہوئی یا عمرہ کیا اوسنے قبل اشہر حج کے اور مکہ مین ٹھیرا رہا اور حج کیا تو یہ پورا حج و عمرہ ہوا الغرض یہ مذہب مختار تھا حضرت عمر کا اور اس مین لوگون نے غلطیان کی ہین کہ اونہون نے تمتع سے منع کیا ہے اور کسینے سمجھا کہ متعہ فسخ کو منع کرتے ہین اور کسینے جانا کہ ترک اولیٰ کی نظر سے منع کرتے تھے جیسا کہ ابن عباس کے قول مین اوپر گذرا) اور یہ سب خیال کیا جسکی نزدیک افراد افضل ہے اور کسی نے ہمارے مذکور روایات نہی کو روایات استحباب پر چنانچہ روایات دونو قسم کے حضرت عمر سے اوپر گذر چکی ہین کہ اس مسئلہ مین اُن کے دو قول ہین جیسے اور مسائل مین اون کے دو قول ہین اور کسی نے نہی کو قول قدیم جانا اور پھر روایات جواز کو رجوع سمجھا جیسے ابن حزم کا مسلک ہے اور کسی نے اون کے منع کو اُن کی رائے خیال کیا جیسے مروی ہے اسود بن یزید سے کہ مین اور حضرت عمر عرفات مین تھے عرفات کے کہ اُنہون نے ایک شخص کو دیکھا خوب بالون مین کنگھی کیے ہوئے اور خوشبو آتی ہوئی اوس سے تو فرمایا کہ تو محرم ہے اوس نے کہا ان آپنے فرمایا کہ محرم کی یہی شکل ہوتی ہے اوس کے بال پریشان خاک آلود چہرہ ہوتا ہے اوس نے کہا کہ مین متمتع تھا اور میری بیوی میرے ساتھ ہے اور مین نے آج ہی احرام باندھا ہے تو یہین سے حکم فرمایا حضرت عمر نے کہ کوئی متمتع نکرے الحدیث اوس سے واضح ہوا کہ یہ ایک رائے تھی اونکی ابن حزم نے کہا کہ کیا خوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب کو اپنے سب بیبیون سے جماع کیا اور پھر صبح کو احرام باندھا اور اس مین تو کسی کا اختلاف نہین کہ جماع حلال ہے احرام کے ایک لحظہ پیشتر بھی غرض یہ رائے حضرت عمر کی مخالف ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام ابن قیم کا ایسا ہی ہے بنوع اختصار و زیادۃ قلیلۃ

باب حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان مین

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے **عن** جعفر بن محمد عن ابیہ قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسأل عن القوم حتی انتہی الیّ فقلت انا محمد بن علی بن حسین فاہوی
بیدہ الی رأسی فنزع زری الاعلی ثم زری الاسفل ثم وضع کفہ بین ثدیی وانا یومئذ
غلام شاب فقال مرحبا بک یا ابن اخی سل عما شئت فسألتہ وہو اعمی وحضر وقت الصلاۃ
فقام فی ساجۃ فالتحف بہا کلما وضعہا علی منکبہ رجع طرفاہا الیہ من صغرہا وردائہ
الی جنبہ علی المشجب فصلی بنا فقلت اخبرنی عن حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بیدہ
فعقد تسعا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکث تسع سنین لم یحج ثم اذن فی
الناس فی العاشرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاج فقدم المدینۃ بشر کثیر کلہم
یلتمس ان یأتم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعمل مثل عملہ فخرجنا معہ حتی اتینا ذا الحلیفۃ
فولدت اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فارسلت الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف اصنع قال اغتسلی واستثفری بثوب واحرمی فصلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ثم رکب القصواء حتی اذا استوت بہ ناقتہ علی
البیداء نظرت الی مد بصری بین یدیہ من راکب وماش وعن یمینہ مثل ذلک
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظہرنا وعلیہ ینزل القرآن وہو یعرف تأویلہ
وما عمل من شیء عملنا بہ فاہل بالتوحید لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک
لا شریک لک فاہل الناس بہذا الذی یہلون بہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہم
شیئا منہ ولزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیتہ قال جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
لسنا ننوی الا الحج لسنا نعرف العمرۃ حتی اذا اتینا البیت معہ استلم الرکن فرمل
ثلاثا ومشی اربعا ثم تقدم الی مقام ابراہیم فقرأ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی فجعل
المقام بینہ وبین البیت فکان ابی یقول ولا اعلمہ ذکرہ الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یقرأ فی الرکعتین قل ہو اللہ احد وقل یا ایہا الکافرون ثم رجع الی الرکن فاستلمہ
ثم خرج من الباب الی الصفا فلما دنا من الصفا قرأ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ابدأ
بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیہ حتی رأی البیت فاستقبل القبلۃ فوحد اللہ

ص وعن نساء ابیہ وعن خلفہ وعن ذلک

وكبره وقال لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا إله
إلا الله وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دعا بين ذلك فقال
مثل هذا ثلاث مرات ثم نزل إلى المروة حتى انصبت قدماه في بطن الوادي سعى حتى
إذا صعدنا مشى حتى أتى المروة ففعل على المروة كما فعل على الصفا حتى إذا كان آخر
طوافه على المروة فقال لو أني استقبلت من أمري ما استدبرت لم أسق الهدى و
جعلتها عمرة فمن كان منكم ليس معه هدى فليحل وليجعلها عمرة فقام سراقة
ابن جعشم فقال يا رسول الله ألعامنا هذا أم لأبد فشبك رسول الله صلى الله عليه وسلم
أصابعه واحدة في الأخرى وقال دخلت العمرة في الحج مرتين لا بل لأبد أبد وقدم علي
من اليمن ببدن النبي صلى الله عليه وسلم فوجد فاطمة ممن حل ولبست ثيابا صبيغا واكتحلت
فأنكر عليها ذلك فقالت إن أبي أمرني بهذا قال فكان علي يقول بالعراق فذهبت إلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم محرشا على فاطمة للذي صنعت مستفتيا لرسول الله صلى
الله عليه وسلم فيما ذكرت عنه فأخبرته أني أنكرت ذلك عليها فقال صدقت صدقت
ماذا قلت حين فرضت الحج قال قلت اللهم إني أهل بما أهل به رسولك صلى الله عليه
وسلم قال فإن معي الهدى فلا تحل قال فكان جماعة الهدى الذي قدم به علي رضي
الله تعالى عنه من اليمن والذي أتى به النبي صلى الله عليه وسلم مائة قال فحل الناس
كلهم وقصروا إلا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هدى فلما كان يوم التروية
توجهوا إلى منى فأهلوا بالحج وركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بها الظهر و
العصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس وأمر بقبة من
شعر تضرب له بنمرة فسار رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تشك قريش إلا أنه واقف
عند المشعر الحرام كما كانت قريش تصنع في الجاهلية فأجاز رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى أتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى إذا زاغت الشمس
أمر بالقصواء فرحلت له فأتى بطن الوادي فخطب الناس وقال إن دماءكم وأموالكم
حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا ألا كل شيء

مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا
دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ
رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ
أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَلَّا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ
أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ
اللَّهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ
بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ
حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ
قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ وَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
قَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى أَيُّهَا
النَّاسُ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى
الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا
ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ
بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ
وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعَرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا
فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ ظُعُنٌ يَجْرِينَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ
فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ
يَنْظُرُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَصَرَفَ
وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى

التی تخرج علی الجمرۃ الکبری حتی اتی الجمرۃ التی عند الشجرۃ فرماھا بسبع حصیات یکبر
مع کل حصاۃ منھا مثل حصی الخذف فعی من بطن الوادی ثم انصرف الی المنحر فنحر
ثلثا وستین بیدہ ثم اعطی علیا رضی اللہ تعالی عنہ فنحر ما غبر واشرکہ فی ھدیہ
ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمھا وشربا من مرقھا
ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافاض الی البیت فصلی بمکۃ الظھر فاتی بنی
عبد المطلب یسقون علی زمزم فقال انزعوا بنی عبد المطلب فلولا ان یغلبکم الناس
علی سقایتکم لنزعت معکم فناولوہ دلوا فشرب منہ ترجمہ جعفر بن محمد اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین کہ اونہون نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ کے گھر گئے اور اُنہون نے سب لوگون کو پوچھا
یہان تک کہ جب میری باری آئی تو مینے کہا مین محمد بن علی ہون امام حسین کا پوتا سو اُنہون نے
میری طرف (شفقت سی) ہاتھ بڑہایا اور میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے اوپہ کی گھنڈی کھولی
پھر نیچے کی گھنڈی کھولی (یعنے گلو کے وغیرہ کی) اور پھر اپنی ہتھیلی رکھی میرے سینہ پر دونون چھاتیون
کے بیچ مین اور مین اون دنون جوان لڑکا تہا پھر کہا کہ شاباش خوش رہو اے میرے بھتیجے اور پوچھو
مجھسے جو چاہو پھر مینے اون سے پوچھا اور وہ نابینا تہے اور اتنے مین نماز کا وقت آگیا اور وہ کھڑے
ہوئے ایک چادر اوڑھکر کہ جب اُسکی دونون کناروں کو دونون کندہون پر رکھتے تہے تو وہ نیچے گر جاتی
تہی اوس چادر کے چھوٹے ہونے کے سبب سے اور اُنکی چادر بڑی تپائی پر رکھی تہی ف
اس حدیث مین بڑے بڑے فائدے ہین اور بہت قواعد اسلام ہین اور یہ حدیث مسلم کی اکیلی حدیثون مین سے
ہے کہ بخاری مین نہین ہے اور ابو داؤد نے مثل مسلم کے روایت کی ہے اور ابو بکر منذر نے ایک
کتاب تصنیف کی ہے فقط اوس کے فائدون مین اور اس سے ڈیڑھ سو سے اوپر مسئلہ نکالے ہین اور اگر
کوئی غور کرے تو اس سے بہی زیادہ پاوے اور اب اتنے ٹکڑے مین جو فوائد ہین ہم اُن کو ذکر کرتے ہین
اول یہ کہ جب لوگ ملاقات کو آوین تو ہر ایک کی خاطر کیجاوے اوس کے مرتبہ کے موافق جیسا حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ خیال رکھو لوگون کے مرتبون کا دوسرے
تعظیم اور خاطرداری ہے اہل بیت کی جیسے حضرت جابر نے دلجوئی کی محمد بن علی کی جو پوتے ہین امام حسین
رضی اللہ تعالے عنہ کے تیسرے جابر نے اون سے فرمایا مرحبا خوش رہو اور شاباش اس سے معلوم

ہوا کہ جو آدمی اوسکی دل خوشی کی کچھ بات کہنا **چوتھی** نرمی اور اخلاق اور انس دینا اپنے ملاقاتیون کو اور انکو محبت سے جرأت دینا کہ کچھ پوچھین اور خوف نہ کرین اسی لیے حضرت جابر نے اون کے سینہ پر ہاتھ رکھا پھر فرمایا کہ پوچھو **پانچوین** صاحب زادے صاحب محمد نے جو یہ کہا کہ مین اندنون جوان تہا اس سے معلوم ہوا کہ وجہ اون سے زیادہ محبت کرنے کے اور دلجوئی کی یہی تہی کہ وہ صغیر السن اور چھوٹے تہے اور اور بوڑہون کے ساتھہ یہ بات کہ سینہ پر ہاتھہ رکھنا ضرور نہین اور یہ خاطرداری سبب ہوگی اون کو حدیث کا مطلب یاد رکھنے کا **چھٹے** معلوم ہوا کہ امامت اندہے کی روا ہے اور اسکا جائز ہونیمین اختلاف نہین مگر افضل ہونے مین تین قول ہین شافعیہ کے **ایک**[1] یہ کہ امام ہونا اندہے کا آنکہہ والے سے افضل ہے اس لیے کہ اوسکی نگاہ کہین نہین پڑتی اور خیال نہین بٹتا **دوسرے**[2] یہ کہ آنکہہ والا افضل ہے اس لیے کہ وہ ناپاکیون سے خوب بچ سکتا ہے **تیسری**[3] یہ کہ دونون برابر ہین اور یہی قول صحیح تر ہے اور یہی منصوص ہے امام شافعی سے **ساتوین** یہ کہ گہر والے کا امام ہونا افضل ہے گو نابینا بہی ہو **آٹھوین** یہ کہ نماز جائز ہے ایک کپڑے سے گو اور کپڑے بہی موجود ہون جیسے اونکی بڑی چادر دہری تہی **نوین** تپائی وغیرہ کا گھر مین رہنا جائز ہے **ح**[1] پہر نماز پڑہائی اونہون نے ہم کو (یعنے امامت کی) اور مین نے کہا کہ نمبر دیجیے مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج سے (یعنے حجۃ الوداع سے) تو جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتہہ سے اشارہ کیا نو کا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینہ منورہ مین رہے اور حج نہین کیا پہر لوگون مین پکار دیا دسوین سال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانیوالے ہین پہر جمع ہوگئے مدینہ مین بہت سے لوگ اور سب چاہتے تھے کہ پیروی کرین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ویسا ہی کام کرین (حج کرنے مین) جیسے آپ کرین **ف** پکار دیا تاکہ لوگ طیاری کرین حج کی اور مناسک اور احکام حج خوب سیکھ لین اور آپ کی باتین اور وصیتین خوب یاد کرین اور اور لوگون کو پہونچاوین اور دعوت اسلام کی اور شوکت ایمان کی خوب ظاہر ہوجاوے **دسوین** - اسسے معلوم ہوا کہ امام کو مستحب ہے کہ جب بڑے کام پر چلے تو لوگون کو آگاہ کردے کہ اسکی سواری کے لیے طیار ہوجاوین **گیارہوین** معلوم ہوا کہ سب لوگون نے احرام حج کا باندہا اسلیے جابر نے کہا کہ ہر شخص نے وہی کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پہر جب آپ نے جو لوگ ہدی نہین لائے تہے انکو فسخ حج بعمرہ کا حکم فرمایا تو لوگون نے تامل کیا یہانتک کہ آپ کو غصہ کرنا پڑا اور آپ نے عذر کیا کہ

[1] یہ اشارہ ہے امام شافعی کی طرف جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہم عصر تھے اور ۱۲

میرے ساتھہ ہدی ہے ورنہ مین بہی احرام کہولڈالتا اور معلوم ہوا کہ علی اور ابو موسی نے بہی احرام حج ہی کا باندہا تہا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام تہا انتہے ح غرض ہم لوگ سب آپکے ساتہہ نکلے یہان تک کہ ذو الحلیفہ پونچے اور وہان اسماء بنت عمیس جنکے بیٹے محمد اور ابوبکر کے بیٹے پیدا ہوئے اور انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بہیجا آپ نے فرمایا کہ غسل کرلو اور لنگوٹ باندہ لو ایک کپڑے کا اور احرام باندہ لو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑہی مسجد مین اور سوار ہوئے قصوا اونٹنی پر ف اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ بارہوین بات یہ ہے کہ مستحب ہے غسل احرام کا اور عورت کو بہی جو حائضہ ہو یا نفاس والی تیرہوین نفاس والی عورت کو مستحب ہے لنگوٹ باندہنا کچہہ کپڑا اندام نہانی پر رکہہ کے اور اس مین اختلاف نہین ۔ چودہوین معلوم ہوا کہ وقت احرام کے آپ نے دو رکعت پڑہی اور نووی نے انکو مستحب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ مذہب ہی کافہ علما کا کہ احرام کے وقت دو رکعت مستحب ہے سوا حسن بصری وغیرہ کے اور جو لوگ استحباب کے قائل نہین وہ کہتے ہین کہ اگر کوئی نہ پڑہے تو اسپر کچہ دم وغیرہ لازم نہین آتا نہ وہ گنہگار ہوتا ہے مگر ایک فضیلت فوت ہوگئی اور جن وقتون مین نماز منع ہے اگر اسوقت احرام باندہے تو مشہور یہی ہے کہ نہ پڑہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہی کہ پڑہ لے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ان دو رکعتون کا پڑہنا کسی نماز فرض کے بعد مستحب ہی نہین تو نہین اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا ہے جو بڑے محقق اور حافظ حدیث ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذو الحلیفہ مین ظہر کی دو رکعت پڑہی اور لبیک پکاری حج و عمرہ دونون کی اور یہہ نماز ظہر کی فرض تہی اور احرام کی دو رکعتین پڑہنا آپسے کہین ثابت نہین سوا فرض ظہر کے اور جابر کی روایت سے بہی ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دو رکعت پڑہی بس غالب ہی کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتین ہون اور احرام کی نہ ہون چنانچہ بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آپنے مدینہ مین ظہر کی چار رکعتین پڑہین اور ذی الحلیفہ مین دو پس یہہ رکعتین ظہر ہی کی تہین اور قول ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قوی معلوم ہوتا ہے غرض جنہون نے سب روایتون مین غور نہین کیا انہون نے سمجہا کہ یہ احرام کی تہین اور قصوا آپکی اونٹنی کا نام تہا ح یہانتک کہ جب آپ کو لیکر وہ سیدہی ہوئی بیدا پر (وہ ایک مقام ہے مثل ٹیلے کی) تو میں نے دیکہا آگے کیطرف جہان تک کہ میری نظر گئی کہ سوار اور پیادے ہی نظر آتے تہے اور اپنی داہنی طرف بہی ایسے ہی بہیڑ تہی اور بائین طرف بہی ایسے ہی اور پیچہے بہی ایسے ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین تہے

اور آپ پر قرآن شریف اترتا جاتا تھا اور آپ اس کی حقیقت کو خوب جانتے تھے اور جو کام آپ نے کیا وہ ہی ہم نے بھی کیا **ف** قولہ سوار اور پیادہ اس سے **پندرھواں** مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ حج مین سوار اور پیادہ دونون طرح جانا روا ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہی کہ سب کا اس پر اتفاق ہی اور دلائل کتاب وسنت اس مین موجود ہین چنانچہ اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہے وَاَذِّنْ بِالنَّاسِ فِی الْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ اور اختلاف ہی علماء کا اس مین کہ افضل کیا ہے سو امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول ہی کہ سواری پر جانا افضل ہے اس لیے کہ اس مین پیروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اسلیے بھی کہ اس مین مناسک کا ادا کرنا آسان ہے اور اسلیے بھی کہ اس مین خرچ زیادہ ہوتا ہے اور جتنا خرچ زیادہ ہو اتنا ہی ثواب زیادہ ہے اس لیے کہ وہ اللہ تعالی کی راہ مین ہے اور داؤد کا قول ہے کہ پیدل جانا افضل ہے کہ اس مین مشقت زیادہ ہے اور یہ قول ٹھیک نہین اس لیے کہ مشقت مطلوب نہین بلکہ پیروی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مطلوب ہی **سولھواں** مسئلہ ہی کہ یہ جو کہا کہ اون پر قرآن اترتا تھا اس سے ثابت ہوگیا کہ جو عمل اون کیطرف سے روایت ہوا اسی کو اختیار کرنا ضرور ہی اور وہی دین ہے نہ وہ قول وفعل جو رائے سے نکالا گیا ہو کہ وہ ہرگز قابل اخذ نہین نہ وہ دین ہوسکتا ہے **ح** پھر آپنے توحید کے ساتھ لبیک پکاری اور کہا لبیک سے لاشریک لک تک اور معنی اس کے اوپر ہوچکے ہین اور لوگون نے بھی یہی لبیک پکاری جواب لوگ پکارتے ہین یعنے حضرت کی لبیک مین کچھ لفظ بڑھا کر پکاری اور آپ نے اون کو روکا نہین اور آپ اپنی ہی لبیک پکارتے رہے اور جابر نے کہا کہ ہم حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہین رکھتے تھے اور عمرہ کو تو پہچانتے ہی نہین تھے (بلکہ ایام حج مین عمرہ بجالانا ایام جہالت سے برا جانتے تھے)

ف یعنی جن صحابہ نے آپکی لبیک پر کچھ لفظ زیادہ کیے تو آپ نے منع نہین کیا اس سے **سترھواں** مسئلہ معلوم ہوگیا کہ لبیک مین زیادتی آپ نے منظور کی اور یہہ جو کہا توحید کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ مشرک لوگ جو شرک کی باتین بڑھاتے تھے اون کو حضرت نے نکال دیا اور اکثر علماء نے کہا ہی کہ فقط اتنا ہی لبیک کہنا جتنا حضرت سے ثابت ہی مستحب ہے اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی کا **ح** یہانتک کہ جب ہم بیت اللہ مین آئے آپ کے ساتھہ آپ نے چھوا رکن کو (یعنے حجر اسود کو) اور طواف مین تین بار اوچھل کر چھوٹے چھوٹے ڈگ رکھہ کر شانے اچھالتے اوچھل کر چلے اور چار بار عادت کے موافق چلے پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی وَاتَّخِذُوْا

من مقام ابراہیم مصلی یعنے مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ اور مقام کو اپنے اور بیت اللہ کے بیچ مین کیا پھر میرے باپ کہتے تھے اور مین نہین جانتا کہ اونہون نے ذکر کیا ہو مگر نبی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ہوگا کہ آپ نے تین مین دو رکعتین اور اون مین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون پڑہا پھر لوٹ کر گئے آپ حجر اسود کے پاس اور اُسکو بوسہ دیا اور نکلے اوس دروازے سے جو صفا کی طرف ہے **فائدہ** اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ **اٹھارہوان** یہ ہے کہ طواف قدوم مین آپ نے تین بار رمل کیا اور چار بار بدستور متعارف چلے اس سے ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اُسپر ساری امت کا اتفاق ہے **اونیسوان** یہ کہ طواف سات پھیرے ہے **بیسوان** یہ کہ رمل تین پھیرون مین اول کے سنت ہے اور رمل اور چہل کہ چلنے کو کہتے ہین اور ہر پھیرے کو شوط کہتے ہین اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ ایک طواف مین خواہ حجکا ہو یا عمرہ کا رمل سنت ہے اور سوا حج اور عمرے کے جو طواف ہو اُس مین رمل سنت نہین اور جلدی چلنا بھی ایک مین سنت ہے دوسرے طواف مین نہین اور ہمین بھی شافعی کے دو قول مشہور ہین اصح قول یہ ہے کہ جلدی چلنا اُس طواف مین سنت ہے جس کے بعد سعی ہے ورنہ نہین اور یہ صورت طواف قدوم اور طواف افاضہ مین ہو سکتی ہے کہ اندونون کے بعد سعی ہو سکتی ہے اور طواف وداع مین نہین ہو سکتی اور دوسرا قول یہ ہے کہ جلدی نہ چلے مگر طواف قدوم مین خواہ اوسکے بعد سعی کا ارادہ ہو یا نہ ہو اور اسیطرح طواف عمرہ مین جلدی نہ چلے کہ عمرہ مین اوسکے بعد کوئی طواف نہین اور اسی طرح سنت ہے اضطباع اور یہ **اکیسوان مسئلہ** ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کا بیچ داہنی بغل کے نیچے ڈالدے اور دونون سرے ایک آگے سے ایک پیچھے سے لیکر بائین کندہے پر ڈالدے اور بایان کندہا کھلا رہے کہ اُس مین ایک بہادری پائی جاتی ہے اور یہ اضطباع بھی اوسی طواف مین سنت ہے جسمین رمل سنت ہے اور اصل رمل کی یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا مین مکہ کو تشریف لائے تو مشرکان مکہ نے کہا کہ اُنکو مدینہ کے بخار نے دبلا کر دیا اور یہ سست ہو گئے سو آپ نے یارون کو حکم دیا کہ اس طرح طواف کرین کہ کافرون پر رعب ہو جاوے اور بہادری اور قوت مسلمانون کے اوپر ظاہر ہو اور بعد اس علت دور ہو جانے کے بھی یہ حکم حجۃ الوداع مین باقی رہا اب وہ قیامت تک سنت ہو گیا بخلاف حصہ مولفۃ القلوب کے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تہا اب نہ رہا - **بائیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے آکر دو رکعت طواف کی ادا کرے

اور اس مین اختلاف ہی کہ یہہ واجب ہی یا سنت اور شافعیہ کے اس مین تین قول ہین **اول** اور سب سے صحیح اور پکا یہ ہی کہ یہ سنت ہین **دوسرا** یہ کہ واجب ہین **تیسرا** یہ کہ اگر طواف واجب ہے تو یہ رکعتین بھی واجب ہین اور اگر طواف سنت ہی تو یہ بھی سنت ہین اور بہر حال اگر کسی نے اُن کو نہ پڑہا تو طواف اوسکا باطل نہین ہوتا اور مسنون یہی ہے کہ اُن کو مقام ابراہیم کے پیچھے پڑہے اور اگر وہان جگہہ نہ ملے تو حجر مین (یعنے حطیم مین پڑہی) اور نہین تو مسجد مین نہین تو مکہ مین نہین تو حرم مین اور اگر اپنے وطن مین جاکر پڑہے جب بھی روا ہے اور اگر کئی بار پور اطواف (یعنی سات سات شوط) کرکے پھر ہر طواف کے لیے دو دو رکعت ادا کرے تو بھی اصحاب شافعیہ کے نزدیک جائز ہے مگر خلاف اولی ہے اور مکروہ نہین اور اسی کے قائل ہین مسور بن مخرمہ اور عائشہ اور طاؤس اور عطا اور سعید بن جبیر اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور مکروہ کہا ہے اسکو ابن عمر اور حسن بصری اور زہری اور مالک اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور محمد بن حسن اور ابن منذر نے اور نقل کیا ہے اسکو قاضی نے جمہور فقہا سے **تیسوان** مسئلہ یہ ہی کہ طواف کی رکعتون مین پہلی رکعت مین قل یا یہا الکافرون اور دوسری مین قل ہو اللہ احد پڑہنا سنت ہی **چوبیسوان** مسئلہ اسحدیث سے یہ معلوم ہوا کہ طواف قدوم کے بعد سنت ہی کہ جب دو رکعتون سے فارغ ہو تو پھر حجر اسود کو چھوئے اور باب الصفا سے نکلے اور اسپر اتفاق ہے کہ یہ چھونا واجب نہین اور اگر نہ چھوئے تو کچھ دم لازم نہین آتا اور یہی قول ہی امام شافعی کا **پچیسوان** مسئلہ یہ ہی کہ اس آیہ مین قبل ہو اللہ پہلی مذکور ہی اور قل یا یہا الکافرون بعد تو معلوم ہوا کہ پہلی رکعت مین قل ہو اللہ پڑہے اور دوسری مین قل یا یہا الکافرون اور اس سے ثابت ہوا کہ مقدم مؤخر سورتین پڑہنا روا ہے اگرچہ بعض جہال اس مین تعجب کرین اور بعضی روایتون مین اسکے برعکس بھی آیا ہے جیسے ہمنے تیسوین مسئلہ مین لکھا ہے **ابن قیم** رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا کہ طواف قدوم مین اختلاف ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدل کیا یا سوار پر اور جابر کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ طواف قدوم پیدل تہا اور جن روایتون مین حجۃ الوداع مین اونٹ پر طواف کرنا آیا ہے مراد اس سے شاید طواف افاضہ ہو اور ابن حزم نے جو صفا اور مروہ کے طواف مین کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار تہے اونٹ پر اور تین بار دوڑ آیا اور چار بار آہستہ چلا اون کے غلطی ہے حقیقت مین یہ دوڑنا تین بار اور چار بار آہستہ چلنا یہ طواف بیت اللہ مین واقعہ ہوا ہے نہ سعی بین الصفا والمروہ مین پھر کہا ہے کہ صفا اور مروہ مین ہر بار بطن وادی (یعنے بیچ کے نشیب کی جگہہ مین جہان

اب دو سبز کہنبی کھڑے کر دیے ہین) مین دوڑنا مسنون ہے اور باقی راہ مین آہستہ چلنا اور کہا ہے کہ مین نے اپنے استاذ شیخ ابن تیمیہ قدس اللہ روحہ سے پوچھا تو اونہون نے کہا کہ یہ ابن خزم کی بھول ہے اور یہ بھول ایسی ہے جیسے کسی نے کہا ہے کہ حضرت چودہ بار پھرے صفا اور مروہ کے بیچ مین اور وہ یہ سمجھا کہ شاید آنے اور جانے دونون کو ملا کر ایک سعی کہتے ہین اور ایسے ہی سات مرتبہ کرنا چاہیے حالانکہ یہ صریح غلط ہے اس لیے کہ اگر ایسا ہوتا تو سعی صفا پر تمام ہوتی جہان سے شروع ہوئی تھی اور یہ بخوبی ثابت ہے کہ آپنے سعے مروہ پر ختم کی اور صفا سے شروع کی **ح** پھر جب صفا کے قریب پہنچے (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو کعبہ کے دروازے سے بیس گز کے قدم پر ہے) تو یہ آیت پڑہی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ یعنے صفا اور مروہ دونون اللہ کی نشانیون مین سے ہین) اور فرمایا آپنے کہ ہم شروع کرتے ہین جس سے شروع کیا اللہ تعالی نے اور آپ صفا پر چڑہے یہانتک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور اللہ کی توحید بیان کی اور اسکی بڑائی کی (یعنے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا اور کہا لا الہ الا اللہ سے ہزم الاحزاب وحدہ تک (یعنے کوئی معبود لائق عبادت کے نہین سوا اللہ تعالی کے اکیلا ہے وہ پورا کیا اوس نے اپنا وعدہ (یعنے دین کے پہیلانے کا اور اپنے نبی کی مدد کا) اور مدد کی اوس نے اپنے غلام کی (یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) اور شکست دی اوس نے اکیلے سب لشکرون کو پہر اوس کے بعد دعا کی پہر ایسا ہی کہا پہر دعا کی تین بار ایسا ہی کیا پھر اوترے اور مروہ کیطرف چلے یہانتک کہ جب آپکے قدم میدان کے بیچ مین اوترے تو دوڑے یہانتک کہ جب چڑہ گئے تو پہر آہستہ چلنے لگے یہانتک کہ مروہ پر پہونچے پہر مروہ پر بھی ویسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر کیا تہا (یعنے وہ کلمات کہے اور دعا کی قبلہ رخ کہڑے ہوکر یہانتک کہ جب طواف تمام ہوا مروہ پر (یعنے سات شوط ہو چکے) **ف** اس سے بہت مناسک معلوم ہوئے چنانچہ **چھبیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور کا اور نسائی مین آیا ہے کہ آپ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ شروع کرو مین سے جہان سے شروع کیا ہے اللہ نے اور سند اوسکی صحیح ہے اور **ستائیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ صفا اور مروہ پر چڑہنا چاہیے اور اس چڑہنے مین اختلاف ہے جمہور شافعیہ نے کہا ہے کہ چڑہنا سنت ہے نہ شرط ہے نہ واجب ہے اور اگر کوئی اوسپر نہ چڑہا تو سعی صحیح ہو گئی مگر فضیلت فوت ہوئی اور حفص بن وکیل شافعی کا قول ہے کہ سعی صحیح نہین ہوئی اور صواب وہی قول اول ہے مگر ضرور ہے کہ صفا کی زمین اڑہ یان لگا کر سے شروع کرے اور مروہ کی زمین پیر کی

اونگلیان لگاکر تمام کرے کہ سعی ناقص نہ ہو **اٹھائیسوان** یہ ہے کہ مستحب ہے کہ اتنا چڑھے کہ کعبہ دکھائی دے اگر ممکن ہو ورنہ خیر **اونتیسوان** یہ ہے کہ مستحب ہے بلکہ مسنون ہے کہ صفا پر کھڑا ہو اور وہی ادعیات پڑھے اور دعا کرے قبلہ رخ ہوکر اور تین بار ذکر اور تین بار دعا کرے اور بعضوں نے کہا تین بار ذکر اور دو بار دعا کرے مگر قول اول صحیح ہے اور اس دعا میں اشارہ ہے کہ جنگ احزاب میں تمام قبائل عرب مدینہ پر چڑھ آئے تھے اللہ تعالیٰ نے انکو بھگا دیا اور یہہ جنگ جسکو خندق کہتے ہیں جو تھے سال ہجرت کے یا پانچویں سال میں ماہ شوال میں واقعہ ہوئی **تیسوان** یہ کہ وادی کے بیچ میں دوڑنا مستحب ہے باقی چلنا حسب عادت اور اس دوڑنیکو سعی کہتے ہیں اور ہر بار میں جب وادی کے بیچ میں پہونچے دوڑکر چلے اور اگر کسینے اُس کو ترک کیا تو فضیلت فوت ہوئی یہ مذہب ہے شافعی کا اور اُن کے موافقین کا اور امام مالک نے کہا ہے کہ جو خوب نہ دوڑا اوسپر دوبارہ اعادہ واجب ہے اور ایک دوسری روایت بھی اون سے آئی ہے **اکتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ مروہ پر پہنچکر بھی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفا پر کی ہے اور یہہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔ **بتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ سعی آپ کی مروہ پر تمام ہوئی تو صفا سے مروہ پر پہنچنا یہہ ایک پھیرا ہوا اور وہاں سے پھر صفا پر آنا دوسرا پھیرا ہے ایسے ہی سات پھیرے چاہیئں اور یہی مذہب ہے جمہور سلف وخلف کا صرف دو شخصوں نے غلطی اور خطا سے ہمارا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ صفا سے جانا اور پھر صفا پر آجانا یہ ایک پھیرا ہوا غرض ایسے ہی سات پھیرے کہ جمہور کے حساب سے چودہ پھیرے ہوتے ہیں ضرور ہے اور یہہ قول اون کا بحدیث سے مردود ہوگیا اس لیے کہ اس صورت میں سعی صفا پر تمام ہوتی اور ہمیں مذکور ہے کہ مروہ پر تمام ہوئی اور یہ دو شخص ابن بنت شافعی اور ابوبکر صیرفی ہیں اصحاب شافعیہ سے اور اب عمل ساری امت کا جمہور کے موافق ہے اور **ابن قیم** رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے زاد المعاد میں اون صاحبوں کے قول کو خطا کہا ہے **ح** آنجناب نے فرمایا کہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا اپنا کام جو بعد معلوم ہوا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا (اور مکہ ہی میں خرید لیتا) اور اپنے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالتا تو اب تم میں سے جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے (یعنے طواف وسعی تو ہو چکی) اور عمرہ کے افعال پورے ہو گئے) اور سُراقہ ابن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ یہ حج کو عمرہ کر ڈالنا ہمارے اسی سال کے لیے خاص ہے یا ہمیشہ کے لیے اسکی اجازت ہے تو آپنے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے اجازت ہے اور ہمیشہ کے لیے ہے اور حضرت علی

مین سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لیکر آئے اور حضرت فاطمہ کو دیکھا کہ اُن مین ہین جنہون نے احرام کھولڈالا اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہین اور سرمہ لگائے ہوئے ہین تو حضرت علی نے بُرا مانا تو اونہون نے فرمایا کہ میرے باپ نے حکم فرمایا اس کا پھر راوی نے کہا کہ حضرت علی عراق مین فرماتے تھے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا غصہ کرتا ہوا حضرت فاطمہ پر اس احرام کھولنے کے سبب سے جو اونہون نے کیا تھا پوچھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسبات کو جو مین نے ذکر کی اور آپ کو خبر دی مین نے کہ مینے اُسکو بُرا جانا تو آپنے فرمایا کہ فاطمہ نے سچ کہا سچ کہا (یعنے مین ہی نے اونکو احرام کھولنے کا حکم دیا ہے) پھر آپنے فرمایا کہ تمنے کیا کہا جب حج کا قصد کیا تو مین نے عرض کی کہ مین نے کہا یا اللہ مین اہلال کرتا ہون اوسکا جسکا اہلال کیا ہے تیرے رسول نے تو آپنے فرمایا میرے ساتھہ ہدی ہے (اس لیے مین نے احرام نہین کھولا) اب تم بھی احرام نہ کھولو کہا جابر نے کہ پھر وہ اونٹ جو حضرت علی یمن سے لائے تھے اور جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھہ لائے سب ملکر سو اونٹ ہوگئے کہا جابر نے کہ پھر سب لوگون نے احرام کھولڈالا اور بال کترائے مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جن کے ساتھہ قربانی تھی (کہ وہ محرم ہی رہے) **ف** قولہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا الخ اس سے معلوم ہوگیا کہ انبیا کو علم غیب نہین ہوتا جبتک اللہ پاک کسیبات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام صحیح کے ندی جبتک بات معلوم کر لینا اون کا کام نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپنے آرزو کی کہ اگر ہدی ساتھہ نہوتی تو احرام حج کا عمرہ کرکے فسخ کرڈالتا کہ اس مین آسانی اور سہولت ہمت کے لیے اور آپ کی عادت تھی کہ جب اختیار دیا جاتا آپ کو دو باتون مین تو اوسے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی اور اس سے باطل ہوگیا قول اون لوگون کا جو حج کے فسخ کے قائل نہین عمرہ کرکے اور بڑی تائید ہوئی مذہب ظاہریہ کی جو فسخ حج بعمرہ کے قائل ہین اور اس کے تا بعین دو عذر بڑی پیش کرتے ہین **اول** یہ کہ جب صحابہ مین اختلاف ہوا اُس کے جواز و عدم جواز مین تو احتیاط یہی ہے کہ فسخ نہ کرے اور اس کا **جواب** تو اتنا ہی کافی ہے کہ احتیاط جب ہوتی ترک فسخ مین کہ سنت رسول الثقلین ہمپر ظاہر نہوتی اور جب آپ کی سنت ظاہر ہوگئی اور آپ نے قیامت تک کے لیے فرمادیا سراقہ بن جعشم کے جواب مین تو اب احتیاط اتباع سنت مین ہے نہ ترک سنت مین اور **دوسرا** عذر یہ ہے کہ آپ نے صحابہ کو فسخ حج کا حکم اسلیے دیا کہ معلوم ہوجاوے اون لوگون کو کہ عمرہ حج کے مہینون مین جائز ہے اسلیے کہ جاہلیت کے زمانہ مین عمرہ حج کے مہینون مین

ممنوع جانتے تھے اور یہ عذر اس سے بھی لغو ہے اور اسکا جواب **اول** یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے تین عمرے کر چکے تھے اور وہ تینون ذی قعدہ کے مہینے مین ہوئے تھے اور ذی قعدہ حج کے مہینون مین ہے تو اب امر ممنوع کے بجالانے کی جسکو تم منع کرتے ہو کیا ضرورت رہی **دوسری** یہ کہ صحیحین مین روایات متعددہ مین یہ امر مذکور ہو چکا ہے کہ آپ نے میقات پر اجازت دی کہ جو چاہے عمرہ کا احرام کرے جو چاہے حج کا جو چاہے حج وعمرہ دونون کا پھر اسی سے معلوم ہوگیا کہ عمرہ حج کے مہینون مین جائز ہوگیا اب فسخ کی کیا ضرورت رہی **تیسرے** یہ کہ آپ نے بخوبی تصریح کردی اور صاف فرمادیا کہ جس کے پاس ہدی نہین ہے وہ احرام کھولڈالے اور جس کے ساتھ ہدی ہے وہ محرم رہے اور آپ نے یہی آرزو کی کہ اگر مین ہدی نلاتا تو احرام کھول ڈالتا غرض دونون قسم کے محرمون مین آپنے فرق کیا تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ احرام ہرگز مانع فسخ نہین بلکہ ہدی کا ساتھ لانا مانع فسخ ہے اور تم جو علت فسخ کی بیان کرتے ہو (یعنے تا صحابہ کو معلوم ہوجاوے کہ ایام حج مین عمرہ درست ہی) یہ ہر محرم مین پائی جاتی ہے اور ایسی نہین ہے کہ ایک محرم مین پائی جاوے اور دوسرے مین نپائی جاوے حالانکہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو فارق ٹھہرایا کہ جو لایا ہے وہ فسخ نکرے اور جو نہین لایا ہے وہ فسخ کردے۔ اور اگر وہ علت ہوتی جو تم نے کہی ہے تو سب کو فسخ کا حکم دیا جاتا غرض اسیطرح کے گیارہ جواب مانعین فسخ کو علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین دیے ہین (فمن اراد الزیادۃ فلیرجع الیہ) اور یہ جو مذکور ہوا یعنے علم غیب نہونا **تینتیسوان** مسئلہ ہے اسحدیث کا اور جواز فسخ حج **چونتیسوان** اور یہ جو ہے کہ حضرت علی نے برا مانا الخ اس سے معلوم ہوا **پینتیسوان** مسئلہ کہ ضرور ہی شوہر کو کہ اگر کوئی خلاف شرع بات بی بی سے دیکھے تو اوسپر غصہ کرے اور مانع ہو اگرچہ وہ پیغمبر زادی ہو پھر اوروں کا تو کیا ذکر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہی خیال ہوا پھر جب حضرت کی اجازت معلوم ہوگئی چپ ہوگئے **چھتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ حضرت علی کی لبیک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی یون احرام باندھے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلان شخص کا احرام ہو تو یہ روا ہے **سینتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ راوی نے جو کہا کہ اونہون نے بال کترائے اور اس سے معلوم ہوا کہ کترانا بھی روا ہے گو منڈانا سرکا افضل ہے مردون کو مگر صحابہ نے یہان افضل پر اس لیے عمل نکیا کہ اگر منڈاتے تو حج کے وقت مطلق بال نہ رہتے اسلیے

یہان تقصیر پر کفایت کی اور حلق نہ کیا ح پھر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنے آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کی)
تو سب لوگ منا کو چلے اور حج کی لبیک پکاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہوئے اور منیٰ مین
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر (پانچ نمازین) پڑہین پھر تہوڑی دیر ٹہیرے یہان تک کہ آفتاب
نکل آیا اور حکم فرمایا آپنے اوس خیمہ کا جو بالون کا بنا ہوا تہا کہ لگا دیا جاوے نمرہ مین (کہ نام ہے ایک مقام
کا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور قریش یقین کرتے تہے کہ آپ مشعر الحرام مین وقوف کرینگے
گے جیسے سب قریش کے لوگون کی عادت تہی ایام جاہلیت مین اور آپ وہان سے آگے بڑہ گئے یہان
تک کہ عرفات پہنچے اور آپنے خیمہ اپنا نمرہ مین لگا پایا اور اوس مین اوترے یہانتک کہ جب آفتاب ڈہل گیا
آپنے حکم فرمایا کہ قصواء اونٹنی کسی گئی اور آپ وادی کے بیچ مین پہنچے اور خطبہ پڑہا لوگون پر اور فرمایا
کہ تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہین جیسے آج کے دن کی حرمت ہے اس مہینے کے اندر
اس شہر کے اندر اور ہر چیز زمانہ جاہلیت کی میرے دونون پیرون کے نیچے رکھدی گئی (یعنے
اُن چیزون کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے خون بے اعتبار ہو گئے اور پہلا وہ خون جو مین اپنے
خونون مین سے معاف کیے دیتا ہون ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ دودہ پیتا تہا بنی سعد مین اور اُسکو ہذیل
نے قتل کر ڈالا (غرض مین اوسکا بدلا نہین لیتا) اور اسیطرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چہوڑ دیا
گیا (یعنے کوئی اُسوقت کا چڑہا سود نہ لے ندے) اور پہلا جو سود کہ ہم اپنے یہان کے سود مین سے چہوڑ
دیتے ہین (اور طلب نہین کرتے) عباس بن عبد المطلب کا سود ہے اس لیے کہ وہ سب معاف کر دیا گیا
اور تم لوگ اب ڈرو اللہ سے کہ عورتون پر زیادتی نہ کرو اسلیے کہ اُنکو تمنے اللہ پاک کی امان مین لیا ہے
اور حلال کیا ہے تمنے اون کے ستر کو اللہ تعالی کے کلمہ سے اور تمہارا حق اون کے اوپر یہ ہے کہ تمہارے
بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دین (یعنے تمہاری گھر مین) جسکا آنا تم کو ناگوار ہو پہر اگر وہ ایسا
کرین تو اُنکو ایسا مارو جو سخت چوٹ نہ لگے (یعنے ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹے کوئی عضو ضائع نہ ہو حسن صورت
مین فرق نہ آوے کہ تمہاری کہیتی اوجڑ جاوے) اور اُنکا حق تمہارے اوپر اتنا ہے کہ روٹی اون
کی اور کپڑا اون کا دستور کے موافق تمہارے ذمہ ہے اور تمہارے درمیان چہوڑی جاتا ہون مین
ایسی چیز کہ اگر تم اوسے مضبوط پکڑے رہو تو کبہی گمراہ نہ ہو اللہ کی کتاب اور تم سے سوال ہوگا (قیامت
مین) اور میرا حال پوچہا جاوے گا پہر تم کیا کہوگے تو سبنے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک

آپ نے اللہ پاک کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور اُمت کی خیر خواہی کی پھر آپ نے اشارہ کیا اپنی انگشت شہادت (کلمہ کی انگلی) سے کہ آپ اُسے آسمان کیطرف اُٹھاتے تھے اور لوگون کیطرف جھکاتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ گواہ رہو یا اللہ گواہ رہو تین بار یہی فرمایا اور یون ہی اشارہ کیا پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز پڑہی اور پھر اقامت کہی اور عصر پڑہی اور ان دونون کے بیچ مین کچھ نہین پڑہا (یعنے نفل سنت وغیرہ) **ف** اس سے کئی مسائل معلوم ہوئے چنانچہ مع مسائل سابقہ اڑتیسوان مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے حج کے لیے آٹھوین تاریخ منا کا ارادہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جو مکہ مین ہو وہ آٹھوین تاریخ احرام باندہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین کا کہ اون کے نزدیک افضل یہی ہے اسی حدیث کر دسے **اونتالیسوان** یہ کہ سنت یہی ہے کہ آٹھوین تاریخ سے پہلے منا نہ جاوے اور امام مالک نے پہلے اس سے جانیکو مکروہ کہا ہے اور بعض سلف نے کہا ہے کچھ مضائقہ نہیں اگر پہلے جاوے اور یہ جو فرمایا کہ آپ بھی سوار ہوئے اس سے **چالیسوان** مسئلہ معلوم ہوا کہ اس جگہہ مین سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے جیسے اور راہون مین حج کے سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے اور امام نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے اور امام شافعی کا ایک قول ضعیف یہی ہے کہ پیدل چلنا افضل ہے **اکتالیسوان** یہ کہ منا مین یہ پانچ نمازین پڑہنا مسنون ہے جیسے حضرت نے پڑہین **بیالیسوان** یہ کہ منے مین اس شب یعنے نوین رات کو رہنا سنت ہے اور یہ رہنا مسنون ہے کچھ رکن نہین نہ واجب ہے اور اگر کسی نے اسکو چھوڑ دیا تو اوسپر دم واجب نہین ہوتا اور اوسپر اجماع ہے **تینتالیسوان** یہ کہ یہ جو کہا جب آفتاب نکل آتا اس سے ثابت ہوا کہ منی سے نہ نکلے جب تک آفتاب طلوع نہو اور یہہ سنت ہے باتفاق **چوالیسوان** یہ کہ مزدلفہ مین اوترنا مستحب ہے اس لیے کہ سنت یہ ہے کہ عرفات مین داخل نہون جب تک آفتاب ڈہل نہ جاوے پھر جب آفتاب ڈہل جاوے ظہر اور عصر ملاکر پڑہین پھر عرفات مین داخل ہون اس لیے مزدلفہ مین اوترنا مسنون ہوا پھر جبکا خیمہ ہو لگایا جاوے اور زوال کے قبل غسل کرین وقوف عرفات کے لیے پھر جب زوال ہو جاوے امام لوگون کے ساتھہ مسجد ابراہیم مین جاوے اور دو مختصر چھوٹے خطبہ پڑہے اور دوسرا خطبہ بہت چھوٹا ہو پھر بعد اسکے ظہر اور عصر دونون کو جمع کر کے ادا کرے پھر نماز سے فارغ ہو کر موقف مین جاوے **پینتالیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ محرم کو خیمہ مین یا اور سایہ کے نیچے رہنا درست ہے **چیالیسوان** خیمون کا

رکھنا روا ہی بالون کے ہون خواہ اور کسی چیز کے اور عرفہ ایک موضع ہے عرفات کے بغل مین اور عرفات مین داخل نہین قولہ قریش یقین کرتے تہے اسکا مطلب یہ ہی کہ قریش تمام عرب کے خلاف کرتے تہے کہ عرب لوگ عرفات مین جاکر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ مین کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم اللہ تعالی کے گھر والے ہین ہم حرم سے باہر نہ جاوین گے اور مزدلفہ حرم مین ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بفرمان واجب الاذعان قرآن کے عرفات مین جاکر وقوف کیا جیسے اللہ صاحب نے فرمایا ہے ثم افیضوا من حیث افاض الناس یعنے پہر لوٹو وہان سے جہان سے سب لوگ لوٹتے ہین یعنے عرفات سے قولہ یہانتک کہ جب آفتاب ڈہل گیا اس سے **سینتالیسوان** مسئلہ ثابت ہوا کہ عرفات مین داخل ہونا قبل صلوۃ ظہر وعصر کے خلاف سنت ہی قولہ آپ وادی کے بیچ مین پہنچے الخ یہ وادی وادی عرنہ ہے جسمین عین کو پیش را کو زبر اس کے بعد نون ہے اور عرنہ عرفات مین داخل نہین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور تمام علما کا یہی قول ہے مگر امام مالک فرماتے ہین کہ عرفات مین ہے قولہ پہر خطبہ پڑہا الخ اس سے **اڑتالیسوان** مسئلہ معلوم ہوا کہ خطبہ یہان مستحب ہی امام کو عرفہ کے اور یہ باتفاق امت مسنون ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور خلاف کیا ہے اس مین مالکیہ نے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ حج مین چار خطبہ سنت ہین **ایک** تو ساتوین تاریخ ذیحجہ کی کعبہ کے پاس بعد ظہر کے **دوسرے** یہی جو مذکور ہوا عرفہ مین عرفات کے دن **تیسرے** یوم النحر مین یعنے دسوین تاریخ **چوتھی** کو بیچ کے دن منے سے جسکو یوم نفر اول کہتے ہین اور وہ ایام تشریق کا دوسرا دن ہے یعنے بارہوین تاریخ اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ یہ سب جگہہ ایک ہی ایک خطبہ ہے مگر عرفات کو دن کہ اوس مین دو ہین اور اسیطرح یہ سب خطبے بعد نماز ظہر کے ہین مگر خطبہ عرفات کہ وہ قبل ظہر کے ہے اور ہر خطبہ مین احکام ضروری حج کے تعلیم کرنا ضرور ہین قولہ اور تمہارے خون اور اموال الخ اس مین بڑی تاکید فرمائی کہ جیسے عرب کو اسدن کی حرمت اور اس ماہ کی حرمت اور اس شہر مکہ کی حرمت بخوبی معلوم تہی ویسے ہی ایک دوسرے کو مارنا مال لوٹنا ایذا دینا اسکو آپنے حرام فرمایا اور اس سے ثابت ہوا **اونچاسوان** مسئلہ کہ نظیر دینا اور مثال بیان کرنا اور تشبیہ دینا درست ہے جیسے آپ نے یہان مال وجان کی حرمت کی تشبیہ دی قولہ ہر چیز ایام جاہلیت کی میرے پیرون کے نیچے ہے الخ اس سے مقصود یہ ہے کہ بیع وشرا اور معاملات ایسے کہ جن مین ابہی قبضہ نہین اور خون ایسے جیسا قصاص نہین

لیا گیا اور سود جو وصول نہین کیا گیا اُس کا مطالبہ اب نہ کرنا چاہیے اور یہ سب باطل اور لغو ہو گیا اور ابن ربیعہ کا نام محققون نے لکھا ہے کہ ایاس تھا بیٹا ربیعہ کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا عبد المطلب کا اور بعضون نے اس کا نام حارثہ کہا ہے اور یہ لڑکا چھوٹا تھا اور گھرون مین گھٹنیان چلتا تھا اور بنی سعد اور بنی لیث کے بیچمین لڑائی ہوئی اور اُس کے ایک پتھر لگا اور مر گیا یہ قول ہے زبیر بن بکار کا اور یہ جو فرمایا ڈروا سے عورتون بالغ اس سے بچا **سوان** مسئلہ ثابت ہوا کہ عورتون کے ساتھ حسن سلوک اور اخلاق اور محبت اور نرمی سے بسر کرنا ضرور ہے اور اس بارہ مین بہت احادیث آئی ہین اور بہت ڈرایا ہے آپ نے اونکی حق تلفی سے اور فرمایا ہے کہ تم مین سب سے بہتر وہ ہے جو عورتون کے ساتھ اچھی طرح رہتا ہے اور امام نووی کی اس بارہ مین ایک کتاب ہے ریاض الصالحین اور یہ جو فرمایا حلال کیا ہے تمنے اون کے ستر کو الخ یعنے اللہ تعالی نے فرمایا ہے فامساک بمعروف اور تسریح باحسان اس حکم سے خدا تعالی کے اُن کے فروج تمپر حلال ہوئے ہین تو اسکا خیال رکھو کہ اُنہے تکلیف نہ دو اور اُن کے حقوق تلف نہ کرو یا مراد اس سے یہ آیت ہے فانکحوا ما طاب لکم من النسا یا مراد کلمہ سے ایجاب وقبول ہے اور یہ کلمہ اللہ ہی نے بتایا ہے اور یہ جو فرمایا تمہارے بچھونے پر الخ اس سے زنا مراد نہین اسلیے کہ اس مین تو رجم ہے یعنے پتھر اور کر کے مار ڈالنا بلکہ مراد یہ ہے کہ کسی غیر کے ساتھ تخلیہ نہ کرین یا کسی کو گھر مین آنے نہ دین جب تک کی اجازت نہ ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ اجنبی ہو خواہ بی بی کے محارم مین سے ہو غرض بغیر اجازت شوہر کے کسی کو گھر مین آنے نہ دینا چاہیے پھر خواہ اجازت زبان سے پائی جاوے خواہ عرف وعادت سے **اکاون** یہ مسئلہ ہے کہ عورت کو مارنا تنبیہ اور تادیب کے لیے مگر ایسی ہی ضرب ہو کہ جس سے ضرر شدید نہ پہنچ جاوے اور اگر ایسی مار ماری جو درست ہے یعنے اُس مین ضرر شدید تھا اور اتفاق سے وہ مر گئی تو اوسپر (یعنے زوج پر) دیت ہے اور زوج کے عاقلہ پر اوسکی ادا واجب ہے اور زوج اپنے مال سے کفارہ دے **باون** قولہ روٹی اونکی الخ معلوم ہوا کہ خرچ عورت کا اور کہلانا پلانا اور کپڑا دستور کے موافق زوج پر واجب ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کسی کا اس مین اختلاف نہین **ترپن** وصیت کی آپ نے قرآن کے تمسک پر اور فرمایا کہ جب تک اُسکو پکڑے رہوگے گمراہ نہ ہوگے اور حدیبان کی ہدایت کی اُس کے تمسک تک معلوم ہوا کہ جس نے قرآن چھوڑ دیا یعنے اوسکے اوامر پر عمل نکیا نواہی سے نہ بچا قصص سے عبرت نہ پکڑی خبرون کی تصدیق نہ کی وعدون کی امید نہ کہی وعیدون سے خوف نہ کیا صفات باری پر

یقین نہ لایا وہ گمراہ ہوا یہ اوسکا حال ہی جو قرآن کے معانی اور مطالب کو جانتا ہے اور عمل نہین کرتا ہے
پھر اُسکا حال پوچھنے ہو جو کم بخت قل ہو اللہ کے معنے بھی نہین جانتا اور اُس بدبخت شقی ازلی کا کیا ذکر ہے
جو مردود و ملعون یہ خیال رکھتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے یا کہتا ہی
کہ بے فقہ کے قرآن پڑھنے سی گمراہ ہو جاتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ بے فقہ جانے حدیث پر چلنے سے گمراہ
ہو جاتا ہے غرض یہ سب شعبہ ہین ضلالت و گمراہی کے کہ اللہ تعالی اُس سی ہر مسلمان کو بچاوے ۔
چون مسئلہ یون پورے ہوئے کہ آپ نے خبر دی کہ تم سے سوال ہوگا میرے حال سی یہ خبر دی آپ نے
قیامت کی سوال سی کہ ہر اُمت سی ہوگا اور ہر نبی سے اور رد بکاری حضرت عیسی علیہ السلام کی قرآن
شریف مین اور رد بکاری حضرت نوح علیہ السلام کی حدیث مین اوسی جنس سے ہے **پچپین** مسئلہ
یون پورے ہوئے کہ آپ نے اشارہ کیا آسمان کی طرف اور کہا یا اللہ الی آخرہ اس سی معلوم ہوا کہ اللہ پاک
جل جلالہ و جل شانہ اپنی ذات مقدس سی عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تہا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا اور اسلیے آپ نے اشارہ حسی کیا اوسکیطرف اور باطل ہوا مذہب خبیثان امت گرفتاران جہمیت
کا جو قائل ہین کہ خداوند تعالی ہر جگہہ ہے یا زعم مین کہ جیسے عرش پر ہے ویسے ہی فرش پر ہے یا
مدعی ہین کہ جیسے عالم کے اوپر ہے ویسے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تہا صحابہ کا جو سرور
انبیا کا تہا اس لیے کہ اگر ایک صحابی کا خیال یہی اوسکے موافق نہوتا تو وہ برق کیطرح چمک کے حضرت
سے سوال کرتا اور آپکے جواب باصواب مین اپنی صلاح دین و دنیا جانتا اور آپ کی قول ذیشان کو جان
جہان اور نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجماع صحابہ کا جیسے عرفات مین تہا کبہی کا ہے کو
ہوا ہی غرض اسحدیث نے اطفال جہمیہ کو یتیم کر دیا اور افراخ فلاسفہ کو بے مادر و پدر اور معتزلہ اور
منکران صفات کو جن کے اقوال شذر و نذر و متروک ہوئے ہین ملک ایمان سے شہر بدر کر دیا غرض جب
ثابت ہوا کہ ایک اعرابی یہی اُسپر متعجب ہوا اور کسی بدوی نے اوسپر کچہہ سوال نہ کیا تو اب جو ذی علم
و ذی فہم اُس کے خلاف عقیدہ رکہے وہ پلے سرے کا گنوار اور حد درجے کا کندہ ناتراش کج فہم و بد تمیز
بدعقیدہ و بد معاش ہے **چھبین** مسئلہ یون پورے ہوئے کہ آپ نے ظہر اور عصر ملا کر پڑہی اور اُمت کا
اسپر اجماع ہے کہ یہہ جمع یہان جائز ہے اور مشروع ہے مگر اس کے سبب مین اختلاف ہی کسی نے کہا سبب
اسکا بجا آوری نسک ہی اور یہ مذہب ابی حنیفہ اور بعض اصحاب شافعی کا ہے اور اکثر شافعیہ نے کہا سبب

اسکا سفر ہے اور اونکون کا قول ہی کہ جو وہین رہتا ہو یا یکہ کا ہو کہ وہ دو منزل سی کم ہے تو اسکو جمع رو نہین
جیسے قصر روا نہین **ستاون** مسئلہ یون پوری ہوے کہ جو شخص جمع کرے دو نمازون کو تو اوسکو
لازم ہے کہ ترتیب سی پڑہے یعنی ظہر پہر عصر اور پہلے نماز کے لیے اذان اور اقامت اور دوسرے کے
لیے فقط اقامت کہی اور اُن کے بیچمین کچہ نہ پڑہے اور اس مین شافعیہ کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہی
ح پہر سوار ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ آئے کہڑے ہونے کی جگہہ مین پہر اونٹنی
کا پیٹ کر دیا پہتروں کیطرف اور پگ ڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور کہڑی
رہی یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور زردی تہوڑی تہوڑی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا ڈوب گئی
اور اسامہ کو اپنے پیچھے بٹہا لیا اور لوٹے اور مہار قصوا کی اسقدر کہینچی ہوئی تہی کہ سر اُس کا
کجاوہ کے آگے سورک مین لگ گیا تہا (سورک وہ جگہہ ہے جہان سوار بعضی وقت تہک کر اپنا
پیر جو لٹکا ہوا رہتا ہے اوس جگہہ رکہتا ہے) اور آپ سیدہے ہاتہہ سے اشارہ کرتے تہے کہ اے
لوگون رسان رسان چلو آرام سے اور جب کسی ریت کی ڈہیری پر آجاتے (جہان بہیڑ کم پاتے)
تو ذرا مہار ڈہیلی کر دیتے یہان تک کہ اونٹنی چڑہ جاتی آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور وہان مغرب اور
عشا پڑہی ایک اذان سے (جو مغرب کے پہلے کہی) اور دو تکبیرون سے اور اُن دونون
فرضون کے بیچمین نفل کچہ نہین پڑہے (یعنے سنت وغیرہ نہین پڑہی) پہر آپ لیٹ رہے یہانتک
کہ صبح بر آمد ہوئی پہر فجر کی نماز ادا کی (سبحان اللہ کیسے خادم ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ رات دن آپکے سونے بیٹہنے اوٹہنے جاگنے کہانے پینے پر نظر ہے اور ہر فعل مبارک کی
یاد و محافظت ہی اللہ تعالی رحمت کرے اُنپر) جب فجر خوب ظاہر ہو گئی اذان اور تکبیر کے
ساتہہ پہر قصوا (اونٹنی پر) سوار ہوے یہانتک کہ مشعر الحرام مین آئے اور وہان قبلہ کیطرف
مونہہ کیا اور اللہ تعالی سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا اور اُسکی توحید پکاری اور
وہان ٹہہرے رہے یہانتک کہ روشنی ہو گئی بخوبی اور لوٹے آپ وہان سے قبل طلوع آفتاب کے
اور فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹہا لیا اور فضل ایک نوجوان اچہے بالون والا گورا اچٹا خوب
صورت جوان تہا پہر آپ جب چلے تو ایک گروہ عورتون کا ایسا چلا جاتا تہا کہ ایک ایک اونٹ
پر ایک عورت سوار تہی اور سب چلی جاتین تہی اور فضل اُنکے طرف دیکہنے لگے سو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فضل کے منہہ پر ہاتھہ رکھدیا (اور زبان سے کچھہ نہ فرمایا سبحان اللہ یہ اخلاق کی بات تھی اور نہی منکر کس خوبی سے ادا کیا) اور فضل نے منہہ اپنا دوسری طرف پھیر لیا اور پھر دیکھنے لگے (یہ اُن کی کمال اطمینان کی وجہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنا ہاتھہ اور طرح پھیر کر اون کے منہہ پر رکھہ دیا تو فضل نے دوسری طرف منہہ پھیر کر پھر دیکھنے لگے یہانتک کہ بطن محسر مین پہنچے تب اونٹنی کو ذرا چلایا اور بیچ کی راہ لی جو جمرہ کبری پر جا نکلتی ہے یہانتک کہ اُس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے اور اُسکو جمرہ عقبی کہتے ہین) اور سات کنکریان اُسکو مارین ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے ایسی کنکریان جو چٹکی سے ماری جاتی ہین اور دانہ باقلا کے برابر ہون) اور وادی کے بیچ سے کھڑے ہوکر مارین (کہ منے اور عرفات اور مزدلفہ داہنی طرف اور مکہ بائین طرف رہے) پھر نحر کی جگہہ آئے اور ترسٹھہ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے (قربان دست و بازو یت شوم) باقی حضرت علی کو دیے کہ اونہون نے نحر کیے اور شریک کیا آپنے اُن کو اپنی ہدی مین پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ مین سے ایک ٹکڑا لیوین اور ایک ہانڈی مین ڈالا اور پکایا گیا پھر آپ نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونو نے اوس مین سے گوشت کھایا اور اُس کا شوربا پیا پھر سوار ہوئے اور بیت اللہ کیطرف آئے اور طواف افاضہ کیا اور ظہر مکہ مین پڑہی اور بنی عبد المطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے آپنے فرمایا پانی بہرواے اولاد عبد المطلب کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ بہیڑ کرکے تمہے پانی نہ بہرنے دین گے تو مین بھی تمہارا شریک ہوکر پانی بھرتا (یعنے جب آپ بہرنے سنت ہوجاتا تو پھر ساری اُمت بہرنے لگتی اور اُن کی سقایت جاتی رہتی) پھر اُن لوگون نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپنے اوس مین سے پیا **ف** اب مسائل سنو قولہ پھر آئے کھڑے ہونے کی جگہہ **اٹھاون** مسئلہ یون پوری ہوئے کہ مستحب ہے جب نماز سے فارغ ہو تو جلد موقف مین آجاوے **اونسٹھہ** یون ہوئے کہ وقوف سواری پر افضل ہے اور احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے اور اس مین شوافع کے تین قول ہین کہ اصح اون مین یہی ہے کہ سواری پر افضل ہے اور دوسرا یہ کہ بے سواری کے افضل ہے تیسرا یہ کہ دونو برابر ہین مگر سواری پر فضل نبی ہے اور بے سواری کے تقریر اور فعل تقریر سے افضل ہے پس قول اول بہتر ہے **ساٹھہ** یون ہوئے کہ اُن پتھرون کے پاس افضل ہے وقوف کرنا اور وہ پتھر بچے ہوئے ہین جبل رحمت کے دامن مین اور جبل رحمت

زمین عرفات کی بیچمین واقع ہے غرض موقف مستحب وہی ہے اور یہ جو عوام مین مشہور ہی کہ جبل رحمت پر
چڑہنا موجب قربت ہے اور بعض نادان سمجھتے ہین کہ بے اوسکے چڑہے وقوف صحیح نہین وہ بیوقوف
ہین اور جبل رحمت پر چڑہنے کو اولی جاننا سنت کی رحمت ہی بلکہ تمام عرفات کا میدان موقف ہی اور
مستحب اور افضل وہی موقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے **اکسٹھ** مسئلون پوری ہوئے کہ معلوم ہوا کہ
قبلہ کیطرف موہنہ کرنا وقوف کے وقت مستحب ہی **باسٹھ** یون پوری ہوئے کہ وقوف مغرب تک
چاہیے کہ آفتاب بخوبی ڈوب جاوی اور اُس کے ڈوبنے کے بعد مزدلفہ کو چلے پہر اگر کوئی قبل غروب کے
ہی چلا گیا تو وقوف اور حج تو اُسکا پورا ہوگیا مگر اوسپر دم آتا ہے وجوب کی راہ سے یا استحباب کے
طور سے اور اس مین شافعی کے دو قول ہین صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہی اور دوسرا یہ ہی کہ دم واجب
ہے اور بنا اسکی اسپر ہے کہ آیا وقوف کرنے والے پر رات اور دن دونون کو جمع کرنا واجب ہی یا نہین
تو صحیح تر قول یہی ہے کہ سنت ہی رہا وقت وقوف کا تو وہ عرفہ کے دن زوال شمس سے دوسرے دن
کے طلوع فجر تک ہے یعنے یوم النحر کی فجر تک غرض جو اسوقت مین وہان ٹہیر گیا تہوڑی دیر بہی
اُس کا وقوف ہوگیا اور حج اوسکا ملگیا ورنہ فوت ہوگیا یہ مذہب ہی امام شافعی اور جماہیر علمار
کا اور امام مالک کا قول ہے کہ صرف نہین وقوف صحیح نہین بلکہ کچہ رات بہی شامل ہونا ضرور ہے اور
اگر فقط رات پر اکتفا کی تو صحیح ہوگیا اور اگر فقط دن پر اکتفا کی تو وقوف صحیح نہین ہوا اور امام احمد
نے کہا ہے کہ وقوف کا وقت عرفہ کی فجر سے شروع ہوتا ہے اور اسپر تمام امت کا اجماع ہے کہ اصل
وقوف بہت بڑا رکن ہے حج کا وہ اگر فوت ہوگیا تو حج فوت ہوگیا اور بے اوسکے حج صحیح نہین ہوتا۔ قولہ
اور اسامہ کو پیچہے بٹہا لیا اس سے **ترسٹھ** مسئلہ پوری ہوئے کہ ایک جانور پر دو آدمی کا بیٹہنا
درست ہی اگر جانور طاقت رکہتا ہو اور اسباب مین بہت روانین آئین مین قولہ سر اوسکا کجاوہ کے
آگے مورک مین لگ گیا مورک وہ جگہہ ہے جو کجاوہ کے آگے ہوتی ہے اور کبہی سوار جب تہک جاتا
ہے اور پیر لٹکے لٹکے سن ہوجاتے ہین تو اٹہا کر وہان رکہہ لیتا ہے اور وہان ایک چمڑا لگا ہوتا ہے
اور اس سے ثابت ہوگیا ایک اور مسئلہ کہ پورے ہوئے اس سے **چوسٹھ** مسئلہ کہ سوار کو ضرور ہوا کہ پیدلون
کے ساتہہ نرمی کرے اور اُن کے بیچمین سواری دوڑا دے نہین کہ اون مین بہاگڑ پڑے اور کہڑبہڑ ہووے
یا ہل چل مچے پہلے آپ مہار کہینچی ہی اور **پینسٹھ** یون پورے ہوئے کہ ثابت ہوا کہ جب عرفات سے لوٹے

تو آہستہ آہستہ رسان رسان چلو جلدی چلنے کی حاجت نہین کہ خلاف سنت ہی قولہ آخر مزدلفہ پہونچے گئے اور مزدلفہ مشہور جگہہ ہے حدود اسکی مشہور ہے اور عرفات سے تین کوس ہے اور مزدلفہ سے منے تین کوس ہی اور منی سے مکہ تین کوس ہے اور وہ حرم مین داخل ہی اور اس سے ثابت ہوے مسائل کہ ۔

چھبیسوان مسئلہ یون پورے ہوے کہ شب کو آپ وہان رہی اور شب کو وہان رہنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور امام احمد کے نزدیک بہی اور بعض شافعیہ کا بہی یہی قول ہی اور بعض شافعیہ کے نزدیک فرض ہے ۔

ستائیسوان مسئلہ یون پورے ہوے کہ آپ نے مغرب اور عشا ایک اذان اور دو اقامت سے پڑہی جیسے ظہر و عصر عرفات مین پڑہی تہی اور یہ مذہب ہی شافعی اور زفر کا اور دوسرے امامون کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ ہی کہ عشا مین اقامت ضرور نہین اسلیے کہ وہ اپنے وقت پر ہی بخلاف عصر عرفات کے کہ وہ غیر وقت مین تہی مگر سنت اس علت پر مقدم ہے اور اٹھائیسوان مسئلہ یون پورے ہوے کہ سنت یہی ہے کہ عرفات سے جب لوٹے تو مغرب مین دیر کرے اور عشا کے ساتہہ ملا کر پڑہے اور یہ جمع تاخیر ہے اور اسپر اجماع ہے تمام امت کا کہ یہان جمع تاخیر ضرور ہے اور اس مین اختلاف ہی کہ سبب اسکا کیا ہے ابو حنیفہ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ بسبب نسک کے ہے اور جائز ہے یہ جمع اہل مکہ اور اہل مزدلفہ کو بہی اور اہل منے کو بہی اور لوگون کو بہی اور صحیح یہ ہے کہ یہ جمع بسبب سفر ہے اور اسی مسافر کو روا ہی کہ جو مسافت قصر کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ دو منزل ہین اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ جائز ہے جمع ہر سفر مین کہ چھوٹا ہی سفر ہو یہ مضمون ہے نووی کا شرح مسلم مین اور عالمگیری مین ہے کہ جمع مزدلفہ کے لیے خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام شرط نہین بخلاف جمع عرفہ کے کذا فی الصیغی اور نووی نے کہا ہے کہ اگر کسنے ارض عرفات مین یا راہ مین مزدلفہ کے مغرب پڑہ لی اور جمع نہ کی ساتھہ عشا کے تو روا ہے مگر خلاف افضل ہے اور بات یہ ہے کہ یہ ثابت نہین ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہر طور اطاعت انکی واجب ہی امت پر اور یہی مذہب ہی صحابہ اور تابعین کا اور اوزاعی اور ابو یوسف اور اشہب کا بہی قول یہی ہے اور اصحاب حدیث کا بہی کہ اگر الگ الگ اپنے اپنے وقت مین ادا کی تو بہی روا ہے اور ابو حنیفہ وغیرہ کوفیون نے کہا ہے کہ ضرور ہے کہ مزدلفہ مین جمع کرے اور اس سے پہلے نہین روا نہین اور امام مالک نے بہی کہا ہے کہ قبل مزدلفہ کے روا نہین مگر جسکو یا جسکی سواری کو کچہہ عذر ہو جاوے مگر اسکو بہی ضرور ہے کہ مغرب بعد غروب شفق ادا کرے اور انتیسوان مسئلہ یون

پوری ہوئے کہ اندونون کے بیچ مین ثابت ہوا کہ سنت نہ چھوٹے ہے مگر اس مین اختلاف ہے کہ یہ نہ چھوٹنا سنت کا شرط ہے جمع کی یا نہین اصحاب شافعیہ کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ شرط نہین بلکہ سنت متبعہ ہے اور بعضر اصحاب شافعیہ نے کہا ہے شرط ہے قولہ اسکے بعد جو مذکور ہے کہ پھر آپ لیٹ رہے اور **ستتر** مسئلہ یون پوری ہوئے کہ رات کو وہان رہنا واجب ہے یا سنت ہے صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ اگر کوئی شب کو وہان نہ رہا تو حج اوسکا صحیح ہوگیا اور گنہگار رہا مگر اوسپر دم واجب ہے اور **دوسرا** قول یہ ہے کہ اوسکی ترک مین گناہ نہین اور نہ دم واجب ہوتا ہے مگر وہان ٹھیرنا رات کو مستحب ہے اور ایک جماعت کا قول ہے کہ وہ رکن ہے اور بغیر اوس کے حج صحیح ہی نہین ہوتا جیسے بغیر وقوف عرفات کے حج صحیح نہین ہوتا اور یہ قول ہے امام شافعی کے نواسے کا اور ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ کا اور علقمہ اور اسود اور شعبی اور نخعی اور حسن بصری کا اور **اکہتر** یون ہوئے کہ مزدلفہ مین نماز سویرے پڑہنا چاہیے صبح کی اس لیے کہ آج مناسک بہت ہین **بہتر** یون ہوئے کہ صبح کی نماز مین اذان اور اقامت دونون مسنون ہین اور اسیطرح تمام نمازون مین مسافر کے اور اسمین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین بہی اذان دلوائی جیسے حضر مین دلواتے تہے قولہ پھر چلے یہانتک کہ مشعر الحرام مین آئے اور اوس سے **تہتر** مسئلہ یون پورے ہوئے کہ معلوم ہوا کہ یہان وقوف بہی سواری پر افضل ہے پیدل سے جیسا اوپر بہی گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ مشعر الحرام وہی قزح ہے اور جماہیر مفسرین اور اہل سیر نے کہا ہے کہ مشعر الحرام تمام مزدلفہ ہے اور **چہتر** یون پورے ہوئے کہ معلوم ہوا یہان بہی وقوف کرنا مناسک حج مین داخل ہے اور اس مین کچہ اختلاف نہین مگر اختلاف اس مین ہے کہ یہان سے کب چلے سو ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور جماہیر علما کا قول ہے کہ یہان ٹہرا دعا کرتے رہے اور ذکر مین مشغول رہے یہانتک کہ صبح روشن ہو جاوے جیسے حدیث مین ہے اور امام مالک نے کہا کہ یہان سے روشنی ہونے کے قبل چلدیے قولہ فضل کے مونہہ پر ہاتہہ رکہدیا اس سے پورے ہوئے **پچہتر** مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ اجنبی عورتون سے آنکہہ بند کرنا چاہیے اور پورے ہوئے **چہتر** ۷۶ مسئلہ کہ معلوم ہوا جو قدرت رکہے گناہ سے روکنے کی اپنے ہاتہہ سے تو روکدے اپنے ہاتہہ سے اسلیے آپنے ہاتہہ رکہدیا قولہ لبطن محسر مین پہونچے محسر اسکو اس لیے کہتے ہین کہ فیل اصحاب فیل کا وہان رک گیا تہا اور روکنے کو عربی مین حسر کہتے ہین۔ قولہ تب

اونٹنی کو ذرا چلایا اس سے پورے ہوئے **ستتر** مسئلہ کہ اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ بطن محسر سے جلدی گذرنا چاہیے اور یہ سنت ہے مقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک تیر کے پھینک ہے یا ڈھیلا پھینکنے کی مسافت تک قولہ بیچ کی راہ لی اس سے پورے ہوئے **اٹھہتر** مسئلہ کہ معلوم ہوا لوٹتے وقت عرفات سے اس راہ سے منیٰ میں داخل ہونا سنت ہے اور یہ اُس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہ ایسی بات ہے جیسے آپ نے مکہ جاتے وقت ثنیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلتے وقت ثنیۃ السفلی کی عید میں بھی آپ ایک راہ سے جانے دوسرے سے آتے یا استسقا میں چادر اوڑھنے غرض یہ سب گویا بطور تفاول کے ہوا قولہ جمرۂ عقبہ اس سے پورے ہوئے **اوناسی** مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ جب مزدلفہ سے آوے تو منے میں پہونچ کر پہلے جمرۂ عقبہ کی رمی کرے اور اس سے پہلے کچھ نہ کرے اور یہ رمی اوسکی منے میں اترنے سے پہلے ہو غرض اس رمی سے فارغ ہو کر پھر اوترے قولہ اور سات کنکریاں الخ اس سے پوری ہوئے **اسی** مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ سات کنکریاں نارین دانہ باقلا کے برابر نہ اس سے بڑی نہ چھوٹے اور اگر اس سے بڑے چھوٹے ہوں تب بھی کافی ہیں مگر بہتر ہوں اور امام شافعی اور جمہور کے نزدیک مرمر اور پتھر نمک اور سونے اور چاندی وغیرہ سے رمی درست نہیں اسیطرح جن چیزوں کو حجر نہیں کہتے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اجزاء ارض میں سے جو چیز ہو درست ہے اور پوری ہوئے اس سے **اکاسی** مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ ہر کنکرے پر تکبیر کہے یعنے اللہ اکبر اور معلوم ہوا کہ ایک ایک کنکرے الگ الگ ماری اور یہی ثابت ہے احادیث سے اور بطن وادی میں کھڑا ہو جیسے ہم اوپر تصریح کر چکے ہیں اور بعضوں نے کہا قبلہ کیطرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یوم النحر میں بھی رمی جمرۂ عقبہ مشروع ہے اور کچھ نہیں اور اسپر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور یہ رمی نسک میں داخل ہے باجماع مسلمین اور مذہب شافعیہ کا ہے کہ یہ واجب ہے رکن نہیں پھر اگر کسی نے چھوڑ دی یہانتک کہ ایام رمی کے نکل گئے تو گنہ گار ہوا اور اسپر دم لازم آیا اور حج صحیح ہو گیا اور مالک نے کہا ہے حج فاسد ہو گیا اور واجب ہیں سات کنکریاں کہ اگر ایک بھی کم ہو گئی تو چنہ کافی نہیں ہوتیں قولہ پھر نحر کی جگہ میں آئے اس سے معلوم ہوا کہ ہدی بہت لانا مستحب ہے کہ آپ کی سو اونٹ ہدی تھی اور پورے ہوئے **بیاسی** مسئلہ یعنے ثابت ہوا کہ مستحب ہے ذبح کرنا ہدی کا اپنے ہاتھ سے اور نیابت بھی جائز ہے بالاجماع جب نائب مسلمان ہو اور پورے ہوئے اس سے **ترانسی** مسئلہ یعنے

معلوم ہوا کہ مستحب ہی جلدی ذبح کرنا ہدایا کا اگرچہ بہت ہون اور ذبح سب کا یوم النحر مین مستحب ہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ترسٹھ اونٹ جو آپکے ساتھ آئے تہے وہ آپ ذبح کیے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ لائے تہے وہ اُن کو ذبح کے لیے دیے جو وہ یمن سے لائے تہے غرض یہ سب پورے سو ہو گئے قولہ پھر فرمایا کہ ہر اونٹ مین سے ایک ٹکڑا الخ اس سے پورے ہوئے چوراسی مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ ہر قربانی مین سے کچہ کہانا سنت ہی اور چونکہ ہر ایک مین سے کہانا مشکل تہا تو آپنے یہ ترکیب کی اور اسکی سنت ہونے پر سب علماء کا اتفاق ہے قولہ اور طواف افاضہ کیا الخ اور اس سے پورے ہوئے پچاسی مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حج کا باجماع مسلمین اور اول اُسکا وقت نحر کے نصف سے ہے شافعیہ کے نزدیک اور افضل وقت رمی جمرہ عقبہ کے بعد ہی اور ذبح ہدی اور حلق کے پیچہے اور اُس مین دن چڑہ جاتا ہے یوم النحر کا اور ساری دن مین نحر کے جب چاہے بجالاوے بلا کراہت اور یوم النحر سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے اور تاخیر کرنا ایام تشریق سے زیادہ تر مکروہ ہے اور آخر وقت اُس کا جب تک آدمی زندہ رہی مگر شرط یہ ہے کہ بعد وقوف عرفات کے ہو اور اگر وقوف عرفات سے پہلے کرے تو روا نہین اور تمام علماء کا اتفاق ہی کہ طواف افاضہ مین رمل ہی نہ اضطباع ہے اور اگر کسینے طواف وداع کی نیت سے طواف کیا اور طواف افاضہ اوسکے ذمہ تہا تو یہ طواف افاضہ کی جگہہ ہو گیا اور اس مین نفر ہے شافعی کا جیسے کسی پر حج اسلام ہو اور وہ بہ نیت قضا یا بہ ارادہ نذر حج بجالاوے تو وہ حج اسلام کی جگہہ ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ طواف افاضہ کسی اور طواف کی نیت سے صحیح نہین ہوتا اور اسی طواف افاضہ کو طواف الزیارت اور طواف الصدر اور طواف الفرض اور طواف الرکن بہی کہتے ہین اور اس سے پورے ہوئے چھیاسی مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ باقی بہر نا اور پلانا بڑی فضیلت ہی کہ اگر زد کی آپ نے اُسکی مگر اس خوف سے کہ بنی عبد المطلب کی حضرت چہین جائے بجا نلائے اور معلوم ہوا اس سے کہ بعض مستحبات کا ترک کسی مصلحت سے روا ہے اور پورے ہوئے اس سے ستاسی مسئلہ کہ ثابت ہوی فضیلت زمزم کے پینے کی اور بہت روایتین اس بارہ مین آئی ہین اور یہ ایک مشہور کنوان ہے بیت اللہ شریف سے اڑتیس ہاتھ پر اور وہ مارز مزدم سے مشتق ہے کہ آب کثیر کو کہتے ہین اور حضرت علی سے مروی ہے کہ زمین کے تمام کنوؤن سے بہتر زمزم ہے اور سب سے بدتر بیہوت تمام ہوی شرح احادیث کی اور ہمنے اختصار کیا اوسکی شرح مین ورنہ بہت فوائد ہین اوسکے و نحمد اللہ علی اتمامہ

عن جعفر بن محمد قال حدثني ابي قال اتيت جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما فسالته عن حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم وساق الحديث بنحو حديث حاتم بن اسمعيل وزاد في الحديث وكانت العرب يدفع بهم ابو سيارة على حمار عري فلما اجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم من المزدلفة بالمشعر الحرام لم تشك قريش انه سيقتصر عليه ويكون منزله ثم فاجاز ولم يعرض له حتى اتى عرفات فنزل

ترجمہ جعفر بن محمد نے کہا میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں جابر کے پاس گیا اور اُن سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال پوچھا اور اُنہوں نے بیان کیا حدیث جیسے حاتم بن اسمعیل نے بیان کی تھی اور اسمیں اتنا زیادہ کیا کہ عرب کا قاعدہ تھا (یعنے ایام جاہلیت میں) کہ ابو سیارہ (ایک شخص کی کنیت ہے) اونکو مزدلفہ سے لوٹا لاتا تھا (اور عرفات کو نہ جاتا تھا) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے بڑھے تو قریش نے یقین کیا کہ آپ مشعر الحرام میں ٹھیرینگے اور وہیں آپ کی منزل ہوگی اور آپ وہاں سے بھی آگے بڑھ گئے اور اس سے کچھ تعرض نہ کیا یہانتک کہ عرفات پہنچے (یعنے قریب عرفات) اور وہاں اوترے ف یعنے قریش نے خیال کیا کہ آپ مزدلفہ میں وقوف کرینگے جیسے وہ بیوقوف ایام جاہلیت میں کرتے تھے حضرت اوس سے بڑھکر عرفات کے قریب اوترے اور بعد زوال عرفات میں وقوف کیا جیسے اوپر گذرا عن جعفر حدثني ابي عن جابر رضي الله تعالى عنه في حديثه ذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نحرت ههنا ومنى كلها منحر فانحروا في رحالكم ووقفت ههنا وعرفة كلها موقف ووقفت ههنا وجمع كلها موقف

ترجمہ جابر سے اسحدیث میں یہ زیادہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہاں نحر کیا اور منی ساری نحر کی جگہ ہے تو تم اپنے اپنے اترنے کی جگہ میں نحر کرو اور میں نے یہاں وقوف کیا اور عرفہ سارا وقوف کی جگہ ہے اور مشعر الحرام اور مزدلفہ سب وقوف کی جگہ ہے اور میں نے یہاں وقوف کیا ف یہ کمال نرمی اور آسانی کے لیے ہست کو فرمادیا ورنہ ہر شخص کو تکلیف ہوتی اور آپ کی موقف اور منحر میں وہ بہیڑ بہاڑ ہوتی کہ اونٹ کے عوض میں آدمی قربان ہوتے عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم مكة اتى الحجر فاستلمه ثم مشى على يمينه فرمل ثلاثا ومشى اربعا

ترجمہ جابر سے اُسی میں یوں مروی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے حجر اسود کو چوما اور تین پھیروں میں رمل کیا اور چار میں عادت کے موافق چلے

فائدہ بیان ان سب کا مفصل اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان قریش ومن دان دینہا یقفون بالمزدلفۃ وکانوا یسمون الحمس وکان سائر العرب یقفون بعرفۃ فلما جاء الاسلام امر اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی عرفات فیقف بہا ثم یفیض منہا فذلک قولہ عز وجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش اور جو لوگ انکی حال پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور اپنے کو حمس نام رکھتے تھے (ابو الہیثم نے کہا ہے کہ یہ نام ہے قریش کا اور انکی اولاد کا اور کنانہ اور جدیلہ قیس کا اسلیے کہ وہ تحمس رکھتے تھے اپنے دین میں یعنے تشدد اور سختی رکھتے تھے) اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے پھر جب اسلام آیا اللہ پاک نے اپنے نبی کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آویں اور وقوف فرماویں اور وہیں سے لوٹیں اور یہی مطلب ہے اس آیت کا ثم افیضوا یعنے لوٹو وہیں سے جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں **عن** ہشام عن ابیہ قال کانت العرب یطوفون بالبیت عراۃ الا الحمس والحمس قریش وما ولدت کانوا یطوفون عراۃ الا ان تعطیہم الحمس ثیابا فیعطی الرجال الرجال والنساء النساء وکانت الحمس لا یخرجون من المزدلفۃ وکان الناس کلہم یبلغون عرفات قال ہشام ومحمد بنی ابی عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت الحمس ہم الذین انزل اللہ عز وجل فیہم ثم افیضوا من حیث افاض الناس قالت کان الناس یفیضون من عرفات وکان الحمس یفیضون من المزدلفۃ یقولون لا نفیض الا من الحرم فلما نزلت افیضوا من حیث افاض الناس رجعوا الی عرفات ترجمہ ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عرب طواف کرتے تھے بیت اللہ کا ننگے مگر حمس اور جو حمس قریش ہیں اور انکی اولاد غرض لوگ ننگے طواف کرتے تھے مگر جبکہ قریش لوگ ان کو کپڑے دے دیتے تھے سو مردوں اور عورتیں عورتوں کو کپڑے دیا کرتی تھیں اور حمس مزدلفہ سے باہر نہ جاتے اور سب لوگ عرفات تک جاتے ہشام نے کہا میرے باپ نے مجھے خبر دی کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہی مضمون فرمایا جو اوپر ابھی گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب آیت مذکورہ اتری تو سب عرفات جانے لگے **عن** محمد بن جبیر بن مطعم یحدث عن ابیہ جبیر بن مطعم قال اضللت بعیرا لی فذہبت اطلبہ یوم عرفۃ فرایت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقفا مع الناس بعرفۃ فقلت واللہ ان ھذا من الحمس فما شانہ ھھنا وکانت قریش تعد من الحمس **ترجمہ** جبیر بن مطعم نے کہا میرا ایک اونٹ کھو گیا اور میں اسکی تلاش کو نکلا عرفہ کے دن تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں عرفات میں تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ تو حمس کے آدمی ہیں انکو کیا ہوا جو یہاں تک آگئی (یعنے قریش تو مزدلفہ سے آگے نہیں آتے تھے) اور قریش حمس میں شمار کیے جاتے تھے (جو لوگ مزدلفہ سے باہر نہ جاتے تھے)

باب جواز تعلیق الاحرام وھو ان یحرم باحرام کاحرام فلان ایک شخص اپنے احرام میں کہے کہ جو فلان شخص کا احرام ہے وہی میرا بھی اس کے جائز ہونے کا بیان **ف** جیسے حضرت علی نے کہا تھا کہ جو احرام رسول اللہ کا ہو وہی میرا بھی اور آپ نے اسے جائز رکھا **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو منیخ بالبطحاء فقال لی حججت فقلت نعم فقال بما اھللت قال قلت لبیک باھلال کاھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقد احسنت طف بالبیت وبالصفا والمروۃ واحل قال فطفت بالبیت وبالصفا وبالمروۃ ثم اتیت امراۃ من بنی قیس ففلت رأسی ثم اھللت بالحج قال فکنت افتی بہ الناس حتی کان فی خلافۃ عمر رضی اللہ تعالی عنہ فقال لہ رجل یا ابا موسی او یا عبد اللہ بن قیس رویدک بعض فتیاک فانک لا تدری ما احدث امیر المومنین فی النسک بعدک فقال یا ایھا الناس من کنا افتیناہ فتیا فلیتئد فان امیر المومنین قادم علیکم فبہ فاتموا قال فقدم عمر رضی اللہ تعالی عنہ فذکرت ذلک لہ فقال ان ناخذ بکتاب اللہ تعالی فان کتاب اللہ یامرنا بالتمام وان ناخذ بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یحل حتی بلغ الھدی محلہ **ترجمہ** ابی موسی نے کہا میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اونٹ بٹھائے ہوئے بطحا میں کہ میں نے آپ سے اور مجھ سے فرمایا کہ تم نے حج کی نیت کی میں نے کہا آپ نے فرمایا کیا احرام باندھا میں نے عرض کی کہ میں نے کہا لبیک مانند لبیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا خوب کیا اب بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کا اور احرام کھولدالو (اس لیے کہ ان کے ساتھ ہدی تو تھی ہی نہیں) پھر میں طواف کیا بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا اور قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اور میں نے میرے

سر کی جو مین دیکھہ دین پہر مین نے حج کی لبیک پکاری اور مین لوگون کو یہی فتوے دیتا تہا (کہ جو حج کو آوے بہی کے وہ عمرہ کرکے احرام کہول ڈالے پہر یوم الترویہ مین حج کا احرام باندہ لے) یہانتک کہ جب خلافت ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کی تو ایک شخص نے مجہہ سے کہا اے ابوموسی یا کہا اے عبداللہ بن قیس تم اپنے بعض فتوے روک رکھو اسلیے کہ تم کو معلوم نہین کہ امیرالمومنین نے کون سی نئی بات نکالی تنک مین تمہارے پیچہے (معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تہا کہ خلفا کی بات کو بہی احداث جانتے تہے اور نو پیدا خیال کرتے تہے اور سنت مین داخل نہ جانتے تھے اسیوجہ سے حضرت عمر نے بہی جماعت تراویح جس کو اپنے مقرر فرمایا تہا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ فرمایا اور یہ نہ کہا نِعْمَتِ السُّنَّةُ هٰذِهٖ حالانکہ اصل تراویح کی سنت سے ثابت تہی بلکہ اصل جماعت کی بہی ثابت تہی مگر صرف دوام اوسپر حضرت نے نہیں کیا تہا اور دوام کا حکم حضرت عمر نے دیا تنے سے تغیر کو جو اون کی جانب سے تہا آپ کو پسند نہ آیا کہ اسکو سنت مین داخل کرین سبحان اللہ کیا ادب تہا صحابہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی سے معلوم ہوا کہ قول صحابی حجت نہین ورنہ خلفاء کے بات کو احداث نہ کہتے) تب ابوموسی نے کہا اے لوگو جن کو مینے فتوی دیا ہے (یعنی احرام کہولڈالنے کا) تو وہ تامل کرین اسلیے کہ امیرالمومنین آنے والے ہین سو تم انکی پیروی کرو کہا راوی نے پہر آئے حضرت عمر اور مین نے اون سے ذکر کیا تو اونہون نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب پر چلین تو وہ حکم فرماتی ہے پورا حج و عمرہ بجا لانے کا اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہین کہولا جب تک قربانی نہ پہنچ لی اپنی جگہہ پر ف اور جس کے پاس قربانی ہو نے ہی نہین غرض حضرت عمر بن خطاب فرینان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا خیال کیا اور قول کا خیال نہ آیا کہ آپ نے بتمام صحابہ مین حکم دیا کہ جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ احرام کہولڈالے اور بعض شارحان حدیث نے اس کی تاویل کی ہے یہ کہ منع کرنا آپ کا اخذ بالاولے کے طریق سے تہا کہ خواہش آپکی یہ تہی کہ لوگ حج کو الگ سفر مین اور عمرہ کو الگ سفر مین بجالاوین اور اسی کو وہ پورا خیال فرماتے تہے گو وہ خیال کیسا ہی ہو کھا مسلم رحمتہ اللہ علیہ نے اور بیان کی ہم سے یہی روایت عبید اللہ بن معاذ نے اون سے معاذ اون کے باپ نے اون سے شعبہ نے اس اسناد سے مانند اس کی عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَاْسِي فَكُنْتُ اُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِي اِمَارَةِ اَبِي بَكْرٍ وَاِمَارَةِ عُمَرَ فَاِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ اِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَاْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهٰذَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَاْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذَا الَّذِي اَحْدَثْتَ فِي شَاْنِ النُّسُكِ قَالَ اِنْ نَاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاِنْ نَاْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ ابی موسیٰ نے کہا میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ مکہ کی کنکریلی زمین میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے۔ (یعنے وہاں منزل کی ہوئی تھی) اور آپ نے مجھ سے پوچھا کیا اہلال کیا تم نے میں نے عرض کی جو اہلال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ نے فرمایا تم قربانی ساتھ لائے ہو میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرکے احرام کھول ڈالو اور میں نے طواف کیا ویسا ہی میں ایک عورت کے پاس آیا اپنی قوم کے اوس نے میرے سر میں کنگھی کردی اور میرا سر دھویا غرض میں یہی فتوی دینے لگا لوگوں کو آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **فائدہ** غرض یہ ہے کہ منع کرنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بطور حرمت کے نہیں تھا کہ فسخ احرام کو حرام جانتے ہوں یا تمتع کو باطل خیال کرتے ہوں بلکہ اس منع کرنے کی علت خود آگے کے روایت میں آتی ہے **عَنْ** اَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي اِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا مُوسٰى كَيْفَ قُلْتَ حِينَ اَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ اِهْلَالًا كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَحِلَّ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو بھیجا تھا اور میں اس سال آیا جس سال آپ نے حج کیا

آگے وہی مطلب ہے جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یُفْتِیْ بِالْمُتْعَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ رُوَیْدَکَ بَعْضَ فُتْیَاکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی النُّسُکِ بَعْدُ حَتّٰی لَقِیَہٗ بَعْدُ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَہٗ وَاَصْحَابُہٗ لٰکِنْ کَرِہْتُ اَنْ یَظَلُّوْا مُعْرِسِیْنَ بِہِنَّ فِی الْاَرَاکِ ثُمَّ یَرُوْحُوْنَ فِی الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوْسُہُمْ ترجمہ ابی موسیٰ فتوے دیتے تھے متعہ کا (جیسا اوپر گذرا کہ حج کو عمرہ کرکے فسخ کر ڈالنا اور پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندھنا) تو ایک شخص نے کہا تم اپنے بعض فتوے کو روک رکھو اس لیے کہ تمکو معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے کونسی نئی بات نکالی نسک میں پھر وہ ملے حضرت عمر سے اور اُن سے پوچھا اُنہوں نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کیا ہے اور اُنکے اصحاب نے (ایام حج میں مطلق عمرہ بجالانے کو اور پھر اُس سال حج کرنے کو بھی عمرہ کہتے ہیں) مگر میں جو منع کرتا ہوں تو اس لیے کہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ عورتوں کے ساتھ شب باشی پیلو کے درختوں میں کریں پھر حج کو جاویں کہ اون کے سر میں سے پانی ٹپکتا ہو (اور اُس حال میں عرفات کو جاویں) **ف** یہ عذر بیان کر دیا حضرت عمر نے کہ آپ کو پسند آیا کہ لوگ عرفات میں مانند اور حاجیوں کے گرد آلود ہوں اور حجاج کی خوبی گویا یہی ہے کہ سر پریشان اور خضوع اور خشوع اُن میں ظاہر ہو اور سکنت کے سامان اونپر نمود ہوں نہ راحت و آرام کے علامتیں اونپر ظاہر ہوں اور امر ظاہر ہے کہ یہ علت حدیث مرفوع مصوص کے سامنے کچھ نہیں اسلیے کہ احرام سے ایک لحظہ پیشتر بھی سبطرح کی زینت حلال ہے اور عورتوں سے جماع وغیرہ درست ہے اور خوشبو لگانا روا ہے غرض قول حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا معارض حدیث مرفوع کے نہیں ہوسکتا نہ آپ کو معارضہ منظور تھا صرف اپنی ایک رائے کی بات کہی اور جسکا جی چاہے اوسکو قبول کرے چاہے نہ کرے **بَابُ** جَوَازِ التَّمَتُّعِ تمتع کے جائز ہونے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ کَانَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَنْہٰی عَنِ الْمُتْعَۃِ وَکَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَاْمُرُ بِہَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِیٍّ کَلِمَۃً ثُمَّ قَالَ عَلِیٌّ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنَّا کُنَّا خَائِفِیْنَ ترجمہ عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ حضرت عثمان نے منع کیا متعہ سے اور حضرت علی اُسکا حکم کرتے تھے تو حضرت عثمان نے حضرت علی کو کچھ کہا تب حضرت علی نے کہا آپ جانتے ہو کہ ہمنے متعہ کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنے تمتع حجکا) تو اُنہوں نے کہا کہ ہاں مگر ہم اُسوقت ڈرتے تھے **ف** یہ منع حضرت عثمان کا بھی تنزیہی تھا نہ تحریمی اور یہ فرمانا

اُن کا کہ ہم ڈرتے تھے مراد اس سے عمرہ قضا ہے جو قبل فتح ہوا ہے اور چونکہ وہ عمرہ بھی ذیقعدہ میں تھا لہذا اوس پر بھی تمتع کا اطلاق صحیح ہے کہا مسلم نے اور بیان کی مجھ سے یہی روایت یحیی بن حارثی نے اون سے خالد نے یعنے ابن الحارث نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اسی کی **عن** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِیٌّ وَّعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بِعُسْفَانَ فَکَانَ عُثْمَانُ یَنْھٰی عَنِ الْمُتْعَۃِ اَوِ الْعُمْرَۃِ فَقَالَ عَلِیٌّ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَا تُرِیْدُ اِلٰی اَمْرٍ فَعَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَنْھٰی عَنْہُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْکَ قَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَدَعَکَ فَلَمَّا اَنْ رَّاٰی عَلِیٌّ ذٰلِکَ اَھَلَّ بِھِمَا جَمِیْعًا **سعید بن المسیب نے** کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونون عسفان میں (کہ نام ہے ایک مقام کا) جمع ہوے اور عثمان متعہ سے منع کرتے تھے (یعنے ایام حج میں کہ وہ تمتع ہے) تو حضرت علی نے کہا کیا ارادہ ہے تمہارا اسکام کے ساتھ جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور تم اس سے منع کرتے ہو تو عثمان نے کہا تم ہمیں چھوڑ دو ہمارے حال پر حضرت علی نے فرمایا میں تمہے نہیں چھوڑ سکتا پھر جب حضرت علی نے یہ حال دیکھا تو حج اور عمرہ دونو کا لبیک پکارا **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کَانَتِ الْمُتْعَۃُ فِی الْحَجِّ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاصَّۃً **ابوذر نے** کہا تمتع حج کا خاص تھا صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے **ف** یہ اثر معارض نہیں ہو سکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سراسر ارشاد کے کہ آپنے سراقہ بن جعشم سے فرمایا کہ تمتع ہمیشہ کے لیے جائز ہے **عن** اَبِیْ ذَرٍّ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَتْ لَنَا رُخْصَۃً یَعْنِی الْمُتْعَۃَ فِی الْحَجِّ **ابوذر نے** کہا تمتع حج میں ہمارے ہی لیے خاص تھا **عن** اَبِیْ ذَرٍّ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ اِلَّا لَنَا خَاصَّۃً یَعْنِیْ مُتْعَۃَ النِّسَآءِ وَمُتْعَۃَ الْحَجِّ **ترجمہ** ابوذر نے کہا دو متعہ ایسے ہین کہ ہمارے ہی لیے خاص تھے یعنے متعہ عورتون کا (یعنے ایک وقت نکاح کرنا ایکوقت مقرر تک) اور متعہ حج کا **ف** یعنے ایام حج مین عمرہ بجالانا یا احرام حج کو عمرہ کرکے فسخ کر دینا اور پھر حج کرنا اور متعہ حج کی خصوصیت محض اُن کی رائے ہے مخالف نصوص محمد یہ پس حجت نہیں ہو سکتا **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الشَّعْثَآءِ قَالَ اَتَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیَّ وَاِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیَّ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَھُمُّ اَنْ اَجْمَعَ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ اِبْرَاھِیْمُ النَّخَعِیُّ لٰکِنْ اَبَوَیْکَ لَمْ یَکُنْ لِیَھُمَّ بِذٰلِکَ قَالَ فَثَبَّتَہٗ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مُّغِیْرَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ مَرَّ بِاَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِالرَّبَذَۃِ فَذُکِرَ لَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّمَا کَانَتْ لَنَا خَاصَّۃً دُوْنَکُمْ

ترجمہ عبد الرحمن بن ابی الشعثاء نے کہا کہ آیا میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ جمع کروں حج اور عمرہ دونوں کو اس سال میں سو ابراہیم نخعی نے کہا کہ تمہارے والد تو کبھی ایسا ارادہ نہ کرتے تھے اور قتیبہ نے کہا کہ روایت کی ہمسے جریر نے اون سے بیان نے اون سے ابراہیم تیمی نے اون سے اون کے باپ نے کہ وہ ابوذر کے ساتھ ربذہ کو گئے اور اون سے حج و عمرہ جمع کرنے کا ذکر کیا تو انہون نے کہا کہ یہ ہم لوگون کے واسطے خاص تھا اور تمہارے واسطے نہین ہے (یعنے صحابہ کے سوا اورون کو روا نہین) **ف** اور یہ ابوذر کی راے اور تجویز ہے اور راوی کی روایت حجت ہے اور رائے حجت نہین اور دلائل جواز فسخ حج بعمرہ ہم اوپر چوتیسوین مسئلہ کے ذیل مین بیان کر آئے ہین **عن** الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ نَعَلْنَاهَا وَهٰذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ **فزاری** نے روایت کی کہ سعید نے کہا روایت کی ہمسے مروان نے جو فرزند ہین معاویہ کے کہ خبر دی ہم کو سلیمان تیمی نے غنیم بن قیس سے کہ اونہون نے کہا مین نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا متعہ کو تو اونہون نے فرمایا کہ ہمنے متعہ کیا ہے اور معاویہ اوس دن کافر تھے مکے کے گھرون مین **ف** کافر ہونے کے دو معنے ہین اول یہ کہ عرب کہتا ہے اَكْفَرَ الرَّجُلُ جب کوئی شخص گاؤن مین رہے اس لیے کہ کفور گاؤن کو کہتے ہین غرض اس صورت مین مطلب یہ ہوا کہ حضرت معاویہ مکہ مین تھے اور ہمنے متعہ کیا دوسرے معنے یہ ہین کہ وہ ابھی ایمان نہ لائے تھے اور دین جاہلیت پر تھے اور یہی معنے صحیح ہین کہ قاضی عیاض وغیرہ نے اوسکو اختیار کیا ہے اور مراد متعہ سے عمرۃ القضاء ہے جو ساتوین سال ہجرت کے ہوا اور حضرت معاویہ آٹھوین سال مین جب مکہ فتح ہوا ہے تب ایمان لائے ہین اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ بعد عمرہ قضا کے ساتوین ہی سال مین ایمان لائے مگر قول اول اُن کے اسلام کے باب مین صحیح ہے اور باقی عمرہ جو عمرۃ القضا کے بعد ہوئے اوس مین تو حضرت معاویہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور دولت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے (نووی) **کہا** مسلم نے اور بیان کی ہمسے یہی روایت ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے یحیے بن سعید نے اون سے سلیمان تیمی نے اسی اسناد سے اور اُنکی روایت مین ہے یعنے معاویہ **اور کہا** روایت کی ہمسے عمرو ناقد نے اون سے ابو احمد زبیری نے اون سے سفیان نے اور کہا

روایت کی ہم سے محمد نے اون سے روح نے اون سے عبادہ نے اون سے شعبہ نے اون سے سلیمان نے
اسی اسناد سے مثل ان دونون روایتون کی اور سفیان کی روایت مین المتعۃ فی الحج زیادہ ہے یعنی یہہ مذکور
حج کے متعہ کا تہا **عن** مطرف قال قال لی عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہما انی
لاحدثک بالحدیث الیوم ینفعک اللہ بہ بعد الیوم واعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قد اعمر طائفۃ من اہلہ فی العشر فلم تنزل ایۃ تنسخ ذلک ولم ینہ عنہ حتی
مضی لوجہہ ارتای کل امرئ بعد ما شاء ان یرتای **مطرف** نے کہا کہ مجہہ سے عمران
بن حصین نے کہا کہ مین تمسے آج ایک حدیث بیان کرون کہ اللہ تعالی تم کو آج سے اسکا نفع دے گا اور جانلو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گہر والون سے ایک گروہ کو عمرہ کروایا عشرہ ذی الحجہ مین اور پہر اسپر
کوئی آیت نہ اوتری کہ اس حکم کو منسوخ کرتی اور نہ اون دونون مین عمرہ سے منع فرمایا یہان تک کہ دنیا سے
چلے گئے پہر آپکے بعد جسکا جو جی چاہے اپنی راے سے کہا کرے **عن** الجریری فی نفس الاسناد
وقال ابن حاتم فی روایتہ ارتای رجل برایہ ما شاء یعنی عمر رجمہ جریری سے اسی سند سے
یہی حدیث مروی ہے اور ابن حاتم کی روایت مین یہہ ہے کہ پہر ایک شخص نے اپنی راے سے جو چاہا
کہدیا یعنے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے **ف** ان روایتون سے عمران کا مقصود یہہ ہے کہ عمرہ لانا
ایام حج مین اور اسیکو تمتع کہتے ہین جائز اور روا ہے اور حضرت عمر پر اونہون کے انکار کیا کہ وہ اپنی راے
سے منع کرتے تہے حالانکہ قرآن شریف سے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے اسکا جواز
معلوم ہوا اس مقام مین غور کرنا چاہیے کہ حضرت عمر باوجودیکہ خلیفہ خاص ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور مسند خلافت رشدہ کے زینت بخش ہین مگر اون کی راے بہی جب حدیث رسول معصوم کے
خلاف ہوئی تو سلف نے اونپر انکار کیا پہر امامون کی بات جب رسول معصوم کی حدیث کے خلاف ہو تو کیونکر
نہ قابل انکار و ردو طرد ہوگی اور منع کرنا حضرت عمر کا متعہ سے اس نظر سے نہ تہا کہ متعہ روا ہی نہین بلکہ
صرف اس خیال سے کہ افراد کو متعہ پر ترجیح ہے پہر بہی اونکی راے پر انکار کیا اور یہان پر اور ان احناف
اعدائے انصاف کا یہ قاعدہ ہو رہا ہے کہ حدیث کے مقابل مین امامون کی جلت و حرمت پیش کی جاتی
ہے اور حدیث شریف کے خلاف ہوتے ہوئے بہی اونہی کی بات لی جاتی ہے افسوس صد افسوس
عن مطرف قال قال لی عمران بن حصین رضی اللہ عنہما احدثک حدیثا

عسی اللہ ان ینفعک بہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین حجۃ و عمرۃ ثم لم ینہ
عنہ حتی مات و لم ینزل فیہ قرآن یحرمہ و قد کان یسلم علی حتی اکتویت فترکت
ثم ترکت الکی فعاد ترجمہ مطرف نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین نے کہا کہ مین تم سے ایک حدیث
بیان کرون شاید اللہ عزوجل اوس سے تم کو فائدہ بخشے اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حج اور عمرہ جمع کیا اور پھر اوس سے منع نہ فرمایا یہانتک کہ انتقال فرمایا اور نہ اس مین کوئی قرآن کی
آیت اوتری جس سے انکا جمع کرنا حرام ہوتا اور ہمیشہ میرے اوپر سلام فرمایا جاتا تہا جب تک مین نے داغ
نہین لیا تہا پھر جب داغ لیا تو سلام موقوف ہوگیا پھر مین نے داغ لینا چھوڑ دیا تو پھر سلام ہونے لگا مجھے
ف یعنے مطلب یہ ہے کہ عمران بن حصین صحابی رضے اللہ تعالی عنہ کو مرض بواسیر تہا اور فرشتے اوپر سلام
کیا کرتے تہے جب تک انہون نے داغ نہین لیا اور نہایت تکلیف بیماری سے اٹہاتے تہے اخیر مین جب
داغ لیا تو فرشتون نے سلام موقوف کر دیا جب چھوڑ دیا اور داغ لینے سے باز آئے پھر فرشتے سلام کرنے
لگے (نووی شرح مسلم) عن حمید بن ہلال قال سمعت مطرفا قال قال لی عمران بن حصین
بمثل حدیث معاذ ترجمہ حمید سے وہی مضمون مروی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا عن مطرف قال
بعث الی عمران بن حصین فی مرضہ الذی توفی فیہ فقال انی کنت محدثک باحادیث
لعل اللہ ان ینفعک بہا بعدی فان عشت فاکتم عنی و ان مت فحدث بہا ان شئت
انہ قد سلم علی و اعلم ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جمع بین حج و عمرۃ ثم لم ینہ
فیہا کتاب اللہ و لم ینہ عنہا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل فیہا برایہ ما شاء ترجمہ
مطرف نے کہا مجھے پیغام بہیجکر عمران بن حصین نے بلا بہیجا اوس بیماری مین جسمین اونکی وفات ہوئی تہی
اور کہا کہ مین تجھسے کئی حدیثین بیان کرتا ہون شاید اللہ تعالے میرے بعد تجھکو اوس سے نفع دیوے پھر اگر
مین جیتا رہا (یعنے اس مرض سے اچھا ہوکر) تو تم اوسکو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور پوشیدہ رکھنا
اور اگر مین مرگیا تو چاہنا بیان کرنا اول بات یہ ہے کہ مجھپر سلام کیا گیا (یعنے فرشتون کا) دوسرے
یہ کہ مین خوب جانتا ہون کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونون کو جمع کیا (یعنے ایام حج مین) اور
پھر اسمین نہ تو قرآن اوترا اور نہ آپنے اوس جمع سے منع فرمایا اور اس شخص نے جو کہا سو اپنی رای
سے کہدیا (یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ نے) ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ

کتاب واللہ

کو رائے کسی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے مقدم نہیں ہو سکتی اور معلوم ہوا کہ کلام فرشتوں کا غیر نبی بھی سن سکتا ہے **عن** مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهٖ مَا شَاءَ **ترجمہ** مطرف سے مروی ہے کہ عمران نے اون سے کہا کہ متعہ کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ اوترا اوس مین قرآن (یعنے اس سے نہی مین) پھر فلان شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہدیا اور **کہا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجھسے حجاج بن شاعرہ نے اون سے عبید اللہ بن عبد المجید نے اون سے اسمٰعیل بن مسلم نے اون سے محمد بن واسع نے اون سے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر نے اون سے عمران بن حصین نے یہی حدیث کہ متعہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور متعہ کیا ہمنے آپ کے ساتھ **عن** اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُتْعَةِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَعْنِيْ مُتْعَةَ الْحَجِّ وَاَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ اٰيَةٌ تَنْسَخُ اٰيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهٖ بَعْدُ مَا شَاءَ **وہی مضمون** ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم نے روایت کی مجھسے محمد بن حاتم نے اون سے یحیے نے اون سے عمران قصیر نے اون سے ابو رجا نے اون سے عمران بن حصین نے مثل اسی روایت کی مگر اتنا فرق ہے کہ اونہون نے کہا کہ کیا ہمنے یہ (یعنے متعہ حج کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور یہ نہین کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکا (یعنے جیسا اوپر کی روایت مین حکم کا ذکر تھا ویسا اس مین نہین) **باب** وُجُوْبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَاَنَّهٗ اِذَا عَدِمَهٗ لَزِمَهٗ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ جو متمتع کرے حج مین اوسپر قربانی واجب ہے نہین تو تین روزے ایام حج مین اور سات جب گھر جاوے **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ

قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهٗ وَمَنْ
لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ
وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَطَافَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ
ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشٰى اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ
عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ
اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَ
اَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ

ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین عمرہ کے ساتھہ حج مین ملاکر اور قربانی کی اور قربانی کے جانور اپنے ساتھہ لے گئے ذی الحلیفہ سے اور شروع مین آپ نے لبیک پکاری عمرہ کی پھر لبیک پکاری حج کی اور اسیطرح لوگون نے بھی آپکے ساتھہ تمتع کیا عمرہ کا حج کے ساتھہ اور لوگون مین کسی کے پاس قربانی تھی کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ساتھہ لایا تھا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی پھر جب آپ مکہ مین پہونچے لوگون سے فرمایا کہ جو قربانی لایا ہو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جس سے حالت احرام مین دور رہا ہے جب تک اپنے حج سے فارغ نہ ہو اور جو قربانی نہ لایا ہو وہ تو بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ مین سعی کرکے اپنے بال کتروا ڈالے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کی لبیک پکارے یعنی آٹھوین تاریخ اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے پھر جسکو قربانی میسر نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے حج مین اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر پہنچے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین آئے تو پہلے پہل حجر اسود کو بوسہ دیا پھر تین بار کود کود کر شانہ اوچھال کر طواف کیا (یعنے جسکو رمل کہتے ہین) اور چار بار چلکر طواف کیا (جیسی عادت کے موافق چلتے ہین پھر دو رکعت پڑھی جب طواف سے فارغ ہو چکے اور وہ دو رکعت مقام ابراہیم کے پاس ادا کی پھر سلام پھیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوے اور صفا اور مروہ کے بیچ مین سات بار طواف کیا اور پھر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہین کیا اون چیزون مین سے جنکو بسبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا یہانتک کہ حج سے بالکل فارغ ہو گئے اور قربانی

یحلل

اپنی ذبح کی یوم النحر یعنے دسوین تاریخ مین اور پھر مکہ کو لوٹ آئے اور طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا پھر ہر چیز
کو اپنے اوپر حلال کر لیا جنکو احرام سے حرام کیا تھا اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھہ لائے تھے انھون نے
بھی ویسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا **فائدہ** قولہ متعۃ کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے حج کا احرام باندھا پھر عمرہ کا اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور لغت
کے رو سے یہ بھی تمتع ہوا اور یہی لوگون کے متعہ سے بھی مراد ہے کہ پہلے انھون نے احرام حج کا باندھا پھر عمرہ
کر کے احرام کھولڈالا پھر حج کیا مکہ سے احرام باندھکر یہ بھی لغت کے رو سے متعہ اور تمتع ہوا قولہ اپنے بال
کتروائے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بال کترانا یا منڈانا یہ بھی مناسک حج مین داخل ہے اور یہی مذہب
ہے جماہیر علما کا اور صحیح مذہب شافعیہ کا اور انکو مناسک حج نہ جاننا ضعیف مذہب ہے اگرچہ حلق یعنے
منڈانا بالون کا افضل ہے مگر یہان آپنے کترانے کا حکم اس لیے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہو ورنہ بال رہنے
اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے الخ مراد اس سے قربانی متع کی ہے کہ متمتع پر واجب ہے اور اسکے
وجوب کے شروط کتب فقہ مین مذکور ہین قولہ جسکو قربانی میسر نہ ہو تین روزے رکھے یہ تین روزے اولی
ہین کہ عرفہ سے پیشتر رکھہ لے اور حج کا احرام باندھنے کے بعد جب عمرہ سے فارغ ہو جاوے اور اگر عمرہ کے اور
احرام حج کے قبل رکھے تو بھی کافی ہین مذہب صحیح کے رو سے اور اگر احرام عمرہ کے بعد قبل فراغ عمرہ کے رکھے
تو صحیح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ کافی نہین اور اصحاب مالک کا قول بھی ایسا ہی ہے اور ثوری اور
ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک کافی ہے اور اگر عید اور ایام تشریق سب گذر گئے تو انکی قضا
شافعیہ کے نزدیک واجب ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ اب وہ روزے نہین رکھہ سکتا
بلکہ اسکو قربانی دینا ضرور ہے اگر طاقت ہو باقی رہے سات روزے وہ وطن مین جا کر رکھے اور اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم مستحب ہے اور اس مین رمل بھی تین بار کرنا مستحب ہے اور رمل کے معنی
اسحدیث مین اوپر ہو چکے اور معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتین مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے
(نووی شرح مسلم) اور کہا مسلم علیہ الرحمہ نے کہ روایت کی مجھہ سے عبد الملک بن شعیب نے اون سے
اُن کے باپ نے اون سے اُنکے دادا نے اون سے عقیل نے اون سے ابن شہاب نے اون سے
عروہ نے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے خبر دی انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
تمتع سے (یعنے باعتبار تمتع لغوی کے) کہ حج مین عمرہ ملا کر کیا اور لوگون کے تمتع سے یعنے خبر دی مجھکو

سالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع سے **باب** بَیَانِ اَنَّ الْقَارِنَ لَا یَتَحَلَّلُ اِلَّا فِیْ وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ باب اس بیان مین کہ قارن احرام نہ کھولے مگر جبکہ مفرد احرام کھولے ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ حَفْصَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِکَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالے کے لوگون نے اپنا احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ فرما کے احرام کیون نہین کھولا تو آپ نے فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالون کو گوند یا خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلون مین ہار ڈالے ہین سو مین احرام نہ کھولون گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلون **کہا** مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن نمیر نے اون سے خالد بن مخلد نے اون سے مالک نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے اون سے حفصہ نے کہ انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ آپ نے احرام نہ کھولا مانند اوپر کی روایت کی **عَنْ** حَفْصَۃَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِکَ قَالَ اِنِّیْ قَلَّدْتُ هَدْیِیْ وَلَبَّدْتُ رَاْسِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ **ترجمہ** حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا مین احرام نہ کھولون گا جب تک حج کا احرام نہ کھولون اور **کہا** مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے ابو اسامہ نے اون سے عبید اللہ نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے کہ حفصہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اور روایت کی مثل حدیث مالک کے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا مین احرام نہ کھولون گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلون **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ حَدَّثَنِیْ حَفْصَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَزْوَاجَہٗ اَنْ یَّحْلِلْنَ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَقُلْتُ مَا یَمْنَعُکَ اَنْ تَحِلَّ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ هَدْیِیْ **ترجمہ** عبداللہ حضرت عمر کے لخت جگر نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حفصہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اپنی بیبیون کو کہ احرام کھول ڈالین حجۃ الوداع کے سال مین تو بی بی حفصہ نے عرض کی کہ آپ کو کون روکتا

سے احرام کھولنے سے آپ نے فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالون کو خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کی گلے مین ہار ڈالا ہے سو مین احرام نہ کھولون گا جب تک اپنی قربانی ذبح نہ کرلون **فائدہ** نووی نے فرمایا کہ ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن جب تک کہ وقوف عرفات اور رمی سے فارغ نہ ہو جبتک احرام نہین کھول سکتا اور ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تلبید کرنا یعنے بالون کو کسی لیسدار چیز سے جیسے گوند یا اسی وغیرہ سے جما لینا مستحب ہے اور قربانی کے گلے مین ہار ڈالنا بھی مستحب ہے اور یہ دونون باتفاق مسنون ہین **باب** جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْاِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلٰی طَوَافٍ وَّاحِدٍ وَّسَعْیٍ وَّاحِدٍ **حاجی** جو کہین راہ مین معذور ہو جاوے تو اُسکو احرام کھولنے کا اور قرآن کے جائز ہونے کا اور قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہونے کے بیان **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا خَرَجَ فِی الْفِتْنَۃِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَیْتِ صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ نَاهِلًّا بِعُمْرَۃٍ وَسَارَ حَتّٰی اِذَا ظَهَرَ عَلَی الْبَیْدَاءِ اِلْتَفَتَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَۃِ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا جَاءَ الْبَیْتَ طَافَ لَهُ سَبْعًا وَّبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعًا لَمْ یَزِدْ عَلَیْہِ وَرَاٰی اَنَّہٗ مُجْزِیٌ عَنْہُ وَاَهْدٰی **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نکلے ایام فتنہ مین عمرے کو اور کہا اگر مین روکا گیا بیت اللہ سے تو ویسا ہی کرینگے جیسا کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین پھر نکلے عمرہ کا احرام کرکے اور گئے یہانتک کہ بیدا پر پہونچکر اچھان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک اکثر صحابہ نے سنی تھی حجۃ الوداع مین) انپر بارون سے کہا کہ حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ دونون سے حلال کر سکتے ہین اگر روکے جاوین تو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنے اوپر حج بھی عمرہ کے ساتھ واجب کرلیا اور چلے یہانتک کہ بیت اللہ پہنچکر اور وہان سات بار طواف کیا اور سات بار صفا اور مروہ کے بیچ مین سعی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہین کیا اور اسیکو کافی سمجھا اور قربانی کی **فائدہ** جیسا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا الخ یعنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال مین کافرون کی شرارت سے روکے گئے تو آپ نے احرام کھول ڈالا ویسے ہی ہم روکے جاوینگے تو راہ مین احرام کھولڈالینگے اور ہمکو بیت

سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج و عمرہ دونو کے لیے کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جمہور کا اور خلاف کیا ہے اس حدیث کا اور جمہور کا ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ نے اور کہا ہے کہ دو طواف اور دو سعی ضرور ہین **عن** نافع ان عبد اللہ ابن عبد اللہ و سالم بن عبد اللہ کلما عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین نزل الحجاج لقتال ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالا لا یضرک ان لا تحج العام فانا نخشی ان یکون بین الناس قتال فیحال بینک وبین البیت قال ان حیل بینی وبینہ فعلت کما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ حین حالت کفار قریش بینہ وبین البیت اشہدکم انی قد اوجبت عمرۃ فانطلق حتی اتی ذا الحلیفۃ فلبی بالعمرۃ ثم قال ان خلی سبیلی قضیت عمرتی وان حیل بینی وبینہ فعلت کما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ ثم قال لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ثم سار حتی اذا کان بظہر البیداء قال ما امرھما الا واحدا ان حیل بینی وبین العمرۃ حیل بینی وبین الحج اشہدکم انی قد اوجبت حجۃ مع عمرتی فانطلق حتی ابتاع بقدید ھدیا ثم طاف لھما طوافا واحدا بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم لم یحل منھما حتی حل منھما بحجۃ یوم النحر **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ ان دونون نے عبد اللہ بن عمر سے کہا جس دنون حجاج بن یوسف ظالم ابن زبیر سے لڑنے آیا تھا کہ اگر آپ اس سال حج نہ کرین تو کیا ضرر ہے اس لیے کہ ہم کو خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگون مین لڑائی ہو اور آپ بیت اللہ تک نہ جا سکین تو اونہون نے کہا اگر مین نہ جا سکون تو ویسا ہی کرون گا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہے جب کفار قریش نے آپ کو روک لیا تھا بیت اللہ سے اور مین آپ کے ساتھ تھا پھر عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ گواہ رہو مین نے عمرہ اپنے پر واجب کیا اور چلے یہانتک کہ ذی الحلیفہ پہنچے اور عمرہ کی لبیک پکاری پھر کہا کہ اگر میری راہ کھل گئی تو مین عمرہ بجا لاون گا اور اگر میری اور بیت اللہ مین کوئی حائل ہو گیا تو ویسا ہی کرون گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور مین بھی آپ کے ساتھ تھا پھر یہ آیت پڑھی کہ لقد کان لکم فی رسول اللہ یعنے تم کو اچھی پیروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین پھر چلے یہانتک کہ جب بیدا کی پیٹھ پر پہنچے تو کہا کہ حج اور عمرہ دونو

کا حکم ایک ہی ہے کہ اگر میں اپنے عمرہ سے روکا گیا تو حج سے بھی روکا جاؤں گا میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ
میں نے حج بھی اپنے عمرہ کے ساتھ واجب کیا پھر چلے یہانتک کہ قدید سے قربانی خریدی اور حج اور عمرہ
دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کی بیت اللہ اور صفا مروہ کی اور احرام نہ کھولا یہانتک کہ
حج سے فارغ ہوئے اور قربانی کے دن دونوں سے احرام کھولا **عن** نافع قال اراد ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما الحج حین نزل الحجاج بابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقتص الحدیث
بمثل ھذہ القصۃ وقال فی آخر الحدیث وکان یقول من جمع بین الحج والعمرۃ کفاہ
طواف واحد ولم یحل حتی یحل منہما جمیعا **ترجمہ** نافع سے وہی قصہ مذکور ہے مگر اخیر میں یہ ہے کہ عبداللہ
بن عمر کہتے تھے کہ جو حج و عمرہ جمع کرے اسکو ایک طواف کافی ہے اور احرام نہ کھولے یہانتک کہ دونوں
سے فارغ ہو کر احرام کھولے **عن** نافع ان ابن عمر اراد الحج عام نزل الحجاج بابن الزبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیل لہ ان الناس کائن بینہم قتال وانا نخاف ان یصدوک
قال فقال لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اصنع کما صنع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انی اشہدکم انی قد اوجبت عمرۃ ثم خرج حتی اذا کان بظاہر
البیداء قال ما شان الحج والعمرۃ الا واحد اشہدوا قال ابن نمیر اشہدکم انی قد
اوجبت حجا مع عمرتی واہدی ہدیا اشتراہ بقدید ثم انطلق یہل بہما جمیعا
حتی قدم مکۃ فطاف بالبیت بالصفا والمروۃ ولم یزد علی ذلک ولم یحلق ولم
یقصر ولم یحل من شیء حرم منہ حتی کان یوم النحر فنحر وحلق ورای
ان قد قضی طواف الحج والعمرۃ بطوافہ الاول وقال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کذلک فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** نافع سے وہی مضمون مروی ہوا جو کئی بار
اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب ابن عمر مکہ میں آئے تو حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکارتے تھے
اور بیت اللہ اور صفا مروہ کا ایک ہی بار طواف کیا اور قربانی کی اور نہ سر منڈایا نہ بال کترائے
اور نہ کسی چیز کو حلال کیا جن کو احرام کے سبب سے حرام کیا تھا یہانتک کہ نحر کا دن ہوا (یعنی دسویں
تاریخ ذی حجہ کی) اور قربانی کی اور سر منڈایا اور خیال کیا کہ حج اور عمرہ کو وہی طواف الاول کافی ہو گیا اور
عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایسا ہی کیا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے **کہا امام مسلم**

علیہ الرحمۃ اور روایت کی ہمسے ابوالربیع زہرانی اور ابو کامل نے دونون نے کہا روایت کی ہمسے حماد نے
اور کہا مسلم نے روایت کی مجھسے زہیر نے جو فرزند ہین حرب کے انہون نے کہا روایت کی مجھسے اسمعیل اور
حماد اور اسمعیل ان دونون سے روایت کی ایوب نے اون سے ابن عمر نے سارا یہی قصہ جو مذکور ہوا اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فقط حدیث کے شروع مین کیا جب لوگون نے ابن عمر سے کہا تھا کہ کہین لوگ آپ کو
روکین نہین تو اونہون نے جواب مین کہا کہ اگر روکین تو مین وہی کرونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا ہے جیسے لیث کی روایت مین اوپر گذر چکا **باب** فِی الْاِفْرَادِ وَالْقِرَانِ افراد اور قران
کا بیان **عن** نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ رِوَایَۃِ یَحْیٰی قَالَ اَھْلَلْنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - بِالْحَجِّ مُفْرِدًا وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَوْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا **ترجمہ** عبداللہ عمر بن خطاب کے فرزند سے روایت ہے
کہ اُنہون نے کہا لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکیلے حج کی اور ابن
عون کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے حج کی لبیک پکاری **عن** اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّعم یُلَبِّیْ بِالْحَجِّ
وَالْعُمْرَۃِ جَمِیْعًا قَالَ بَکْرٌ حَدَّثَنِیْ بِذٰلِکَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ نَبِّیْ بِالْحَجِّ وَحْدَہٗ فَلَقِیْتُ اَنَسًا فَحَدَّثْتُہٗ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ
اَنَسٌ مَا تَعُدُّوْنَنَا اِلَّا صِبْیَانًا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّعم یَقُوْلُ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَحَجًّا **ترجمہ** انس نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلعم
سے کہ لبیک پکارتے تھے حج اور عمرہ دونون کی بکر نے کہا کہ مین نے یہی حدیث ابن عمر سے بیان کی تو اُنہون نے کہا فقط حج کی
لبیک پکاری سو مین انس سے ملا اور اُن سے کہا کہ ابن عمر تو یون کہتے ہین انس نے کہا کہ تم لوگ
ہمکو بچہ جانتے ہو مین نے بخوبی سُنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لبیک ہے
عمرہ کی اور حج کی **عن** اَنَسٍ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَیْنَھُمَا بَیْنَ
الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ قَالَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَھْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ اِلٰی اَنَسٍ فَاَخْبَرْتُہٗ
مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ کَاَنَّمَا کُنَّا صِبْیَانًا **مضمون وہی ہے فائدہ**
تطبیق ان سب روایتون مین یہی ہے کہ اول آپنے احرام حج مفرد کا باندھا تھا پھر عمرہ بھی ملالیا اور آپ
قارن ہوگئے اور یہی مذہب صحیح اور مختار ہے محدثین محققین کا کہ آپ اول مفرد تھے پھر قارن ہوئے اور
روایت ابن عمر مین ابتداے احرام کا بیان ہے کہ جب مفرد تھے اور روایت انس مین آخر کا کہ آپ
قارن تھے **باب** اِسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُوْمِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْیِ بَعْدَہٗ

طواف قدوم اور سعی کے بعد سعی کا بیان **عن** وبرۃ قال کنت جالسا عند ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما فجاء رجل فقال ایصلح لی ان اطوف بالبیت قبل ان اتی الموقف فقال
نعم فقال فان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول لا تطف بالبیت حتی تاتی الموقف
فقال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقد حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف
بالبیت قبل ان یاتی الموقف فبقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق ان تاخذ
او بقول ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کنت صادقا **ترجمہ** وبرہ نے کہا کہ میں ابن
عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے طواف کرنا قبل عرفات میں جانے کے درست ہے
ابن عمر نے کہا کہ ہاں اوسنی کہا ابن عباس تو کہتے ہیں کہ جب تک عرفات میں نجاوے تب تک طواف
نہ کرے ابن عمر نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا عرفات
میں جانے سے پہلے تو رسول اللہ کا قول لینا بہتر ہے یا ابن عباس کا۔ اگر تو سچا ہو **فائدہ**
ابن عمر کے قول سے طواف قدوم حاجی کے لیے ثابت ہوا اور قبل عرفات میں وقوف کرنے کے مشروع
ہے اور یہی قول ہے تمام علما ہوا ابن عباس کے اور سب علما نے کہا ہے کہ یہ طواف قدوم سنت ہے
اور واجب نہیں مگر بعض اصحاب شافعیہ اوس کے وجوب کے قائل ہیں کہ اگر کوئی چھوڑ دے تو قربانی دے اور
مشہور یہی ہے کہ وہ سنت ہے اور اُس کے چھوڑنے سے قربانی لازم نہیں اور وقوف عرفات تک کسینے
نہ کیا تو فوت ہو گیا اور بعد وقوف کے اگر اس نیت سے بھی کیا تو طواف قدوم نہ ہوا اور قدوم کے معنے آنے
کے ہیں حاجی آتے ہی یہ طواف کرتا ہے اس لیے اسے طواف قدوم کہتے ہیں اور جس نے کہ بعد وقوف
عرفات کے طواف قدوم کی نیت سے طواف کیا تو طواف افاضہ ادا ہو گیا اور نیت لغو ہوئی اور طواف
افاضہ کے بعد اگر کیا تو طواف نفل ہو گیا نیت جب بھی لغو ٹھہری اور طواف قدوم کے بہت نام ہیں
طواف قادم اور طواف ورود اور طواف وارد اور طواف تحیت اور عمرہ میں طواف قدوم نہیں
بلکہ عمرہ میں جو طواف کرے گا وہ اُسکا رکن ہے اگرچہ قدوم کی نیت سے بھی کرے بلکہ نیت اوسکی لغو ہو
جاوے گی اور رکن ادا ہو جاوے گا جیسے کسی پر حج واجب ہو اور نفل کی نیت سے حج کرے تو حج ادا
ہو جائیگا نیت بیکار ہو جائے گی اور یہ جو فرمایا ابن عمر نے کہ اگر تو سچا ہو یعنے اگر تو ایمان میں سچا ہے
اور نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یقین سچے طور سے رکھتا ہے تو رسول اللہ کا قول شریف ہوتے ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ہوتے کسی کے قول پر عمل کرنا جائز نہیں

کسی کے قول کیطرف التفات بھی نکرا بن عباس ہون یا اونکے والد عباس کیون نہ ہون اس سے معلوم ہوا کہ رسول معصوم کا قول ہوتے ہوئے کسی کے قول پر چلنا خواہ امام ہو یا مجتہد یا اور کوئی پیر و مرشد یہ سچون کا کام نہین ہے بلکہ جھوٹے بے ایمانون کا کام ہے جنکو رسول اللہ کی نبوت کا سچے طور سے یقین نہین ہے (نووی) **عن** وبرۃ قال سال رجل ابن عمر اطوف بالبیت وقد احرمت بالحج فقال وما یمنعک فقال انی رایت ابن فلان یکرھہ وانت احب الینا منہ رایناہ قد فتکتہ الدنیا قال فرایتہ انت لم تفتنہ الدنیا ثم قال رایتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ احرم بالحج وطاف بالبیت وسعی بین الصفا والمروۃ فسنۃ اللہ وسنۃ رسولہ احق ان تتبع من سنۃ فلان ان کنت صادقا **وبرہ** نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عمر سے پوچھا کہ مین طواف کردن بیت اللہ کا اور مین نے حج کا احرام باندھا ہے تو اونہون نے کہا کہ طواف سے تمکو کون روکتا ہے اونہون نے کہا کہ مین نے فلانے کے فرزند کو دیکھا (یعنے ابن عباس کو) کہ وہ اسکو مکروہ جانتے ہین اور آپ اُن سے زیادہ ہمارے پیارے ہین اور مین اُنکو دیکھتا ہون کہ دنیا نے اُنکو غافل کر دیا ہے تو ابن عمر نے فرمایا کہ ہم ہین اور تم ہین ایسا کون ہے جسکو دنیا نے غافل نہین کیا پھر کہا ابن عمر نے کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اُنہون نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ مین سعی کی اور سنت اللہ اور رسول کی بہتر ہے تابعداری کے لیے فلانے کی سنت سے اگر تو سچا ایمان دار ہے **ف** ابن عمر نے یہ جو کہا کہ کون ایسا ہے جسے دنیا نے غافل نہین کیا یہ اُن کا زہد اور تقوی تھا اور قصر نفس کی راہ سے فرمایا **باب** بیان ان المحرم بعمرۃ لا یتحلل بالطواف قبل السعی وان المحرم بحج لا یتحلل بطواف القدوم وکذلک القارن عمرہ والے کا احرام سعی کے قبل اور حاجی کا اور قارن کا طواف قدوم سے نہین کھلتا **عن** عمرو بن دینار قال سالنا ابن عمر عن رجل قدم بعمرۃ فطاف بالبیت ولم یطف بین الصفا والمروۃ ایاتی امراتہ فقال قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا وصلی خلف المقام رکعتین وبین الصفا والمروۃ سبعا ثم قد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے کہا کہ مین نے پوچھا ابن عمر سے کہ ایک شخص عمرہ لایا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے بیچ مین نہین پھرا

کیا وہ اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین آئے اور بیت
اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑہی دو رکعت اور صفا اور مروہ کے بیچ سعی کی دو بار اور تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی خوب ہے **فا** مراد اس سے یہہ
ہے کہ پھر اس سے احرام آپ کا نہین کہلا جب تک کہ آپ عمرہ مین سعی سے بھی فارغ نہوے اور تم کو
بہی متابعت انکی ضرور ہے غرض جب تک عمرہ مین صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے تب تک احرام نہین
کہل سکتا اور وہ شخص اپنی بی بی سے صحبت وغیرہ نہین کر سکتا اور جتنی امور احرام مین حرام ہوئی
ہین کوئی اوسکو حلال نہین اور یہ قول جیسا ابن عمر کا ہے یہی مذہب ہے تمام علماء کا مگر قاضی عیاض
نے جو ابن عباس سے روایت کیا ہے اور اسحق بن راہویہ سے کہ اُن دونون نے کہا کہ بعد طواف کے
احرام کہل جاتا ہے اور یہ مذہب ضعیف اور مخالف سنت ہے **کہا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ اور
روایت کی ہمسے یحیی بن یحیے نے اور ابوالربیع نے حماد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہمسے عبد
بن حمید نے اُنکو خبر دی محمد بن بکر نے اُنکو ابن جریج نے ان سب کو روایت پہنچی ہے عمرو بن دینار
سے اُنکو ابن عمر سے اُنکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل ابن عیینہ کی روایت کی (یعنے جو اوپر گذری)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهٗ سَلْ لِیْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّجُلٍ یُهِلُّ بِالْحَجِّ فَاِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ اَیَحِلُّ اَمْ لَا فَاِنْ قَالَ لَكَ
لَا یَحِلُّ فَقُلْ لَهٗ اِنَّ رَجُلًا یَّقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَا یَحِلُّ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اِلَّا
بِالْحَجِّ قُلْتُ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ یَقُوْلُ ذَاكَ قَالَ بِئْسَ مَا قَالَ فَتَصَدَّانِی الرَّجُلُ فَسَاَلَنِیْ فَحَدَّثْتُهٗ
فَقَالَ فَقُلْ لَّهٗ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ یُخْبِرُ . . . . . اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَمَا شَاْنُ اَسْمَآءَ وَالزُّبَیْرِ فَعَلَا ذٰلِكَ قَالَ فَجِئْتُهٗ فَذَكَرْتُ
لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ لَا اَدْرِیْ قَالَ فَمَا بَالُهٗ لَا یَاْتِیْنِیْ بِنَفْسِهٖ یَسْاَلُنِیْ اَظُنُّهٗ
عِرَاقِیًّا قُلْتُ لَا اَدْرِیْ قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَاَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهٗ اَوَّلُ شَیْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِیْنَ قَدِمَ مَكَّةَ
اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَكَانَ اَوَّلَ
شَیْءٍ بَدَاَ بِهٖ الطَّوَافُ بِالْبَیْتِ ثُمَّ لَمْ یَكُنْ غَیْرُهٗ ثُمَّ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ عُمْرَةً
ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ
رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ أَخَذَ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ
ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ لَمْ يَقْضُهَا بِعُمْرَةٍ وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا
يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ
أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا
تَبْدَآنِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا
أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ بِعُمْرَةٍ فَطَافُوا لَمَّا مَسَحُوا
الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ محمد سے جو فرزند ہین عبدالرحمن کی روایت
ہے کہ ایک شخص نے عراق والون سے اون سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے میرے لیے یہہ پوچھہ دو کہ جو شخص
لبیک پکاری حج کی اور طواف کر چکے بیت اللہ کا تو وہ حلال ہو چکا یا نہین (یعنے احرام اوس کا کھل گیا
یا نہین) پھر اگر وہ تم سے کہین کہ نہین حلال ہوا تو اون سے کہو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو گیا
محمد نے کہا کہ پھر مین نے عروہ سے پوچھا تو اونہون نے فرمایا کہ نہین حلال ہوا وہ شخص جس نے لبیک حج کی
پکاری ہے حبتک کہ حج پورا نہ کرے مین نے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے حلال ہو گیا تو اونہون نے فرمایا
بہت برا کہتا ہے وہ پھر وہ عراقی مجھے ملا اور مجھہ سے پوچھا تو مین نے اُس سے بیان کر دیا (یعنے جواب
عروہ کا) تو اُس نے کہا کہ اون سے کہو وہ یہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور اسما اور زبیر نے بھی پھر اُن دونون نے ایسا کیون کیا محمد نے کہا مین پھر
عروہ کے پاس گیا اور اُن سے اُسکا ذکر کیا تو اُنہون نے فرمایا کہ وہ کون شخص ہے مین نے کہا مین اُسکا حال
نہین جانتا اُنہون نے فرمایا کہ وہ میرے پاس آکر کیون نہین پوچھہ لیتا مین اوسکو عراق والا جانتا ہون
مین نے کہا مین نہین جانتا (اسوقت تک شاید اُن کو بھی معلوم نہ ہو کہ یہ عراقی ہے بعد معلوم ہوا ہو)
تب عروہ نے کہا کہ اوس نے جھوٹ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا تو اُسکی خبر دی مجھکو
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہ پہلے پہل جو آپ مکہ مین داخل ہوئے تو وضو کیا اور بیت اللہ

کا طواف کیا (اس سے ثابت ہوا وضو کرنا اور امت کا اجماع ہے کہ وضو طواف کے لیے مشروع ہے مگر اس
مین اختلاف ہو کہ واجب ہو یا شرط ہے صحت طواف کی سو امام مالک اور شافعی اور جمہور اور امام احمد
کا قول ہے کہ شرط ہے یعنے بغیر وضو طواف صحیح نہین اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ مستحب ہے اور شرط
نہین اور جمہور کی دلیل یہی حدیث ہو اور ابن عباس کا قول بھی اسکی دلیل ہے جو ترمذی وغیرہ نے روایت
کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف بیت اللہ کا نماز ہو مگر اللہ تعالی نے اُس مین کلام
روا کر دیا اور اگرچہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہو اور قول ابن عباس رضے کا ہے مگر جب قول
صحابی مشہور ہو جاوے اور کوئی اوسپر انکار نکرے تو حجت ہو علی الخصوص جب فعل نبی بھی اوسپر دال
ہو پھر اوسکی حجت ہونے مین کیا مقال ہے) پھر حج کیا حضرت ابو بکر نے اور اُنھون نے بھی پہلے طواف
کیا بیت اللہ کا اور نہ تھا کچھ سوا اس کے (یہان پر جو متن مین لم یکن غیرہ ہو اور آگے بھی کئی جگہ
یہی لفظ آیا ہے اُسکو قاضی عیاض نے کہا ہو کہ کاتب کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ لم یکن عمرۃ یعنے
پھر ابو بکر نے طواف کر کے اپنے حج کو عمرہ نہین کر ڈالا کہ عمرہ کر کے احرام کھول دیے ہون اور حج
کا احرام پھر دوبارہ مکہ سے باندھے ہون جیسا مذہب ہو بعض کا اور یہی قول ہے ابن قیم وغیرہ کا اور
دلائل اوس کے ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور اس سائل کا یہی مذہب بھی تھا اور نووی نے فرمایا ہے
کہ غیرہ کا لفظ غلط نہین ہے بلکہ لفظ اور معنے دونون صحیح ہین یعنے لم یکن غیرہ تشدید یا ہے
یعنے پھر طواف کر کے حضرت ابو بکر نے اوسکو بدل نہین ڈالا کہ حج کو عمرہ کر دیا ہو یا قران کر دیا ہو) پھر
عمر نے بھی اسی کی مثل کیا پھر حج کیا عثمان نے اور اُنکو بھی مین نے دیکھا کہ پہلے طواف بیت اللہ
کیا اور اوسکو بدلا نہین پھر معاویہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے بھی پھر حج کیا مین نے
اپنے باپ زبیر کے ساتھ سو اُنھون نے بھی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور پھر اُنکو بدلا نہین پھر مین نے
مہاجرین اور انصار کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا پھر مین نے سب کے اخیر مین جسکو ایسا کرتے دیکھا وہ ابن
عمر ہین کہ اُنھون نے بھی حج کو عمرہ کر کے توڑ نہین ڈالا اور ابن عمر تو اُنکے پاس موجود ہین یہ لوگ اُنسے
کیون نہین پوچھ لیتے اور اسیطرح جتنے لوگ گذر چکے ہین لوگ جب مکہ مین قدم رکھتے تھے تو پہلے طواف
کرتے تھے بیت اللہ کا اور پھر احرام نہین کھولتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم سے
احرام نہین کھلتا اور معلوم ہوا کہ باہر کا آدمی جب حرم مین داخل ہو تو پہلے طواف کرے تحیۃ

المسجد نہ پڑہی اور یہ سب باتین متفق علیہ ہین) اور مین نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکہا کہ جب یہ شریف لاتین مکہ مین تو اول بیت اللہ کا طواف کرتین اور پہر احرام نہ کہولتین (یعنے جب تک حج اور عمرہ سے فارغ نہ ہولیتین) اور میری مان نے مجہے خبر دی ہے کہ وہ آپ اور انکی بہن (یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا) اور زبیر اور فلانے فلانے نے عمرہ لیکر پہر جب حجر اسود کو چہوا حلال ہوگئین (یعنے بعد اتمام اور طواف اور سعی کے) اور اُس عراقی نے جو کہا جہوٹ کہا اس مسئلہ مین) **ف** یہ جو کہا کہ مجہے میری مان نے خبر دی کہ وہ آپ اور اُن کے بہن وغیرہ اور حجر اسود کو چہوا اور حلال ہوئیں اور مراد ان چہونے والون سے حضرت عائشہ کے سوا اور لوگ ہین اس لیے کہ یہ ان دنون حائضہ نہین اور اُنہون نے طواف تو بعد وقوف عرفات کے کیا ہے حجۃ الوداع مین اور اسی طرح جو قول اسماء کا آگے کی روایت مین آویگا اس سے بھی اُن کے سوا اور لوگ مراد ہین اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور مقصود اس سے یہی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع سے خبر دی اور ظاہر ہے کہ یہہ ان لوگون کا عمرہ تہا جو حج سے فسخ کرکے عمرہ کر دیا اور حضرت کے حال کا استثنا اس لیے نہین کیا کہ قصہ اُنکا مشہور تہا اور یہہ بہی احتمال ہے کہ شاید یہ حال اُس عمرہ کا ہو جو جناب عائشہ صدیقہ تنعیم سے لائین تہین اور جس نے یہ خیال کیا کہ یہ قصہ حجۃ الوداع کے سوا اور وقت کا تہا اوس نے خطا کی اسلیے کہ حدیث مین تصریح ہے کہ یہ بیان حجۃ الوداع کا ہے اور یہ جو فرمایا کہ جب حجر اسود کو چہوا حلال ہوگئین اس سے یہ مراد نہین ہے کہ قبل سعی کے حلال ہوگئین بلکہ مراد یہی ہے کہ جب حجر اسود کو چہوا اور طواف اور سعی تمام کی اور حلق اور قصر سے فارغ ہوئے حلال ہوئے اور یہ مضمون اس عبارت مین مقدر ہے اس لیے کہ اجماع ہے مسلمانون کا اسپر کہ قبل طواف تمام ہونے کے حلال نہین ہوتا اور جمہور کا مذہب ہے کہ طواف کے بعد سعی بہی ضرور ہے اور راوی نے اس تفسیر کو بہ سبب شہرت کے چہوڑ دیا اگرچہ بعض سلف سے منقول ہے کہ سعی واجب نہین اور اُنکے قائلین کو اس حدیث سے حجت نہین ہوسکتی اس لیے کہ یہہ حدیث بالاجماع مؤول ہے (نووی) **عن** اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیُقِمْ عَلٰی اِحْرَامِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیَحْلِلْ فَلَمْ یَکُنْ مَّعِیْ ھَدْیٌ فَحَلَلْتُ وَکَانَ مَعَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ھَدْیٌ فَلَمْ یَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبِسْتُ ثِیَابِیْ

ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قُومِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ **ترجمہ** اسمار ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ کی صاحبزادی سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا ہم احرام باندھکر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھہ ہدی ہو وہ تو اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے ساتھہ نہو وہ احرام کھول ڈالے اور زبیر کے ساتھہ ہدی نتھی سو مین نے احرام کھول ڈالا اور زبیر کے ساتھہ ہدی تھی (یہ اُن کے شوہر تھے) سو اُنہون نے احرام نہ کھولا اسمار کہتی ہین کہ پھر مین نے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی اور زبیر کے پاس جا بیٹھی تو اونہون نے کہا تم میرے پاس سے اوٹھہ جاؤ (اسلیے کہ مین احرام مین ہون) اور یہ احتیاط اور تقوے کی بات تھی کہ شاید بی بی کیطرف مائل ہون اور شہوت سے چھیڑ چھاڑ ہو) تو مین نے اُن سے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ مین تمہارے اوپر کود پڑون گی (یہ اُنہون نے ظرافت سے کہا کہ مرد ہو کر عورتون سے کیا ڈرتے ہو) **عن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُھِلِّیْنَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَقَالَ اسْتُرِیْ عَنِّیْ اَسْتُرِیْ عَنِّیْ فَقُلْتُ اَتَخْشٰی اَنْ اَثِبَ عَلَیْکَ **ترجمہ** اسمار سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہہ ہے کہ جب اسما کپڑے بدل کر زبیر کے پاس آئین تو اونہون نے فرمایا تم مجھسے دور ہو جاؤ تم مجھسے دور ہو جاؤ تو اونہون نے کہا کیا تم ڈرتے ہو کہ مین تمپر کود پڑون گی **عن** اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ مَوْلٰی اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ کَانَ یَسْمَعُ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَہٗ ھٰھُنَا وَنَحْنُ یَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِیْلٌ ظَھْرُنَا قَلِیْلَۃٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَاُخْتِیْ عَائِشَۃُ وَالزُّبَیْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَیْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَھْلَلْنَا مِنَ الْعَشِیِّ بِالْحَجِّ قَالَ ھَارُوْنُ فِیْ رِوَایَتِہٖ اَنَّ مَوْلٰی اَسْمَاءَ وَلَمْ یُسَمِّ عَبْدَ اللّٰہِ **ترجمہ** ابی الاسود سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے جو مولی ہین اسماء بنت ابی بکر کے اون سے بیان کیا کہ اسما ہمیشہ جب حجون کے اوپر گذرتین (حجون بفتح حا وضم جیم حرم مکہ مین ایک بلند پہاڑ ہے مسجد حرس کے قریب مکہ کی بلندی کیطرف اور جب جانے والا محصب پر چڑہتا ہے تو وہ داہنی طرف پڑتا ہے) فرماتین کہ اللہ تعالی رحمت کرے اپنے رسول پر کہ ہم اُن کے ساتھہ یہان اترے تھے اور ہمارے پاس اونٹون پر جو جسے کم تھے اور سوار یان تھوڑی تھین

اور توشہ قلیل رہتا (یعنے عرب کی سادگی اور دنیا سے آزادگی تھی) اور میں نے اور میری بہن جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اور زبیر نے اور فلانے فلانے شخصوں نے عمرہ کیا تھا پھر جب ہم نے بیت اللہ کو چھوا (یعنے طواف اور سعی پوری کی) تو حلال ہو گئی پھر تیسرے پہر کو حج کا احرام باندھا اور ہارون نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت کی اسمار کے مولے نے اور اُن کا نام عبداللہ نہیں لیا

عن مُسْلِمٍ الْقُرِّیِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنْ مُتْعَۃِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِیْھَا وَکَانَ ابْنُ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَنْھٰی عَنْھَا فَقَالَ ھٰذِہٖ اُمُّ ابْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْھَا فَادْخُلُوْا عَلَیْھَا فَاسْئَلُوْھَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَیْھَا فَاِذَا امْرَاَۃٌ ضَخْمَۃٌ عَمْیَاءُ فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا **ترجمہ** مسلم قرّی نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے حج کے تمتع کو پوچھا تو انہوں نے اجازت دی اور ابن زبیر اوس سے منع کرتے تھے تو ابن عباس نے فرمایا کہ یہ ابن زبیر کی ماں موجود ہیں کہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے سو تم لوگ اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے پوچھو کہا اونہوں نے کہ پھر ہم اون کے پاس گئے اور اُنکو دیکھا کہ وہ ایک فربہ عورت ہیں اور نابینا سو اُنہوں نے کہا کہ بیشک اجازت دی ہے تمتع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عن شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَاَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَفِیْ حَدِیْثِہٖ الْمُتْعَۃُ وَلَمْ یَقُلْ مُتْعَۃُ الْحَجِّ وَاَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَۃُ قَالَ مُسْلِمٌ کَاَنِّیْ اَرٰی مُتْعَۃَ الْحَجِّ اَوْ مُتْعَۃَ النِّسَاءِ **ترجمہ** شعبہ نے اسی سناد سے یہی مضمون روایت کیا اور عبدالرحمن کی روایت میں صرف متعہ کا لفظ ہے اور متعہ حج مذکور نہیں اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ شعبہ نے کہا کہ مسلم نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ یہ متعہ حج کا ہے یا متعہ عورتوں کا **ف** مگر اوپر کی روایت میں صاف تصریح آچکی ہے کہ ابن عباس سے اُنہوں نے متعہ حج کو پوچھا تھا اور آگے روایت میں بھی متعہ حج کا ہی بیان ہے

عن مُسْلِمٍ الْقُرِّیِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ اَھَلَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَۃٍ وَاَھَلَّ اَصْحَابُہٗ بِحَجٍّ فَلَمْ یَحِلَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سَاقَ الْھَدْیَ مِنْ اَصْحَابِہٖ وَحَلَّ بَقِیَّتُھُمْ فَکَانَ طَلْحَۃُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ مِمَّنْ سَاقَ الْھَدْیَ فَلَمْ یَحِلَّ **ترجمہ** مسلم نے ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سے سنا کہ کہتے تھے

کہ لبیک پکارتی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کی اور آپکے یارون نے حج کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ
کے بعد احرام نہین کھولا اور نہ اون لوگون نے جو قربانی لائے تہے اور باقی لوگون نے عمرہ کرکے احرام
کھولڈالا اور طلحہ بن عبید اللہ اُن مین تہے جو قربانی لائے تہے سو اونہون نے احرام نہین کھولا مسلم
نے کہا کہ روایت کی ہم سے نبی حدیث محمد بن بشار نے اون سے محمد نے یعنے ابن جعفر نے اون سے
شعبہ نے اسی اسناد سے مگر اوس مین یہ ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ اون لوگون مین تہے جو قربانی نہین لائے
تہے اور ایک اور شخص بہی اونہی مین تھے سو ان دونون نے احرام کہول ڈالا **باب** جَوَازِ الْعُمْرَةِ
فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ حج کے مہینون مین عمرہ کے جائز ہونے کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَكْبَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ
الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْأَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرٌ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ
فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ
أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ
كُلُّهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ لوگ جاہلیت مین یعنے
اسلام کے زمانہ سے پہلے حج کے دنون مین عمرہ لانیکو زمین کے اوپر بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے
مہینے کو صفر کردیا کرتے تہے (یعنے اسلیے کہ تین مہینے برابر ماہ حرام کے جو آتے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم
تو وہ گہبرا جاتے اور لوٹ پاٹ کر سکتے اس لیے یہ شرارت نکالی کہ محرم کی جگہہ صفر کورکہہ دیا اور
اور خوب لوٹ پاٹ کی اور جب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کیطرح اُسکا ادب کیا اور یہی نسی تہی جس
کو قرآن مین اللہ تعالی شرکون کی عادت فرماتا ہے) اور اونٹون کی پیٹہین اچہی ہوجاوین (یعنے
جو سفر حج کے سبب سے لگ گئی ہین اور زخمی ہوگئی ہین اور رستون سے خانیون کے اونٹون کے نشان
قدم مٹ جاوین اور صفر کا مہینہ تمام ہوجاوے تب عمرہ جائز ہے۔ عمرہ کرنے والے کو پہر جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار چوتہی ذی حجہ کو حج کا احرام باندہے ہوئے مکہ مین داخل ہوئے تو آپنے
اُنکو حکم فرمایا کہ اس حج کے احرام کو عمرہ بناوین (جیسے مذہب ابن قیم وغیرہ کا ہے کہ اوپر بدلائل گذرچکا)
سو یہہ لوگون کو بڑی انوکہی بات لگی اور عرض کی کہ یارسول اللہ ہم کیسے حلال ہون (یعنے پورے
یا اوہورے کہ بعض چیزے بچتے رہین) تو آپ نے فرمایا کہ پورے حلال ہو (یعنے کسی چیز سے پرہیز

کی ضرورت نہین **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فقدم لاربع مضین من ذی الحجۃ فسل الصبح وقال لما صلی الصبح من شاء ان یجعلھا عمرۃ فلیجعلھا عمرۃ **عبد اللہ** عباس کے فرزند فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری تھی حج کی پھر جب چار تاریخین گذرین ذیحجہ کی اور آپنے صبح کی نماز پڑہی پھر جب نماز صبح سے فارغ ہوئے فرمایا جسکا جی چاہے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ زہیر نے روایت کی ہم سے یہی حدیث ابراہیم بن دینار نے اون سے روح نے اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہمسے ابی داؤد مبارکی نے اون سے ابو شہاب نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے یحیی بن کثیر نے اُن سب نے روایت کی شعبہ سے اسی اسناد سے مگر روح اور یحیی بن کثیر دونون نے مجھسے کہا جیسا کہ نصر نے کہا تہا (یعنے اوپر کی روایت مین کہ اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا اور ابو شہاب کی روایت مین یہ ہے کہ کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی لبیک پکارتے ہوئے اور اون سب راویون کی روایت مین یہ مضمون ہے کہ آپ نے نماز صبح کی بطحا مین پڑہی سوا جعفی کے روایت کے کہ اوس مین اُسکا ذکر نہین **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لاربع خلون من العشر وھم یلبون بالحج فامرھم ان یجعلوھا عمرۃ **عبد اللہ** عباس کے فرزند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے یار چوتہی تاریخ ذیحجہ کی مکہ مین آئے لبیک پکارتے ہوئے حج کی سو آپ نے اُنکو حکم فرمایا کہ اُسکو عمرہ کر ڈالو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بذی طوی وقدم لاربع مضین من ذی الحجۃ وامر اصحابہ ان یحلوا احرامھم بعمرۃ الا من کان معہ الھدی

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ذی طوی مین (وہ ایک وادی ہے مکہ کے قریب) اور مکہ مین آئے آپ جب تاریخ چوتہی گذر چکی ذیحجہ کی اور اپنے یارون کو حکم فرمایا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کر ڈالین مگر جسکے پاس قربانی ہو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھذہ عمرۃ استمتعنا بھا فمن لم یکن عندہ الھدی فلیحل کلہ فان العمرۃ قد دخلت

فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ جس سے ہمنے نفع لیا سو جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ اسی طرح حجکا احرام عمرہ کرکے کھول ڈالے اس لیے کہ عمرہ حج کے دنون مین رد ہوگیا قیامت تک **فائدہ** رد ہوگیا اس سے اہل جاہلیت کا قول جو حج کے دنون مین عمرہ کو برا جانتے تھے **عن** شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِيْ نَاسٌ عَنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَنِيْ بِهٖ فَاَقَمْتُ اِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فِيْ مَنَامِيْ فَقَالَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَّحَجٌّ مَبْرُوْرٌ قَالَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ رَاَيْتُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ شعبہ نے ابوجمرہ ضبعی سے سنا کہ اونہون نے کہا مین نے تمتع کیا اور لوگون نے مجھے منع کیا مین ابن عباس کے پاس آیا اور اُن سے پوچھا سو اُنہون نے مجھے حکم دیا اور مین بیت اللہ کے پاس جاکر سو رہا اور خواب مین دیکھا کہ ایک شخص آیا اور اُس نے کہا کہ عمرہ بھی مقبول ہے اور حج بھی قبول ہے مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے خواب بیان کیا کہا سب بزرگی اللہ کو ہے سب بزرگی اللہ کو ہے یہ سنت ہے ابی القاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی (یعنے پھر کیون نہ قبول ہو) **باب** اِشْعَارِ الْبُدْنِ وَتَقْلِيْدِهٖ عِنْدَ الْاِحْرَامِ **قربانی** کی کوہان چیرنی اور اُسکے گلے مین ہار ڈالنے کا بیان **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی ذی الحلیفہ مین اور اپنی اونٹنی کو منگایا یعنے قربانی کی اور اوس کی کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار کیا یعنے ایک زخم لگا دیا اور خون بہ چلا اور اوس کے گلے مین دو جوتیون کا ہار لٹکا دیا یہ تقلید ہوئی) پھر اپنی سواری پر سوار ہوے اور جب اونٹنی آپ کو لیکر بیدا پر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے لبیک پکاری (یعنے اگرچہ نماز کے بعد بھی لبیک کہہ چکے تھے مگر یہان بھی پکاری **ف** یہ کونچا دیدینا قربانی کے جانور کو اس لیے ہے کہ پہچانا جائے کہ یہ جانور قربانی کا ہے تاکوئی اُسکو

ایذا ندی اور لوٹے نہین اور یہہ مستحب ہے انہی روایتون کے رو سے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو جو بدعت کہا ہے یہہ قول اُن کا مردود ہے اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے شاید اون کو یہہ احادیث نہین پہنچین اور اسیکو اشعار کہتے ہین اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جو اسکو مثلہ کہا ہے وہ قول بھی لغو ہے اس لیے کہ یہہ مثلہ نہین بلکہ مانند فصد و حجامت کی ہے یا مانند ختان اور داغ کے اور اس اشعار کی جگہہ تمام علمائے سلف و خلف کے نزدیک داہنی جانب ہے کہ ان شتر کی اور امام مالک نے کہا ہے کہ بائین جانب ہے اور احدیث ہین اُن کا رد ہے اور بکریون کے گلے ہین مار ڈالنا مسنون ہے بخلاف شافعیہ کے اور نزدیک تمام علماء سلف و خلف کے سوا امام مالک علیہ الرحمۃ کے کہ وہ اس کے قائل نہین ہین اور شاید اُنکو یہ احادیث صحیحہ نہین پہنچیں حالانکہ احادیث صحیحہ اس باب مین بہت ہین اور وہ حجت ہین اور حدیث صحیح کے آگے کسی کا قول حجت نہین اور اس پر اتفاق ہے کہ بکری کو یا دنبہ کو اشعار ضرور نہین اسلیے کہ ضعیف ہے اور گائے کے لیے مستحب ہے امام شافعی کے نزدیک اور اسیطرح مار ڈالنا بھی اور دونون چیزون کو جمع کرنا جیسے اونٹ کے لیے ہوتا ہے ویسے ہی گائے کے لیے بھی ہے شافعیہ کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کے گلے مین مار ڈالنا دو جگہون کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے تمام علماء کا اور اگر تاگا چمڑا کچھہ اور ڈالدیا تو بھی روا ہے اور اسحدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ آپ سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر اور یہہ اونٹنی اوسکی سوا تھی جسکو اشعار کیا تھا اور سوار ہونا حج مین افضل ہوا پیدل چلنے سے کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث محمد بن مثنی نے اون سے معاذ نے اون سے ہشام اُن کے باپ نے اون سے قتادہ نے اس سند سے یہی مضمون جو شعبہ کی روایت مین ہے مگر اوس مین یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ذی الحلیفہ مین آئے اور نماز ظہر کا ذکر نہین کیا **باب** قَوْلِهٖ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ احلال کے بارہ مین ابن عباس کے فتوے کا بیان **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانَ الْاَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ اَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمْتُمْ ترجمہ قتادہ نے کہا مین نے ابو حسان اعرج سے سنا کہ ایک شخص نے بنی ہجیم کے قبیلہ مین سے کہا کہ

ابن عباس نے کیا فتوی آپ دیتے ہین جس مین لوگ مشغول ہو رہے ہین یا جس مین وہ لوگ گڑبڑ کر رہے ہین
کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنے حاجیون مین سے اور اس طواف سے طواف قدوم مراد ہے) سو وہ حلال
ہوگیا تو اُنہون نے فرمایا یہ سنت ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ تمہاری ناک مین خاک بہر جاوی
(یعنے تمہارے خلاف ہو تو ہوا کرے) **عن** قتادۃ عن ابی حسان قال قیل لابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما ان ھذا الامر قد تفشع بالناس من طاف بالبیت فقد حل الطواف
عمرۃ فقال سنۃ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم وان رغمتم **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے
کہ ابی حسان نے کہا کہ کسی نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ لوگون
مین بہت پھیل گیا ہے کہ جو طواف کرے بیت اللہ کا وہ حلال ہوگیا اور اوسکو عمرہ کر ڈالے (یعنے اگرچہ
احرام حج کا ہووے) تو اونہون نے فرمایا کہ یہ سنت تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اگرچہ
تمہارے ناک مین خاک بہرے **عن** عطاء قال کان ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یقول
لا یطوف بالبیت حاج ولا غیر حاج الا حل قلت لعطاء من این یقول ذلک قال من
قول اللہ عز وجل ثم محلہا الی البیت العتیق قال قلت فان ذلک بعد المعرف
قال کان ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یقول ھو بعد المعرف وقبلہ کان یاخذ ذلک
من امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین امرھم ان یحلوا فی حجۃ الوداع **عطار**
نے کہا کہ ابن عباس فتوی دیتے تھے کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنے پہلے پہل مکہ کے آتے ہی)
وہ حلال ہوگیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنے معتمر ہو) مین نے عطا سے کہا کہ وہ یہ بات کہان سے کہتے
تھے اونہون نے کہا اس آیت سے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ پھر جگہہ اوس قربانی کی پہنچنے کی بیت اللہ
تک ہے تو مین نے کہا یہ تو عرفات سے آنے کے پیچھے ہے اونہون نے کہا کہ ابن عباس کا قول یہ ہے کہ محل
اُسکا بیت اللہ ہے خواہ بعد عرفات کے ہو یا قبل اوس کے اور وہ یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل
مبارک سے نکالتے تھے کہ آپنے خود حکم فرمایا کہ لوگ احرام کھول ڈالین حجۃ الوداع مین **فا**
نووی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما کا مذہب یہی ہے کہ حاجی جب طواف
کرے بیت اللہ کا تو اوسکو عمرہ کرکے احرام کھولڈالنا چاہیے اور یہ مذہب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما کا اور مذہب جمہور کا اس کے خلاف ہے سلف ہون خواہ خلف اسلیے کہ تمام علما کا قول یہ ہے

کہ حاجی بجز طواف قدوم حلال نہین ہوتا بلکہ جبتک وقوف عرفات اور رمی جمار اور حلق اور طواف زیارت سے فارغ نہو وہ محرم
اور تین چیزون کے بجا لانیسے دونو طرح کا حل حاصل ہوتا ہے یعنی پورا کہ سب چیز حلال ہو جاوے وہ تینون ہیں رمی جمرہ عقبہ اور حلق
اور طواف اور اس طواف سے طواف زیارت مراد ہے جو وقوف عرفات کے بعد ہوتا ہے اور رمی جمرہ اور حلق آگر چکا ہے اور طواف
زیارت نہین کیا تو سب چیز اُسکو حلال ہوئی سوا عورت کے اور اس آیت مین ابن عباس کے قول کی کچھ دلیل نہین اسلیے کہ آیت کا
مضمون صرف اتنا ہی ہے کہ قربانی کا محل بیت العتیق ہے یعنے وہان ذبح کیجاوے یعنے حرم مین اب یہ نہیں حرم کہونسی جگہ ہو اسکا
مطلق ذکر نہین اور استدلال آنکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے حجۃ الوداع مین اپنے یارون کو کہ احرام کھولڈالین سو
بھی ایسا ہی کہ انکے مذہب پر اسکو دلالت نہین اسلیے کہ آپنے حج کے فسخ کا جو حکم دیا وہ اسی سال کے لیے تھا یہ خلاصہ تقریر ہے
نووی کی اور ابن قیم کا مختار یہی ہے جو ابن عباس کا مذہب ہے کہ ہر حاجی کو فسخ کی اجازت ہے مگر جو ہدی لایا ہو جیسا حدیث
مین مذکور ہے اور یہ فرمانا نووی کا کہ اجازت فسخ کی خاص تھی حجۃ الوداع کے سال کے لیے تو صریح خلاف حدیث ہے بلکہ اوپر گذر
چکا ہے کہ سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ حکم فسخ جو آپ دیتے ہین یہ اسی سال کے لیے ہے کہ ہمیشہ کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ابد الآباد کے لیے ہے اور یہ روایت صحیح بخاری وغیرہ مین آچکی ہے غرض خاص کر فسخ کا اوسی سال کے ساتھ
جیسا نووی نے لکھا ہے عجیب بات ہے جب حدیث کے روسے مذہب ابن عباس کا اور ابن قیم کا قوی معلوم ہوتا ہے گو جمہور
کے خلاف ہو اور ابو موسی اشعری کا بھی قول وہی ہے جو ابن عباس کا ہے کہ وہ بھی ساری امت کے لیے فسخ حج بعمرہ کو جائز
جانتے ہین اور ابو موسی اشعری فتوی دیتے تھے اس فسخ کا تمام مدت مین خلافت ابو بکر کی اور کچھ ابتدا مین خلافت
عمر کے یہانتک کہ حضرت عمر اس سے مانع ہوئے پھر نہین چل سکتا حکم رسول معصوم صلعم کا منع سے عمر کے اور زاد المعاد مین ہے کہ حضرت عمر
بھی حضرت عمر کا اس منع سے ثابت ہوا ہے۔ من فیہا زیادۃ الاطلاع فلیرجع الیہ **باب** جواز تقصیر المعتمر من
شعرہ وانہ لا یجب حلقہ وانہ یتحتم کون حلق او تقصیر عند المروۃ بال کترنا بھی درست ہے اور حلق واجب نہین اور
مستحب ہے کہ مروہ کے پاس منڈا دے **عن** طاؤس قال قال ابن عباس قال لی معاویۃ علمت انی قد
قصرت من رأس النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند المروۃ بمشقص فقلت لہ لا اعلم ہذا الا حجۃ علیک **ترجمہ**
طاوس نے کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے ذکر کیا کہ مجھ سے معاویہ نے کہا کہ مین تجھے خبر دے چکا
ہون کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال کترے ہین مروہ کے نزدیک تیر کی پیکان سے
سو مین نے اُن کو جواب دیا کہ یہ تو تمہارے اور حجت ہے **عن** طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما ان معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہما اخبرہ قال قصرت عن رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ اَوْ رَاَيْتُهُ يُقَصِّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ **ترجمہ** حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ معاویہ نے انکو خبر دی کہ مین نے بال کترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مروہ کے اوپر تیر کی پہال سے یا مین نے آپ کو مروہ پر دیکھا کہ آپ بال کتروا رہے ہین تیر کی پہال سے مروہ پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال کتروانا بھی روا ہے حج وعمرہ مین اگرچہ منڈانا افضل ہے اور تمتع مین افضل یہ ہے کہ عمرہ کے بعد کتروائے حج کے بعد منڈائے کہ دونون کا حق بخوبی ادا ہو جاوے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قصر وحلق مروہ کے پاس ہو عمرہ مین کہ مروہ ہی جگہ ہے عمرہ کے حلال ہونے کی جیسے حاجی کو مستحب ہے کہ حلق وقصر منی مین کرے اور اگر حرم مین کہین اور بھی ہو تو بھی روا ہے اور یہ روایت معاویہ کی کہ انہون نے حضرت کے بال کترے یا کترتے دیکھا عمرہ جعرانہ مین ہے اس لیے کہ حجۃ الوداع مین تو آپ قارن تھے اور ثابت ہوا ہے کہ حجۃ الوداع مین آپ نے منی مین حلق کیا اور ابو طلحہ نے آپ کے مبارک بال تقسیم کیے اور حدیث معاویہ کی عمرہ قضا پر بھی معمول نہین ہو سکتی اسلیے کہ عمرہ قضا سن سات مین ہوا ہجرت سے اور اوسوقت تک حضرت معاویہ ایمان نہین لائے تھے اس لیے کہ وہ تو آٹھوین سال ہجرت کو ایمان لائے تھے یہی قول مشہور اور صحیح ہے اور جس نے اس روایت کو حجۃ الوداع مین سمجھا ہے بڑی غلطی کی ہے اور دوسری غلطی یہ ہوئی اون لوگون سے کہ حضرت کے حج کو تمتع سمجھا حالانکہ آپ قارن تھے جیسا روایات متعددہ مین اوپر مذکور ہوا کہ آپکے ساتھ ہدی تھی اسلیے آپنے احرام نہین کھولا مگر بعد وقوف عرفات کے اور بعد فراغ حج کے۔

باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ تمتع اور قران کے جائز ہونے کا بیان حج مین **عن** اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَّهْنَا اِلَى مِنًى اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو پکارتے ہوئے پھر جب مکہ مین آئے تو آپ نے حکم دیا کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالین مگر وہ لوگ جنکے ساتھ قربانی ہے پھر جب آٹھوین تاریخ ہوئی ذی حجہ کی اور ہم سب منی کو چلے تو پھر لبیک پکارے حج کی (یعنے بیچ مین عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا تھا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک پکار کر کہنا اور چیخنا مستحب ہے اور یہ حکم ہے مردون کو اور عورتین اس آواز سے کہین کہ آپ سنین اور

مردون کو پکارنا سب علما کے نزدیک مستحب ہے **عن** جابر و **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالا قدمنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نصرخ بالحج صراخا **ابو سعید** اور جابر دونون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو آئے حج پکارتے ہوئے **عن** ابی نضرۃ قال کنت عند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتاہ اٰت فقال ان ابن عباس وابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اختلفا فی المتعتین فقال جابر فعلناھما مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نھانا عنھما عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلم نعد لھما **ترجمہ** ابی نضرہ نے کہا کہ مین جابر کے پاس تہا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر دونو متعون مین اختلاف کر رہے ہین (یعنے ایک متعہ نسا مین اور ایک متعہ حج مین) تو جابر نے کہا کہ ہم نے دونو متعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیے ہین پھر حضرت عمر نے ان دونون کو منع فرمایا تو ہمنے نہین کیا **ف** منع فرمانا حضرت عمر کا متعہ حج کو اس واسطے کہا کہ آپ کے مدعا تہی کہ افضل یہ ہے کہ حج اور عمرہ کو الگ الگ سفر مین بجا لاوین تو یہ منع اس نظر سے تہا کہ افضل کو کیون ترک کرتے ہین اگرچہ تمتع کو بہی جائز جانتے تھے اور متعہ نسا کا منع فرمانا اس نظر سے تہا کہ وہ قیامت تک حرام ہو چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مگر اسکی حرمت سے بعض صحابہ آگاہ نہ تہے اسلیے آپ نے اوسکی حرمت کو مشہور کر دیا ہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدم من الیمن فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بم اھللت قال اھللت باھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان معی الھدی لاحللت **انس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت علی یمن سے آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا کہ تمنے کیا احرام باندہا انہون نے کہا مین نے یون لبیک پکاری کہ جو لبیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وہی میری لبیک ہے آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ اگر قربانی نہ ہوتی تو مین عمرہ کرکے احرام کہولڈالتا (یعنے اب تم بہی احرام نہ کہولو جیسے مین نہ کہولون گا) **عن** سلیم بن حیان بھذا الاسناد مثلہ غیر ان فی روایتہ بعضھن لحللت **ترجمہ** سلیم سے اسی سند سے بہی مضمون مروی ہوا مگر بہز کی روایت مین لحللت کا لفظ ہے لاحللت کی جگہہ پر یعنے دونون کے ایک ہی ہین **عن** یحیی بن ابی اسحاق وعبد العزیز ابن صہیب وحمید انھم سمعوا انسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اھل بھما جمیعا لبیک عمرۃ وحجا لبیک عمرۃ وحجا یحیی وغیرہ نے انس
سے سنا کہ انہون نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرہ دونون
کی **عن** یحیی بن ابی اسحاق وحمید الطویل قال یحیی سمعت انسا رضی اللہ تعالی عنہ
یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لبیک عمرۃ وحجا قال حمید
قال انس رضی اللہ تعالی عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لبیک بعمرۃ
وحج **وہی مضمون ہے عن** حنظلۃ الاسلمی قال سمعت ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم
بفج الروحاء حاجا او معتمرا او لیثنیھما **ترجمہ** حنظلہ جو قبیلہ بنی اسلم سے ہین انہون نے ابو ہریرہ
سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ مین ہے
کہ البتہ بلاشک وشبہ عیسی فرزند مریم کے روحا کی گہاٹی مین جو مکہ مدینہ کے بیچ مین ہے لبیک پکارین گے
حج کی یا عمرہ کی یا قران کرین گے اور دونون کی لبیک پکارین گے ایک ہی ساتہہ **ف** یہ قیامت کے
قریب ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام نزول فرماوین گے اس سے معلوم ہوا کہ قران کا حکم قیامت تک رہیگا
اور منسوخ نہین ہوا اور معلوم ہوا کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام ضرور نازل ہون گے اور معلوم ہوا کہ
اسی شریعت پر عمل کرین گے اور وہ صاحب وحی ہین نہ متمذہب بمذاہب اہل تقلید جیسا مقلدون کا وہم باطل
ہے کہ اس مین لازم آتی ہے تفضیل غیر نبی کی نبی پر وذلک باطل **عن** ابن شہاب بھذا الاسناد
مثلہ قال والذی نفس محمد بیدہ **وہی مضمون ہے** کہا مسلم نے اور روایت کی مجھہ سے حرملہ
نے اون سے ابن وہب نے اون سے یونس نے اون سے ابن شہاب نے اون سے حنظلہ بن اسلمی نے
اونہون نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے اوس
پروردگار کی قسم ہے کہ میری جان جس کے ہاتھ مین ہے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایت مین دونو
راویون نے بیان کیا ہے **باب** بیان عدد عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزمانہا
بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرون کا اور اون کے وقت کا **عن** قتادۃ ان انسا رضی اللہ
تعالی عنہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربع عمر کلھن فی ذی
القعدۃ الا التی مع حجتہ عمرۃ من الحدیبیۃ او زمن الحدیبیۃ فی ذی القعدۃ

وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ
فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ ترجمہ قتادہ کو انس نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
چار عمرہ کیے اور سب ذی القعدہ مین مگر وہ جو حج کے ساتھہ ہوا اب سنو کہ ایک عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ مین
دوسرا اوسکے بعد کے سال مین ذی قعدہ مین تیسرا عمرہ جو جعرانہ سے لائے جہان حنین کی لوٹ کی تقسیم کی ذی
قعدہ مین اور چوتھا وہ جو حج کے ساتھہ ہوا کہ وہ ماہ ذیحجہ مین ہوا **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَمْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَّاحِدَةً وَّاعْتَمَرَ
اَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هَدَّابٍ ترجمہ قتادہ نے انس رضے اللہ تعالی عنہ سے پوچھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے اونہون نے فرمایا کہ ایک حج کیا اور چار عمرہ کیے باقی
مضمون وہی ہے جو اوپر کی روایت مین گذرا **عَنْ** اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ
كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ
ابْنُ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَاَنَّهٗ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ
حَجَّةً وَّاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ اُخْرٰى **ابو اسحاق** نے کہا کہ مین
نے زید بن ارقم سے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کتنے جہادون مین رہے اونہون نے
کہا سترہ مین اور اونہون نے مجھسے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنیس جہاد کیے اور ہجرت
کے بعد ایک حج کیا جسکو حجۃ الوداع کہتے ہین اور ابو اسحاق نے کہا دوسرا حج جب کیا کہ مکہ مین تھے یعنے قبل
ہجرت کے **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
اَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاَنَا لَنَسْمَعُ خَمْرَ بُعَا
بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجَبٍ
قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَيْ اُمَّتَاهْ اَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ اَبُوْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ وَمَا يَقُوْلُ قُلْتُ يَقُوْلُ اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجَبٍ فَقَالَتْ
يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَعَمْرِيْ مَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ
مِنْ عُمْرَةٍ اِلَّا وَاِنَّهٗ لَمَعَهٗ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ ترجمہ
عطا نے خبر دی مجھے عروہ نے کہ مین اور ابن عمر دونون حضرت عائشہ کے حجرے سے تکیہ لگائے ہوئے

بیٹھے تھے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسواک کر رہی تھیں اور میں اُنکے مسواک کی آواز
سن رہا تھا سو میں نے کہا اے ابو عبد الرحمٰن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب
میں عمرہ کیا ہے اونہوں نے کہا کہ ہاں میں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ اے
میری ماں آپ سنتی ہیں کہ ابو عبد الرحمٰن کیا کہتے ہیں اُنہوں نے کہا کہ کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ
کہتے ہیں کہ عمرہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں تو جناب عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ
اللہ بخشے ابو عبد الرحمٰن کو قسم ہے میری جان کی کہ حضرت نے کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا اور جب آپنے عمرہ
کیا تو ابو عبد الرحمٰن آپکے ساتھ تھے اور ابن عمر نے یہ بات سنی اور نہ ماں کہا نہ نا اور چپ ہو رہے **عَنْ مُجَاهِدٍ**
قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ
الضُّحٰى فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَمْ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْبَعَ عُمَرٍ
اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَكَرِهْنَا اَنْ نُكَذِّبَهُ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اِسْتِنَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ اَلَا تَسْمَعِيْنَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
فَقَالَتْ وَمَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدٰهُنَّ فِيْ
رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَّا وَهُوَ مَعَهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ قَطُّ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہا اونہوں نے کہا میں اور عروہ
دونو مسجد نبوی میں گئے اور عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے حجرہ کے پاس بیٹھے
تھے اور لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے تھے سو میں نے عبد اللہ سے پوچھا کہ یہ نماز کیسی ہے اُنہوں
نے فرمایا بدعت ہے (یعنی مسجد میں ادا کرنا اس کا اور اہتمام کرنا مثل صلوٰۃ مفروضہ کے بدعت ہے)
پھر اون سے کہا عروہ نے کہ اے ابو عبد الرحمٰن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں
اونہوں نے فرمایا کہ چار کہ ایک اون میں سے رجب میں ہے سو ہم کو برا معلوم ہوا کہ ہم اون کو جھٹلاویں یا
انکو رد کریں اور میں نے مسواک کرنیکی آواز سنی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی
کہ وہ حجرے میں تھیں سو عروہ نے کہا کہ آپ سنتی ہیں اے مومنوں کی ماں جو ابو عبد الرحمٰن کہہ

رہے مین اونہون نے پوچھا کہ کیا کہتے ہین کہا کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے
ہین ایکسا اون مین سے رجب مین تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالی رحمت
کرے ابو عبد الرحمن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہین کیا جو یہ اون کے ساتھ نہ ہون اور
رجب مین آپنے کوئی عمرہ نہین کیا **ف** حاصل اس روایتون کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے چار عمرے کیے ایک ذی قعدہ مین سال حدیبیہ مین چھٹے سال مین ہجرت کے اور اوس عمرے سے
کافرون نے روکا اور سب نے احرام کھولڈالا بغیر اسکے کہ طواف وسعی فرماوین اور یہ بھی عمرون مین شمار
کیا گیا اور دوسرا ماہ مذکور مین سن سات ہجری مین اور یہ عمرہ پہلے عمرہ کی قضا تہا اور تیسرا ماہ مذکور مین
سن آٹھہ ہجری مین اور اسی سال مکہ فتح ہوا اور چوتھا حجۃ الوداع کے ساتھ ہوا اور احرام اوسکا ماہ ذی قعدہ
مین ہوا اور اعمال اوسکی ذی حجہ مین ہوئی اور ماہ رجب مین کوئی عمرہ نہین کیا علماء نے کہا ہے کہ عبد اللہ
بن عمر بھول گئے یا شک ہوگیا اسی لیے جب جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اونکی بات
رد فرمائی تو وہ چپ ہورہے اور آپنے یہ سب عمرے ذی قعدہ مین کیے کہ کفار کی رسم ٹوٹ جائے
کہ وہ ایام حج مین عمرہ کو برا جانتے تہے چنانچہ اوپر گذر چکا ہے اور بعد ہجرت کے تو آپ نے ایک ہی
حج کیا اور قبل ہجرت کے مسلم مین ایک ہی حج مروی ہے اور اور کتب مین دو بھی آئے ہین اور زید
بن ارقم کی روایت مین یہان اونیس ہی جہاد مذکور ہین اور اصل یہ ہے کہ جہاد آپ کی پچیس ۲۵ ہین اور
بعضون نے ستائیس بھی کہی ہین اور اسکے سوا اور بھی اقوال ہین کہ وہ کتب مغازی مین مشہور ہین اور
یہ جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کعمری یعنے قسم ہے میری جان کی یہ عرب کی بول
چال ہے اور بعضون نے اس سے لعمری کہنے کو جائز کہا ہے اور امام مالک کے نزدیک یہ مکروہ ہے اس لیے
کہ اس مین تعظیم ہے غیر اللہ کی اور رضا بہت ہے اللہ تعالے سے اوس کے غیر کی اور بدعت فرمانا صلوۃ
ضحے کو اس نظر سے تہا کہ اوسکے لیے اجتماع کرنا اور مساجد مین مثل نماز فرض کے باہتمام تمام ادا کرنا
بدعت ہے اگرچہ اصل اوس کی سنت سے ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ جس کی اصل بھی ثابت ہو وہ بھی ہیئت
شرعی کے بدل دینے سے بدعت ہو جاتی ہے غرض سنت مین فرض کا سا اہتمام اور مستحب مین واجب کا سا
انتظام اور مکروہات سے حرام کا سا پرہیز اور حلال سے مکروہات کا سا احتراز یہ سب اشیا کو مدعات مین داخل
کر دیتا ہے **باب** فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ رمضان شریف مین عمرہ کی فضیلت **عن**

عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَحُجِّيْ مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا اِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ اَبُوْ وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلٰى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً

ترجمہ عطا نے کہا مین نے ابن عباس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک بی بی سے فرمایا اور ابن عباس نے اون کا نام بھی لیا مگر مین بھول گیا کہ کیون تم ہمارے ساتھ حج کو نہین چلتین تو اونھون نے عرض کی کہ ہمارے پاس پانی لانے کے دو ہی اونٹ تھے سو ایک پر ہمارا شوہر اور ہمارا بیٹا حج کو گیا اور ایک اونٹ ہمارے لیے چھوڑ گیا کہ اوسپر ہم پانی لاتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ اچھا جب رمضان آوے تو تم ایک عمرہ کر لینا کہ اوسکا بھی ثواب حج کے برابر ہے **ف** یعنی ثواب اگرچہ اُسکا حج کے برابر ہے مگر یہ نہین کہ حج فرض اوسکے ذمہ سے اوتر جاوے اور اُس عورت پر حج فرض تھا کہ اُسکے پاس سواری نتھی **عن** عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا اُمُّ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُوْنِيْ حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِاَبِيْ فُلَانٍ وَاِبْنِهٖ حَجَّ هُوَ وَابْنُهٗ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَكَانَ الْاٰخَرُ يَسْقِيْ عَلَيْهِ غُلَامُنَا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَّعِيْ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین ہے کہ اوس عورت نے کہا کہ ہمارے شوہر کے دو اونٹ تھے ایک پر وہ اور اُنکا لڑکا حج کو گیا اور دوسرے پر ہمارا اچھوکرا پانی لاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ رمضان مین حج کے برابر ہے یا فرمایا ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے

باب اِسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوْجِ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى

مکہ مین داخل ہونے اور نکلنے کا بیان

عن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَاِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلتے تو شجرہ کی راہ سے نکلتے اور معرس کی راہ سے داخل ہوتے (معرس ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل پر) اور جب مکہ مین داخل ہوتے تو اونچی ٹیلے سے اور جب نکلتے تو نیچے کے ٹیلے سے **ف** اور یہی سنت ہے

مکہ کے جانے والے کو اور راہ بدل دینا مستحب ہے ہر شہر سے نکلنے والے کو **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ **ترجمہ** عبید اللہ سے اسی سند سے یہی مضمون مروی ہوا اور ایک روایت میں زہیر کی یہ ہے کہ داخل ہوتے آپ مکہ میں اوپر کے ٹیلے سے جو بطحا میں ہے (اور وہ ایک مقام کا نام ہے محصب کے بازو میں اور یہ وہ ٹیلہ ہے کہ اوس سے مقابر مکہ میں اترجاتے ہیں) **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا **عائشہ** صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو اوپر کی طرف سے داخل ہوئے اور نیچے کی طرف سے نکلے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلَا مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ اَبِيْ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ اَبِيْ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا کداء کی طرف سے داخل ہوئے جو مکہ کی بلندی کی طرف ہے (کداء ہمزہ کے ساتھ اور مد سے ایک ٹیلا ہے مکہ کی بلندی کی طرف اور کدا بغیر مد کے ایک ٹیلا ہے مکہ کے نیچے کی طرف) ہشام نے کہا کہ میرے والد ان دونوں کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور اکثر کداء کی طرف سے داخل ہوتے تھے

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَبِيْتِ بِذِيْ طُوًى عِنْدَ اِرَادَةِ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِهَا وَدُخُوْلِهَا نَهَارًا

ذی طوی میں رات کو رہنا مستحب ہے اور نہار کر دن کو مکہ میں جانا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيْدٍ حَتّٰى صَلّٰى الصُّبْحَ قَالَ يَحْيٰى اَرَاهُ قَالَ حَتّٰى اَصْبَحَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب کو ذی طوی میں رہے (ذی طوی ایک مقام مشہور ہے مکہ سے قریب) صبح کو وقت تک پھر مکہ میں داخل ہوئے اور عبداللہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ابن سعید کی روایت میں ہے کہ ذی طوی میں آپ نے صبح کی نماز پڑھی **عن** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر مکہ میں نہ جاتے جب

تک ذی طوی مین رات کو رہتی پہر جب وہان صبح ہوجاتی نہانے پہر داخل ہوتے دن کو اور ذکر کرتے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے **عن** نافع ان عبد اللہ حدثہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان ینزل بذی طوی ویبیت بہ حتی یصلی الصبح حین
یقدم مکۃ ومصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک علی اکمۃ غلیظۃ
لیس فی المسجد الذی بنی ثم ولکن اسفل من ذلک علی اکمۃ غلیظۃ **ترجمہ**
نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے ذی طوی
مین اور شب کو وہان رہتے یہانتک کہ صبح کو نماز پڑہتے جب مکہ کو آتے اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوپر ایک موٹے ٹیلے کے ہے کہ وہ ٹیلا اوس مسجد مین نہین ہے جو وہان
بنی ہے مگر اُس سے نیچے ہے ایک موٹے ٹیلہ پر **عن** نافع ان عبد اللہ اخبرہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم استقبل فرضتی الجبل الذی بینہ وبین الجبل الطویل نحو
الکعبۃ یجعل المسجد الذی بنی ثم یسارہ المسجد الذی بطرف الاکمۃ ومصلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفل منہ علی الاکمۃ السوداء یدع من الاکمۃ
عشر اذرع او نحوہا ثم یصلی مستقبل الفرضتین من الجبل الطویل الذی بینک
وبین الکعبۃ صلی اللہ علیہ وسلم **نافع** کو عبد اللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے موظہ کیا طرف دونون ٹیلون کی اوس پہاڑ کے جو پہاڑ اون کے اور کعبہ کے بیچ مین تہا اور اُس مسجد
کو جو وہان بنی ہے بائین طرف کر دیتے تہے اوس مسجد کے جو کنارہ پر ہے ٹیلہ کے اور جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوس کالے ٹیلے سے نیچے ہے اوس کالے ٹیلے سے دس ہاتہ چہوڑ
کر یا اس سے کم و بیش پہر نماز پڑہتے تہے منہ کیے ہوئے دونون ٹیلون کیطرف اس لمبے پہاڑ کے جو
تیرے اور کعبہ کے بیچ مین ہے اللہ رحمت اور سلام بہیجے اُنپر **ف** ان سب روایتون سے معلوم
ہوا کہ مکہ مین داخل ہونے کے وقت نہانا مستحب ہے اور رات کو ذی طوے مین رہنا سنت ہے اور مین پہلے
ورنہ اوس کے بعد کا اندازہ کرلے اور شافعیہ کے نزدیک بہی غسل سنت ہے اور اگر غسل نہ ہوسکے تو تیمم
کرے اور شب کو ذی طوے مین رہنا بہی مستحب ہے اور مکہ کو دن مین داخل ہونا بہی مستحب ہے اور
بعضون نے کہا رات دن دونو برابر ہے اور بعضون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے عمرہ

مین رات کو داخل ہوئے اور بعضون نے کہا وہ بیان جواز کے لیے تھا افضل وہی دن کو جانا ہے **باب**
اِسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ لِلْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْاَوَّلِ فِي الْحَجِّ رمل کا مستحب ہونا طواف
اول مین حج کے اور طواف عمرہ مین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ق
كَانَ يَسْعٰى بَيْنَ الْمِيْلَيْنِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ **نافع** نے ابن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلا طواف
کرتے بیت اللہ کا تو تین بار جلدی جلدی چلتے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کے اور چار بار عادت کے موافق
چلتے اور بیت اللہ کے آنے کی جگہ مین دوڑتے جب سعی کرتے صفا اور مروہ مین اور ابن عمر بھی ایسا ہی
کرتے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَاِنَّهُ يَسْعٰى ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِي
اَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ **ابن عمر** سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج مین یا عمرہ مین پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے اور چار بار چلتے
اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر سعی کرتے صفا اور مروہ کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ
اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ حِيْنَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ **عبد اللہ بن عمر** نے کہا
کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ آتے اور حجر اسود چھوتے اور پہلے پہل طواف کرتے
تو تین بار دوڑتے سات پھیرون مین سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ق م
وہی مضمون ہے **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ
وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ **نافع** نے کہا کہ ابن عمر نے حجر اسود سے حجر اسود
تک رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حَتّٰى
اِنْتَهٰى اِلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ **جابر** عبد اللہ کے بیٹے سے ویسا ہی رمل آپ کا مروی ہوا **عَنْ**

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمل الثلاثۃ الاطواف من الحجر الی الحجر وہی مضمون ہے عن ابی الطفیل قال قلت لابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارایت ہذا الرمل بالبیت ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ اطواف اسنۃ ہو فان قومک یزعمون انہ سنۃ قال فقال صدقوا وکذبوا قال قلت ما قولک صدقوا وکذبوا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم مکۃ فقال المشرکون ان محمدا واصحابہ لا یستطیعون ان یطوفوا بالبیت من الجہد قال وکانوا یحسدونہ فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرملوا ثلاثا ویمشوا اربعا قال قلت لہ اخبرنی عن الطواف بین الصفا والمروۃ راکبا اسنۃ ہو فان قومک یزعمون انہ سنۃ قال صدقوا وکذبوا قال قلت وما قولک صدقوا وکذبوا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثر علیہ الناس یقولون ہذا محمد ہذا محمد حتی خرج العواتق من البیوت قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا یضرب الناس بین یدیہ فلما کثر علیہ رکب والمشی احب الیہ ابو الطفیل مترجمہ ابو الطفیل نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ خبر دو مجھے بیت اللہ کے طواف کی اور اس مین تین بار رمل کرنا اور چار بار چلنا سنت ہی اس لیے کہ تمہاری لوگ کہتے ہین کہ وہ سنت ہی تو انہون نے کہا کہ وہ جھوٹے بھی ہین سچے بھی مین نے کہا اسکا کیا مطلب انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم جب مکہ مین تشریف لائے تو مشرکون نے کہا کہ محمد اور اُن کے یار بیت اللہ شریف کا طواف نہین کر سکتے ضعف اور لاغری کے سبب سے اور آپ سے حسد رکھتے تھے تو آپ نے حکم دیا کہ تین بار رمل کرین اور چار بار عادت کے موافق چلین (غرض یہ ہے کہ اُنہون نے اس فعل کو جو سنت مؤکدہ مقصودہ سمجھا یہ اون کا جھوٹ تھا باقی بات سچ تھی) پھر مین نے کہا ہمکو خبر دیجیے صفا و مروہ کے بیچ مین سعی کرنے کے سوار ہو کر کہ وہ سنت ہی کہ آپ کے لوگ اوسے سنت کہتے ہین اُنہون نے فرمایا وہ بھی بھی ہین جھوٹ بھی مین نے کہا اسکا مطلب اُنہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین تشریف لائے تو لوگون کی بہیڑ بہاڑ ایسی ہوئی کہ کواری عورتین تک باہر نکل آئین اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد ہین یہ محمد ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خلقی ایسی تھی کہ آپ کے آگے لوگ مارے نہ جاتے تھے

(یعنے موجب بخل ہو چلو چلو جیسے امرائے دنیا کے دستور ہوتی ہے آپ کو لیے نہ ہوتی تھی) پھر جب لوگون کے ٹبڑی بہیڑ ہوئی تو آپ سوار ہو گئے اور پیدل سعی کرنا افضل ہے (یعنے اتنا چھوٹ ہوا کہ جو چیز ضرورت ہوئی تھی اوسکو بلا ضرورت سنت کہا باقی سچ ہے کہ آپ نے سعی سوار ہو کر کی ہے) کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے یزید نے اون سے جریری نے اسی اسناد سے اسی روایت کے مانند مگر اس مین یون ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ مکہ کے لوگ حاسد تھے اور یہ نہین کہا کہ وہ آپ سے حسد رکھتے تھے

عن اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ قَوْمَکَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَھِیَ سُنَّۃٌ قَالَ صَدَقُوْا وَکَذَبُوْا **ترجمہ** وہی مضمون ہے باختصار **عن** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَرَاَیْتَ اِنْ قَدِمْتُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصِفْہُ لِیْ قَالَ قُلْتُ رَاَیْتُہٗ عِنْدَ الْمَرْوَۃِ عَلٰی نَاقَۃٍ وَقَدْ کَثُرَ النَّاسُ عَلَیْہِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ذَاکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھُمْ کَانُوْا لَا یُدَعُّوْنَ عَنْہُ وَلَا یُکْھَرُوْنَ **ترجمہ** ابو الطفیل نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اونہون نے کہا کہ مجھسے بیان کرو ابو الطفیل نے کہا مین نے مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا اور لوگون کا اُنپر ہجوم تھا تو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ ہان وہی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے کہ صحابہ کی عادت تھی کہ لوگون کو آپکے پاس سے ہٹاتے نہ تھے اور نہ ہٹاتے تھے

عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ مَکَّۃَ وَقَدْ وَھَنَتْھُمْ حُمّٰی یَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِکُوْنَ اِنَّہٗ یَقْدَمُ عَلَیْکُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَھَنَتْھُمُ الْحُمّٰی وَلَقُوْا مِنْھَا شِدَّۃً فَجَلَسُوْا مِمَّا یَلِی الْحِجْرَ وَاَمَرَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْمُلُوْا ثَلَاثَۃَ اَشْوَاطٍ وَّیَمْشُوْا مَا بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ لِیُرِیَ الْمُشْرِکِیْنَ جَلَدَھُمْ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّ الْحُمّٰی قَدْ وَھَنَتْھُمْ ھٰٓؤُلَآءِ اَجْلَدُ مِنْ کَذَا وَکَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَلَمْ یَمْنَعْہُ اَنْ یَّاْمُرَھُمْ اَنْ یَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ کُلَّھَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَیْھِمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کے یار مکہ مین آئے اور اُنکو ضعیف کر دیا تھا مدینہ کی آب و ہوا نے

اور مشرکون نے کہہ رکھا کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آوین گے کہ انکو بخار نے ضعیف و ناتوان کر رکھا ہے
اور بڑی ناتوانی ہوگئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یاردن کو حکم دیا کہ
تین شوط مین رمل کرین اور مابین حجر اسود کے اور رکن یمانی کے عادت کے موافق چلین کہ مشرکون کو
اُنکی قوت اور طاقت معلوم ہو سو مشرکون نے کہا کہ تم نے تو کہا تہا کہ اُن کو بخار نے ناتوان کر دیا ہے
یہ تو ایسے طاقتور ہین کہ کیا کہنا ابن عباس نے کہا کہ آپ نے جو انکو ساتون پھیرون مین رمل کا حکم نہین دیا
تو اس لیے کہ یہ تھک جاوین گے ف ان حدیثون سے رمل کا مستحب ہونا معلوم ہوا گیا اور معنی رمل کے
یہی ہین کہ جلدی جلدی چھوٹے چھوٹے قدم رکھکر چلنا اور کودنا ضرور نہین کہ اس مین شجاعت اور
جلادت اور قوت معلوم ہو اور یہ عمرہ کے طواف مین اور حج کے بہی ایک طواف مین مسنون ہے
اور صحیح قول شافعی کا یہہ ہے کہ رمل حج کے اُس طواف مین ہونا چاہیے جس کے بعد سعی ہو اور اسپر اتفاق
ہے کہ رمل عورتون کو مسنون نہین جیسے صفا اور مروہ مین انکو دوڑنا ضرور نہین صرف عادت کے
موافق چلنا کافی ہے اور اگر کسی نے رمل کو ترک کیا تو سنت چھوٹ گئی اور کچہ جرمانہ اوسپر نہین اور
بعض اصحاب کے نزدیک اوسپر ایک قربانی ہے اور بعضون کے نزدیک نہین اور بہیڑ کی جگہ مین دوڑکر
چلنا ضرور ہے وہان دو سبز کہنبے لگا دیے ہین اون کے بیچ مین دوڑکر چلے اور جب تین پھیرے طواف
کے پورے ہو جاوین تو چار باقی چکرون مین عادت کے موافق چلے اور یہہ جو اخیر کی روایت ابن عباس
کی ہے جس مین مذکور ہے کہ مابین حجر اسود اور رکن یمانی کی عادت کے موافق چلیے یہ سات مین سال
عمرہ قضا کا حکم ہے اور حجۃ الوداع مین آپ نے پورے تین شوط مین رمل کیا پس اب
یہ روایت حجۃ الوداع کی ناسخ ہے اور وہ منسوخ غرض پورے تین شوط مین رمل
ہے اور حضرت ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما کا مذہب ہے کہ رمل جناب رسول خدا
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا ضرورت کے سبب سے تہا کہ کفار پر ناتوانی مسلمانون کی ظاہر
نہ ہو اب بعد رفع ضرورت کے سنت نہ ہا مگر جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک ہمیشہ
سنت ہے تین شوط مین اور ہر پھیرے کو طواف کے شوط کہتے ہین اور عبداللہ بن زبیر کا مذہب
ہے کہ ساتون شوط مین رمل سنت ہے اور حسن بصری اور ثوری اور عبدالملک بن ماجشون کے نزدیک اگر
رمل ترک کر دے تو قربانی دے اور امام مالک کا بہی پہلے یہی قول تہا پہر اس سے رجوع کیا (کمل ذہ اس النووی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف مین اسلیے رمل کیا کہ مشرک لوگ آپکی قوت دیکھین (یعنے اب ضرور نہین مسنون ہے اور یہ اُنہی کا مذہب ہے) **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي الطَّوَافِ **صرف** دونو رکن یمانی کا بوسہ دینا مستحب ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے انہی دونو مین کیطرف کے کونون کو بوسہ دیتے دیکھا **ف** کعبہ مربع یعنے چار کونون کا اور مستطیل یعنے لنبا مکان ہے اور دو کونے اوسکے مین کیطرف منسوب ہین انکو رکنین یمانیین کہتے ہین اور دو کونے شام کیطرف منسوب ہین اُنکو شامیین کہتے ہین اور رکن شامی کیطرف حطیم واقعہ ہے اُن دونون شامی کونون کو نہ بوسہ لیتے ہین نہ چھوتے ہین بلکہ حطیم کی دیوار کے پار سے طواف کرتے ہین کہ حطیم کی جگہہ بھی طواف مین داخل ہوجاوے اس لیئے کہ یہ جگہہ کعبہ کے اندر کی ہے مگر بنا کے کعبہ کے وقت باہر رہ گئی ہے بخلاف دونو کونون یمانی کے کہ اُنکو بوسہ دیتے ہین ایک کونے مین حجر اسود لگا ہوا ہے اور دوسرے کو رکن یمانی کہتے ہین کہ یہ دونون کونے بنائے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موافق ہین بخلاف شامیون کے چنانچہ کیفیت اس نقشہ کی مندرجہ حاشیہ سے ذہن نشین ہوسکتی ہے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ اَرْكَانِ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ مِنْ نَحْوِ دُوْرِ الْجُمَحِيِّيْنَ **سالم** نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے چار کونون مین سے رکن اسود (وہی جسمین رکن یمانی اوپر لکھہ چکے ہین) اور اسکے پاس والے کونے کو جو بنی جمح کے مکانون کیطرف ہے استلام کرتے تھے **فائدہ** استلام کے معنے چھونا اور حجر اسود کو چھونا اور بوسہ دینا دونو چاہیے اور رکن یمانی کو فقط چھونا ہی اور باقی دو کونون کو نہ چھونا نہ بوسہ دینا کہ وہ بنائے ابراہیم نہین واقعہ مین یہی مذہب ہے جمہور کا اور بعض سلف نے انکا چھونا ہی مستحب کہا ہے چنانچہ امام حسن اور امام حسین اور ابن زبیر اور . . . . . .

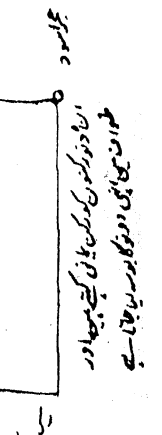

جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور عروہ بن زبیر اور ابو الشعثا کا یہی مذہب ہے کہ چاروں رکنوں کو چھوئے اور قاضی ابو الطیب نے کہا ہے کہ امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ ان دونوں کونوں کو نہ چھوئے اور لکھا ہے کہ اس میں صحابہ میں پہلے اختلاف تھا پھر سب کا اجماع ہو گیا کہ دو ہی کونوں کو چھوئے (نووی) **عن** عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ذَکَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّکْنَ الْیَمَانِیَ **عبد اللہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے تھے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ مَا تَرَکْتُ اسْتِلَامَ ھٰذَیْنِ الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیْ وَالْحَجَرِ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُھُمَا فِیْ شِدَّۃٍ وَلَا رَخَاءٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود اور رکن یمانی کو استلام کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا نہ سختی میں نہ آرام میں (یعنے کتنی ہی بھیڑ بھاڑ ہو میں استلام نہیں چھوڑتا) **عن** نَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اِسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَبَّلَ یَدَہٗ وَقَالَ مَا تَرَکْتُہٗ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ **ترجمہ** نافع رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ایسا کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا **عن** اَبِی الطُّفَیْلِ الْبَکْرِیِّ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُ غَیْرَ الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے نہیں دیکھا سوا ان دو رکن یمانی کے۔ **باب** اِسْتِحْبَابِ تَقْبِیْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فِی الطَّوَافِ حجر اسود کے بوسہ کا بیان **عن** سَالِمٍ اَنَّ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَدَّثَہٗ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّکَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ زَادَھَارُوْنُ فِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِیْ بِمِثْلِھَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ اَسْلَمَ **ترجمہ** سالم کے باپ نے روایت کی کہ بوسہ دیا عمر بن خطاب نے حجر اسود کا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی

قسم آگاہ ہو کہ مین جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے ہے تو کبھی بوسہ نہ دیتا ہارون نے اپنی روایت مین یہ کہا کہ اسی کی مثل مجھ سے بیان کی زید بن اسلم نے اپنے باپ اسلم سے **عَنِ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل الحجر وقال انی لاقبلک وانی لاعلم انک حجر ولکنی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک **وہی مضمون ہے عَنْ** عبد اللہ بن سرجس قال رایت الاصلع یعنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقبل الحجر ویقول واللہ انی لاقبلک وانی لاعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلک ما قبلتک وفی روایۃ المقدمی وابن کامل رایت الاصیلع **ترجمہ** عبد اللہ بن سرجس نے کہا کہ مین اصلع کو (یعنے جس کے سر پر بال نہ ہون) انکو دیکھا مراد اس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین (اس سے معلوم ہوا کہ لقب کسی کا اگر مشہور ہو جاوے اور وہ اُس سے برا نہ مانے تو اوس سے یاد کرنا درست ہے اگرچہ دوسرا شخص برا مانے) اور فرماتے تھے حجر کو بوسہ لیتے ہوئے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی مین تجھ کو بوسہ لیتا ہون اور جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے (اس قول سے بت پرستون اور گور پرستون اور چلہ پرستون کی نادان مرگی جو قبرون وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہین کہ ہماری مراد دینگے اسلیے کہ جب حجر اسود جو بمین اللہ ہے اُسکا بوسہ بھی اتباع جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ہے نہ اس خیال سے کہ یہ ضرر رسان اور نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزون جنکا بوسہ کہین ثابت نہین بلکہ منع ہے اس خیال ناپاک کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا) اور اسکے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** عابس بن ربیعۃ قال رایت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقبل الحجر ویقول لاقبلک واعلم انک حجر ولولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک لم اقبلک **وہی مضمون ہے عَنْ** سوید بن غفلۃ قال رایت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل الحجر والرکمۃ وقال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبک حفیا **ترجمہ** سوید نے کہا کہ مین نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انھون نے بوسہ لیا حجر اسود کو اور لپٹ گئے اور فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ بہت تجھ پر جاتے تھے **عَنْ** سفیان بھذا الاسناد قال ولکنی رایت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم حفیا ولم یقل

والتزمہ ترجمہ سفیان سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین لبثنی کا ذکر نہین ف ان روایتون سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا حجر اسود پر مستحب ہی **باب** جواز الطواف علی بعیر وغیرہ واستلام الحجن ونحوہ للراکب اونٹ پر طواف روا ہونا اور چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھونے کا بیان **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف فی حجۃ الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھو لیتے تھے ف محجن اوس چھڑی کو کہتے ہین کہ اسکا ایک سرا موڑا ہوا ہوتا ہے کہ سوار اونٹ کا اوس سے گری پڑی چیز زمین سے اوٹھا لیتا ہے اور دوسرے سرے سے اونٹ کو ہانکتا ہے اور ہجوم کے وقت رکن کو اگر چھو نہ سکے تو چھڑی وغیرہ سے چھو لے اور اسکو بوسہ دی لے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع کہنا درست ہی اور جو لوگ اسکو منع کرتے ہین وہ غلطی پر ہین **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت فی حجۃ الوداع علی راحلتہ یستلم الحجر بمحجنہ لان یراہ الناس ولیشرف ولیسالوہ فان الناس غشوہ **جابر** نے کہا کہ طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا حجۃ الوداع مین اپنی اونٹنی پر اور حجر کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے تاکہ لوگ آپ کو دیکھین اور آپ اونچے ہو جاوین اور آپ سے مسائل پوچھین اس لیے کہ لوگون نے آپ کو بہت گھیرا تھا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما یقول طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی راحلتہ بالبیت وبالصفا والمروۃ لیراہ الناس ولیشرف ولیسالوہ فان الناس غشوہ لم یذکر ابن خشرم ولیسالوہ فقط ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن خشرم کی روایت مین ولیسالوہ نہین ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع حول الکعبۃ علی بعیرہ یستلم الرکن کراھیۃ ان یضرب عنہ الناس ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ طواف کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین کعبہ کے گرد اپنی اونٹنی پر اور رکن کو چھوتے جاتے اور اسلیے سوار ہوئے کہ لوگون کو اپنے پاس سے ہٹانا نہ پڑے **عن**

اِبِی الطُّفَیْلِ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَیَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَہٗ وَیُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ طواف کرتے تہے اور رکن کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور چھڑی کو چوم لیتے **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ شَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَشْتَکِیْ فَقَالَ طُوْفِیْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاکِبَۃٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَئِذٍ یُصَلِّیْ اِلٰی جَنْبِ الْبَیْتِ وَھُوَ یَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَکِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ **ام سلمہ** نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مین بیمار ہون آپنے فرمایا کہ سب لوگون کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو سو انہون نے کہا کہ مین طواف کرتی تہی اور آپ سورہ والطور پڑہ رہے تہے نماز مین بیت اللہ کے ایک بازو پر **ف** آپ نے انکو لوگون کے پیچھے طواف کا حکم اس لیے فرمایا کہ ایک تو عورت کو مردون سے دور رہنا لازم ہے دوسرے یہ کہ لوگون کو اون کے جانور سے ایذا نہ پہونچے ان سب روایتون سے ثابت ہوا کہ سوا ہو کر طواف درست ہے علی الخصوص بیمار کو اسی لیے بخاری نے باب ایسا ہی باندہا ہے کہ بیمار کو طواف درست ہے سواری پر **باب** بَیَانِ اَنَّ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ رُکْنٌ لَّا یَصِحُّ الْحَجُّ اِلَّا بِہٖ سعی صفا اور مروہ کی رکن ہے کہ بے اوسکے حج نہین ہوتا **عن** عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَ قُلْتُ لَھَا اِنِّیْ لَاَظُنُّ رَجُلًا لَّوْ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ مَا ضَرَّہٗ ذٰلِکَ قَالَتْ لِمَ قُلْتَ لِاَنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ قَالَتْ مَا اَتَمَّ اللّٰہُ حَجَّ اَمْرِیْءٍ وَّلَا عُمْرَتَہٗ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَلٰکِنْ کَمَا تَقُوْلُ لَوْ کَانَ کَذٰلِکَ کَانَ لَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَطُوْفَ بِھِمَا وَھَلْ تَدْرِیْ فِیْمَا کَانَ ذَاکَ اِنَّمَا کَانَ ذَاکَ اَنَّ الْاَنْصَارَ کَانُوْا یُھِلُّوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ لِصَنَمَیْنِ عَلَی شَطِّ الْبَحْرِ یُقَالُ لَھُمَا اِسَافٌ وَّنَائِلَۃُ ثُمَّ یَجِیْئُوْنَ فَیَطُوْفُوْنَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ یَحْلِقُوْنَ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ کَرِھُوْا اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَھُمَا لِلَّذِیْ کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَمَّا نَزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اِلٰی اٰخِرِھَا قَالَتْ فَطَافُوْا **ترجمہ** عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ مین جانتا ہون کہ اگر کوئی صفا اور مروہ مین سعی نہ کرے تو کچہ مضائقہ نہین اونہون نے فرمایا کیون مین نے کہا کہ اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اللہ پاک کی قدرت کی نشانیون سے ہین سو کچھ گناہ نہین اون مین طواف کرنے سے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ بات نہین بلکہ یون ہے کہ حج پورا نہین ہوتا کسی کا اور نہ عمرہ جب تک کہ طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا (یعنے سعی نہ کرے) اور اگر ایسا ہوتا جیسا تمنے جانا ہے تو اللہ تعالیٰ یون فرماتا کہ کچھ گناہ نہین اون مین طواف نہ کرنے سے اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت کیونکر اور کس حال مین اوتری ہے کیفیت اُسکی یہ ہے کہ دریا کے کنارے پر ایام جاہلیت مین دو بُت تھے ایک کا نام اساف دوسرے کا نائلہ تھا اور لوگ اُن کے پاس جاتے تھے اور پھر آکر سعی کرتے تھے صفا اور مروہ پر اور پھر قسم کہاتے تھے پھر جب اسلام آیا تو مسلمانون نے اون مین سعی کرنے کو برا جانا (یعنے مشرکون کی چال سمجھی) تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری اسی لیے یون فرمایا کہ صفا اور مروہ شعائر اللہ سے ہین اور ان مین طواف کرنا گناہ نہین پھر لوگ سعی کرنے لگے (غرض یہ کہ اب سعی واجب ہے اور ترک اُسکا روا نہین) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا أَرَى عَلَى جُنَاحًا أَنْ لَّا أَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ قُلْتَ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْآيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَ هٰذَا فِي أُنَاسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ كَانُوْا إِذَا أَهَلُّوْا أَهَلُّوْا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَّطَّوَّفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَعَمْرِيْ مَا أَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ مَنْ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ترجمہ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ اگر کوئی طواف نہ کرے صفا اور مروہ مین تو مین جانتا ہون کچھ حرج نہین اونہون نے فرمایا کیون کہا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صفا اور مروہ اللہ کی نشانیون سے ہین پھر گناہ نہین کوئی اگر اوس مین طواف کرے تو اُنہون نے فرمایا اگر یہ بات ہوتی تو یون فرماتا اللہ پاک کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچھ گناہ نہین اور یہ آیت تو انصار کے لوگون مین اوتری ہے کہ وہ لوگ جب لبیک پکارتے تو لبیک پکارا کرتے تھے مناۃ کے نام سے ایام جاہلیت مین اور کہتے تھے کہ ہمکو صفا اور مروہ مین سعی کرنا درست نہین پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو آئے تو اس کا ذکر ہوا تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیۃ اُتاری

سواب قسم ہے میری جان کی کہ پورا نہ ہوگا حج اُسکا جو سعی نہ کرے صفا مروہ کی ف اس حدیث
سے کمال علم اور تفقہ ثابت ہوا ہماری مان جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا کہ خوب سمجھا اُنہون
نے اس آیت کے مطلب کو کہ ظاہر مین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سعی نہ واجب ہے نہ ضرور ہے اور سبب نزول
سے اوس کے معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگون نے جب اس مین عیب سمجھا تب اس طرح ارشاد ہوا غرض
ایک شے واجب ہوتی ہے مگر آدمی جب اُسکو برا جاننے لگتا ہے تو اُس سے کہتے ہین کہ اس مین کچھ عیب
نہین اور غرض یہ ہوتی ہے کہ اوس کے خیال کو رد کرین اور وجوب اُس کا جیسا ہے ویسا ہی رہتا ہے
اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی عصر کی نماز نہ پڑھا اور غروب آفتاب قریب ہوگیا اور وہ یہ خیال
کرے کہ غروب کیوقت نماز روا نہین تو اس سے کہین گے کہ اسوقت نماز پڑھنے مین کچھ گناہ نہین
تو اسکا مطلب یہ نہین کہ نماز واجب اور فرض نہی اور یہ جو اوپر کی روایت مین مذکور ہوا کہ اساف
و نائلہ دو بت تھے دریا کے کنارے اسکو قاضی عیاض نے غلط کہا ہے اور ٹھیک بات یہ ہے
کہ دوسری روایتون مین وارد ہوا ہے کہ وہ لوگ مناۃ کے نام سے لبیک پکارتے تہے اور ایک روایت
مین ہے کہ مناۃ طاغیہ جو مشلل مین تہا اوسکی لبیک پکارتے تہے اور یہ مشہور ہے کہ مناۃ ایک بت
تہا جو عمرو بن لحی نے دریا کے کنارے کہڑا کیا تہا مشلل مین قدید کے پاس اور ایسا ہی وارد ہوا
ہے اس روایت مین موطا کی اور ازدا و غسان اوسی کے نام کی لبیک پکارتے تہے حج مین اور ابن کلبی
نے کہا کہ مناۃ ایک پتھر تہا کہ نہیل اُسے پوجتے تہے قدید مین اور اساف اور نائلہ یہ کبھی دریا کے کنارے
نہین تہے بلکہ اُنکی حقیقت یون مشہور ہے کہ وہ مرد و عورت تہے اساف بیٹا تہا بقا کا اور نائلہ بیٹی تہی
ذہب کی اور اُسکو بت سہل بھی کہتے تہے اور یہ دونو قبیلہ جرہم سے تہے اور اُنہون نے کعبہ کے اندر
زنا کیا تہا سو اللہ تعالے نے اُنکو مسخ کرکے پتھر کردیا اور یہ کعبہ کے پاس گاڑ دیے گیے یا صفا مروہ
پر کہ لوگ اُنکو دیکھکر عبرت پکڑین اور بعضون نے کہا کہ قصی بن کلاب نے اُنکو پھر وہان سے بدل دیا اور
ایک کو کعبہ ہی ملا کے رکھدیا اور دوسرے کو زمزم پر اور بعضون نے کہا دونون کو زمزم پر رکھدیا
اور اُن کے پاس قربانی کی اور اُنکی عبادت کا حکم دیا پھر جب مکہ فتح ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے اُنکو توڑ ڈالا اور یہ قصہ جو ہمنے طول دیا تو بڑے فائدہ کے لیے یعنے جیسا حال اساف و نائلہ کا
ہوا کہ غرض اگلے لوگون کی اوسکے رکھنے سے یہ تہی کہ لوگ اللہ تعالے سے ڈرین اور خانہ کعبہ کا

اوب کرین شیطان نے چند روز مین یہ غرض بہلا کر اپنا مطلب نکالا کہ انکی عبادت کروائی اور خلق کو شرک
مین ڈالدیا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو توڑ ڈالا کہ شرک کی برائی اور مشرکون کی اہانت ظاہر ہو
جاوے یہی حال ہے صالحین کے قبور کا اور اُن کے آثار اور مقامات اور حلیون کا کہ جب لوگ انکی
زیارات موافق سنت کو چھوڑدین اور اُنکے قبور کو دیکھکر اپنی موت کا یاد کرنا چھوڑدین بلکہ اُن
کو سجدہ اور نذرین نیازین منتین چڑھانے لگین اور معبود برحق کیطرح ان کی عبادت کرنے لگین
تو متبعان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور ہے کہ اون گنبدون کو توڑ ڈالین اور اُن قبرون کو زمین کے
برابر کردین اون حلیون کو منہدم اور خاک کردین اگرچہ ہزارون مشرک پڑے چلایا کرین اور لاکھون
گور پرست غل مچایا کرین **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أُبَالِي أَنْ لَا
أَطُوفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ فَكَانَتْ سُنَّةً وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ
لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ) إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ وَقَالَ إِنَّ هٰذَا لَلْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ
أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ
إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ
إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ
فِي هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ **ترجمہ** عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ مین
جانتا ہون کہ جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ مین اوسپر کچھ گناہ نہین اور مین تو پرواہ نہین رکھتا
اگر نہ سعی کرون اُن مین تو اُنہون نے فرمایا کہ برا کہا تو نے اے میرے بھانجے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اور مسلمانون نے جسکی سعی کی ہے اور یہہ سنت ہو (یہان سنت سے مراد واجب ہی) اور
حقیقت اسکی یہ ہے کہ عرب مین دستور تہا کہ جو مناۃ بدبخت کا جو مشلل مین تہا لبیک پکارتا تہا وہ سعی
نکرتا تہا صفا مروہ مین پہر جب اسلام ہوا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا ہم لوگون نے
تو اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین پہر جو حج کرے یا عمرہ لاوے
اوسپر گناہ نہین کہ اون مین سعی کرے اور اگر وہ بات ہوتی جو تمنے کہی تو یون فرماتے کہ گناہ نہین
اُسپر جو سعی نکرے اون مین زہری نے کہا کہ مین نے یہ روایت ابی بکر بن عبدالرحمن سے بیان
کی تو انہون نے بہت پسند کی اور انہون نے کہا کہ علم اسیکا نام ہے (یعنے جو عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا نے اس آیت سے سمجہا) اور کہا ابوبکر نے کہ مین نے سنا ہے بہت لوگون سے جو علم رکہتے تہے
وہ کہتے تہے کہ یہ طواف نکرنے والے صفا اور مروہ مین عرب کے لوگ تہے کہ وہ کہتے تہے کہ اون
دو پتہرون کے بیچ مین طواف کرنا جاہلیت کا کام تہا اور دوسرے لوگون کا قول تہا کہ ہم کو طواف
بیت اللہ کا حکم ہوا ہے اور صفا اور مروہ مین پہرنے کا حکم نہین ہوا جب اللہ تعالے نے یہ آیت
اوتاری کہ صفا اور مروہ دونون اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین آخر آیت تک ابوبکر نے کہا کہ مین
بہی یہی خیال کرتا ہون کہ انہی دو گروہون کے واسطے یہ آیت اوتری عن عروۃ بن الزبیر
قال سألت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا وساق الحدیث بنحوہ وقال فی الحدیث فلما
سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقالوا یا رسول اللہ انا کنا نتحرج
ان نطوف بالصفا والمروۃ فانزل اللہ عزوجل ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ
فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما قالت عائشۃ رضی اللہ
تعالی عنہا قد سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطواف بینہما فلیس لاحد ان
یترک الطواف بہما ترجمہ عروہ نے وہی قصہ روایت کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اسمین یہہ ہے
کہ جب لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کو یہان طواف
کرنا برا معلوم ہوتا ہے تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ پہر سنت ٹہیرا دیا اس سعی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے اب کسی کو اسکا ترک کرنا روا نہین عن عروۃ ان عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا

اَخْبَرَتْہُ اَنَّ الْاَنْصَارَ کَانُوْا قَبْلَ اَنْ یُّسْلِمُوْا ھُمْ وَغَسَّانُ یُھِلُّوْنَ لِمَنَاۃَ فَتَحَرَّجُوْا اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَکَانَ ذٰلِکَ سُنَّۃً فِیْ اٰبَائِھِمْ مَنْ اَحْرَمَ لِمَنَاۃَ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَاِنَّھُمْ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ حِیْنَ اَسْلَمُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ ذٰلِکَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے انکو خبر دی کہ انصار کا قاعدہ تھا اور غسان کا کہ وہ اسلام سے پیشتر مناۃ کے لیے لبیک پکارتے تھے اور صفا اور مروہ مین سعی کرنا برا جانتے تھے اور یہی طریقہ تھا اون کے باپ دادون کا کہ جس نے احرام باندھا مناۃ کے لیے وہ صفا اور مروہ مین سعی نہ کرتا تھا اور جب وہ لوگ مسلمان ہوے تو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین سو جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے اوسکو گناہ نہین ہے کہ سعی کرے ان دونون مین اور جس نے خوشی سے ایک نیکی کی اللہ تعالے اوسکا قدردان اور جاننے والا ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَتِ الْاَنْصَارُ یَکْرَھُوْنَ اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا ترجمہ انس سے روایت ہے کہ انصار صفا اور مروہ کی سعی کو برا جانتے تھے یہانتک کہ یہ آیت اوتری ان الصفا والمروۃ

باب بَیَانِ اَنَّ السَّعْیَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا مَرَّۃً سعی دوبارہ نہین ہوتی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ لَمْ یَطُفِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُہٗ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا ترجمہ جابر کہتے ہے کہ سعی نہین کیے رسول اللہ علیہ وسلم نے اور نہ آپکے یارون نے صفا اور مروہ کی مگر ایک بار مسلم نے فرمایا کہ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے اونکو خبر دی محمد بن بکر نے انکو ابن جریج نے اسی سند کے مثل روایت مذکور کے اور اس مین یہ ہے کہ ایک ہی بار طواف کیا یعنے صفا اور مروہ کا جو پہلے بار کیا تھا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج و عمرہ مین سعی کو ایک ہی بار کرنا چاہیے اور دوبارہ کرنا نہ چاہیے اس لیے کہ بدعت ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اس لیے

کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے مترجم کہتا ہے کہ اس سے حال معلوم ہوگیا اون دعاؤن
اور وظیفون اور اشغال کا جو مشائخین مین مروج ہین اور پیغمبر معصوم سے ثابت نہین کہ وہ سب بدعت
ہین اس لیے کہ جب ایک چیز کی اصل ثابت ہی اوسکی تکرار بدعت ہوگی تو جس کے سر سے اصل ہی ثابت
نہین وہ تو بدرجہ اولی بدعت ہوئی اور معلوم ہوا کہ شارع نے ہر وظیفہ اور اوراد کی جو تعداد مقرر کردی
ہے اس سے زیادہ کرنا بھی بدعت ہوجاتا ہے اور وہ فعل بہ سبب اس زیادت محدثہ کے بدعت مین شمار کیا جاتا
ہے اور یہہ بڑے کام کی بات ہی اور اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے **باب** اِسْتِحْبَابِ اِدَامَةِ
الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَشْرَعَ فِيْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ حاجی لبیک پکاری جاوے
جب تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ شروع کرے **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْاَيْسَرَ الَّذِيْ دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ اَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ
الْوُضُوْءَ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ
فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ **ترجمہ** اسامہ نے کہا کہ مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی سواری پر پیچھے بیٹھا عرفات سے پھر جب آپ بائین گھاٹی پر پہنچے مزدلفہ کے قریب تو اونٹ
کو بیٹھایا پیشاب کیا اور آئے اور مین نے آپ پر پانی ڈالا سو آپ نے ہلکا سا وضو کیا پھر مینے عرض
کی کہ نماز کا وقت آگیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا نماز تمہاری آگے ہے پھر آپ سوار ہوئے اور مزدلفہ آئے
اور نماز پڑھی پھر فضل کو اپنے ساتھہ پیچھے بٹھایا صبح کو مزدلفہ کی کریب نے کہا کہ خبر دی مجھے عبداللہ
بن عباس نے فضل سے کہ جناب رسالتمآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے
یہانتک کہ جمرہ پر پہنچے (یعنے جمرہ عقبہ پر) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفات سے سواری پر لوٹنا
مستحب ہے اور ایک سواری پر دو شخصون کا بیٹھنا بھی روا ہے جب سواری کو طاقت ہو اور بزرگون کے
پیچھے سواری پر بیٹھنا خلاف ادب نہین قولہ مین نے آپ پر پانی ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ وضو مین دوسرے شخص سے بھی

مدد لینا بھی روا ہے مگر عادت نہ کرے جیسے آپ کی عادت تھی اور اُسامہ نے جو کہا نماز کا وقت آگیا مراد
اس سے نماز مغرب ہے کہ اونہوں نے خیال کیا کہ عادت کے خلاف آج نماز میں دیر ہوئی تو آپ نے فرمایا
کہ نماز تمہارے آگے ہے یعنی آج کے دن نماز مغرب مزدلفہ میں پڑھنا مشروع ہے اس سے ثابت ہوا کہ
اپنا بڑا بوڑھا اگر معلوم ہو کچھ بھول گیا تو یاد دلاوے جیسے اسامہ نے خیال کیا تھا کہ حضرت نماز بھول
گئے اور یاد دلائی اور آپ نے فرمایا کہ آج کے دن مغرب اور عشا میں جمع تاخیر کرنا ہے اور مزدلفہ میں جمع
کرنا ان دونوں نمازوں کا باجماع مسلمین سنت ہے اور امام مالک کا ایک قول شاذ ہے کہ اگر کسی نے
راہ میں مغرب پڑھ لی تو اعادہ اُسکا واجب ہے اور باجی کا قول ہے کہ اگر راہ میں پڑھ لے تو روا ہے مگر خلاف
سنت ہوا اور معلوم ہوا کہ لبیک پکارتا ہے حاجی جب تک کہ رمی جمرہ عقبہ کی شروع نہ کرے قربانی
کے دن صبح کو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور سفیان ثوری اور ابوحنیفہ اور ابوثور اور جمہور
علما صحابہ و تابعین کا اور تمام فقہائے امصار و قری کا اور حسن بصری کا قول ہے کہ عرفہ کی صبح
تک لبیک کہے یہ جب صبح کی نماز پڑھ چکے موقوف کرے اور حضرت علی اور ابن عمر اور عائشہ اور امام
مالک اور جمہور فقہائے مدینہ کا قول ہے کہ عرفہ کے دن زوال شمس تک لبیک کہے اور جب وقوف
عرفات شروع کرے تب موقوف کرے اور امام احمد اور اسحاق اور بعض سلف کا قول ہے کہ جب تک رمی
جمرہ عقبہ سے فارغ نہو کہی جاوے اور دلیل امام شافعی اور جمہور کی یہی حدیث ہے جو کہا ابھی ترجمہ ہوا
اور آگے جو روایات ہیں اس کے مؤید ہیں **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اردف الفضل من جمع قال فاخبرنی الفضل رضی اللہ
تعالیٰ عنہما ان الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم
یزل یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھایا فضل کو مزدلفہ سے اور راوی نے کہا خبر دی
مجھکو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ نے کہ خبر دی انکو فضل نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے
یہانتک کہ رمی کی جمرہ عقبہ کی **ف** احمد اور اسحاق کی دلیل یہی روایت ہے اور جمہور اسکا
جواب دیتے ہیں کہ مراد اسکے یہ ہے کہ جب تک رمی شروع نہ کی **عن** ابن عباس عن الفضل بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وکان ردیف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انه قال فی عشیة عرفة وغداة جمع للناس حین دفعوا علیکم بالسکینة وهو کاف
ناقته حتی دخل محسرا وهو من منی قال علیکم بحصی الخذف الذی ترمی به الجمرة وقال
لم یزل رسول الله صلی الله علیه وسلم یلبی حتی رمی الجمرة وحدثنیه زهیر بن
حرب قال حدثنا یحیی بن سعید عن ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر بهذا الاسناد
غیر انه لم یذکر فی الحدیث لم یزل رسول الله صلی الله علیه وسلم یلبی حتی
رمی الجمرة **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ فضل بن عباس جو ردیف تہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی
صبح کو لوگون سے فرماتے تہے کہ آرام سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوے چلتے تھے یہانتک
کہ محسر مین داخل ہوے اور محسر منی مین ہے تو وہان آپ نے فرمایا کہ چٹکی سے مارنے کے کنکریان اُٹھالو
کہ اون سے جمرہ کو مارا جاوی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے یہان تک
کہ جمرہ کو کنکری ماری **مسلم** علیہ الرحمۃ نے کہا اور روایت کی ہمسے یہی حدیث زہیر بن حرب نے
اون سے یحیی نے اون سے ابن جریج نے اون سے ابو الزبیر نے اسی سند سے مگر اُس مین یہ ذکر نہین
کیا کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ جمرہ کو کنکری ماری اور یہ
بات زیادہ بیان کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تہے ماتہہ سے (یعنے جب کنکرے اُٹھانے
کا حکم دیا تہا) کہ جیسے چٹکی سے پکڑکر آدمی کنکرے پھینکتا ہے (یعنے ایسے کنکرے اوٹھانا) **عن**
عبد الرحمن بن یزید قال قال عبد الله ونحن بجمع سمعت الذی انزلت علیه سورة
البقرة یقول فی هذا المقام لبیک اللهم لبیک **ترجمہ** عبد الرحمن رضی اللہ تعالے عنہ نے
کہا کہ عبد اللہ سے مزدلفہ مین کہتے تہے کہ مین نے سنا ہی اونکو جنپر سورہ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس
مقام مین لبیک پکارتے تہے **ف** یہی مذہب ہی جمہور کا جیسے کہ آگے گذرا اور اس سے
معلوم ہوا کہ سورۂ بقر اور سورہ کہنا درست ہی اور یہی مذہب ہی جمہور صحابہ اور تابعین کا اور قول
عبد اللہ بن مسعود کا جو اس حدیث مین مذکور ہوا کہ اُنہون نے کہا مین نے سنا ہے اُنکو جنپر سورہ بقر
اوتری ہے اس مین سورۂ بقر کی تخصیص اسلیے کہ اوس مین اکثر مناسک حج کے مذکور ہین **عن**
عبد الرحمن بن یزید ان عبد الله لبی حین افاض من جمع فقیل اعرابی هذا فقال

عَبْدُ اللّٰهِ اَنَسِيَ النَّاسُ اَمْ ضَلُّوا سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ
لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ **ترجمہ** عبدالرحمن نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے لبیک پکاری جب مزدلفہ سے لوٹے
تو لوگوں نے کہا کہ شاید یہہ کوئی گاؤں کا آدمی ہے (یعنے جو آپ لبیک پکارتا ہے) تو عبداللہ بن
مسعود نے فرمایا کہ کیا لوگ بہول گئے (یعنے سنت رسول اللہ کی) یا گمراہ ہوگئے مین نے خود سنا ہے اُنکو
جنپر سورۂ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس جگہہ مین لبیک پکارتے تہے **مسلم** نے کہا کہ یہی روایت بیان
کی ہم سے حسن حلوانی نے اونہون نے روایت کی یحیے بن آدم سے اونہون نے سفیان سے اونہون
نے حصین سے اسی اسناد سے اور کہا **مسلم** نے کہ روایت کی مجہسے یوسف بن حماد نے اون سے زیاد
یعنے بکائی نے اون سے حصین نے اون سے کثیر بن مدرک نے اون سے عبدالرحمن بن یزید نے اور اسود
بن یزید نے دونون نے کہا سنا ہم نے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرماتے تہے مزدلفہ مین کہ سنا مین نے
اون کو جنپر سورۂ بقر اُتری ہے کہ اس جگہہ مین لبیک پکارتے تہے پہر اُنہون نے لبیک پکاری اور
ہم لوگون نے بہی اون کے ساتہہ لبیک پکاری **باب** التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ فِي الذَّهَابِ
مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ لبیک اور تکبیر کہنے کا بیان جب منی سے عرفات کو جاوے
عرفہ کے دن **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ
جب ہم صبح کو چلے منے سے عرفات کو رسول اللہ صلی اللہ کے ساتہہ تو کوئی ہم مین سے لبیک پکارتا تہا
اور کوئی تکبیر کہتا تہا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ فَاَمَّا نَحْنُ نُكَبِّرُ قَالَ
قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَعَجَبًا مِّنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُوْلُوْا لَهٗ مَاذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے عرفہ
کے صبح کو سو کوئی ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تہا اور کوئی لا الٰہ الا اللہ اور ہم ان مین تہے جو اللہ اکبر کہتے
تہے مین نے اُن سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے تم نے اون سے یہ کیون نہ پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تمنے کیا کرتے دیکہا (سبحان اللہ عاشق سنت ایسے ہوتے ہین کہ اُنہون نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل دریافت کیون نہ کیا کہ آپ کیا فرماتے تہے) **عن** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ

الثقفی انہ سال انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھما غادیان من منی الی عرفۃ
کیف کنتم تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان
یھل المھل منا فلا ینکر علیہ ویکبر المکبر منا فلا ینکر علیہ **ترجمہ** محمد بن
ابی بکر ثقفی نے انس بن مالک سے پوچھا کہ وہ دونون منے سے عرفات کو جاتے تھے کہ تم لوگ کیا کرتے
تھے آج کے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین کیا کرتے تھے سو انس رضی اللہ
تعالے عنہ نے کہا کہ کوئی ہم مین سے لا الہ الا اللہ کہتا تھا سو اوسکو کوئی منع نہ کرتا تھا اور کوئی
ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تھا سو کوئی اوسکو منع نہ کرتا تھا **عن** محمد بن ابی بکر قال قلت لانس
ابن مالک غداۃ عرفۃ ما تقول فی التلبیۃ ھذا الیوم قال سرت ھذا المسیر مع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فمنا المکبر ومنا المھل ولا یعیب احدنا علی
صاحبہ **ترجمہ** مضمون اسکا وہی ہے **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ تکبیر اور تہلیل دونون
مستحب ہین جب آدمی منے سے عرفات کو جاوے عرفہ کے دن اور لبیک ان دونو سے افضل ہے اور ان
روایتون سے اُن کا قول رد ہوگیا جو کہتے ہین کہ لبیک پکارنا چھوڑ دیوے بعد صبح کے عرفہ کے
دن **باب** الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ واستحباب صلوتی المغرب العشاء
جمعا بالمزدلفۃ فی ھذہ اللیلۃ عرفات سے مزدلفہ لوٹنے کا بیان اور اس رات مغرب و عشا
جمع کرکے پڑھنے کا **عن** کریب مولی ابن عباس عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ
عنہ انہ سمعہ یقول دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ حتی اذا
کان بالشعب نزل فبال ثم توضأ ولم یسبغ الوضوء فقلت لہ الصلوۃ قال الصلوۃ
امامک فرکب فلما جاء المزدلفۃ نزل فتوضأ فاسبغ الوضوء ثم اقیمت الصلوۃ
فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیرہ فی منزلہ ثم اقیمت العشاء فصلاھا
ولم یصل بینھما شیئا **ترجمہ** کریب جو ابن عباس کے غلام آزاد ہین اُنہون نے اُسامہ سے روایت
کی کہ اونہون نے کہا لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے یہانتک کہ جب گھاٹی کے پاس
آئے اوترے اور پیشاب کیا اور ہلکا سا وضو کیا پورا نہین مین نے کہا نماز کا وقت ہوگیا ہے
آپ نے فرمایا نماز تمہاری آگے ہے اور پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ مین آئے اور اترے اور وضو

کیا پوری طرح سے پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور مغرب پڑہی پھر ہر ایک نے اپنا اونٹ جہان کا انہا ٹھہرا دیا پھر تکبیر ہوئی اور عشا پڑہی اور اُن کے بیچ مین کچھ نہین پڑہا (یعنے سنت نہ پڑہی) **عن کریب** مولے ابن عباس عن اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الدفعۃ من عرفات الی بعض تلک الشعاب لحاجتہ فصببت علیہ من الماء فقلت اتصلی قال المصلی امامک **ترجمہ** کریب نے کہا کہ اُسامہ بن زید نے کہا کہ لوٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے اور کسی گھاٹیون مین اوترے حاجت کیواسطے اور مین نے آپ پر پانی ڈالا یعنے وضو کے وقت اور کہا کہ آپ نماز پڑہینگے تو فرمایا کہ نماز کیجگہ آگے تمہارے ہے (یعنے مزدلفہ) اور باقی تفصیل اسحدیث اسامہ کی اوپر ہو چکی ہے **عن کریب** مولی ابن عباس قال سمعت اُسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفات فلما انتھی الی الشعب الذی نبال لم یقل اُسامۃ ادری اقال فدعا بماء فتوضأ وضوءا لیس بالبالغ قال فقلت یا رسول اللہ الصلوۃ قال الصلوۃ امامک قال ثم سار حتی بلغ جمعا فصلی المغرب والعشاء **ترجمہ** کریب نے وہی مضمون اُسامہ سے روایت کیا اور اس مین اُسامہ کے پانی ڈالنے کا ذکر نہین ہے اور یہہ بات زیادہ ہے کہ پھر آپ مزدلفہ مین پہنچے اور مغرب اور عشا ملا کر پڑہی **عن کریب** انہ سال اُسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیف صنعتم حین دفعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فقال جئنا الشعب الذی یبیح الناس فیہ للمغرب فناخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقتہ وبال وما قال اھراق الماء ثم دعا بالوضوء فتوضأ وضوءا لیس بالبالغ فقلت یا رسول اللہ الصلوۃ فقال الصلوۃ امامک فرکب حتی جئنا المزدلفۃ فاقام المغرب ثم اناخ الناس فی منازلھم ولم یحلوا حتی اقام العشاء الاخرۃ فصلی ثم حلوا قلت کیف فعلتم حین اصبحتم قال ردفہ الفضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما وانطلقت اناقی مشاق قریش علی رجلی **ترجمہ** کریب نے اُسامہ زید کے فرزند سے پوچھا کہ تم جب سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو کیا کیا عرفہ کی شام کو اُنہون نے کہا کہ ہم اُس گھاٹی تک آئے

جہان لوگ اونٹون کو بٹھاتے ہین نماز مغرب کے لیے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو
بٹھایا اور اوترے اور پیشاب کیا اور پانی دینے کا ذکر اسامہ نے نہین کیا پھر وضو کا پانی مانگا اور
ہلکا سا وضو کیا پورا نہین (یعنے ایک ایک بار اعضا دھوئے) اور مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
نماز آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پھر آپ سوار ہوئے یہانتک کہ ہم مزدلفہ آئے اور مغرب
کی تکبیر ہوئی اور لوگون نے اونٹ بٹھائے اور کھولے نہین یہانتک کہ عشا کی تکبیر ہوئی اور آپ نے
نماز عشا بھی پڑہی پھر اونٹ کھولدیے مین نے کہا کہ پھر تمنے صبح کو کیا کیا انہون نے کہا کہ پھر فضل بن
عباس رضے اللہ تعالی عنہما آپ کے ساتھہ پیچھے سوار ہوئے اور مین قریش کے راہ سے پیدل چلا

عن اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ
اَلَى الشِّعْبِ الَّذِيْ يُنِيْخُ لَهُ الْاُمَرَاءُ حِيْنَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ اَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ
وُضُوْءًا خَفِيْفًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ **ترجمہ** وہی مضمون
ہے جو اوپر کئی بار گذرا اس مین یہ ہے کہ اس گھاٹی مین آپ اترے جہان امرا اترتے ہین۔

عن اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الشِّعْبَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى الْغَائِطِ
فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بِهَا
بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** وہی مضمون ہے مگر اسمین ہے کہ آپ پاخانے تشریف لیگئے اور
اسامہ نے چمڑے سے پانی ڈالا تب آپ نے وضو فرمایا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَاُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
رِدْفُهٗ قَالَ اُسَامَةُ فَمَا زَالَ يَسِيْرُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا **ترجمہ** ابن عباس نے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اسامہ آپ کے ساتھہ پیچھے سوار ہوئے اور
اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ آپ چلتے رہے یہانتک کہ مزدلفہ مین پہنچے **عن** هِشَامٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا شَاهِدٌ اَوْ
قَالَ سَاَلْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَرْدَفَهٗ مِنْ عَرَفَاتٍ كَيْفَ كَانَ يَسِيْرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاضَ

مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ ترجمہ ہشام نے اپنے باپ سے روایت
کی کہ لوگ کے سامنے کسینے اسامہ سے پوچھا یا اونہون نے خود پوچھا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا تھا عرفات سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر چلتے تھے یعنے اونٹنی کو کس حال
لیے جاتے تھے تو اونہون نے کہا میٹھی چال چلاتے تھے پھر جب ذرا کھلی جگہہ پاتے یعنے جہان بھیڑ
کم ہوتی تو اوس جگہہ ذرہ تیز کر دیتے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ
حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ **ہشام** بن عروہ سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا
مگر حمید کی روایت مین یہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ نص جو اونٹنی کی حال ہے وہ عنق سے تیز ہے **عَنْ**
اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ **ابو ایوب** سے روایت ہے کہ اونہون نے نماز پڑہی حجۃ
الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مغرب اور عشا ملا کر مزدلفہ مین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ دُمَيْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ اَمِيْرًا عَلَى
الْكُوْفَةِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ **یحیی** سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور ابن رمح کے روایت
مین یہہ ہے کہ عبد اللہ بن یزید خطمی جو راوی ہین وہ امیر تھے کوفہ کے ابن زبیر کے زمانہ مین **عَنِ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا **عبد اللہ** بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نماز
جمع کر کے مزدلفہ مین پڑہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ جَمَعَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ
ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ اللّٰهَ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا ملا کر
پڑہی مزدلفہ مین اور اُن کے بیچ مین ایک رکعت بہی نہین پڑہی اور مغرب کی تین رکعت اور عشا کی دو
پڑہین اور عبد اللہ بھی آخر عمر تک مزدلفہ مین اسیطرح پڑہتے رہے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ
بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ صَلّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ
وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ

ترجمہ سعید بن جبیر نے مغرب اور عشا کی نماز ایک تکبیر سے پڑہی اور بیان کیا کہ ابن عمر نے بہی ایسا ہی کیا اور ابن عمر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی ایسا ہی کیا **عن** شعبۃ بہذا الاسناد وقال صلیہما باقامۃ واحدۃ شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی کہ دونون نمازین ایک تکبیر سے پڑہین **عن** ابن عمر قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء بجمع صلی المغرب ثلاثا والعشاء رکعتین باقامۃ واحدۃ **وہی** مضمون ہے جو اوپر کئی بار گذرا **عن** سعید بن جبیر قال افضنا مع ابن عمر حتی اتینا جمعا فصلی بنا المغرب والعشاء باقامۃ واحدۃ ثم انصرف فقال ہکذا صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا المکان **سعید نے** کہا کہ ہم لوٹے ..... عبداللہ بن عمر کے ساتھ اور آئے مزدلفہ مین اور وہان مغرب اور عشا ایک تکبیر سے پڑہی اور کہا کہ اسیطرح ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان نماز پڑہی تہی **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ مغرب مین قصر نہین بلکہ وہ ہمیشہ تین پڑہی جاتی ہین اور سنت یہی ہے کہ جہان جمع ہون دو نمازین وہان بیچ مین سنت نہ پڑہی جاوے **باب** استحباب یاد التلبیۃ صلوۃ الصبح یوم النحر بالمزدلفۃ بہت سویرے صبح کی نماز پڑہنے کا بیان مزدلفہ مین عید کی صبح کو **عن** عبد اللہ قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوۃ الا لمیقاتہا الا صلوتین صلوۃ المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیکہا تو نماز وقتون ہی پر پڑہتے دیکہا مگر دو نمازین ایک مغرب دوسرے عشا کہ مزدلفہ مین آپ نے ملا کر پڑہین اور اوسکی صبح کو صبح کی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑہی (یعنے معمولی وقت سے کہ جسوقت روز پڑہا کرتے ہے **عن** الاعمش بہذا الاسناد وقال قبل وقتہا بغلس عمش سے اسی اسناد سے اسی طرح روایت ہے مگر اسمین یہ نہین ہے کہ صبح کی نماز وقت سے پہلے پڑہی اندہیرے مین **ف** غرض یہ مراد نہین ہے کہ طلوع فجر سے پہلے پڑہے بلکہ مراد یہ ہے کہ بعد طلوع فجر کے اور دونون سے پہلے پڑہی چنانچہ بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ انہون نے طلوع فجر کے بعد مزدلفہ مین نماز پڑہی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی صبح کی نماز اسی گہڑی مین پڑہی تہی جو جمہور کا مذہب ہے کہ جمیع ایام مین نماز اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور علی الخصوص آج کے دن مزدلفہ مین اور زیادہ سویرے ضرور ہے اس لیے کہ حجاج کو آج نہانا دہونا

بڑے بڑے کام ہین اور یہی وجہ ہے آج کی دن بہت سویرے ادا کرنیکی **باب** اِسْتِحْبَابِ تَقْدِیْمِ دَفْعِ الضَّعَفَةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَیْرِھِنَّ مِنْ مُزْدَلِفَةَ اِلَی مِنًی فِیْ اَوَاخِرِ اللَّیْلِ قَبْلَ رَحْمَةِ النَّاسِ ضعیفون کو اور عورتون کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کرنا مستحب ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ تَدْفَعُ قَبْلَہٗ وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَکَانَتِ امْرَاَةً ثَبِطَةً ثَقِیْلَةً تَقُوْلُ الْغَاسِمُ وَالثَّبِطَةُ الثَّقِیْلَةُ قَالَ فَاَذِنَ لَھَا فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِہٖ وَحَبَسْنَا حَتّٰی اَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِہٖ وَلَاَنْ اَکُوْنَ اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا اسْتَاْذَنَتْہُ سَوْدَةُ فَاَکُوْنَ اَدْفَعُ بِاِذْنِہٖ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ مَفْرُوْحٍ بِہٖ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ سودہ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات کو کہ آپ سے پہلے منے کو لوٹ جاوین اور لوگون کی بھیڑ بھاڑ سے آگے نکل جاوین اور وہ ذرا فربہ بی بی تہین راوی نے کہا کہ پھر آپ نے انکو اجازت دی اور وہ روانہ ہوگئی قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹنے کے اور ہم لوگ سب رکے رہے یہانتک کہ صبح کی ہمنے اور حضرت کی ساتھ لوٹے اور اگر مین بہی اجازت لیتی جناب رسول اللہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت لی تہی اور آپکی اجازت سے چلی جانی تو خوب تہا اور اس سے بہتر تہا جس کے سبب سے مین خوش ہو رہی تہی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَتْ سَوْدَةُ امْرَاَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَفِیْضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ فَاَذِنَ لَھَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَلَیْتَنِیْ کُنْتُ اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا اسْتَاْذَنَتْہُ سَوْدَةُ وَکَانَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا لَا تُفِیْضُ اِلَّا مَعَ الْاِمَامِ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ سودہ بہت بہاری بھرکم بی بی تہین سو اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی کہ مزدلفہ سے رات ہی رات روانہ ہو جاوین (یعنے منی کو) سو آپ نے اُن کو اجازت دے دی سو حضرت عائشہ فرماتی تہین کہ کاش کے مین بہی آپ سے اجازت لیتی جیسے سودہ نے لے لی تھی مگر جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی عادت تہی کہ آپ مزدلفہ سے امام ہی کے ساتھ لوٹا کرتی تہین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا اسْتَاْذَنَتْہُ سَوْدَةُ فَاُصَلِّیْ

الصُّبْحِ بِمِنًى فَرَمَى الْجَمْرَةَ قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَ النَّاسُ فَقِيْلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَاْذَنَتْهُ قَالَتْ نَعَمْ اِنَّهَا كَانَتِ امْرَاَةً ثَقِيْلَةً بَطِيْئَةً فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ مین نے آرزو کی کہ مین بھی اجازت لیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت لی تھی اور نماز صبح کی منے مین پڑھتی اور لوگون کے آنے سے پہلے رمی جمرہ کرلیتی. توکسینے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے عرض کی کہ کیا سودہ نے اجازت لی تھی اونہون نے کہا وہ فربہ عورت تھین سو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپ نے دیدی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ عبد الرحمن بن قاسم سے اسی اسناد سے مانند اسکی مروی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ قَالَ قَالَتْ لِيْ اَسْمَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتِ ارْحَلْ بِيْ فَارْتَحَلْتُ حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِيْ مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ هَنْتَاهْ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا اَيْ بُنَيَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظُّعُنِ ترجمہ عبد اللہ جو غلام آزاد ہین اسماء کے اونھون نے کہا کہ مجھسے جناب بی بی اسماء نے فرمایا اور وہ مزدلفہ کے گھر کے پاس ٹھیری ہوئی تھین کہ کیا چاند غروب ہوگیا مین نے کہا نہین اونہون نے نماز پڑھ لی اسکے بعد تھوڑی دیر پھر مجھسے فرمایا کہ اے میرے بچے چاند ڈوب گیا مینے کہا ہان اونہون نے فرمایا کہ میرے ساتھ روانہ ہو سو ہم روانہ ہوئے یہانتک کہ اونہون نے جمرہ کو کنکریان مارلین پھر نماز پڑھی اپنے فرودگاہ مین سو مین نے کہا اے بی بی ہم بہت سویرے روانہ ہوئے اونہون نے فرمایا کہ کچھ حرج نہین اے میرے بیٹے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے عورتون کو اجازت دی ہے سویرے روانہ ہونے کی ف ان حدیثون کے روسے لوگون نے اختلاف کیا ہے کہ شب کو کتنی دیر رہنا چاہیے مزدلفہ مین پس امام شافعی کا قول ہے کہ وہان رہنا رات کو واجب ہے کہ اگر کوئی ترک کرے تو اوسپر قربانی واجب ہو مگر جمہور اوسکا صحیح ہے اور یہی قول ہے فقہائے کوفہ اور ارباب حدیث کا اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ سنت ہے کہ اگر کسینے چھوڑ دیا تو فضیلت سے اوسکے محروم رہا باقی نہ اوسپر گناہ ہے نہ قربانی اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور ایک جماعت اسطرف گئی ہے اور ایک گروہ نے کہا کہ اوسکا جمع ہی صحیح نہیں اور یہ یحیی وغیرہ سے منقول ہے اور دو شخص شافعی مذہب

بھی اسیطرف گئے اور وہ ابو عبد الرحمن تھے اسے ہین شافعی کے اور ابو بکر بن خزیمہ اور عطا اور اوزاعی سے مروی ہے کہ اونہون نے کہا کہ مزدلفہ مین رات کو رہنا نہ رکن ہے نہ واجب نہ سنت نہ مستحب بلکہ وہ ایک منزل ہے جسپر اور منزلون مین جا ہے وہان ٹہیرے جا ہے نہ ٹہیرے اور یہ قول محض باطل ہے اور اس مین بھی اختلاف ہے کہ کتنی دیر ٹہیرنا واجب ہے سو صحیح قول امام شافعی کا یہ ہے کہ ایک ساعت رات کی نصف ثانی تک اور ایک قول اُنکا یہ ہے کہ صرف ایک ساعت نصف ثانی کی اوس رات کے بالعد اوسکی طلوع شمس تک اور تیسرا قول اُنکا یہ ہے کہ بڑا اگر رات کا وہان کاٹے اور امام مالک علیہ الرحمۃ سے تین روایتین ہین ایک تو یہ کہ ساری رات رہے دوسرا یہ کہ بڑا حصہ رات کا تیسرا یہ کہ تھوڑا وقت رات کا اور اس حدیث سے خوش خلقی حضرت اسما کی اور اُس زمانہ کی عورتون کی معلوم ہوتی ہے کہ اُنہون نے اپنے غلامون کو فرزند کے برابر رکہا بات چیت مین نہ یہ کہ اون کے ساتھ حقارت کی باتین کرین اور لونڈا چھوکرا بولین کہا مسلم نے اور روایت کی مجہسے یہی حدیث علی بن خشرم نے اون سے عیسے نے اون سے ابن جریج نے اسی سند سے اور اُن کی روایت مین یہ ہے کہ اسما نے فرمایا اے میرے چھوٹے بیٹے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تہی اپنی بی بی صاحبہ کو۔

عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ترجمہ عطا کو ابن شوال نے خبر دی کہ وہ ام حبیبہ کے پاس گئے تو اونہون نے کہا کہ مجہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے رات کو روانہ کر دیا

عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّهٖ حَبِيْبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى وَفِيْ رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ ترجمہ سالم بن شوال سے مروی ہے کہ ام حبیبہ نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ یہی کرتے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین کہ اندہیرے مین چل نکلتے تہے مزدلفہ سے منی کو اور ایک روایت مین جو ناقد سے مروی ہے یون ہے کہ ہم اندہیرے مین چل نکلتے تہے مزدلفہ سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ اَوْ قَالَ فِي الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ترجمہ عبید اللہ نے کہا کہ مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے سنا کہ فرماتے تہے مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان کے ساتہہ روانہ کر دیا یا یون

سہا کہ ضعیفون کے ہمراہ روانہ کردیا مزدلفہ سے رات کو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول انا ممن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ضعفۃ اھلہ **ابن عباس** نے کہا کہ مین اُن مین تہا جنکو آگے روانہ کردیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگون کی ضعیفون مین سے ۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کنت فیمن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ضعفۃ اھلہ **وہی** مضمون **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال بعثنی بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسحر من جمع فی ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت ابلغک ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال بعثنی بلیل طویل قال لا الا کذلک بسحر قلت لہ فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رمینا الجمرۃ قبل الفجر وابن صلی الفجر قال لا الا کذلک **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ مجکو بہیجدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر شب ہی مزدلفہ سے سامان کے ساتہ مین نے کہا کیا تم کو خبر پہنچی ہے کہ اونہون نے یون کہا کہ مجہکو روانہ کیا بہت رات سہے تو راوی نے کہا کہ نہین مگر یون ہی کہا کہ سحر کو یعنے آخر شب کو روانہ کیا پہر مین نے اُن سے پوچہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بہی کہا کہ کنکر مارے ہم نے جمرہ کو فجر سے پہلے اور نماز کہان پڑہی اُنہون نے کہا نہین یہ کچہ نہین کہا فقط اُتنا ہی کہا جو اوپر کہا **عن** سالم بن عبد اللہ اخبرہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان یقدم ضعفۃ اھلہ فیقفون عند المشعر الحرام بالمزدلفۃ بلیل فیذکرون اللہ ما بدا لہم ثم یدفعون قبل ان یقف الامام وقبل ان یدفع فمنہم من یقدم منی لصلوۃ الفجر ومنہم من یقدم بعد ذلک فاذا قدموا رموا الجمرۃ وکان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول ارخص فی اولئک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر اپنے ساتہہ کے ضعیف لوگون کو آگے بہیجدیتے تہے کہ وہ مشعر الحرام مین جو مزدلفہ مین ہے وقوف کرین رات کو اور اللہ تعالےٰ کو یاد کرتے رہین جب تک چاہین پہر لوٹ جاوین امام کے وقوف کرنے کے پہلے اور امام کے لوٹنے کے سے پیشتر سو اُن مین سے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت منی پہنچ جاتا تہا اور کوئی اوس کے بعد پہنچتا تہا اور جب پہونچتے تہے اُسی وقت جمرہ کو کنکریان مارلیتے

ہے اور ابن عمر کہا کرتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ضعیفون کو اوسکی اجازت دی ہے **ف** مشعر الحرام فقہا کے نزدیک ایک پہاڑ ہے مزدلفہ مین اور مفسرین کے نزدیک اور اہل سیر کے نزدیک تمام مزدلفہ ہے اور ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ عورتون اور لڑکون کو اگر رات سے مزدلفہ سے روانہ کرنا کہ وہ بھیڑ بھاڑ سے حاجیون کے بچکر پہلے سے رمی جمرہ سے فارغ ہوجاوین روا ہے **باب** رَمْیِ جَمْرَۃِ الْعَقَبَۃِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ وَتَکُوْنُ مَکَّۃُ عَنْ یَسَارِہٖ وَیَکُوْنُ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ جمرہ عقبہ کی کنکریان مارنیکا بیان **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ رَمٰی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ قَالَ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ اُنَاسًا یَرْمُوْنَہَا مِنْ فَوْقِہَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ھٰذَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ **ترجمہ** عبد الرحمن نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے پہلی جمرہ کو کنکریان نالے کے اندر سے ماریں اور سات کنکریان ماریں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے سو اون سے کسینے کہا کہ لوگ تو اوپر سے اُنکو کنکریان مارتے ہین تو عبد اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اوس معبود کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہین کہ یہ مقام (یعنے جہان سے مین نے ماریں ہین) اوس کا ہے جسپر سورہ بقر اوتری ہے (یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا) **عَنِ** الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ یُوْسُفَ یَقُوْلُ وَھُوَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ کَمَا اَقْرَاَکُمْ جِبْرِیْلُ السُّوْرَۃَ الَّتِیْ یُذْکَرُ فِیْھَا الْبَقَرَۃُ وَالسُّوْرَۃَ الَّتِیْ یُذْکَرُ فِیْھَا النِّسَاءُ وَالسُّوْرَۃَ الَّتِیْ یُذْکَرُ فِیْھَا اٰلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِیْتُ اِبْرَاھِیْمَ فَاَخْبَرْتُہٗ بِقَوْلِہٖ فَسَبَّہٗ وَقَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَتٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِیَ فَاسْتَعْرَضَھَا فَرَمَاھَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ قَالَ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ النَّاسَ یَرْمُوْنَھَا مِنْ فَوْقِھَا فَقَالَ ھٰذَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ **ترجمہ** اعمش نے کہا کہ مین نے حجاج بن یوسف کو سنا کہ وہ خطبہ مین کہتا تھا کہ قرآن شریف کی وہی ترتیب رکھو کہ جو جبریل علیہ السلام نے رکھی ہے کہ پہلے وہ سورۃ ہو جس مین بقر کا ذکر ہے پھر وہ جس مین نسا کا ذکر ہے پھر وہ جس مین آل عمران کا ذکر ہے اعمش نے کہا پھر مین ابراہیم سے ملا اور اُنکو اسبات کی خبر دی تو اُنھون نے اسکو برا

کہا اور پھر کہا کہ روایت کی مجھسے عبدالرحمن بن یزید نے کہ وہ عبداللہ بن مسعود کے ساتھ تھے اور جمرہ عقبہ پر آئے اور نالہ کے بیچ مین کھڑے ہوئے اور جمرہ کو آگے کیا اور اسکو سات کنکریان ماریں نالہ کے بیچ سے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے راوی نے کہا کہ پھر مین نے اون سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن مسعود کی) لوگ تو اوپر سے کھڑے ہوکر کنکریان مارتے ہین تو انہون نے کہا کہ یہ جگہہ اوس معبود کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ اوسکی ہے جسپر سورۂ بقر اوتری ہے۔

ف حجاج بن یوسف کی غرض اس ترتیب سے اگر ترتیب آیات ہے تو صحیح ہے کہ ترتیب آیتون کی خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور توقیفی ہے یعنے شارع کیطرف سے ہے کہ اس مین کسی کی راے کو دخل نہین اور اسپر اجماع ہے سب مسلمانون کا اور اگر ترتیب سورتون کی مراد ہے تو یہہ ترتیب اماموں اور قاریون کی راے سے ہوئی ہے اور شارع کیطرف سے نہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہان حجاج نے سورۂ نسا کو آل عمران سے پہلے ذکر کیا تو یہ دلیل ہے اسکی کہ ان کو ترتیب آیات مقصود تھی کہ آیتون کی ترتیب کو نہ بدلو کہ یہ شارع کیطرف سے ہے اور اعمش نے جواب ابراہیم سے یہ بات بیان کی تو انکی غرض یہ تھی کہ سورۂ بقر یا سورۂ نسا بقول حجاج پہلے درست نہین اسپر انہون نے رد کیا اور یون روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود نے خود کہا ہے کہ سورۂ بقر تو یہ کھنڈر رہا ہے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کی رمی اسطرح مستحب ہے کہ نالہ کے بیچ مین کھڑا ہو جمرہ کے نیچے اور مکہ کو بائین طرف رکھے اور منی کو داہنی طرف اور جمرہ عقبہ کیطرف موہنہ کرے اور سات کنکریان مارے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور یہی قول ہے جمہور کا اور اس روایت سے اون جاہلون کی بے وقوفی بھی معلوم ہوگئی جو نماز مین ترتیب سورتون کو واجب جانتے ہین اور اگر کسی نے اول رکعت مین پچھلی سورت پڑہ دی اور دوسری رکعت مین اگلی پڑہی تو اعتراض کرتے کہ یہ نہین جانتے کہ ترتیب سورتون کی شارع کیطرف سے نہین نہ اس ترتیب سے سورتین نازل ہوئی ہین جس ترتیب سے مصحف عثمانی مین موجود ہین اور دوسری یہ ہے کہ ہر رکعت کا حکم جدا ہے اور ہر ایک کی قرارت جدا پھر اون مین ترتیب چہ معنی دارد **عَنِ الْاَعْمَشِ** قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاقْتَضَى الْحَدِيْثُ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْعُوْدٍ **ترجمہ** اعمش نے کہا کہ میں نے حجاج سے سنا کہ وہ کہتا تھا کہ یون نہ کہو سورۂ بقرہ اور بیان کی حدیث مثل ابن مسعود کی یعنے

وہی روایت جو اوپر گذری **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّہٗ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ فَرَمَی الْجَمْرَۃَ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ وَجَعَلَ الْبَیْتَ عَنْ یَّسَارِہٖ وَمِنٰی عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَقَالَ ھٰذَا مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ **ترجمہ** عبد الرحمن نے حج کیا عبد اللہ کے ساتھ اور جمرہ کو کنکریان ماریں سات اور کعبہ کو بائیں طرف کیا اور منی کو داہنی طرف اور کہا یہ جگہہ اسکی ہے جسپر سورہ بقر اوتری ہے **عن** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَلَمَّا اَتٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ **ترجمہ** شعبہ سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہی اور اس مین یون ہے کہ جمرہ عقبہ پر آیا باقی مضمون وہی ہے **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰہِ اِنَّ نَاسًا یَرْمُوْنَ الْجَمْرَۃَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَۃِ قَالَ فَرَمَاھَا عَبْدُ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ قَالَ مِنْ ھٰھُنَا وَالَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ رَمَاھَا الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ۔ **مضمون** وہی ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہوا **باب** اِسْتِحْبَابِ رَمْیِ جَمْرَۃِ الْعَقَبَۃِ یَوْمَ النَّحْرِ رَاکِبًا وَبَیَانِ قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ **ترجمہ** مستحب ہونا جمرہ عقبہ کی رمی کا سوار ہوکر اور مناسک کے سیکھنے کا حکم **عن** اَبِی الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ یَوْمَ النَّحْرِ وَیَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَآ اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَآ اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ ھٰذِہٖ **ابو الزبیر** نے جابر سے سنا کہ اونہون نے کہا مین نے دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارتے تہے اپنی اونٹنی پر سے قربانی کے دن اور فرماتے تہے کہ سیکہہ لو مجہہ سے مناسک اپنے حج کے اس لیے کہ مین نہین جانتا کہ اس کے بعد حج کرون **ف** یہی مذہب ہی امام شافعی کا کہ جو سوار ہوکر منے مین پہنچے وہ سواری ہی پر سے کنکریان مارے اور اگر اوتر کر ماریں تو بھی روا ہے اور جو منی مین پیدل آوے اوسکو پیدل ہی مارنا چاہیے یہ حکم ہے یوم النحر کا اور بعد اوسکے دو دن مین ایام تشریق یعنے گیارہوین بارہوین سو سنت یہی ہے کہ جمیع جمرات کو پیدل ہی مارے اور تیسرے دن سوار ہوکر مارے اور ویسا ہی سوار مکہ کو چلا جاوے یہی مذہب ہی شافعی اور مالک وغیرہما کا اور احمد اور اسحٰق کے نزدیک یوم النحر مین مستحب ہی پیدل مارنا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ ابن عمر اور ابن زبیر اور سالم پیدل ہی مارتے تہے اور اسپر اجماع ہے کہ جسطرح مارے درست ہوجاتا ہے جب کنکری جمرات پر پڑے **عن**

عن یحییٰ بن حصین عن جدتہ ام الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال سمعتہا تقول حججت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع فرأیتہ حین رمی جمرۃ العقبۃ وانصرف وھو علی راحلتہ ومعہ بلال واسامۃ احدھما یقود بہ راحلتہ والآخر رافع ثوبہ علی رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الشمس قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولا کثیرا ثم سمعتہ یقول ان امّر علیکم عبد مجدع حسبتہا قالت اسود یقودکم بکتاب اللہ تعالیٰ فاسمعوا لہ واطیعوا

ترجمہ یحییٰ نے اپنی دادی ام الحصین سے سنا کہ وہ فرماتی تھیں کہ حج کیا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سو میں نے آپ کو دیکھا کہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارے اور لوٹے اور آپ سوار تھے اپنی اونٹنی پر اور آپ کے ساتھ بلال اور اسامہ تھے کہ ایک تو آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑے کھینچتا تھا اور دوسرا اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پکڑے ہوئے تھا دھوپ کے سبب سے سو راوی حصین نے کہا کہ آپ نے بہت باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا کہ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ایک غلام کٹا ناک کیا جاوے میں خیال کرتا ہوں کہ ام حصین نے یہ بھی کہا کہ کالا غلام ہو اور کہا کہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق حکم دیوے تو بھی اس کی بات سنو اور اس کا کہنا مانو

عن ام الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ..... قال حججت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع فرأیت اسامۃ وبلالا رضی اللہ عنہما واحدھما اخذ بخطام ناقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآخر رافع ثوبہ یستر من الحر حتی رمی جمرۃ العقبۃ

ترجمہ ام الحصین سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ نام ابی عبد الرحیم خالد بن ابی زید ہے اور وہ مامون ہیں محمد بن سلمہ کے اور روایت کی ہے ان سے وکیع اور حجاج اعور نے **باب** استحباب کون حصی الجمار بقدر حصی الخذف کنکری کا بیان مٹر کی برابر ہو **عن** جابر بن عبد اللہ یقول رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمی الجمرۃ بمثل حصی الخذف **جابر** کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے جمرہ کو وہ کنکریاں ماریں جو چٹکی سے پھینکی جاتی ہیں **ف** نووی نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے کہ کنکریاں دانہ باقلا کے برابر ہوں اور اگر اس سے بڑی ماری تو بھی روا ہے مگر مکروہ ہے

باب بیان وقت استحباب الرمی - اوسوقت کا بیان جس مین رمی مستحب ہے

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی وامّا بعد فاذا زالت الشمس ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان مارین جمرہ کو نحر کے دن بچھر دن چڑھے اور بعد کے دنون مین جب آفتاب ڈہل گیا **ف** نووی نے فرمایا کہ یہی مستحب ہے کہ دسوین تاریخ کو بہر دن چڑھے رمی کرے اور ایام تشریق مین سے دو دن یعنے گیارہوین بارہوین کو بعد زوال کے اور تیرہوین کو بہی ایسا ہی اور مذہب شافعیہ اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا یہ ہے کہ ان تینون دنون مین تشریق کے قبل زوال رمی روا نہین اور سندان کی بہی حدیث ہی اور طاؤس اور عطا کا قول ہے کہ ان تینون دنون مین بہی قبل زوال روا ہے اور ابو حنیفہ اور اسحق بن راہویہ نے کہا ہے کہ تیسرے دن البتہ قبل زوال روا ہے اور دلیل شافعیہ کی تو یہی روایت ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ مناسک حج کے مجھہ سے سیکھ لو پس جسوقت آپنے کی ہے وہی اولے ہے اور جمرے تین ہین اور مستحب ہی کہ جب جمرہ اولے رمی کر چکے تو تہوڑی دیر ٹہیر کر دعا کرتا رہے قبلہ رخ ہوکر اور اسی طرح دوسری جمرہ کی رمی کے بعد بہی اور تیسری کے بعد پہر نہ ٹہیرنے مین بہی مروی ہوا ہے صحیح روایت مین ابن عمر سے اور یہی مضمون ہے بخاری مین اور اس دعا مین رفعیدین مستحب ہے اور شافعیہ اور جمہور علماء کا بہی مذہب ہی امام مالک کا قول ہے کہ اگر کسینے اس وقوف اور دعا کو چہوڑ دیا تو اوسپر کچہ گناہ نہین مگر توری سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیر کو کہانا کہلا دے یا ایک قربانی کرے **کہا** مسلم نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث علی نے خبر دی انکو عیسی نے خبر دی انکو ابن جریج نے خبر دی انکو ابو الزبیر نے کہ اونہون نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرماتے تہے مثل حدیث مذکور کی

باب بیان ان حصی الجمار سبع کنکریون کے عدد کا بیان

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاستجمار ثلثۃ ارواث ترمی الجمار ثلثۃ والسعی بین الصفا والمروۃ ثلثۃ والطواف ثلثۃ واذا استجمر احدکم فلیستجمر بتر ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈہیلے لینا استنجے کے طاق ہین اور کنکریان جمرہ کی طاق ہین اور

سعی صفا اور مروہ کی طاق ہے اور طواف کعبہ کا طاق ہے (یعنی یہ تینوں سات سات ہین) اور اسلیے ضرور ہے کہ جو ڈھیلا لیوے استنجے کو تو طاق لیوے (یعنے تین یا پانچ جس مین طہارت خوب ہو جاوے)۔

ف یعنے اگر طہارت چار مین ہو جاوے تو بھی ایک اور لے لے کہ طاق ہو جاوین اور بعضے وقوف سفہا نام کے فقہا نے جو یہ لکھا ہے کہ ڈھیلے کے تین طہارت کیوقت تین بار ٹھونکنے کہ تسبیح سے باز رہے یہ بدعت اور بے اصل اور لغو حرکت ہے اور طاق لینا ڈھیلون کا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے **باب** تَفْضِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيرِ تقصیر کا بلا تفضیل جائز ہونا اور حلق کی فضیلت **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ نافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور ایک گروہ نے آپکے سر منڈایا اور بعضون نے فقط بال کترائے عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی رحم کرے سر منڈانے والون پر ایکبار دعا کی یا دو بار پھر فرمایا کترانے والون پر بھی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانیوالون پر لوگون نے عرض کی کہ کترانیوالون پر بھی رسول اللہ کے تو پھر آپ نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانے والون پر لوگون نے پھر عرض کی کہ کترانے والون پر بھی یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کترانے والون پر بھی **فائدہ** اس حدیث سے سر منڈانے کی فضیلت جو مین ثابت ہوئی کہ اون کے لیے آپ نے دو بار دعا کی اور کترانا بھی جائز ہوا کہ اون کے لیے بھی ایک بار دعا کی خبر دی ہمکو ابو اسحاق نے جنکا نام ابراہیم ہے وہ فرزند ہین محمد کے وہ سفیان کے وہ روایت کرتے ہین **مسلم بن حجاج** سے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ وہی مضمون ہے مگر
اس مین سر منڈانے والون کو تین بار دعا دی اور کترانے والون کو چوتھی بار کہا مسلم نے اور روایت
کی ہم سے یہی حدیث ابن مثنی نے اون سے عبدالوہاب ثقفی اون سے عبیداللہ نے اسی سند سے اور اس
حدیث مین یہی جب چوتھی بار ہوا تو آپ نے فرمایا اور کترانے والون پر یہی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ
لِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر سر منڈانے والون کی لوگون
نے عرض کی کہ کترانے والون کی پھر فرمایا یا اللہ بخشش کر منڈانے والون کی پھر عرض کی کہ یا رسول
اللہ کترانے والون کی بھی آپ نے فرمایا یا اللہ بخشش کر منڈانے والون کی پھر لوگون نے عرض کی
کہ کترانے والون کی آپ نے فرمایا اور کترانے والون کی بھی کہا مسلم نے اور روایت کی مجھسے اُمیہ نے
اون سے یزید نے اون سے روح نے اون سے علائی اون سے اُن کے باپ نے اون سے ابی ہریرہ نے
اونہون نے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی مضمون جو ابوزرعہ نے ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اوپر روایت کیا عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَّلِلْمُقَصِّرِيْنَ
مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّلَمْ يَقُلْ وَكِيْعٌ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یحییٰ نے اپنے دادی سے روایت کی اُنہون
نے حجۃ الوداع مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے سر منڈانے والون کے لیے تین بار دعا
کی اور کترانے والون کے لیے ایک بار اور وکیع کی روایت مین حجۃ الوداع کا لفظ نہین ہے
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اپنا حجۃ الوداع مین ف
نووی نے فرمایا کہ علماء کا اجماع ہے کہ حلق افضل ہے اور بال کترانا روا ہے مگر جو ابن منذر
نے حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ اُنہون نے کہا کہ پہلے حج مین منڈانا ضرور ہے اور کترانا روا نہین
اور اگر یہ قول اُن کا ثابت بھی ہو تو اجماع اور نصوص صریحہ روایات صحیحہ کے آگے مردود ہے

اور ہمارا مذہب ہی کہ حلق اور تقصیر دونون مناسک حج وعمرہ سے ہین اور ایک رکن ہی انکا ارکان مین سے
اور یہی قول ہی کافہ علمار کا اور ادنی درجہ کفایت کا حلق وتقصیر مین شافعی کے نزدیک تین بال ہین
اور ابو حنیفہ کے نزدیک چوتہائی سر اور ابو یوسف کے نزدیک آدہا سر اور مالک اور احمد کے نزدیک اکثر
سر اور امام مالک سے ایک روایت مین سارا سر بہی آیا ہے اور سارے سر کے افضل ہونے پر سب متفق ہین
یا ساری سر کے کترانا ہو اور عورتون کے حق مین کترانا ہی ہے منڈانا نہین ہے اور اگر کسی دیوانی نے منڈا
لیا تو بہی نسک ادا ہو گیا فقط وہ سر منڈی کہلائے گی اور اتفاق ہے اسپر کہ حلق ہو خواہ تقصیر بعد
کنکریان مارنے کے ہو اور بعد ذبح قربانی کے اگر قربانی اسکے ساتھ ہو اور طواف افاضہ سے قبل ہو
برابر ہے کہ وہ قارن ہو یا مفرد اور ابن جہم نے جو کہا ہے کہ قارن حلق نکرے جب تک طواف وسعی سے
فارغ نہ ہو یعنے طواف افاضہ سے یہ قول باطل ومردود ہے اور حضرت سے طواف افاضہ کے قبل ہی
حلق ثابت ہوا ہے **فصل** نووی نے کہا ہے کہ ہمنے مقدمہ شرح مین ذکر کیا ہے کہ ابراہیم
بن سفیان جو شاگرد ہین مسلم علیہ الرحمۃ کے انکو اس کتاب کے سننے مین تین مقام باقی رہ گئے ہین
کہ اول مقام اون مین سے یہ ہی کتاب الحج مین اور یہ جگہہ وہی ہے (یعنے جہان ترجمہ مین ابراہیم کا
ذکر ہے کہ وہ مسلم بن حجاج سے روایت کرتے ہین) اور آگے اسمقام کے اول وآخر پر تنبیہ ہو چکی ہے
غرض اول اس مقام کا وہی جہان سے ابن عمر کی روایت شروع ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا رحمت کرے اللہ تعالے سر منڈانے والون پر **باب** بَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ
يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ يَّرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ ثُمَّ يَحْلِقَ وَالْاِبْتِدَاءِ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْاَيْمَنِ مِنْ رَّاْسِ
الْمَحْلُوْقِ **باب** اس بیان مین کہ نحر کے دن پہلے رمی کرے پہر نحر پہر حلق اور حلق داہنی طرف
سے شروع کرے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَا
اَشَارَ اِلٰى جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ **ترجمہ** انس بن مالک نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منے مین آئے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور کنکریان ماریں پہر
اپنے فرودگاہ پر تشریف لائے منے مین اور قربانی کی پہر حجام سے کہا کہ لو اور اشارہ کیا داہنی طرف اپنے
سر کے اور پہر بائین پہر لوگون کو دینے شروع کیے (یعنے موے مبارک اپنے) **حدثنا** ابو بکر بن ابی

شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
اَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ لِلْحَلَّاقِ هَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى جَانِبِ الْاَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ
مَشْعَرَهٗ بَيْنَ مَنْ يَّلِيْهِ قَالَ ثُمَّ اَشَارَ اِلَى الْحَلَّاقِ اِلٰى جَانِبِ الْاَيْسَرِ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ
اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاَمَّا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَاَ بِالشِّقِّ الْاَيْمَنِ
فَوَزَّعَهُ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْاَيْسَرِ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا
اَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَهٗ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ

روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابوکریب
تینون نے کہا کہ روایت کی ہمسے حفص بن غیاث نے اونہون نے ہشام سے اسی اسناد سے اب
سنو کہ ابوبکر نے اپنی روایت مین کہا کہ حضرت نے اشارہ فرمایا حجام سے اپنی داہنی طرف
اس طرح اور بانٹ دیے بال اپنے اون لوگون کو جو قریب تھے آپ سے کہا راوی نے کہ پھر اشارہ کیا
حجام کو بائین طرف کے سر کا اور اُس کے بالون کا ایک حلقہ بنایا اور ام سلیم کو عطا فرمایا اور ابوکریب
کی روایت مین ہے کہ داہنی طرف سے شروع کیا اور ایک دو دو بال بانٹ دیے لوگون کو پھر بائین طرف
اشارہ کیا اور اون کو بھی ایسا ہی کیا یعنے منڈایا پھر فرمایا کہ یہان ابوطلحہ ہین سو انکو دے دیا۔

عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمٰى
جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَّقَالَ بِيَدِهٖ عَنْ رَّاْسِهٖ
فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَمَهٗ فِيْمَنْ يَّلِيْهِ ثُمَّ قَالَ اَحْلِقِ الشِّقَّ الْاٰخَرَ فَقَالَ اَيْنَ اَبُوْ
طَلْحَةَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ
کی رمی کی اور پھر آئے تو اونٹ کو ذبح کیا اور حجام بیٹھا ہوا تھا آپ نے اشارہ فرمایا سو داہنی
طرف کا سر منڈایا اور اون بالون کو تقسیم کیا اون لوگون مین جو آپ کے نزدیک تھے پھر فرمایا کہ اب
دوسری جانب مونڈ دے سو فرمایا کہ ابوطلحہ کہان ہین وہ بال انکو عنایت فرمائے

عن اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَ
نَحَرَ نُسُكَهٗ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ
فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ اَحْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ
اَقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ

ترجمہ وہی ہے **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ اعمال حج مین

سے نحر کے دن جب مزدلفہ سے لوٹکر منے مین آوین تو چار عمل ضرور ہین پہلے رمی جمرہ عقبہ پھر قربانی کا ذبح پھر سر منڈانا یا کترانا پھر مکہ جاکر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد سعی کرنا اگر طواف قدوم کے بعد نہین کی ہے اور اگر طواف قدوم کے بعد کر چکا ہے تو دوبارہ مکروہ بلکہ بدعت ہے جیسا اوپر گذر گیا اور ان چار دن عملون کو اسی ترتیب سے بجالانا سنت ہے پھر اگر کسیتے اول الٹ پلٹ کیا تو بھی روا ہو گیا اُن صحیح حدیثون کے رو سے جو مسلم مین بعد اس کے آوینگی اور یہ بھی مستحب ہے کہ جب منی مین آوے تو پہلے کہین نہ جاوے بلکہ سواری ہی پر سے جمرہ عقبہ کی رمی کرکے پھر اپنی منزل مین اترے اور اسی طرح مستحب ہے کہ قربانی کا نحر اور ذبح منی مین ہو اگرچہ حرم مین کہین بھی ہو تو روا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ منڈانا افضل ہے اور مستحب ہے کہ داہنی طرف سے شروع کرے منڈانے والا اپنے سر کو اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا بخلاف ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے کہ وہ کہتے ہین کہ منڈانے والا بائین طرف سے پہلے منڈائے اور قول اُنکا چونکہ خلاف روایات مذکورہ ہے اس لیے مردود ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی کے بال پاک ہین اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور یہی صحیح ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے موئے مبارک تبرک ہین اور اُنکو رکھنا جائز ہے مگر سند متصل معلوم ہون کہ یہ آپ ہی کے بال ہین اور یہ جو لوگ اس زمانہ مین موئے مبارک ہونے کا دعوی کرتے ہین اُنکا دعوی صحیح نہین ہے کیونکہ اُنکی سند متصل تو کیا منقطع بھی بلکہ مفصل بھی نہین قوی تو کیا ضعیف بھی ہے پھر غیر نبی کے بال کو نبی کا بال جاننا ناحق کا وبال مول لینا ہے اور گویا غیر نبی کو نبی کے برابر اپنی میزان خرد مین تول لینا ہے وَمَا هٰذَا اِلَّا ضَلَالٌ بَعِيْدٌ اور اس مین اختلاف ہے کہ یہ حجام کون تھا اور اس کا نام کیا تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجذ مبارک کی حجۃ الوداع مین تو صحیح اور مشہور تو یہ ہے کہ یہ معمر بن عبد اللہ عدوی ہین اور بخاری مین بھی یہی ہے کہ لوگون نے کہا ہے کہ وہ معمر بن عبد اللہ ہین اور بعضون نے کہ وہ خراش بن امیہ بن ربیعہ کلبی ہین بضم کاف کہ منسوب ہین کلیب بن حبشیہ کیطرف (نووی)

باب جَوَازِ تَقْدِيْمِ الذَّبْحِ عَلَى الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ وَعَلَى الرَّمْيِ وَتَقْدِيْمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا رمی سے پہلے ذبح . . . اور ذبح اور رمی سے پہلے حلق اور ان سب سے پہلے طواف کرنے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ

يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ
ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَ
لَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ
افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے بیچ منیٰ کے حجۃ الوداع
مین کہ لوگ آپ سے مسئلہ پوچھین سو ایک شخص آیا اور اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے نجانا
اور سر منڈا لیا قربانی کی نحر سے پہلے تو آپ نے فرمایا اب قربانی ذبح کر لو اور کچھ حرج نہین پھر دوسرا
آیا اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے نجانا اور قربانی ذبح کر لی رمی جمرہ کے پہلے آپ نے فرمایا
اب رمی کر لو اور کچھ مضائقہ نہین غرض اُن سے جس عمل کی تقدیم تاخیر کو پوچھا یہی فرمایا کہ کچھ مضائقہ
نہین اب کرلو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ وَقَفَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ فَيَقُولُ الْقَائِلُ
مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ
الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ
إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَيَقُولُ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ
فَمَا سَمِعْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يُنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ
قَبْلَ بَعْضٍ وَأَشْبَاهِهَا إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا وَلَا حَرَجَ
ترجمہ عبداللہ کہتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے اور لوگ
آپ سے مسئلہ پوچھنے لگے سو ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے نجانا کہ رمی نحر کے قبل ضرور ہے اور
مین نے نحر کر لیا رمی سے پہلے سو آپ نے فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کچھ مضائقہ نہین اور دوسرے نے کہا
کہ مین نے نجانا کہ نحر قبل حلق کے ہے اور حلق کر لیا قبل نحر کے تو آپ فرماتے تھے کہ اب نحر کر لو اور کچھ
حرج نہین ہے راوی نے کہا کہ مین نے یہی سُنا کہ جس نے اوسدن آپ سے کوئی ایسا کام پوچھا کہ جسمین
انسان بھول جاتا ہے اور آگے پیچھے کر لیتا ہے اور اسکی مانند تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کچھ
حرج نہین **کھا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے حسن حلوانی نے اون سے یعقوب نے
اون سے اون کے باپ نے اون سے صالح نے اون سے ابن شہاب نے مثل حدیث یونس کی

حوزہری سے مروی ہوچکی آخر تک **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا ھُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ
فَقَالَ مَا کُنْتُ اَحْسِبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّ کَذَا وَکَذَا قَبْلَ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ جَآءَ
اٰخَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ کَذَا قَبْلَ کَذَا لِھٰؤُلَآءِ الثَّلَاثَۃِ قَالَ اِفْعَلْ
وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن خطبہ
پڑھا اور ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے کہا کہ یارسول اللہ آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتوں
مین کئی بار گذرا کھا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث عبد بن حمید نے اون سے محمد بن بکر نے
اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے سعید بن یحیی اُموی نے اون سے اُن کے باپ نے اور سب نے
روایت کی ابن جریج سے اسی اسناد سے مگر ابوبکر کی روایت مثل روایت عیسٰی کی ہے مگر قول اُن کا
کہ یہ تین چیزین (یعنے رمی اور نحر اور حلق) یہ مذکور نہین اور یحیی کی روایت مین یون ہے کہ ایک نے
کہا حلق کیا مین نے قبل نحر کے اور نحر کی قبل رمی کے اور اسیکی مانند **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ
اَذْبَحَ قَالَ فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ **وہی** مضمون ہے
عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَاقَتِہٖ یَمْنِیْ
فَجَآءَہٗ رَجُلٌ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ **مضمون** اُسکا وہی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاَتَاہُ رَجُلٌ یَوْمَ النَّحْرِ وَھُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَۃِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ
اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ
وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّیْ اَفَضْتُ اِلَی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا رَاَیْتُہٗ
سُئِلَ یَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا قَالَ اِفْعَلُوْا وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے
کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُن کے پاس ایک شخص آیا نحر کے دن اور
جمرہ کے پاس آپ کھڑے ہوئے تھے سو اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے سر منڈا لیا کنکریان
مارنے سے پہلے آپ نے فرمایا اب کنکریان مار لو اور کچھ مضائقہ نہین اور دوسرا آیا اور

عرض کی کہ مین نے ذبح کیا رمی سے پہلے آپنے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھہ حرج نہین اور میسر آیا اور عرض کی کہ مین نے طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا رمی سے پہلے آپنے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھہ حرج نہین راوی نے کہا کہ اوسدن حضرت سے جو چیز پوچھی کہ آگے پیچھے ہوگئی آپ نے فرمایا اب کرلو اور کچھ حرج نہین ۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ فی الذبح والحلق والرمی والتقدیم والتاخیر فقال لا حرج **وہی** مضمون ہے **ف**

نحر کے دن چار کام ہین اول رمی جمرہ عقبہ کی پھر ذبح پھر حلق پھر طواف افاضہ اور سنت یہی ہے کہ یہ چارون کام اسی ترتیب سے بجالاوے اور یہی مذہب ہے سلف کا اور شافعیہ کا اور دلیل انکی یہی روایات ہین اور اُن کا قول ہے کہ اگر کسی نے اُن مین آگے پیچھے کیا کسی کام کو تو روا ہے اللہ اوسپر فدیہ نہین نہ قربانی ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالے علیہ اور مالک اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ کا قول ہے کہ اوسپر قربانی لازم ہے اور ایک قول شاذ ابن عباس کا بھی ایسا ہی ہے مگر ان سب پر روایات باب حجت ہین اور ظاہر اس لفظ سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھہ حرج نہین یہی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کو نہ گناہ ہے نہ اور کوئی چیز واجب ہے قربانی وغیرہ سے اور اگر کچھ واجب ہوتا تو آپ یہان بیان کرتے اور تاخیر بیان کی اوس کے وقت سے روا نہین ہے اور اسپر تو اجماع ہے کہ اگر کسی نے قبل رمی کے نحر کرلیا تو اوسپر کچھ نہین اور اسپر بھی اجماع ہے کہ عامد اور بھولنے والا اس مین برابر ہے پھر جنکے نزدیک قربانی واجب ہے دونو پر واجب ہے اور جن کے نزدیک نہین تو دونون پر نہین اور اتنا فرق ہے کہ قصداً کرنے والا خلاف سنت سے گنہگار ہوتا ہے اور بھولنے والا نہین ہوتا اور یہ جو وارد ہوا کہ آپ اونٹنی سوار ہوکر کھڑے رہے جیسا عبداللہ کی روایت مین اور یہ مذکور ہوا اس سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت سواری پر بیٹھنا روا ہے اگرچہ کہین جانا منظور نہ ہو اور خطبہ پڑھا آپنے نحر کے دن اور خطبہ حج کے شافعیہ کے نزدیک چار ہین اول مکہ مین کعبہ کے نزدیک ساتوین تاریخ کو ذی الحجہ کی دوسرا نمرہ مین عرفہ کے دن تیسرا منے مین نحر کے دن چوتھا پہرنے مین ایام تشریق کے دوسرے دن مین اور یہ سب ایک ہی ایک خطبہ ہین اور بعد نماز ظہر کے سوا اس خطبہ کے جو نمرہ مین ہے کہ وہ دو خطبہ ہین اور قبل صلوۃ ظہر کے ہین اور بعد زوال کے اور دلائل اُن کے مین نے احادیث صحیحہ سے شرح مہذب مین بیان کیے ہین ایسا ہی کہا نووی

نے شرح صحیح مسلم مین **باب** اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْاِفَاضَةِ یَوْمَ النَّحْرِ طواف افاضہ نحر کے دن بجالانا مستحب ہے **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّی الظُّھْرَ بِمِنًی قَالَ نَافِعٌ فَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُفِیْضُ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ یَرْجِعُ فَیُصَلِّی الظُّھْرَ بِمِنًی وَیَذْکُرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَہٗ **ترجمہ** نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا نحر کے دن اور پھر لوٹے اور ظہر منے مین پڑہی نافع نے کہا کہ ابن عمر طواف افاضہ کرتے تھے نحر کے دن اور پھر لوٹ کر ظہر پڑہتے تھے منے مین اور کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہی ایسا ہی کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ نحر کے دن اول روز مین کر لینا مستحب ہے **باب** اسْتِحْبَابِ نُزُوْلِ الْمُحَصَّبِ یَوْمَ النَّفْرِ محصب مین اترنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ الرَّفِیْعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ صَلَّی الظُّھْرَ یَوْمَ التَّرْوِیَۃِ قَالَ بِمِنًی قُلْتُ فَاَیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ یَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ مَا یَفْعَلُ اُمَرَاؤُکَ **ترجمہ** عبد العزیز رفیع کے فرزند نے کہا کہ پوچہا مین نے انس بن مالک سے کہ خبر دو مجہے جو تم نے یاد رکہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن (یعنے آٹھوین تاریخ) نماز ظہر کہان پڑہی اونہون نے کہا منی مین پہر مین نے کہا کہ نماز عصر کہان پڑہی کوچ کے دن کہا ابطح مین پہر کہا کہ کرو تم جیسا کرتے ہین تمہارے حاکم لوگ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَوَّا بَکْرٍ وَعُمَرَ کَانُوْا یَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ **عبد اللہ** رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر ابطح مین اترا کرتے تھے **ف** ابطح وہی ہے جسے محصب کہتے ہین **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُرَخِّصُ فِی التَّحْصِیْبِ سُنَّۃً وَکَانَ یُصَلِّی الظُّھْرَ یَوْمَ النَّحْرِ بِالْحَصْبَۃِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَہٗ **ترجمہ** نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ محصب مین اترنے کو سنت جانتے تھے اور ظہر وہین پڑہتے تھے نحر کی نافع نے کہا کہ محصب مین اترے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے بعد اترے ہین خلیفہ آپ کے **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَیْسَ بِسُنَّۃٍ اِنَّمَا نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ب النفر

لِاَنَّهٗ كَانَ اَسْهَلَ لِخُرُوْجِهٖ اِذَا خَرَجَ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کچھ واجب نہیں اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اسلیے وہاں اترے ہیں کہ وہاں سے نکلنا آسان تھا جب مکہ سے آپ نکلے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ ہشام سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوْا يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ كَانَ مَنْزِلًا اَسْهَلَ لِخُرُوْجِهٖ سالم نے کہا کہ ابوبکر و عمر ابطح میں اترتے تھے زہری نے کہا کہ مجھ کو عروہ نے خبر دی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ وہ نہیں وہاں اترتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وہاں اترتے تھے تو اس لیے کہ وہاں سے روانہ ہو جانا مکہ سے آسان تھا عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عطا نے کہا کہ ابن عباس نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کچھ سنت و واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے ہیں عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَمْ يَاْمُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْزِلَ الْاَبْطَحَ حِيْنَ خَرَجَ مِنْ مِنًى وَلٰكِنِّيْ جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيْهِ قُبَّةً فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ رِوَايَةِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَّفِيْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ وَكَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم نہیں کیا تھا کہ میں اوتروں ابطح میں جب آپ منیٰ سے نکلے مگر میں آیا اور میں نے وہاں قبہ لگا دیا پھر آپ آئے اور وہاں اوترے ابوبکر کی روایت میں صالح سے یوں ہے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے سلیمان بن یسار سے اور قتیبہ کی روایت میں ہے کہ ابو رافع نے کہا اور ابو رافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مقرر تھے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ نَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کل ہم خدا چاہے گا
تو خیف بنی کنانہ میں اوترینگے جہاں کافرون نے کفر پر قسم کھائی تھی اس میں **عن** ابی ھریرۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن نازلون
غدا بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی الکفر وذلک ان قریشا وبنی
کنانۃ حالفت
علی بنی ھاشم وبنی المطلب ان لا ینا کحوھم ولا یبایعوھم حتی یسلموا الیھم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ یعنی بذالک المحصب **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں اوترنے والے ہیں جہاں کافرون نے کفر پر قسم
کھائی تھی اور کیفیت اوسکی یہ تھی کہ قریش نے اور بنی کنانہ نے قسم کھائی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب
سے یعنے اون کے قبیلون سے نہ نکاح کرین نہ خرید و فروخت کرین جب تک وہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو اون کے سپرد نہ کردین اور مراد خیف بنی کنانہ سے محصب ہے (تفصیل اوسکی آگے آویگی انشاء اللہ
تعالے) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منزلنا
ان شاء اللہ اذا فتح اللہ الخیف حیث تقاسموا علی الکفر **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا اور فتح دی تو منزل ہماری
خیف ہے جہاں قسم کھائی اونہون نے یعنے کافرون نے کفر پر **ف** غرض یہ کہ محصب میں اترنا
اس میں اختلاف تھا صحابہ کوئی اسکو منزل اتفاقی کہتے تھے اور یہاں اترنا مسنون نہ جانتے تھے اور
کوئی اسی اقتدای رسول جانکر مستحب ٹھیراتے تھے چنانچہ امام شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مستحب
ہے بنظر اقتدار رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم و پیروی خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین مگر
اسپر اتفاق ہے کہ اگر کسی نے اسکو ترک کیا تو اوسپر کچھ الزام نہیں اور مستحب ہے کہ وہان ظہر اور عصر اور مغرب
اور عشا پڑہے اور کچھ رات تک ٹھیرے یا ساری رات بنظر اقتدائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
محصب اور ابطح اور حصبہ اور بطحاء اور خیف بنی کنانہ یہ سب نام ایک ہی مقام کے ہین اور اصل میں
خیف اوس زمین کو کہتے ہین کہ نشیب میں واقعہ ہو پہاڑ کے دامن میں اور وہان سے مدینہ منورہ کا
سیدہا راستہ ہے اسی کے لیے کہا کہ وہان سے نکلنا آسان ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ انشاء اللہ تعالے ہم وہان اترین گے اسلیے کہ اللہ پاک کا حکم ہے کہ **ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک**

ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ یعنے نہ کہنا کسی کو کہ کل مین اسکو کرون گا مگر یون کہنا کہ اگر اللہ تعالی نے چاہا اور کفار نے جب حضرت مکہ معظمہ مین تھے آپس مین قسم کہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو مکہ سے نکالدین اسی حیف بنی کنانہ کی گھاٹی مین اور آپس مین ایک اقرار نامہ لکھا اور طرح طرح کے تعویذات اوس مین تحریر کیے اور قطع رحم اور کفر پر کمر باندہی اور اس اقرار نامہ کو کعبہ مین لٹکا دیا اللہ پاک نے ایک دیمک کو مقرر کیا کہ وہ سارا کاغذ کہا گئی صرف **اللہ** اور **رسول** کا نام اُسمین رہ گیا اور جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اور آپ نے اپنے چچا ابو طالب کو خبر دی اور وہ اُن کافرون کے پاس آئے اور یہ امر ظاہر کیا پھر انہون نے وہ کاغذ نکال کر دیکہا اور ویسا ہی پایا چنانچہ بعض علما نے فرمایا ہے کہ وہان اُنکا آپ کا لشکر انہی کے ارادہ سے تہا کہ اس نعمت کا شکر بجا لاوین کہ اللہ تعالے نے دین کو ظاہر کیا اور عاجزون کو غالب اور کافرون کو مغلوب فرمایا ایسا ہی کہا نووی نے **باب** وُجُوْبِ الْمَبِيْتِ بِمِنًى لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّرْخِيْصِ فِيْ تَرْكِهٖ لِاَهْلِ السِّقَايَةِ **شب کو** رہنا منی مین ایام تشریق مین واجب ہی اور جو لوگ مکہ مین زمزم پلاتے ہون اُنکو رخصت ہی **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے اجازت مانگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ رات کو منی کی راتون مین مکہ مین رہین اسلیے کہ اون کو زمزم پلانے کی خدمت تہی **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **عبید اللہ** سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے **ف** اس روایت سے دو مسئلے معلوم ہوے اول یہ کہ منی کی راتون مین رات کو منی ہی مین رہنا ضرور ہے اور اسپر اتفاق ہے علما کا مگر اس مین اختلاف ہی کہ یہ واجب ہی کہ سنت ہی امام شافعی کے اس مین دو قول ہین صحیح قول یہ ہے کہ واجب ہی اور مالک اور احمد کا بہی یہی مقولہ ہے دوسرا قول یہ ہی کہ سنت ہی اور اسی کے قائل ہین ابن عباس اور حسن اور ابو حنیفہ غرض جس نے واجب کہا ہے اوس نے کہا ہے کہ اوسکے تارک پر قربانی واجب ہوتی ہے اور جس نے سنت کہا ہے وہ تارک کے لیے قربانی مستحب کہتا ہے اور کسر قدر وہان رہنا واجب ہی اس مین بہی اختلاف ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہین صحیح یہ

یہ ہی کہ اکثر رات مین رہنا ضرور ہی دوسرے یہ کہ ایک ساعت ہر رات مین دوسرا مسئلہ یہ ہی کہ جو لوگ زمزم
پلاتے ہین اُن کو شب کو منی مین رہنا ضرور نہین بلکہ انکو ضرور ہے کہ مکہ مین جاوین اور رات کو پلاوین
اور حوضون میں جو نہر ہین کہ پینے والے فراغت سے پیئین اور امام شافعی کے نزدیک یہہ اولاد عباس رضے
اللہ تعالی عنہ کے ساتھہ مخصوص نہین بلکہ جو زمزم پلانے والا ہو اوسکو رخصت ہی کہ سنے مین نہ ہو اور
اسیطرح جو نیا شخص زمزم پلانے کا التزام کرے اوسکو بھی رخصت ہی اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ رخصت
خاص آل عباس کو ہے بعضون نے کہا خاص عباس کو تہی اور بعضون نے کہا بنی عباس مین سے بنی ہاشم
کو خاص ہے غرض یہ چار قول ہین اصحاب شافعیہ کے اور صحیح ان مین پہلا ہی قول ہے اور پانی پلانا خاص
حق ہے آل عباس کا اسلیے کہ ایام جاہلیت مین یہ خدمت خاص تہی عباس کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونہی کے لیے قرار دی اور ہمیشہ اونہی کے واسطے ہے نووی نے ایسا ہی کہا ہے **باب** فَضْلِ
الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلَى أَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا حاج مین پانی پلانے کی فضیلت

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَالِيَ أَرَى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَ
أَنْتُمْ تَسْقُونَ النَّبِيذَ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَوْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا بِنَا حَاجَةٌ وَلَا بُخْلٌ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ
وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ وَسَقَى فَضْلَهُ أُسَامَةَ وَقَالَ
أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا لَا نُرِيدُ فِيهِ تَغْيِيرَ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا کہ مین ابن عباس کے پاس بیٹہا تہا کعبہ کے نزدیک کہ
ایک گاؤن کا آدمی آیا اور اُس نے کہا کیا سبب ہے کہ مین تمہارے چچا کی اولاد کو دیکہتا ہون کہ وہ شربت
اور دودہ پلاتے ہین اور تم کہجور کا شربت پلاتے ہو کیا تم نے محتاجی کے سبب سے اسے اختیار کیا ہے
یا بخیلی کی وجہ سے تو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ الحمد للہ نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخیلی اصل
وجہ اسکی یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنی اونٹنی پر اور اون کے پیچھے اسامہ تہے
اور آپ نے پانی مانگا سو ہم ایک پیالہ کہجور کے شربت کا لائے اور آپ نے پیا اور اُس مین سے جو بچا وہ اسامہ
کو پلایا اور آپ نے فرمایا کہ تم نے خوب اچھا کام کیا اور ایسا ہی کیا کرو سو ہم اوسکو بدلنا نہین چاہتے جسکا

حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی چکے پر ف اس حدیث سو فضیلت پلانے کی ثابت ہوئی اور پلانے والون کی تعریف نکلی اور آخر مین جو ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بدلنا نہین چاہتے الخ اس سے ثابت ہوا اصل مذہب صحابہ کا کہ وہ نہین چاہتے تھے کہ تغیر کرین کسی امر مین خواہ تغیر صفات کا ہو مثلاً کسی طاعت کے اعداد یا اوقات یا تعینات مین تغیر کرین یا کسی عبادت کے کامون مین کوئی صفت یا عدد اپنی طرف سے بڑہا دین یا گھٹا دین کہ یہ سب منجملہ احداث ہین اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور طریقہ ہے جماعۃ اصحاب کا اور اس سے رد ہو گئے تمام امور محدثہ اور اوامر و نواہی مبتدعہ و ذلک المقصود **باب** الصدقۃ بلحومہا الہدایا وجلودہا وجلالہا ولا یعطی الجزار منہا شیئا وجواز الاستیناب فی القیام علیہا **قربانیون** کے گوشت اور کہالین اور جھولین صدقہ کر دینے کا بیان اور قصاب کو اس مین کچھ ندینے کا ذکر اور اسکے لیے نائب کرنیکا جواز **عن** علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اتصدق بلحومہا وجلودہا واجلتہا وان لا اعطی الجزار منہا قال نحن نعطیہ من عندنا **حضرت علی** نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مین آپکے قربانی کی اونٹون پر کھڑا رہون اور اون کا گوشت اور کہالین اور جھولین خیرات کر دون اور قصاب کی مزدوری اوس مین سے ندون اور حضرت علی نے فرمایا کہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دینگے **عن** عبد الکریم الجزری بہذا الاسناد مثلہ وہی مضمون اس سند سے آیا ہے **عن** علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیس فی حدیثہما اجر الجازر **حضرت علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس مین قصاب کی مزدوری کا ذکر نہین ہے **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدنہ وامرہ ان یقسم بدنہ کلہا لحومہا وجلودہا وجلالہا فی المساکین ولا یعطی فی جزارتہا منہا شیئا **حضرت علی** بن ابیطالب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو حکم دیا کہ کھڑے ہون وہ آپکے قربانی کے اونٹون پر اور حکم دیا کہ سارا گوشت اور جھولین اُنکی خیرات کر دین مسکینون کو اور قصاب کی مزدوری اوس مین سے کچھ ندین **عن** علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ بمثلہ وہی مضمون

ہے **فا** بدنہ کا استعمال اکثر حدیث اور کتب فقہ مین اونٹ پر آتا ہے مگر اہل لغت نے گائے اور بکری پر بھی اطلاق کیا ہے اور اسحدیث سے کئی مسئلے ثابت ہوئے اول معلوم ہوا کہ قربانی کا لے جانا مستحب ہے دوسرے اوس کے ذبح اور نحر کے لیے کسی کو نائب کرنا درست ہے تیسرے خود نحر و ذبح کرنا مستحب ہے چوتھی گوشت اور کھال اور جھول سب تقسیم و خیرات کرنا ضرور ہے پانچوین اجرت قصاب کی اوس مین سے نہ دینا چاہیے چھٹے ثابت ہوئے کہ اجرت قصاب کی حلال اور درست ہے اور مذہب شافعیہ کا یہہ ہے کہ فروخت کرنا کھال کا درست نہین نہ گوشت وغیرہ کا اور نہ اُس سے گھر مین نفع لینا خواہ وہ قربانی واجب ہو یا مستحب اور یہی قول ہے عطا اور نخعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور ابن منذر ابن عمر اور اسحاق اور احمد سے راوی ہین کہ اس مین کچھ حرج نہین کہ کھال اوسکی بیچ ڈالین اور اُسکی قیمت خیرات کردین اور ابو ثور نے بھی اجازت دی ہے بیچنے کی اور نخعی اور اوزاعی نے بھی کہا ہے کہ اوس کے عوض مین کچھ مضائقہ نہین اگر چھلنی اور سوپ اور ترازو وغیرہ خرید لین اور حسن بصری نے کہا ہے کہ اجرت جزار مین کھال دینا روا ہے مگر یہہ خلاف سنت ہے اور یہہ قول حسن بصری کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ جھول ڈالنا خاص اونٹ پر ہے اور سنت ہے اور سلف سے مروج ہے اور مالک اور شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ بعد کو ہانپ چیرنے کے جھول ڈالی جاوے کہ خون نہ بہے اور کہا ہے کہ قیمت جھول کی بھی اونٹ کی حیثیت کے موافق ہو یعنے جیسی قیمت کا قربانی کا اونٹ ہو اوس کے مناسب جھول بھی ہو جیسے مثل مشہور ہے شملہ بمقدار علم **باب** جَوَازِ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ قربانی مین شریک ہونے کا بیان **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نحر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ مین سال اونٹ سات آدمیون کی طرف سے اور بیل سات آدمیون کیطرف سے **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ **جابر** نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام

باندہ کر نکلے اور آپنے ہم کو حکم دیا کہ شریک ہوجاوین اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی ہم مین سے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اشترکنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحج والعمرۃ کل سبعۃ فی بدنۃ فقال رجل لجابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایشترک فی البدنۃ ما یشترک فی الجزور قال ما ھی الا من البدن وحضر جابر الحدیبیۃ قال نحرنا یومئذ سبعین بدنۃ اشترکنا کل سبعۃ فی بدنۃ جابر نے کہا شریک ہوے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج اور عمرہ مین سات سات آدمی ایک بدنہ مین ایک شخص نے جابر سے کہا کہ کیا بدنہ مین بھی اتنے ہی آدمی شریک ہوسکتے ہین جتنے جزور مین ہوتے ہین تو جابر نے کہا کہ بدنہ اور جزور تو ایک ہی چیز ہے (یعنے دو تو اونٹ کو کہتے ہین) اور حاضر ہوے جابر حدیبیہ مین تو اونہون نے کہا کہ نحر کیا ہمنے ستر اونٹ اور ہر اونٹ مین سات آدمی شریک تھے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یحدث عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فامرنا اذا احللنا ان نھدی ویجتمع النفر منا فی الھدیۃ وذلک حین امرھم ان یحلوا من حجھم فی ھذا الحدیث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ بیان کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال تو کہا کہ حکم کیا ہم کو آپنے کہ جب ہم احرام کھولڈالین تو قربانی کرلین اور چند آدمی ہم مین سے ایک ایک قربانی مین شریک ہوجاوین اور یہ جب ہوا کہ آپنے حجۃ الوداع مین جب احرام حج کا عمرہ کرواکے کھلوا دیا تھا **ف** ان حدیثون سے شرکت قربانی مین ثابت ہوئی اور اس مین علماء کا اختلاف ہے مذہب شافعی یہی ہے کہ شرکت روا ہے خواہ قربانی واجب ہو خواہ مستحب اور برابر ہے کہ بعض شریکون پر واجب ہو اور بعض کی نیت صرف قرب الٰہی ہو اور بعض صرف گوشت کھانے کا ارادہ رکھتے ہون غرض سب کی شرکت درست ہے اور دلیل اون کی یہی حدیثین ہین اور امام احمد اور جمہور اور داؤد ظاہری کا قول ہے کہ شرکت ہدی تطوع مین روا ہے نہ واجب مین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالکیہ نے کہا کہ مطلق شرکت روا نہین مگر یہ قول بالکل خلاف احادیث صحیحہ ہے لہذا مسموع نہین اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ شرکت جب درست ہے کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو اور نہین تو نہین (یعنے کوئی گوشت کھانے کی نیت اوسمین نہ رکھتا ہو) اور شرکت بکری مین جائز نہین ہے اسمین سب کا اتفاق ہے اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی شریک

ہوسکتے ہین اور ہر ایک جانور اُن مین سے گویا سات بکریون کے برابر ہے یہانتک کہ اگر کسی پر سات قربانیان
ہون تو ایک اونٹ کرنا اُسکو سب کو کافی ہوجاویگا اور جابر کی اخیر روایت سے معلوم ہوا کہ متمتع پر بھی
قربانی واجب ہے اور واجب قربانی مین بھی شراکت درست ہے اور اس سے امام مالک کا قول اور داؤد
ظاہری وغیرہ کا رد ہوگیا اور اسی روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمتع کی قربانی بعد عمرہ کے ذبح کرڈالے
اور قبل احرام حج کے اور اس مین اختلاف بھی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بعد عمرہ کے ذبح کرے **عن**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيْهَا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ ہم تمتع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین ایک گائے مین سات آدمی شریک
ہوجاتے تھے **عن** جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کیطرف سے ایک گائے ذبح کی نحر کے دن **عن**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ نِسَائِهِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً فِيْ حَجَّتِهِ **ترجمہ** جابر سے وہی مضمون مروی
ہوا کہ آپنے اپنی سب بیبیون کیطرف سے اور ابن بکر کی روایت مین ہے حضرت عائشہ کیطرف سے ایک گائے ذبح
کی اپنے حج مین **باب** اِسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْاِبِلِ قِيَامًا مَعْقُوْلَةً اونٹ کو کھڑے رکھکر نحر کرنے
کا بیان **عن** زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارِكَةً
فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** زیاد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر نحر کرتا ہے تو کہا کہ اسکو
اٹھالو اور پیر باندھ دو اور نحر کرو یہ سنت ہے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی **فائدہ** اس سے
معلوم ہوا کہ اونٹ کو بایان پیر اوس کے آگے کا باندھ کر کھڑا کرکے نحر کرنا سنت ہے کہ وہ تین پیرون پر کھڑا
ہو اور بقر اور بکری کو لٹا کر ذبح کرنا چاہیے اور تین پیر گائے کے بھی باندھ دینا چاہیے اور ایک دہنا
کھلا رہے اور یہی مذہب شافعی علیہ الرحمۃ کا ہے کہ اونٹ کو کھڑے کرکے نحر کرین اور مالک اور احمد اور
جمہور کا اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک کھڑے بیٹھے دونو برابر ہے اور یہ خلاف احادیث ہے لہذا مردود ہے

باب اسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ إِلَى الْحَرَمِ لِمَنْ لَا يُرِيدُ الذِّهَابَ بِنَفْسِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَقْلِيدِهِ وَفَتْلِ الْقَلَائِدِ وَأَنَّ بَاعِثَهُ لَا يَصِيرُ مُحْرِمًا وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِسَبَبِ ذٰلِكَ

قربانی کے حرم میں بھیجنے کا بیان **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ هَدْيَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی روانہ کر دیتے تھے اور میں اون کے گلوں کے ہار بٹا کرتی تھی۔ پھر وہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جیسے محرم پرہیز کیا کرتا ہے **عن** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** ابن شہاب سے وہی مضمون مروی ہوا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں بٹا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَلَا يَتْرُكُهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار بٹا کرتی تھی اپنے ہاتھوں سے پھر آپ کوئی چیز نہ چھوڑتے تھے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلَالُ **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عن** أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ وَيَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ **ترجمہ** ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ہار بٹے ہیں اُون سے جو رنگی ہوئی تھی ہمارے پاس اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان حلال

رہے اپنے قربانی بھیجکر اور اپنی بی بیون سے صحبت کرتے تھے جیسے حلال لوگ کرتے ہین (یعنے جبکہ احرام نہین ہوتا) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لقد رأیتنی أفتل القلائد لھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغنم فیبعث بہ ثم یقیم فینا حلالا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ مین اپنے کو دیکھہ چکی ہون کہ مینے تہی ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریون کے لیے اور آپ اونکو بھیجکر پھر حلال رہتے تھے (یعنے محرم نہ ہوتے تھے) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ربما فتلت القلائد لھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقلد ھدیہ ثم یبعث بہ ثم یقیم لا یجتنب شیئا مما یجتنب المحرم **وہی مضمون ہے** **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت اھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ إلی البیت غنما فقلدھا **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریان بھیجین بیت اللہ کو اور اون کے گلے مین ہار ڈالا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنا نقلد الشاۃ فنرسل بھا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلال لم یحرم عنہ شیء **ترجمہ** اوپر کی روایتون سے معلوم ہوگا **عن** عمرۃ بنت عبد الرحمن انہا أخبرتہ أن ابن زیاد کتب إلی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا أن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال من اھدی ھدیا حرم علیہ ما یحرم علی الحاج حتی یحر الھدی وقد بعثت بھدیی فاکتبی إلی بأمرک قالت عمرۃ قالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لیس کما قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما أنا فتلت قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم قلدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ ثم بعث بھا مع أبی فلم یحرم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیء أحلہ اللہ لہ حتی نحر الھدی **عمرہ** عبد الرحمن کی بیٹی نے کہا کہ ابن زیاد نے جناب عائشہ صدیقہ کو لکھا کہ عبد اللہ بن عباس کہتے ہین کہ جس نے قربانی بھیجی اوسپر حرام ہوجاتین وہ چیزین جو حاجی پر حرام ہوتی ہین جب تک کہ قربانی ذبح نہ ہو اور مین نے قربانی روانہ کی ہے سو جو حکم ہو مجھے لکھو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ ابن عباس نے جیسا کہا ویسا نہین ہے مین نے خود بٹے ہین ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیون کے اور آپنے اون کے

گلے مین ڈالکر میرے باپ کے ساتھہ قربانی روانہ کردی اور کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی اوس کے ذبح تک جو اللہ تعالی نے آپ پر حلال کی تھی **عن** مَسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَهِيَ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُوْلُ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهٗ ترجمہ مسروق نے کہا کہ مین نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو سُنا کہ وہ پردی کی آڑ مین دستک دیتی تہین اور فرماتی تہین کہ مین بٹا کرتی تہی ہار قربانی کے اپنے ہاتہون سے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو روانہ کردیتے تہے اور پہر اوس کے ذبح تک کسی چیز سے پرہیز نکرتے تہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِمِثْلِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **وهي** مضمون اسی سند سے بہی مروی ہوا **ف** ان سب روایتون سے کئی مسئلے معلوم ہوگئے ۱ قربانی بہیجنا حرم مین مستحب ہی **دوسرے** خود نہ جاسکے دوسرے کے ہاتہہ روانہ کردے **تیسرے** قربانی کے گلے مین ہار ڈالنا کوہان چیرنا مستحب ہی **چوتہے** ہار ڈالنا بکری اور اونٹ اور گائے سب مین مستحب ہی **پانچوین** ہار بٹنا مستحب ہے **چہٹے** جو قربانی روانہ کرے محرم نہین ہوتا کافہ علما کے نزدیک اور یہی مذہب صحیح ہے اور جس نے خلاف کیا اُسکا قول بسبب مخالفت حدیث کے مسموع نہین **ساتوین** مالک اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہار ڈالنا صرف اونٹ اور گائے مین مستحب ہے اور یہہ تخصیص یہی حضرت عائشہ کی روایت سے باطل ہے کہ اوس مین بکری بہی مذکور ہے **آٹہوین** اور ابن زیاد جو اوپر کی روایت مین وارد ہوا ہے یہ غلطی ہے صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے اور ایسا ہی بخاری اور موطا اور سنن ابی داؤد وغیرہ مین ہے اور ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا زمانہ نہین پایا (نووی) **باب** جَوَازِ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ اِلَيْهَا قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت سوار ہونا روا ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ اِرْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ اِرْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا کہ قربانی کا اونٹ کہینچ رہا ہے آپ نے فرمایا اُسپر سوار ہو جا اوسنے عرض کی قربانی

کا ہے پھر فرمایا اوس نے پھر وہی عرض کی آپنے تیسری یا دوسری بار فرمایا خرابی ہو تیری سوار ہو جا۔
ف اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت اوسپر سوار ہونا روا ہے اور شافعی کے نزدیک بغیر ضرورت روا نہین اور اس طرح سوار ہووے کہ اوسے تکلیف نہ ہو یعنے جانور کو اور یہی مقولہ ہے مالک اور ایک جماعت کا اور دوسری روایت مالک کی اور قول احمد اور اسحق کا یہ ہے کہ بغیر ضرورت بھی روا ہے اور اہل ظاہر کا مذہب بھی یہی ہے اور یہ حدیث اونکی دلیل ہے اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نہایت مجبوری کے وقت روا ہے **عن** ابی الزناد عن الاعرج بہذا الاسناد وقال بینا رجل یسوق بدنۃ مقلدۃ **ابی الزناد** کی روایت مین بھی وہی مضمون ہے اور اس مین ہے کہ اس اونٹ کے گلے مین ہار بھی تھا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منہا وقال بینا رجل یسوق بدنۃ مقلدۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویلک ارکبہا فقال بدنۃ یا رسول اللہ قال ویلک ارکبہا ویلک ارکبہا **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کئی حدیثین روایت کین اون مین یہ بھی تھی کہ ایک شخص ایک اونٹ کو کھینچ رہا تھا جو اونٹ مقلد تھا یعنے اوسکے گلے مین ہار پڑا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہو تیری اوسپر سوار ہو لے خرابی ہے تیری اوس نے عرض کی یا رسول اللہ یہ قربانی کا ہے آپنے پھر فرمایا سوار ہو لے خرابی ہے تیری **لطیفہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقلد ہونا جانور ہی کا کام ہے اور حضرت نے اور صحابہ نے جو مقلد بنایا تو جانورون کو بنایا اور وہ عاملان حدیث کی سوار یان ہین بس وے ہے اون لوگون پر جو آدمی کی صورت ہو کر مقلد بننا چاہتے ہین **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برجل یسوق بدنۃ فقال ارکبہا فقال انہا بدنۃ قال ارکبہا مرتین او ثلاثا **وہی مضمون ہے** **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ یقول مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببدنۃ فذکر بمثلہ **مضمون** مثل روایت سابق ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سئل عن رکوب الہدی فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ارکبہا بالمعروف اذا الجئت الیہا حتی تجد ظہرا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کسی نے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونیکو پوچھا تو اونہون نے کہا کہ مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

کہ اوسپر ایسی طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ دو اور جب تمہی ضرورت ہو اور اور سواری نہ ملے **عن** ابی الزبیر قال سالت جابرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رکوب الھدی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ارکبھا بالمعروف حتی تجد ظھرا **وہی مضمون ہے باب** ما یفعل بالھدی اذا عطب فی الطریق **جب** قربانی کا جانور راہ مین چل نہ سکے تو کیا کرے **عن** موسی بن سلمۃ الھذلی قال انطلقت انا وسنان بن سلمۃ معتمرین قال وانطلق سنان معہ ببدنۃ یسوقھا فازحفت علیہ بالطریق فعیی بشانھا ان ھی ابدعت کیف یاتی بھا فقال لئن قدمت البلد لاستحفین عن ذلک قال اصبحت فلما نزلت البطحاء قال انطلق الی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما نتحدث الیہ قال فذکر لہ شان بدنتہ فقال علی الخبیر سقطت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبعۃ عشر بدنۃ مع رجل وامرہ فیھا قال مضی ثم رجع فقال یا رسول اللہ کیف اصنع بما ابدع علی منھا قال انحرھا ثم اصبغ نعلیھا فی دمھا ثم اجعلہ علی صفحتھا ولا تاکل منھا انت ولا احد من اھل رفقتک **ترجمہ** موسی بن سلمہ نے کہا مین اور سنان دونون عمرے کو چلے اور سنان کے ساتھہ ایک قربانی کا اونٹ تہا کہ اوسے کہینچتے تہے اور وہ راہ مین تہک گیا اور یہ اوسکا حال دیکہہ کر عاجز ہوے کہ اگر یہ بالکل رہ گیا تو اوسے کیونکر لاؤن گا اور کہنے لگے کہ اگر مین بلدہ پہونچا تو اسکا حکم بخوبی دریافت کرون گا پہر اتنے مین پہر دن چڑہا اور ہم بطحا مین اترے اور سنان نے مجہسے کہا کہ ہمارے ساتھہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلو کہ ان سے ذکر کرین غرض ان سے جاکر ذکر کیا اونہون نے کہا تمنے خبردار شخص کو پایا اب سنو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ ایک شخص کے ساتھہ روانہ کیے اور وہ چلا پہر لوٹ آیا اور پوچہا کہ یا رسول اللہ اگر ان مین سے کوئی تہک جاوے تو کیا کرون آپ نے فرمایا کہ اوسے نحر کردو اور اسکی گلی کی جوتیان (جو ہار مین ٹنکائی ہین تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے) اوسکے خون مین رنگ کر اوس کی کوہان مین چہاپا مارو اور اوس مین نہ تم کہاؤ نہ تمہارا کوئی رفیق **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثمان عشرۃ بدنۃ مع رجل ثم ذکرہ بمثل حدیث عبد الرزاق

ولم یذکر اول الحدیث ابن عباس ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے روانہ
کرنے کا مضمون ہے مگر اس مین اٹھارہ اونٹ مذکور ہے اور باقی مضمون وہی ہے اور اول کا قصہ سنان
وغیرہ کا اس مین نہین ہے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان ذویبا ابا قبیصۃ
رضی اللہ تعالی عنہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعث معہ
بالبدن ثم یقول ان عطب منہا شیء فخشیت علیہ موتا فانحرہا ثم اغمس
نعلہا فی دمہا ثم اضرب بہ صفحتہا ولا تطعمہا انت ولا احد من اہل رفقتک
ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ذویب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے میرے ساتھ قربانی کی اونٹ روانہ کیے اور فرمایا کہ اگر کوئی ان مین سے تھک جاوے اور مرنیکا
ڈر ہو تو اسکو نحر کرنا اور اوسکی جوتیان خون مین ڈبو کر اوسکی کوہان مین چھاپا مار دینا اور نہ تم
کھانا اور نہ تمہارا کوئی رفیق ف جب قربانی راہ مین تھک جاوے تو حکم اسکا یہی ہے جو
مذکور ہوا اور اسکا کھانا صاحب قربانی اور اوسکے ساتھ والون کو حرام ہے خواہ وہ اوسکے شامل
ہون کھانے پینے مین یا جدا ہون اور امام شافعی کے نزدیک اگر وہ قربانی نفل کی ہے تو کھانا
کھلانا اور بیچنا وغیرہ اسکا سب روا ہے اور اگر ہدی نذر کی ہے تو اوسکو ذبح کرنا اور چھوڑ دینا اگر
ذبح نہ کیا اور وہ مرگئی تو اسکا بدل واجب ہے اور گوشت اسکا امرا کو روا نہین مطلقا سوا مساکین
کے اور مساکین بھی وہ جو اس قربانی والے قافلہ مین نہ ہو جمہور کا قول یہی ہے اور اسکے صانع
ہونیکا حنف اس وجہ سے نہین کہ قافلہ پے در پے آتے ہین دوسرا قافلہ آوے گا اوسی کھاوے گا
باب وجوب الطواف الودائع وسقوطہ عن الحائض طواف وداع کا بیان اور حائضہ سے
اسکے ساقط ہونیکا بیان عن ابن عباس رض قال کان الناس ینصرفون فی کل وجہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفرن احد حتی یکون اخر عہدہ
بالبیت قال زہیر ینصرفون کل وجہ ولم یقل فی ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ لوگ
ادہر اودہر چل پھر رہے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کوچ نکرے
جب تک چلتے وقت طواف نہ کرلے بیت اللہ کا زہیر کی روایت مین فی کا لفظ نہین عن
ابن عباس قال امر الناس ان یکون اخر عہدہم بالبیت الا انہ خفف عن

لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ اخیر میں بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جاویں (یعنے طواف کر کے) اور حائضہ پر تخفیف ہو گئی (یعنے طواف وداع معاف ہے) **ف** اس سے معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے اور اگر اس کو ترک کر دے تو دم لازم آتا ہے اور یہی صحیح مذہب شافعیہ کا اور اکثر علماء کا اور یہی قول ہے حسن بصری اور حکم اور حماد اور ثوری اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور کا اور مالک اور داؤد اور ابن منذر نے کہا کہ وہ سنت ہے اور اسکی ترک سے کچھ لازم نہیں آتا اور مجاہد سے دو روایتیں آئیں ہیں اور حائضہ عورت کو معاف ہے **عن** طَاؤُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا إِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ هَلْ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُولُ مَا أُرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ طاؤس نے کہا کہ میں ابن عباس کے ساتھ تھا اور زید بن ثابت فتوی دیتے تھے کہ حائضہ عورت بلکنے سے پیشتر گویا حیض کے پہلے طواف رخصت کرے سو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ اگر تم نہیں مانتے ہو تو فلانی انصار کی بی بی سے پوچھو کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکا حکم دیا ہے یا نہیں سو زید بن ثابت ابن عباس کے پاس لوٹ کر آئے اور بولے کہ میں جانتا ہوں کہ آپ ہی سچ کہتے تھے **ف** غرض یہ کہ ضرور نہیں کہ پہلے سے طواف کر رکھے قبل چلنے کے کہ شاید چلتے وقت حیض آجاوے بلکہ حکم یہ ہے کہ چلتے وقت اگر حیض نہ ہو طواف کرے اور ہو تو معاف ہے **عن** أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَذَكَرْتُ حَيْضَهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ صفیہ کو حیض آگیا اور میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ ہم کو روکنے والی ہے

مین نے عرض کی کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہین تب حائضہ ہوئی ہین آپ نے فرمایا تو کوچ کرین۔
عن ابن وہب بہذا الاسناد قالت حملت صفیۃ بنت حیی رضی اللہ تعالی عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بعد ما افاضت طاہرا بمثل حدیث اللیث **مضمون** وہی ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا ذکرت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صفیۃ رضی اللہ تعالی عنہا قد حاضت بمعنی حدیث الزہری **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کنا نخوف ان تحیض صفیۃ قبل ان تفیض قالت فجاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احابستنا صفیۃ قلنا قد افاضت قال فلا اذا **وہی** مضمون جو اوپر ہو چکا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ان صفیۃ بنت حیی رضی اللہ تعالی عنہا قد حاضت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلہا تحبسنا الم تکن طافت معکن بالبیت قالوا بلی قال فاخرجن **ترجمہ** وہی مضمون ہے صفیہ کا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد من صفیۃ بعض ما یرید الرجل من اہلہ فقالوا انہا حائض یا رسول اللہ قال انہا لحابستنا قالوا یا رسول اللہ انہا قد زارت یوم النحر قال فلتنفر معکن **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا وہ ارادہ ہوا جو مرد کو اپنی بی بی سے ہوتا ہے تو عرض ہوئی کہ وہ حائض ہین آپ نے فرمایا تو ہم کو روکا چاہتی ہین عرض کی کہ وہ نحر کے دن طواف افاضہ کر چکی ہین تب فرمایا تمہارے ساتھ کوچ کرین **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت لما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینفر اذا صفیۃ عند باب خبائہا کئیبۃ حزینۃ فقال عقرے حلقی انک لحابستنا ثم قال لہا اکنت افضت یوم النحر قالت نعم قال فانفری **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت نے کوچ کا ارادہ کیا صفیہ اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین اور اداس تھین آپ نے فرمایا بانجین سر مونڈیان کیا ہم کو روکتی ہین پھر ان سے فرمایا کیا تم نحر کے دن طواف افاضہ کیا ہے انہون نے

عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا جلو (یعنے طواف وداع معاف) **عن** الاسود عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث الحکم غیر انہما لا یذکران کریبۃ حزینۃ مضمون وہی ہے مگر اس مین غمگین اوداس کا لفظ نہین **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ طواف وداع تو حائضہ کو معاف ہے اور طواف افاضہ رکن ہے کہ بغیر اوس کے ادا کیے حائضہ روانہ نہیں ہوسکتی اور اگر وہ اپنے وطن چلی گئی بغیر طواف افاضہ کے تو محرمہ رہے گی اور معلوم ہوا کہ طواف افاضہ کو طواف زیارت بھی کہنا روا ہے اور مالک نے کہا ہے کہ مکروہ ہے مگر اون کی کوئی دلیل معتبر نہین۔

باب استحباب دخول الکعبۃ کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ وبلال وعثمان بن طلحۃ الحجبی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فاغلقھا علیہ ثم مکث فیھا قال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسالت بلالا حین خرج ما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعل عمودا عن یسارہ وعمودا عن یمینہ وثلاثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ اور بلال اور عثمان بن طلحہ داخل ہوئے کعبہ مین اور دروازہ بند کرلیا اور آپ ٹھیرے پھر ابن عمر نے بلال سے پوچھا جب نکلے کہ کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہون نے کہا کہ تین کھمبے اپنے بائین کیے اور ایک داہنے اور تین پیچھے اور کعبہ کے اندر ان دنون چھ کھمبے تھے پھر نماز پڑھی **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح فنزل بفناء الکعبۃ وارسل الی عثمان بن طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فجاء بالمفتاح ففتح الباب ثم قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبلال واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ رضی اللہ عنہم وامر بالباب فاغلق فلبثوا فیہ ملیا ثم فتح الباب فقال عبد اللہ فبادرت الناس فتلقیت قلقیت ب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خارجا وبلال علی اثرہ فقلت لبلال ھل صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قلت این قال بین العمودین تلقاء وجھہ قال ونسیت ان اسالہ کم صلی ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم آئے فتح مکہ کے دن اور کعبہ کے میدان مین اوترے اور عثمان بن طلحہ کے پاس کہلا بھیجا اور وہ کنجی لائے اور دروازہ کھولا اور آپ اور بلال اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ اندر گئے اور دروازے کو حکمدیا کہ بند کردیا اور تھوڑی دیر ٹھیرے پھر دروازہ کھولا سو مین سب لوگون سے پہلے آپ سے ملا کعبہ کے باہر اور بلال آپ کے پیچھے تھے سو بلال سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اونہون نے کہا ہان مینے کہا کہان اونہون نے کہا کہ دو کھمبون کے بیچ مین اپنے موںھ کے سامنے اور مین بھول گیا کہ پوچھون کتنی پڑھی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلٰی نَاقَۃٍ لِاُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ حَتّٰی اَنَاخَ بِفِنَاءِ الْکَعْبَۃِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَۃَ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِالْمِفْتَاحِ فَذَھَبَ اِلٰی اُمِّہٖ فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِیَہٗ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَتُعْطِیَنَّہٗ اَوْ لَیَخْرُجَنَّ ھٰذَا السَّیْفُ مِنْ صُلْبِیْ قَالَ فَاَعْطَتْہُ اِیَّاہُ فَجَآءَ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَہٗ اِلَیْہِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال کہ فتح ہوا اسامہ کی اونٹنی پر سوار کعبہ کے آنگن مین آئے اور اونٹنی کو بٹھایا اور عثمان کو بلایا اور فرمایا کنجی لاؤ وہ اپنی ماں کے پاس گئے اور اونہون نے نہ دی پھر عثمان نے کہا کہ تم کنجی دیدو نہین تو یہ تلوار میری پیٹھ سے پار ہوجاوے گی تب دی اور وہ لیکر حضرت پاس حاضر ہوئے اور آپ کو دی آپ نے دروازہ کھولا آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا حماد کی روایت مین عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ وَمَعَہٗ اُسَامَۃُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ فَاَجَافُوْا عَلَیْھِمُ الْبَابَ طَوِیْلًا ثُمَّ فَتَحَ فَکُنْتُ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِیْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَیْنَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ الْمُقَدَّمَیْنِ فَنَسِیْتُ اَنْ اَسْاَلَہٗ کَمْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مین گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان آپ کے ساتھ تھے اور لوگون نے آپ کے جانے کے بعد دروازہ بند کرلیا بڑی دیر تک پھر دروازہ کھولا سب کے پہلے مین اندر گیا اور مین بلال سے ملا اور کہا کہ کہان نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہون نے کہا دو کھمبون کے بیچ مین جو آگے ہین اور مین بھولا کہ اون سے یہ نہ پوچھا کہ کتنی نماز پڑھی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ اَتٰی

الكعبة وقد دخلها النبي صلى الله عليه وسلم وبلال واسامة رضي الله تعالى عنهما
واحاف عليهم عثمان بن طلحة رضي الله تعالى عنه الباب قال فمكثوا فيه مليا
ثم فتح الباب فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وبدرت الدرجة فدخلت البيت فقلت
اين صلى النبي صلى الله عليه وسلم قالوا هاهنا قال ونسيت ان اسالهم كم صلى

ترجمہ وہی مضمون ہے **عن** سالم عن ابيه رضي الله تعالى عنه انه قال دخل رسول
الله صلى الله عليه وسلم البيت هو واسامة بن زيد وبلال وعثمان بن طلحة رضي
الله تعالى عنهم فاغلقوا عليهم فلما فتحوا كنت في اول من ولج فلقيت بلالا
فسالته هل صلى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم صلى بين العمودين
اليمانيين **ترجمہ** وہی مضمون ہے پر اس میں اتنا ہے کہ راوی نے کہا نماز پڑھی آپ نے یمانی دو کھمبوں
کے بیچ میں **عن** سالم بن عبد الله عن ابيه رضي الله تعالى عنه قال رايت رسول
الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة هو واسامة بن زيد وبلال وعثمان بن طلحة رضي
الله تعالى عنهم ولم يدخلها معهم احد ثم اغلقت عليهم قال عبد الله بن
عمر رضي الله تعالى عنهما فاخبرني بلال او عثمان بن طلحة رضي الله تعالى عنهما
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في جوف الكعبة بين العمودين اليمانيين

سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اونہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کعبہ میں گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان بھی اور کوئی اون کے ساتھ نہ گیا پھر
دروازہ بند کر دیا عبد اللہ نے کہا کہ خبر دی مجھے بلال نے یا عثمان نے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑھی کعبہ کے اندر دو یمانی کھمبوں کے بیچ میں **عن** ابن جريج قال قلت لعطاء اسمعت
ابن عباس يقول انما امرتم بالطواف ولم تؤمروا بدخوله قال لم يكن ينهى عن دخوله
ولكني سمعته يقول اخبرني اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله
عليه وسلم لما دخل البيت دعا في نواحيه كلها ولم يصل فيه حتى خرج فلما خرج
ركع في قبل البيت ركعتين وقال هذه القبلة قلت له ما نواحيها اني زواياها قال
بل في كل قبلة من البيت **ابن جریج** نے کہا کہ میں نے عطا سے کہا کہ تم نے سنا ہے ابن عباس سے

کہ وہ فرماتے تھے کہ تم کو حکم ہوا ہے طواف کا اور نہین حکم ہوا ہے کعبہ کے اندر جانیکا کہا عطاؑ کہ وہ منع نہین کرتے تھے اوس کے اندر جانے سے مگر مین نے اونکو سنا کہ کہتے تھے خبر دی مجھکو اسامہ بن زید نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے کعبہ مین تو ہر طرف اُس مین دعا کی اور نماز نہین پڑہی پھر جب نکلے تو دو رکعت پڑہی قبلہ کے آگے اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے مین نے اون سے کہا کہ کیا حکم ہے اوس کے کنارون کا اور کیا حکم ہے اوسکی کونون مین نماز کا تو اُنہون نے کہا ہر طرف بیت اللہ شریف کے قبلہ ہے ۔

فائدہ یہی قبلہ ہے یعنے قیامت تک اسی کیطرف نماز ہوگی اور یہ منسوخ نہ ہوگا جیسے بیت المقدس کیطرف نماز پڑہنا منسوخ ہوچکا یا یہ مراد ہے کہ آپنے گویا امام کا کہڑا ہونا سکہا دیا کہ امام کو مسنون یہی ہے کہ کعبہ کے سامنے کہڑا ہو اور مقتدی کونون اور کنارون مین نہ کہڑا ہو اگرچہ نماز ہر طرف روا ہے مگر امام کی وہی جگہہ مسنون ہے یا یہ مطلب ہے کہ قبلہ یہی کعبہ ہے نہ ساری مسجد جو اوسکے گرد بنی ہے

فائدہ اور ان سب روایتون مین محدثین نے بلال کی روایت سے تمسک کیا ہے جس مین کعبہ کے اندر نماز کا ذکر ہے اور اسامہ کی روایت سے تمسک نہین کیا اسلیے کہ بلال نے ایک امر زائد ثابت کیا اور مثبت مقدم ہے نافی پر اسلیے اسکو ترجیح ہوئی اور نماز سے مراد یہی نماز معہود ہے جسمین رکوع اور سجدہ ہوتا ہے اور اسی لیے ابن عمر نے کہا کہ مین بہول گیا کہ اون سے پوچہون کتنی نماز پڑہی یعنے کتنی رکعات اور اسامہ کے نہ دیکہنے کا سبب شاید یہ ہو کہ یہ اور گوشہ مین ہون اور دعا مین مشغول ہون اور حضرت سے دور ہون بخلاف بلال کے کہ وہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہون اور دروازہ بند ہونے سے اندھیرا بہی ہو اور نماز آپ کی دہان ہلکی ہو اور علماء کا اختلاف ہے کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے مین بعضون نے کہا ہے کہ جب کسی دیوار کی جانب یا دروازہ کی جانب ادا کرے اور دروازہ بند ہو تو نماز روا ہے خواہ نفل ہو خواہ فرض اور یہ قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور جمہور اور احمد کا اور مالک نے کہا کہ نفل مطلق صحیح ہے اور فرض اور وتر اور سنتین فجر کی اور دو رکعتین طواف کی جائز نہین اور بعض اہل ظاہر اور اصبغ مالکی کا قول ہے کہ کوئی نماز اوسمین صحیح نہین نہ نفل نہ فرض اور جمہور کی دلیل یہی روایات بلال رضی اللہ عنہ کی ہین اور جب نفل روا ہوا تو جائز ہے فرض بہی روا ہو پس مذہب جمہور قوی ہے اور عثمان بن طلحہ سے آپ نے کنجی لی اور پہر بنی طلحہ کے سپرد کی اور فرمایا کہ ہمیشہ تمہاری ہی پاس رہیگی غرض سدانت کعبہ کی اونہی کے خاندان مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

سے اور جب تک اون مین کوئی لائق اور قابل ہو دوسرے کو دینا روا نہین اور آپکے اندر جانے کے بعد کعبہ کا دروازہ بند کر دیا کہ ہجوم خلائق نہ ہو اور آپ کا دل مطمئن اور خاطر تسکین مین رہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ فیھا ستۃ سواری فقام عند کل ساریۃ فدعا ولم یصل **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ مین اور اوس مین چھ کھمبے تھے سو ہر کھمبے کے پاس کھڑے ہوکر دعا کی اور نماز نہین پڑھی **ف** ان کی روایت نماز نہ پڑھنے کے باب مین کیونکر مقبول ہوسکتی ہے اس لیے کہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھی کعبہ کے اندر بخلاف بلال رضی اللہ عنہ کے کہ وہ ساتھ تھے۔ **غرض** بلال کی روایت کو ترجیح ہے کہ وہ مثبت ہین اور یہ نافی **عن** اسمعیل بن ابی خالد قال قلت لعبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیت فی عمرتہ قال لا **اسمعیل** نے کہا کہ مین نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا داخل ہوئے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ مین اپنے عمرہ کی حالت مین اونہون نے فرمایا کہ نہین **ف** مراد اس سے عمرہ قضا ہے کہ ساتوین سال ہجرت کے ہوا قبل فتح مکہ کے اور سبب اوسوقت مین نہ جانے کا یہ تھا کہ کعبہ کے اندر بت رکھے تھے اور تصاویر تھے اور مشرک اوسکو دھان سے اٹھانے نہین دیتے تھے پھر جس سال کہ فتح ہوا بت نکالدیے گئے اور آپ داخل ہوئے اور نماز پڑھی اور تصاویر مٹادیے گئے **باب** نقض الکعبۃ وبنائھا کعبہ کو توڑ کر بنانے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا حدثان قومک بالکفر لنقضت البیت ولجعلتھا علی اساس ابراھیم فان قریشا حین بنت البیت استقصرت ولجعلت لھا خلفا **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو مین کعبہ کو توڑتا اور اسکو ابراہیم علیہ السلام کی نیو پر بنا دیتا اسلیے کہ قریش نے جب بنایا کعبہ تو چھوٹا کردیا اور مین اس مین ایک دروازہ پیچھے بھی بناتا **کہا** مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور ابوکریب نے دونون نے روایت کی ابن نمیر سے اونہون نے

الکعبۃ

ہشام سے یہی حدیث اسی سند سے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنُوا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ کیوں نہیں پھیر دیتے اس کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر سو آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں البتہ ایسا کرتا عبداللہ بن عمر نے کہا کہ بیشک یہ سنا ہوگا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلیے کہ میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا ان دو کونوں کا اسی واسطے چھوڑ دیا کہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہیں تھا **ف** پس اگر ان دونوں کونوں کو چھوتے تو پورے کعبہ کا طواف نہ ہوتا بلکہ کچھ زمین کعبہ کے اندر کی جو حطیم کی جانب میں ہے طواف سے رہ جاتی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُوْ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ اَوْ قَالَ بِكُفْرٍ لَاَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْاَرْضِ وَلَاَدْخَلْتُ فِيْهَا مِنَ الْحِجْرِ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ اگر تمہاری قوم نئی نئی جاہلیت کو نہ چھوڑی ہوتی یا کفر کو تو میں کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ میں صرف کر دیتا (یعنے جہاد میں) اور اس میں دروازہ زمین کے برابر بناتا اور حطیم کو کعبہ میں ملا دیتا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ يَعْنِيْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَأَلْزَقْتُهَا
بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَزِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ
الْحِجْرِ فَإِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ وہی مضمون ہے مگر یہ زیادہ ہے کہ آپ
نے فرمایا کہ میں کعبہ کو گرا کر زمین سے اوس کے دروازے ملا دیتا اور دو دروازے رکھتا ایک شرق کی
جانب دوسرا غرب کیطرف اور چھ ہاتھ حطیم میں سے زمین کعبہ میں ملا دیتا اسلیے کہ قریش نے جب بنایا
تو چھوٹا کر دیا عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ حِينَ
غَزَاهُ أَهْلُ الشَّامِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ
حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيدُ أَنْ يُجَرِّئَهُمْ أَوْ يُجَرِّئَهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ وَلَمَّا صَدَرَ
النَّاسُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ أَنْقُضُهَا ثُمَّ أَبْنِي بِنَاءَهَا أَمْ أُصْلِحُ أو
مَا وَهَى مِنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّي قَدْ فُرِقَ لِي رَأْيٌ فِيهَا أَرَى أَنْ تُصْلِحَ مَا وَهَى
مِنْهَا وَتَدَعَ بَيْتًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَبِهِ أَحْجَارًا أَسْلَمَ
النَّاسُ عَلَيْهَا وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَوْ كَانَ أَحَدُكُمْ
احْتَرَقَ بَيْتُهُ مَا رَضِيَ حَتَّى يُجِدَّهُ فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ إِنِّي مُسْتَخِيرٌ رَبِّي ثَلَاثًا ثُمَّ
عَازِمٌ عَلَى أَمْرِي فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيَهُ عَلَى أَنْ يَنْقُضَهَا فَتَحَامَاهُ النَّاسُ
أَنْ يَنْزِلَ بِأَوَّلِ النَّاسِ يَصْعَدُ فِيهِ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى صَعِدَهُ رَجُلٌ فَأَلْقَى مِنْهُ حِجَارَةً
فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا فَنَقَضُوهُ حَتَّى بَلَغُوا بِهِ الْأَرْضَ فَجَعَلَ ابْنُ
الزُّبَيْرِ أَعْمِدَةً فَسَتَرَ عَلَيْهَا الْسُّتُورَ حَتَّى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنِّي سَمِعْتُ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ
النَّاسَ حَدِيثُ عَهْدِهِمْ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّينِي عَلَى بِنَائِهِ لَكُنْتُ
أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ أَذْرُعٍ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ
مِنْهُ قَالَ فَأَنَا الْيَوْمَ أَجِدُ مَا أُنْفِقُ وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ قَالَ فَزَادَ فِيهِ خَمْسَ أَذْرُعٍ
مِنَ الْحِجْرِ حَتَّى أَبْدَى أُسًّا نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَبَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ
عَشْرَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ فَزَادَ فِي طُولِهِ عَشْرَ أَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ أَحَدُهُمَا

روا ہے ۲ اجنبی عورت کی آواز عند الحاجت سننا روا ہے ۳ اور اوسکی طرف نظر کرنا حرام ہے
۴ امر معروف ناہی سے کرنا کہ آپنے ہاتھ سے فضل کا مونہہ پھیر دیا ۵ عاجز مایوس کیطرف سے نیابت
کے طور حج کرنا درست ہے اور اسیطرح میت کیطرف سے ۶ مرد کیطرف سے عورت کو حج کرنا درست ہے ۷
اور والدین کی خدمت کہ اون کا قرض ادا کرنا یا اون کیطرف سے حج یا اُنکو نفقہ دینا موجب سعادت مندی
ہے ۸ واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہین رکھتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے
اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا ۹ اور روا ہونا عورت کے حج کا بلا محرم جب وہ اپنی جان سے
مطمئن ہو اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کے نزدیک حج کرنا عاجز یا میت کیطرف سے
اور مالک اور لیث اور حسن بن صالح کا قول ہے کہ حج نہ میت کیطرف سے اور نہ کسی اور کیطرف سے درست
ہے اور اگر میت نے وصیت بھی کی ہو اور یہی روایت ہے امام مالک کیطرف سے مگر یہ حدیث اُن سب پر حجت ہے

عن ابن عباس عن الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان امرأۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ
ان ابی شیخ کبیر علیہ فریضۃ اللہ فی الحج وھو لا یستطیع ان یستوی علی الظھر
بعیرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحج عنہ **فضل** سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ
خثعم کی اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑھا ہے اور اوسپر حج اللہ تعالیٰ کا فرض کیا ہوا ہے اور
وہ سواری کے پیٹ پر بخوبی نہین بیٹھ سکتا تو آپ نے فرمایا کہ تم اوسکیطرف سے حج کرو **عن** ابن عباس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء فقال من القوم قالوا المسلمون فقالوا من
انت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرفعت الیہ امرأۃ صبیا لھا فقالت الھذا
حج قال نعم ولک اجر **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی کہ آپ کو کچھ اونٹون کے سوار لوگ ملے روحا مین اور آپنے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو اونہون نے کہا کہ مسلمان
آپسے اون لوگون نے پوچھا کہ آپ کون ہین آپنے فرمایا کہ اللہ پاک کا رسول ہون تو ایک عورت نے ایک لڑکے
کو ماتھون سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اسکا حج صحیح ہے آپنے فرمایا کہ ہان صحیح ہے اور ثواب اسکا تمکو
ہے (یعنے ماں باپ کو) **ف** اسحدیث سے کئی مسائل معلوم ہوے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور
مسنون ہم لوگون کا مسلمان ہے اور اسکے سوا جو القاب اب پھیلے ہوے ہین جیسے حنفی شافعی چشتی قادری
یہ سب منجملہ بدعات و محدثات ہین پس مؤمن کو لازم ہے کہ اسی لقب مسنون کو پسند کرین اور القاب محدثہ

کہ فرماتی تہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ نئے نئے کفر نہ چھوڑے ہوتے اور میرے پاس اتنا خرچ بھی نہین ہے کہ اُسکو بنا سکون ورنہ مین پانچ گز حطیم سے کعبہ کے اندر داخل کر دیتا اور ایک دروازہ تو اُسمین ایسا رہنے دیتا کہ لوگ اوس مین سے داخل ہوتے اور دوسرا ایسا بناتا کہ لوگ اُس سے باہر جاتے پھر ابن زبیر نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ بھی نہ کہتے ہین کہ اوسے صرف کرین اور لوگون کا خوف بھی نہین کہا راوی نے کہ پھر ابن الزبیر نے پانچ گز اوس کی دیوارین زیادہ کر دین حطیم کی جانب سے یہان تک کہ نکلے دہان پر ایک نیو کہ لوگون نے اوسے خوب دیکھا (اور وہ تیو تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی) پھر اوسی نیو پر سے دیوار اُٹھانا شروع کی اور طول کعبہ کا اٹھارہ ذراع تہا پھر جب اُسمین زیادہ کیا تو چھوٹا نظر آنے لگا (یعنے چوڑان زیادہ ہوگئی اور لنبان کم نظر آنے لگی) سو اوسکی لنبان مین بھی دس ذراع زیادہ کیے اور اُسکو دو دروازے رکھے کہ ایک مین سے اندر جاوین دوسرے سے باہر آوین پھر جب عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے تو حجاج نے عبدالملک بن مروان کو یہ خبر لکہہ بھیجی اور لکہا کہ ابن زبیر نے جو بنا کی وہ اُنہی نیو دار پر کی جسکو معتبر لوگ مکہ کے دیکہہ چکے ہین مدینے بنائے ابراہیم پر کی) سو عبدالملک نے اُسکو جواب لکہا کہ ہم کو ابن زبیر کی لت پت سے کچہ کام نہین اور تم ایسا کرو کہ جو اُنہون نے طول مین زیادہ کر دیا ہے اُسکو تو رہنے دو اور جو حطیم کیطرف زیادہ کیا ہے اُسکو نکال ڈالو اور پھر حالت اولی پر بنا دو اور وہ دروازہ چھوڑ دو جو کہ اونہون نے بنا کہولا ہے غرض حجاج نے اوسے توڑ کر بنائے اول پر بنا دیا **عَنِ** الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ قَالَ نَعَمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَیْدٍ وَقَدِ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰی عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِیْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا اَظُنُّ اَبَا خُبَیْبٍ یَعْنِیْ ابْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا مَا كَانَ یَزْعُمُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهَا قَالَ الْحَارِثُ بَلٰی اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ مَاذَا قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْا مِنْ بُنْیَانِ الْبَیْتِ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ عَهْدُهُمْ بِالشِّرْكِ اَعَدْتُ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ فَاِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِیْ اَنْ یَّبْنُوْهُ فَهَلُمِّیْ لِاُرِیَكِ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ فَاَرَاهَا قَرِیْبًا مِّنْ سَبْعِ اَذْرُعٍ هٰذَا حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدٍ وَزَادَ عَلَیْهِ الْوَلِیْدُ بْنُ عَطَاءٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَیْنِ مَرْصُوْعَیْنِ فِی الْاَرْضِ شَرْقِیًّا وَّغَرْبِیًّا وَهَلْ تَدْرِیْنَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوْا بَابَهَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ

تَعَزَّزَ اَنْ لَا یَدْخُلَهَا اِلَّا مَنْ اَرَادُوْا فَکَانَ الرَّجُلُ اِذَا هُوَ اَرَادَ اَنْ یَّدْخُلَهَا یَدْعُوْنَهُ یُرْقِیْ
حَتّٰی اِذَا کَانَ اَنْ یَّدْخُلَ دَفَعُوْهُ فَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِکِ لِلْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَنَکَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّیْ تَرَکْتُهُ
وَمَا تَحَمَّلَ ترجمہ حارث سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عبید نے کہا جو قاصد تھے حارث کے عبدالملک کے
پاس جب عبدالملک خلیفہ تھا غرض کہ عبدالملک نے عبداللہ سے کہا کہ مجھے گمان ہے کہ ابوخبیب یعنی عبداللہ
بن زبیر جو دعوی کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے
(یعنے جسمیں بنائے کعبہ کا ذکر ہے) تو وہ جھوٹ کہتے ہیں انہوں نے کچھ نہیں سنا تب حارث نے کہا کہ نہیں
بلکہ اصل یہ بات ہے کہ میں نے بھی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے عبدالملک
نے کہا کہ تم نے کیا سنا ہے اون سے تو حارث نے کہا کہ وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی بنا کو چھوٹا کر دیا اور اگر تمہاری قوم نے نیا شرک نہ چھوڑا ہوتا تو میں جتنا اونہوں نے
چھوڑ دیا ہے اوسکو بنا دیتا سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ ویسا بنا دیں (یعنے جیسا میں چاہتا ہوں)
میرے بعد تو آؤ میں دکھا دوں جو اُنہوں نے چھوڑ دیا ہے سو آپنے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا کو دکھایا کہ وہ قریب سات ہاتھ کے تہا (یعنے حطیم کی طرف سے) یہ تو عبیداللہ بن عبید کی روایت
ہوئی اور ولید بن عطا نے یہ مضمون اور زیادہ کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اوس میں
دو دروازے زمین سے ملے ہوئے رکھتا ایک مشرق کیطرف اور دوسرا مغرب کی طرف اور تم جانتے
ہو کہ تمہاری قوم نے دروازہ اُس کا اونچا کیوں کر دیا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے نے عرض
کی کہ میں نہیں جانتی آپ نے فرمایا تکبر کی راہ سے اور اس لیے کہ کوئی اندر جا نسکے مگر جسے وہ چاہیں
اور حال اون کا یہ تہا کہ جب کوئی اندر جانے کا ارادہ کرتا تو اُسکو جانے دیتے جب اندر جانے لگتا تو
اوسے ڈکیل دیتے کہ گر پڑتا پھر عبدالملک نے حارث سے کہا کہ تم نے جناب عائشہ صدیقہ سے خود سنا ہے کہ
وہ ایسا فرماتی تھیں اُنہوں نے کہا ہاں تب وہ اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگا (جیسے کوئی شرمندہ
اور متفکر ہو جاتا ہے) اور پھر کہا کہ میں آرزو کرتا ہوں کہ اوسیطرح چھوڑ دیتا اور جو کچھ وہاں ہے
کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہمسے یہ حدیث محمد بن عمرو نے اون سے ابوعاصم نے اور کہا مسلم
نے کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اون سے عبدالرزاق نے اور اندونوں نے روایت کی ابن جریج

سے اسی اسناد سے ابن بکر کی حدیث کی مانند یعنے جو اوپر گذری **عَنْ** اَبِیْ زُرْعَۃَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِکِ بْنَ مَرْوَانَ بَیْنَمَا ھُوَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ اِذْ قَالَ قَاتَلَ اللّٰہُ بْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَیْثُ یَکْذِبُ عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَقُوْلُ سَمِعْتُھَا تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِکِ بِالْکُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَیْتَ حَتّٰی اَزِیْدَ فِیْہِ مِنَ الْحِجْرِ فَاِنَّ قَوْمَکِ قَصَّرُوْا فِی الْبِنَاءِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَاَنَّکَ تَقُوْلُ ھٰذَا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کَاَنَّکَ سَمِعْتَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تُحَدِّثُ ھٰذَا قَالَ لَوْ کُنْتُ سَمِعْتُہٗ قَبْلَ اَنْ اَھْدِمَ مَا تَرَکْتُہٗ عَلٰی مَا بَنَی ابْنُ الزُّبَیْرِ ترجمہ ابی قرعہ سے روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان طواف کر رہا تھا بیت اللہ کا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالی ہلاک کرے ابن زبیر کو کہ وہ جھوٹ باندھتا تھا ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر اور کہتا تھا کہ میں نے اون سے سنا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عائشہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر حجر کی طرف زیادہ کرتا اس لیے کہ تمہاری قوم نے بنائے کعبہ کم کر دی سو حارث نے کہا کہ اے امیر المومنین ایسا نہ فرمائیے کہ میں نے بھی ام المومنین سے سنا ہے کہ وہ یہی حدیث بیان فرماتی تھیں تو عبد الملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرانے کے قبل میں یہ حدیث سنتا تو ابن زبیر ہی کی بنا کو قائم رکھتا **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مفسدہ قوم کے خوف سے کعبہ کی تغییر روا نہ رکھی اس سے ثابت ہوا کہ بعض امور شرعیہ میں بنظر مصلحت شرعیہ تاخیر روا ہے اور علماء نے کہا ہے کہ کعبہ پانچ بار طیار ہوا ایک بار فرشتوں نے بنایا پھر ابراہیم علیہ السلام نے پھر قریش نے جاہلیت میں اور یہ تیسری بنا تھی اور یہ حضرت کے سامنے ہوئی اور آپ کی عمر مبارک اوسوقت پینتیس برس کی تھی یا پچیس کے اور اسمیں جب آپ کی تہمت گری ہے پھر چوتھی بار ابن زبیر نے بنایا اور پانچویں بار حجاج بن یوسف اور اب تک حجاج کی بنا موجود ہے اور بعضوں نے کہا ہے دو بار اور بنا ہے یا تین بار اور ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ میں اسے توڑ کر ابن زبیر کی بنا پر بنا دوں تو انہوں نے فرمایا کہ اے امیر المومنین میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ اسکو بادشاہوں کا کھلونا نہ بنایئے اور یہ جو اوپر کی روایت میں آیا ہے کہ میں خرچ کر دیتا خزانہ کعبہ کا اللہ تعالی کی راہ میں اس سے معلوم ہوا کہ خزانہ کعبہ کا صرف کرنا اللہ کی

حاشیہ: آپ نے زمین پر گرنے کی

راہ مین درست ہی مگر بنظر مصلحت آپنے اُس مین دست اندازی نہ فرمائی کہ لوگ طعن نہ فرماوین اور ان روایتون سی معلوم ہوا کہ حطیم سے چھہ ذراع بیت اللہ کیطرف بیت اللہ ہی مین داخل ہی بلا خلاف اور اس سے زائد مین اختلاف ہی اور اگر حطیم مین سے چھہ ہاتھ بیت اللہ سی چھوڑ کر طواف کیا تو اسمین دو قول ہین ایک تو یہ ہے کہ روا ہے حسب ظواہر ان حدیثون کے اور دوسرے یہ کہ حجر کے اندر اور اُسکی دیوار پر بہی اگر طواف کیا جب بہی طواف صحیح نہوا جبتک حجر کے باہر سے طواف نہ کرے اور یہی صحیح ہے اور اسی کی تصریح فرمائی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور اسیکے قائل ہین جمیع علماء مسلمین کے اور خلاف کیا ہے ان سب کا ابو حنیفہ نے اور اُنہون نے کہا ہی کہ اگر حطیم کے اندر سی کسی نے طواف کیا اور مکہ مین ہے تو دوبارہ طواف کرے اور اگر چلا گیا تو ایک قربانی دے اور طواف اُسکا کافی ہوگیا اور جمہور علما کی سند یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کے باہر سے طواف کیا اور فرمایا کہ مجھ سے لو مناسک اپنے حج کے پس قول ابو حنیفہ کا مخالف حدیث ہی اس لیے مردود ہے اور ابن زبیر نے جب تک دیوارین اونچی نہین ہوئین تو پردے ڈال دیے اور مذہب امام مالک کا یہی ہے کہ مقصود استقبال قبلہ سے بنائے قبلہ ہے نہ زمین اور قاضی عیاض نے اسی سے تمسک کیا ہی اور کہا ہے ابن عباس نے انکو یعنے ابن زبیر کو پردہ ڈالنے کا مشورہ دیا تہا اور اون سے کہا تہا کہ اگر تم اسکو گراتے ہو تو لوگون کو بغیر قبلہ کے مت چھوڑو بلکہ پردہ ڈال دو اور جابر نے کہا کہ پردون کی ضرورت نہین بلکہ زمین کعبہ بہی قبلہ ہے اور مذہب شافعی وغیرہ کا یہی ہے کہ نماز زمین کعبہ کیطرف روا ہے بلا خلاف خواہ دیوار وغیرہ اوسکی اونچی ہویا نہو **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوْهُ الْبَيْتَ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ لَنَظَرْتُ اَنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَاَنْ اُلْزِقَ بَابَهُ بِالْاَرْضِ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کیا دیوار حطیم کی بیت مین داخل ہی آپنے فرمایا ہان اسسے یہی رد ہوگیا مذہب ابی حنیفہ کا اور نجائز ہوا طواف حطیم کے اندر

اسلیے کہ وہ داخل بیت ہی) مین نے پھر عرض کی کہ اسکو بیت اللہ مین کیون نہ داخل کیا آپنے فرمایا یہ تمہاری قوم کی حرکت ہی کہ اون کے پاس خرچ کم ہوگیا پھر مین نے عرض کی کہ دروازہ اُسکا کیون اونچا ہے آپنے فرمایا یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تاکہ جسکو چاہین اوسی جانے دین اور جسکو چاہین نجانے دین اور اگر تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہوتی اور مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ اُنکے دل بدل جائین گے تو مین ارادہ کرتا کہ داخل کردون دیوار اون کو یعنے حطیم کی بیت اللہ مین اور دروازہ اوس کا زمین کو لگا دیتا

کہا مسلم نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبید اللہ یعنے ابن موسے نے اون سے شیبان نے اون سے اشعث نے اون سے اسود نے اُن سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ اُنہون نے کہا پوچھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجر کو اور بیان کی حدیث ابی الاحوص کی ہم معنے اور اس مین یون ہے کہ کہا اونہون نے کہ دروازہ اُسکا اتنا اونچا کیون ہے کہ بغیر سیڑہی کے اوسپر نہین جاسکتی اور حضرت کے جواب مین یون ہے کہ مین ڈرتا ہون کہ اُن کے دل نفرت نکر جاوین

باب الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا أَوْ لِلْمَوْتِ بوڑہی اور میت کیطرف سے حج کرنیکا بیان

عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ سوار تھے پیچھے سو ایک عورت آئی خثعم کے قبیلہ کی اور وہ پوچھنے لگی اور فضل اوس کیطرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کو دیکھنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا سونہہ دوسری طرف پھیر دیتے تھے غرض اوس عورت نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے اللہ نے جو اپنے بندون پر حج فرض کیا ہی میرے باپ پر بھی ہوا اور وہ بوڑہے ہین کہ سواری پر سوار نہین ہوسکتے کیا مین اُسکیطرف سے حج کرون آپنے فرمایا کہ ہان اور یہہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے

ف اسحدیث سے کئی مسئلہ معلوم ہوے **ایک** سواری پر دو آدمی کا بیٹھنا

روا ہے ۲ اجنبی عورت کی آواز عند الحاجت سننا روا ہے ۳ اور اوسکی طرف نظر کرنا حرام ہے
۴ امر معروف ناتہہ سے کرنا کہ آپنے ہاتھہ سے فضل کا مونہہ پھیر دیا ۵ عاجز مایوس کیطرف سے نیابت
کے طور حج کرنا درست ہے اور اسطرح میت کیطرف سے ۶ مرد کیطرف سے عورت کو حج کرنا درست ہے ۷
اور والدین کی خدمت کہ اون کا قرض ادا کرنا یا اون کیطرف سے حج یا اُنکو نفقہ دینا موجب سعادت مندی
ہے ۸ واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہین رکھتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے
اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا ۹ اور روا ہونا عورت کے حج کا بلا محرم جب وہ اپنی جان سے
مطمئن ہو اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کی نزدیک حج کرنا عاجز یا میت کیطرف سے
اور مالک اور لیث اور حسن بن صالح کا قول ہے کہ حج نہ میت کیطرف سے اور نہ کسی اور کیطرف سے درست
ہے اور اگر میت نے وصیت بھی کی ہو اور یہی روایت ہے امام مالک کیطرف سے مگر یہ حدیث اُن سب پر حجت ہے

عن ابن عباس عن الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان امرأۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ
ان ابی شیخ کبیر علیہ فریضۃ اللہ فی الحج وھو لا یستطیع ان یستوی علی ظھر
بعیرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحج عنہ **فضل** سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ
خثعم کی اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑھا ہے اور اوسپر حج اللہ تعالیٰ کا فرض کیا ہوا ہے اور
وہ سواری کے پیٹ پر بخوبی نہین بیٹھ سکتا تو آپ نے فرمایا کہ تم اوسکیطرف سے حج کرو **عن** ابن عباس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء فقال من القوم قالوا المسلمون فقالوا من
انت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرفعت الیہ امرأۃ صبیا لھا فقالت الھذا
حج قال نعم ولک اجر **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی کہ آپ کو کچھ اونٹون کے سوار لوگ ملے روحا مین اور آپنے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو اونہون نے کہا کہ مسلمان
آپسے اون لوگون نے پوچھا کہ آپ کون ہین آپنے فرمایا کہ اللہ پاک کا رسول ہون تو ایک عورت نے ایک لڑکے
کو ناتہون سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اسکا حج صحیح ہے آپنے فرمایا کہ ہان صحیح ہے اور ثواب اسکا تمکو
ہے (یعنے ماں باپ کو) **ف** اسحدیث سے کئی مسائل معلوم ہوے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور
مسنون ہم لوگون کا مسلمان ہے اور اسکے سوا جو القاب اب پھیلے ہوے ہین جیسے حنفی شافعی چشتی قادری
یہ سب منجملہ بدعات و محدثات ہین پس مؤمن کو لازم ہے کہ اسی لقب مسنون کو پسند کرین اور القاب محدثہ

سے محترز رہے دوسرے یہہ کہ حج چھوٹے لڑکے کا صحیح و منعقد ہے اور اُسپر ثواب مترتب ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور جماہیر علماء کا مگر اتنا ہے کہ یہہ حج نفل ہوتا ہے اور یہی حدیث ان سب کی سند ہے اور خلاف کیا ہے اسکا ابوحنیفہ نے اور کہا کہ حج اُسکا صحیح نہین اور قول اون کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود و مطرح و متروک ہے اور حدیث کے خلاف ہین جس امتی کا قول ہو مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ لڑکون کو حج جائز ہونے مین کسیکا خلاف نہین مگر ایک گروہ مبتدعین کا تیسرے یہہ کہ معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کی عبادت کا ثواب ماباپ کو ہوتا ہے اسی لیے چھوٹے لڑکے نے اگر حج کیا اور بعد بالغ ہوا تو پھر اوسپر حج فرض ہے اسپر سب کا اتفاق ہے مگر ایک گروہ کا کہ اُن کیطرف علما نے التفات نہین کیا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَۃٌ صَبِیًّا لَھَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِھٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَکِ اَجْرٌ وہی مضمون ہے **عَنْ** کُرَیْبٍ اَنَّ امْرَأَۃً رَفَعَتْ صَبِیًّا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِھٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَکِ اَجْرٌ وہی مضمون ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِہٖ ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے **بَابُ** فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّۃً فِی الْعُمُرِ حج ساری عمر مین اکبار فرض ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِھِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ **حضرت ابوہریرہ** نے کہا کہ خطبہ پڑہا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر حج فرض ہوا سو حج کرو ایک شخص نے کہا کہ کیا ہر سال یارسول اللہ آپ چپ ہو رہے اوس نے تین بار یہی عرض کی پھر آپنے فرمایا اگر مین ہان کہدیتا تو ہر سال واجب ہوتا اور پھر تم سے نہو سکتا سو تم مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو کہ جسپر مین تمہے چھوڑ دون اس لیے کہ اگلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہین کہ اُنھون نے اپنے نبیون سے بہت سوال کیے اور اُن سے بہت اختلاف کرتے رہے پھر جب مین تم کو کسیبات کا حکم دون اوس مین سے جتنا ہو سکے بجا لاؤ اور جب کسی بات سے منع کرون اوس کو چھوڑ دو **ف**

اسحدیث مین بڑے فوائد ہین اور مروی ہے کہ یہ سائل اقرع بن حابس تھے اور اصولیون نے اس مین اختلاف کیا ہے کہ امر مقتضی تکرار کا ہے یا نہین اس مین تین مذہب ہین اول یہ کہ مقتضی تکرار ہے ثانی یہ کہ نہین ثالث یہ کہ محل توقف ہے اور جو قائل توقف ہین وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہین کہ امر مقتضی توقف ہے جب ہی سائل نے سوال کیا اور باقی بحث اوسکی کتب اصول مین ہے اور یہ جو فرمایا کہ مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو الخ اس سے ثابت ہوا کہ اصل یہ ہے کہ بندون پر کوئی چیز واجب نہین جب تک شارع کی طرف سے کوئی حکم نہ پہنچے اور یہی سچا مذہب ہے اصولیون کا اس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا اور اس سے ثابت ہوا کہ سلف نے جس کے بارہ مین سکوت کیا ہے اوس مین ساکت رہنا چاہیے مسئلہ وحدت وجود ہے یا مسائل کون و برزخ یا تحقیق مسئلہ تقدیر یا اور بہت سے مزخرفات اور خرعبیلات ہین کہ پچھلون مین اون کی طول طویل ابحاث ہو رہی ہین ایسی لایعنی باتون اور بیہودہ تقریرون سے دور رہنا اور احکام مین آپنے فرمایا کہ جتنا ہو سکے بجالاؤ معلوم ہوا کہ احکام جب فرض ہوتے ہین کہ اُنکی استطاعت ہو اور منہا ہی مین آپ نے یہ قید نہین لگائی کہ اُس سے بہر حال بچنا ضرور ہے اس لیے کہ جلب منفعت سے دفع مضرت زیادہ اہم ہے غرض یہ فرمانا آپ کا کہ جب مین حکم کرون تمکو الخ جوامع الکلم مین سے ہے کہ ہزارہا مسائل کو شامل ہے مثلاً نماز وضو مین سے جتنا ممکن ہو بجالاؤ اور جسپر قدرت نہ ہو مثلاً قیام یا استعمال پانی کا وہ معاف ہے اور اسیطرح سے ازالہ منکرات مین جہان تک ہو سکے بجالاؤ اور یہ حدیث موافق ہے اس قول اللہ تعالے کے فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

باب سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلَى حَجٍّ وَغَيْرِهِ عورت حج وغیرہ مین بے محرم کے سفر نہ کرے

عن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سفر نہ کرے تین دن کا مگر جب کہ اوسکے ساتھ کوئی محرم ہو **عن** عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ ثَلَاثَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ **عبید اللہ** سے اسی سند سے ابوبکر کی روایت مین یہ ہے کہ تین دن سے اور ابن نمیر کی روایت مین ہے کہ اون کے باپ نے کہا کہ تین دن مگر اوسکے ساتھ کوئی ذو محرم ہو **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سفر کرے تین رات کا مگر اوسکے ساتھ کوئی محرم ہو ف ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ایک برید کا سفر نہ کرے اور برید آدھے دن کی مسافت ہے اور یہ اختلاف بسبب اختلاف سائلین کے ہے کہ جیسا جس نے سوال کیا ویسا جواب پایا اور یہ مراد نہیں کہ جہاں تین دن کی نہی مذکور ہے وہاں ایک دن کا سفر جائز ہے یا ایک برید کا چنانچہ بیہقی نے بھی تصریح کی ہے کہ مثلاً کسی نے پوچھا کہ ایک دن کا سفر عورت کرے آپنے فرمایا نہیں پھر کسی نے کہا دو دن کا کرے آپنے فرمایا نہیں اور جس نے جیسا سُنا روایت کر دیا اور سب روایتیں صحیح ہیں اور مطلب سب کا یہی ہے کہ مطلق جس پر سفر کا نام آوے خواہ بہت ہو یا تھوڑا بے محرم کے روا نہیں ہے اور یہی مضمون ہے ابن عباس کی روایت کا جو مسلم میں وارد ہے کہ اوسمیں مطلق سفر کی نہی آئی ہے اور اسپر اجماع ہے اُمت کا کہ عورت پر حج فرض ہے جب استطاعت ہو جیسے مرد پر اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے عام حکم دیا ہے عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا مگر اس میں اختلاف ہے کہ محرم شرط ہے یا نہیں سو ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ حج کے واجب ہونے کو محرم شرط ہے مگر اُسوقت کہ مکہ کے اور اُس کے بیچ میں تین منزل سے مسافت کم ہو اور ایک جماعت محدثین کی اون کے موافق ہے اور اصحاب رائے کے بھی اور یہی حسن بصری اور نخعی اور اور لوگوں سے بھی مروی ہوا ہے اور عطا اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور مالک اور اوزاعی اور شافعی کی مشہور روایت یہ ہے کہ محرم شرط نہیں بلکہ یہ شرط ہے کہ اُسکو امن اور اطمینان ہو اپنی ذات کا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ امن حاصل ہوتا ہے تین چیزوں سے یا شوہر ہو یا اور کوئی محرم ہو یا چند عورتیں معتبر قابل اطمینان ہوں اور جب تک ایک ان تینوں میں سے نہ ہو تو حج واجب نہیں اور اگر ایک عورت معتبر اوسکو ملی تو حج واجب نہیں مگر جائز ہے اور یہی صحیح ہے اور بعضوں نے حج نفل اور سفر تجارت وغیرہ کو بھی روا کہا ہے جب کئی عورتیں ثقہ ساتھ ہوں اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جائز نہیں جب تک شوہر یا محرم نہ ہو اور یہی صحیح ہے احادیث صحیحہ کے رو سے اور استدلال کیا ہے اصحاب ابوحنیفہ نے اس روایت سے جس میں تین دن کا ذکر ہے اسلیے کہ اون کے یہاں قصر بھی اتنی ہے سفر میں روا ہے اور یہ استدلال فاسد اور متارع کا سد ہے اس لیے کہ روایات اس بارہ میں مختلف

آئی ہین اور سب کا مطلب ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور ایک ہی ہے یعنی مطلق سفر ممنوع نہے تھوڑا ہو خواہ بہت
اور سفر کا اطلاق ایک برید سی لگا کر زیادہ تک سب پر آتا ہے اور اُنکی شبہونکا جواب دندان شکن مین نے
خوب دیا ہے شرح مہذب مین ایسا کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْہُ حَدِیْثًا فَاَعْجَبَنِیْ فَقُلْتُ لَہٗ اَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ اَسْمَعْ
قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِیْ ھٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَۃُ یَوْمَیْنِ مِنَ الدَّھْرِ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ
مِنْھَا اَوْ زَوْجُھَا ترجمہ قزعہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے ابی سعید سے ایک حدیث سنی کہ مجھے
بہت پسند آئی اور مین نے اون سے کہا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے اُنہون
نے کہا کہ جو مین نے اون سے نہ سنی ہوتی تو مین کیون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نسبت کرتا ایسی
بات کی جو آپ سے نہین سنی اب سنو کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ باندہو تم کجاوون
کو (یعنے سفر نہ کرو) مگر تین مسجدون کیطرف ایک میری یہ مسجد اور دوسری مسجد الحرام اور تیسری مسجد
اقصے (یعنے بیت المقدس کی) اور سُنا مین نے آپ سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت سفر نہ کرے دو دن
کا زمانہ مین سے مگر اوس کے ساتھہ ذو محرم ہو یا اوسکا شوہر ہو ف اس مین بڑی فضیلت ہے
ان تین مسجدون کی اس لیے کہ یہ انبیا علیہم السلام کی بنائی ہوئی ہین اور افضل ہین اُن مساجد
سے جو اور لوگون نے بنائی ہین اور اگر نذر کی کسی نے مسجد الحرام کی تو وہ نذر لازم ہوگئی اور ضرور ہے
اسکو کہ قصد کرے وہان کا حج اور عمرہ کے لیے اور اُن کے سوا دو مسجدین یعنے مسجد نبوی اور مسجد اقصی
کی اگر نذر کرے تو اوس مین امام شافعی علیہ الرحمۃ کے دو قول ہین اصح یہ ہے کہ قصد اُن کا بھی مستحب ہے
اور واجب نہین اور دوسرا قول ہے کہ واجب ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا اور سوا ان کے باقی
جتنی مساجد ہین ساری دنیا کی نہ اُنکا قصد نذر سے واجب ہوتا ہے نہ نذر اُنکی زیارت کی منعقد ہوتی
ہے یہی مذہب ہے ہمارا اور کافۂ علما کا مگر محمد بن مسلمہ مالکی نے کہا ہے کہ جب نذر کرے مسجد قبا کے
جانے کی تو واجب ہوجاتا ہے قصد اُسکا اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہر ہفتہ مین وہان جاتے
تھے کبھی سوار اور کبھی پیادہ اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اور مسجدون مین سوا ان تین مسجدون کے

اگر نذر کرے تو منعقد ہی نہین ہوتی اور نہ اوسپر کچھ لازم آتا ہے اور امام احمد نے کہا ہے کہ کفارہ یمین یعنی قسم کا اوسپر واجب ہوتا ہے اور علما کا اختلاف ہے ان تین مسجدون کے سوا اور جگہہ کے سفر مین جیسے قبور صالحین کی زیارت کو یا اور موضع فاضلہ کے دیکھنے کو تو شیخ ابو محمد جوینی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور اسیطرف اشارہ کیا ہے قاضی عیاض نے (نووی) مترجم کہتا ہے یہی قول حدیث سے مناسبت رکھتا ہے اس لیے کہ جب اور مساجد کی طرف سوا ان مسجدون کے سفر درست نہ ہوا اور نہ نذر اُن کی صحیح ہوئی حالانکہ وہ خداوند تعالے کے نام مبارک پر بنائی گئی ہین اور اُن کی طرف جانے کے فضائل بھی بے شمار حدیثون مین وارد ہوے ہین کہ ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہین اور بشارت دی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نور تمام کی مساجد کی طرف اندھیرے مین جانے والون کو اور اعتکاف کیا جاتا ہے اون مین خالص اللہ پاک کے واسطے اور ثواب پاتا ہے اوس کا صاف رکھنے والا اور جھاڑو دینے والا اور بشارت محبت کی ہے اوس کے بنانے والے کو اور خانہ خدا کہلاتا ہے پھر قبور صالحین وغیرہ کیطرف کیونکر جائز ہوگا کہ اون کے بخشتہ کرنے اور گنبد بنانے والے پر لعن وطعن شارع کیطرف سے مروی ہوا ہے اور جب مسجد نبوی اور مسجد اقصی کی نذر مین شافعی کے اور محدثین کے دو قول ہوے تو اور کسی جگہہ کی نذر کب صحیح ہوسکتی ہے اور جب مسجد قبا کی نذر کے صحیح نہ ہونے مین تمام علما کا اتفاق ہوا سوا محمد بن سلمہ کے تو اور کوئی مقامات متبرکہ کی نذر کب صحیح ہوسکتی ہے غرض سفر کرنا قبور اولیا کی زیارت کے لیے ناجائز ہے اور جن لوگون نے اس کا خلاف کیا ہے اُن کے پاس کوئی دلیل قوی نہین جیسے امام الحرمین وغیرہ ہین علی الخصوص اس وقت مین کہ مقابر اولیا اوثان اور اصنام کا حکم پیدا کرین یعنے وہان نذرین مانی جاوین دونے چڑھاے جاوین اور پھر سجدہ کیے جاوین طواف کیا جاوے معاذ اللہ من ذلک اسوقت وہ حکم اوثان مین ہین اور مرتکبین ان امور کے بت پرست اور مشرکین کے حکم مین اور وہ مقابر اور جنا بنڈھانے اور منہدم کرنے کے قابل ہین اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ یا اللہ میری قبر کو بت مت بنائیو کہ پوجی جاوے پھر جب قبر مبارک مشرکون کے حق مین بت ہو جاوے افعال مشرکیہ کے ارتکاب سے تو بدرجہ شہید اور منگلو پیر کے ساتھہ تیرا اعتقاد ہے پناہ اللہ تعالی کی ان مشرکون گور پرستون کے عقائد باطلہ سے جنہون نے سفر مقابر کو حج

سے بڑھکر سمجھ لیا ہے اور مشرکون کی طرح انکو صنم اور وثن بنا لیا ہے اور بڑے بڑے اکابر محدثین اور علماء محققین نے اون کے ہدم وحرق کا فتوی دیا ہے چنانچہ ابن قیم نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ ضرور ہے جلا دینا اماکن معصیت کا جس مین نافرمانی کی جاتی ہے اللہ تعالی کی اور اوس کے رسول کی جیسے جلادیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کو اور حکم دیا اوس کے گرا دینے کا حالانکہ اوس مین نماز پڑھی جاتی تھی اور اللہ کا نام لیا جاتا تھا جب کہ بنا اوسکی ضرار کے لیے اور مسلمانون کے ایذا دینے کے لیے واقع ہوئی تھی اور مسلمانون مین پھوٹ ڈالنے کی نیت سے اور منافقون کے جگہہ دینے کے ارادہ سے اور معلوم ہوا اس سے کہ جو مکان اس نیت سے بنایا جاوے اوسکا یہی حکم ہے اور امام وقت اور حاکم زمان کو واجب ہے کہ اسکا گرا دینا اسکا خواہ گرانے سے ہووے یا جلانے سے یا اوسکی صورت بدل دینے سے اور اسکو اس وضع سے نکال دینے سے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے اور جب یہ حال ہوا مسجد ضرار کا تو اب مشاہد شرک کہ جنکی مجاور لوگون کو بلاتے ہین کہ اون مشاہد کو اللہ کا شریک ٹھہراوین وہ بدرجہ اولی جلانے اور گرانے کے لائق ہین اور انکا معدوم ومنہدم کرنا مسجد ضرار سے زیادہ واجب ہے اور یہی حال ہے مقامات فسوق ومعاصی کا جیسے شراب خانے اور سپند خانے ہین اور تمام اماکن ہین ارباب منکرات کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گاؤن پورا جلادیا کہ جس مین شراب بکتی تھی اور حانوت ۵ رویشد ثقفی کا جلادیا اور اسکا نام خویسق رکھا اور محل سعد کا سرتاپا جلادیا جب وہ رعیت سے اپنے اس محل مین روپوش ۵ رہے اور اون کیطرف التفات نہ کرتے تھے اور ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے گھرون کے جلانے کا جو جمعہ اور جماعات مین نہ آتے تھے اور اون گھرون کو آپنے صرف عورتون اور لڑکون کے خیال سے نہین جلایا کہ وہ بے قصور جل جاوین گے حالانکہ اونپر حضور جماعت واجب نہین تمام ہوا مضمون زاد المعاد کا مین کہتا ہون کہ یہ مقابر بلند بزرگون کے اور جنابذ عالیہ صالحون کے یہ تو اسی غرض کے لیے بنائے گئے ہین کہ انکی پرستش کی جاوے اور اسی لیے انکی زینت اور آرایش کی گئی ہے کہ وہ انداد من دون اللہ ٹھہرائے جاوین اور سوا اس غرض کے وہان اور کوئی غرض ہو ہی نہین سکتی پس یہ مسجد ضرار سے بدرجہا بدتر ہین اسلیے کہ جب شارع نے قبرون کے بلند کرنے اور اونپر بنا کرنے سے منع فرمایا تو اب کوئی غرض شرعی تو وہان ممکن نہین سوائے گورپرستی کے اور جن مقامات کے جلا دینے کا ذکر اوپر ہوا اون سب مین ایک نوع کا فسق تھا اوسپر خلیفہ راشد نے اونکو جلوا دیا

پھر سفر تو اکبر کبائر ہے اور بدرجہ فوق ہے اس کے مکانات کا جلانا تو اہم محرمات سے ہے اور اوجب واحبات اور افرض ضروریات سے ہے **عن** قزعۃ قال سمعت ابا سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعا فاعجبنی ونقتنی نھی ان تسافر المراۃ مسیرۃ یومین الا ومعھا زوجھا او ذو محرم واقتص باقی الحدیث **قزعہ** نے کہا کہ میں نے ابی سعید خدری سے سنا کہ انہوں نے کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتوں کو سو مجھ کو پسند آئیں اور اچھی معلوم ہوئیں منع کیا آپ نے اس سے کہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر جب اس کے ساتھ اوسکا شوہر ہو یا ناتے والا اور بیان کی باقی حدیث **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر المراۃ ثلاثا الا مع ذی محرم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ✤ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر امراۃ فوق ثلاث لیال الا ومع ذی محرم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** قتادۃ رضی اللہ عنہ بھذا الاسناد وقال اکثر من ثلاث الا مع ذی محرم **قتادہ** سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامراۃ مسلمۃ تسافر مسیرۃ لیلۃ الا ومعھا رجل ذو حرمۃ منھا **وہی مضمون ہے** **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامراۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر تسافر مسیرۃ یوم الا مع ذی محرم **وہی** بنی سفر بلا محرم مذکور ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامراۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر تسافر مسیرۃ یوم ولیلۃ الا مع ذی محرم علیھا **وہی** مضمون ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامراۃ تسافر ثلاثا الا ومعھا ذو محرم منھا **وہی** مضمون ہے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تسافر سفرا
یکون ثلاثۃ ایام فصاعدا الا ومعھا ابوھا او ابنھا او زوجھا او اخوھا او ذو محرم
منھا **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال
نہیں اوسعورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن کا سفر کرے یا زیادہ
کا مگر جب اوسکے ساتھ اوسکا باپ ہو یا فرزند یا شوہر یا بھائی یا اور کوئی ناتے دار کہ جس سے پردہ
نہ ہو **عن** الاعمش بھذا الاسناد اعمش سے مثل اسی کے مروی ہوا **عن** ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنھما یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یقول لا
یخلون رجل بامرأۃ الا ومعھا ذو محرم ولا تسافر المرأۃ الا مع ذی محرم فقام
رجل فقال یا رسول اللہ ان امرأتی خرجت حاجۃ وانی اکتتبت فی غزوۃ
کذا وکذا فقال انطلق فحج مع امرأتک **ترجمہ** ابن عباس فرماتے تھے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا کہ کوئی مرد کسیعورت کے ساتھ ایک مکان مین اکیلا نہ ہو اور نہ
عورت سفر کرے مگر ناتے والے کے ساتھ سو ایک شخص کھڑا ہوا اور اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ
میری عورت تو حج کو جاتی ہے اور مین فلانے لشکر مین لکھا گیا ہون جو فلان طرف جاتا ہے تو آپ
نے فرمایا کہ تو جا اپنی عورت کے ساتھ حج کر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جب دو چیزین باہم جمع ہو
جاوین اور دونون ادا نہو سکین تو اون مین سے جو ضرور زیادہ ہو اوسکو بجا لاوین اسلیے کہ غزوہ
مین دوسرا شخص بھی جا سکتا ہے بخلاف حج کے کہ دوسرا اوسکی عورت کے ساتھ نہین جا سکتا ۔
عن عمرو بھذا الاسناد نحوہ عمرو سے وہی مضمون مروی ہوا **عن** ابن جریج بھذا
الاسناد نحوہ ولکن لیذکر ولا یخلون رجل بامرأۃ الا ومعھا ذو محرم **ابن جریج**
سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے اور اوسنے مرد کی خلوت کا ذکر نہین ✣

باب استحباب الذکر اذا رکب دابتہ متوجھا لسفر حج او غیرہ وبیان
الافضل من ذلک جب جانور پر سوار ہو تو کیا ذکر کرے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا
الی سفر کبر ثلاثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین

وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتے کہین سفر مین جانے کو تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑہتے سُبْحَانَ سے وَاِنَّآ اِلٰی تک یعنے پاک ہے وہ پروردگار جس نے ہمارا وبیل کردیا اس جانور کو اور ہم اوس کو دبا نہ سکتے تہے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہین یا اللہ ہم مانگتے ہین تجھسے اپنے اس سفر مین نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے کام جسے تو پسند کرے یا اللہ آسان کردے ہمپر اس سفر کو اور اوس کے لمبان کو ہمپر تہوڑا کردے یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور تو خلیفہ ہے گہر مین یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے سفر کی تکلیفون اور رنج اور غم سے اور بُرے حال مین لوٹ کر آنے سے مال مین اور گہر والون مین یہ تو جاتے وقت پڑہتے اور جب لوٹ کر آتے جب بہی مگر اوس مین اتنا زیادہ کہتے آئبون سے اخیر تک یعنے ہم لوٹنے والے ہین اور توبہ کرنیوالے خاص اپنے رب کو پوجنے والے اور اسکی تعریف کرنے والے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ جو سفر کو جاوے سنت ہے کہ یہ دعا پڑہے تاکہ اوسکے گہر مین اور سفر مین اللہ کی حمایت وضمانت ہووے نہ ویسا کرے جیسے مشرکان بے دین کلمہ گویان مبتدعین کرتے ہین کہ چلتے وقت امام ضامن کی ضامنی بولتے ہین اور اُن کے نام کا پیسا روپیہ اشرفی بازو پہ باندہ دیتے ہین یہ خران بے دم بصورت مردم بہی نہین سمجہتے کہ ایک امام کس کس کی ضامنی کرین گے ہر روز لاکہون آدمی سفر کرتے ہین اور یہ طریقہ اُنہون نے مشرکان مکہ سے سیکہا ہے کہ وہ ہر جنگل مین جب اترتے کہتے کہ اس جنگل کے جنکی پناہ مین آئے غرض غیر خدا کی حمایت مین آنے مین یہ اور وہ دونون برابر ہین نعوذ باللہ سن ہولا رد ہولا

عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْنِ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ **عبداللہ** بن سرجس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو اللہ تعالے سے پناہ مانگتے سفر کی مشقتون سے اور غمگین ہوکر لوٹنے سے اور بہلائی کے بعد برائی

کیطرف لوٹنے سے اور اہل و مال مین برائی دیکھنے سے **ف** بھلائی کے بعد برائی کیطرف لوٹنا یہ ہے
کہ طاعت سے معصیت کیطرف یا ایمان سے کفر کیطرف یا سنت سے بدعت کی یا توحید سے شرک کیطرف
آجانا پناہ اللہ تعالی کی ایسی حالت سے **عن** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ
عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَفِيْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ حَازِمٍ وَقَالَ يَبْدَؤُ بِالْاَهْلِ اِذَا رَجَعَ
وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا جَمِيْعًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ **عاصم** سے اسی اسناد سے
وہی دعا مذکور ہوئی مگر عبدالواحد کی روایت مین فی المال والاہل ہے اور محمد بن حازم کی روایت
مین یہ ہے کہ اہل کا لفظ پہلے بولتے جب لوٹتے اور دونون کی روایتون کی یہ بھی ہے لفظ ہے اللھم سے آخر تک
یعنے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین سفر کی شقتون سے **باب** مَا يُقَالُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ
وَغَيْرِهٖ سفر حج وغیرہ سے لوٹنے کا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ اَوِ السَّرَايَا اَوِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اِذَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْ فَدْفَدٍ
كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ
عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹتے
لشکرون سے یا چھوٹی جماعت سے لشکر کی یا حج و عمرہ سے تو جب پہنچ جاتے کسی ٹیلہ پر یا اونچی زمین
کنکریلی پر تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر کہتے نہیں کوئی معبود لائق عبادت کے نہین ہے سوا اللہ تعالی کے
اور کوئی شریک نہین اوسکا اوسیکی ہے سلطنت اور اوسیکے لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کرسکتا
ہے ہم لوٹنے والے رجوع ہونے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اپنے رب کی خاص حمد
کرنے والے ہین سچا کیا اللہ پاک نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دی لشکرون کو اکیلے
عن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اِلَّا حَدِيْثَ
اَيُّوْبَ فَاِنَّ فِيْهِ التَّكْبِيْرَ مَرَّتَيْنِ **ترجمہ** وہی مضمون نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہوا مگر ایوب کی روایت مین تکبیر دو بار مذکور ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبُوْ طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ وَرُدَيْفَةُ عَلٰى نَاقَتِهٖ
حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ

يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ **انس** نے کہا کہ ہم اور ابوطلحہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے
اور صفیہ آپ کے اونٹنی پر آپ کے پیچھے سو ہم یہاں تک کہ ہم مدینہ کے پشت پر پہنچے پھر آپ فرمانے لگے آئیوں سے
حامدون تک غرض مدینہ تک یہی کہتے چلے آئے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون ہے **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِمَطْحَاءِ
ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلٰوةِ بِهَا اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا مُمَرَّ بِهِمَا بطحائے ذی
الحلیفہ میں اترنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ **عبداللہ** بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونٹ بٹھایا کنکریلی زمین میں ذی الحلیفہ کے اور وہاں نماز ادا کی اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے
عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُنِيْخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ
الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيْخُ بِهَا وَيُصَلِّيْ بِهَا **نافع** نے کہا ابن عمر اپنا
اونٹ بطحائے ذی الحلیفہ میں بٹھاتے اور نماز پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی ایسا ہی کیا ہے اور نماز پڑھی ہے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ
اَوِ الْعُمْرَةِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِيْ كَانَ يُنِيْخُ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **نافع** نے کہا کہ عبداللہ جب لوٹتے حج سے یا عمرہ سے تو اونٹ بٹھاتے بطحائے ذی
الحلیفہ میں جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بٹھاتے تھے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُ فِيْ مُعَرَّسِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ
مُبَارَكَةٍ **سالم** نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں ذی
الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے کہ آپ سے کہا گیا کہ تم مبارک میدان میں ہو **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ وَهُوَ بِيْ
مُعَرَّسِهٖ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقِيْلَ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ قَالَ مُوْسٰى فَ
قَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ بِهٖ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهٗ وَ

بَيْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِنْ ذٰلِكَ **سالم** نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی فرشتہ آیا اور آپ آخر شب مین ذی الحلیفہ مین اوترے ہوئے تھے میدان کے بیچ مین سو آپ سے اُس نے کہا کہ آپ مبارک میدان مین ہین اور موسی راوی نے کہ ہماری ساتھ سالم بن عبداللہ نے اونٹ بٹھائے اوس جگہہ مین نماز کی جہان عبداللہ بٹھا دیتے تھے اور اُسکو جانتے اور خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوترنے کی جگہہ ہے اور وہ اُس مسجد سے نیچے ہے جو بطن وادی مین بنی ہوئی ہے اور مسجد اور قبلہ کے بیچ مین وہ مقام واقعہ ہوا ہے **ف** ان سب حدیثون کے رو سے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اُترنا بطحائے ذی الحلیفہ مین اگرچہ مناسک حج مین نہین ہے مگر ایک فعل ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور عمل ہے اوسپر اہل مدینہ کا جو برکت ڈہونڈہتے ہین آثار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسلیے کہ وہ میدان مبارک ہے اور امام مالک نے بہی اسے مستحب کہا اور وہان نماز ادا کرنے کو بہی اولیٰ مستحب ہے کہ وہان سے آگے نہ جاوے جبتک نماز نہ ادا کرے اور اگر ایسے وقت پہنچے کہ نماز کا وقت نہ ہو تو ٹہیرا رہے کہ وقت آجاوے اور نماز ادا کرے اور پھر چلے **باب** لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّبَيَانِ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مشرک کے حج اور طواف برہنہ کی نہی اور حج اکبر کے دن کا بیان **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **ابو ہریرہ** نے کہا کہ مجہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس حج مین روانہ فرمایا جس مین رسول اللہ نے اون کو امیر کیا حجۃ الوداع کے قبل اور مجہے روانہ کیا اُس جماعت مین کہ جو پکارتے تھے نحر کے دن کہ اس سال سے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آوے اور نہ کوئی بیت اللہ کا ننگا ہو کر طواف کرے جیسے مشرک لوگ ایام جاہلیت مین کرتے تھے) ابن شہاب زہری نے کہا کہ عبدالرحمن کے فرزند حمید یہی کہتے تھے کہ حج اکبر کا دن وہی نحر کا دن ہے اسی ابوہریرہ کی حدیث کے سبب **ف** یعنے اللہ پاک جل جلالہ نے حکم فرمایا تہا وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى النَّاسِ

یوم الحج الاکبر یعنی پکار دینا ضرور ہے اللہ کی اور اوسکے رسول کی طرف سے تمام لوگون مین حج اکبر کے دن کہ اللہ اور رسول بیزار ہین مشرکون سے اور یہ پکارنا نحر کے دن ہوا تو قرآن و حدیث سے ثابت ہوا کہ نحر ہی کا دن حج اکبر کا دن ہے اور یہ عوام کالانعام مین مشہور ہے کہ حج اکبر وہ ہے کہ عرفہ جمعہ کے دن پڑے یہ شیطان علیہ اللعنۃ نے اُنکو بتایا ہے اور قرآن و حدیث مین کہین نہین آیا ہے اور محض خبط اور جنون عوام ذی فنون ہے اور اکثر کٹہ ملاحظرہ ہمیان بھی اس خبط مین گرفتار ہین اور اختلاف ہے علما کا کہ حج اکبر کا دن عرفہ کا دن ہے یا نحر کا امام مالک اور شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ یوم النحر ہے اور قاضی عیاض نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ عرفہ کا دن ہے اور بعضون کا قول ہے کہ حج اکبر حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور جو قائل ہین کہ حج اکبر عرفہ ہے اونہون نے استدلال کیا ہے اس سے کہ حدیث مین آیا ہے الحج عرفۃ کہ حج عرفہ ہے اور یہ جو فرمایا کہ آج سے کوئی مشرک حج نکرے موافق ہے اس آیت مبارک کے انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا یعنے مشرک ناپاک ہین سو نزدیک آوین مسجد الحرام کے اس سال کے بعد اور مراد مسجد حرام سے سارا حرم ہے غرض مشرک کو داخل ہونا حرم مین کسی حال مین روا نہین یہانتک کہ اگر کسیکا قاصد بنکر آوے تب بھی حرم سے باہر ٹھیرے اور روما من سے کسی اور کو بھیجدے کہ اُسکا پیغام پہنچا دے اور اگر آیا اور مر گیا بیمار ہوکر خفیہ اور بعد کو معلوم ہوا کہ مشرک تہا تو حکم ہے کہ اوسکی قبر کھود کر مردہ کو حرم کے باہر لے کر گاڑ دیا جاوے اور جاہلیت مین عرب کا قاعدہ تہا کہ برہنہ طواف کرتے اور کہتے کہ جن کپڑون سے ہمنے گناہ کیے ہین اون سے طواف کیونکر کرین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امر قبیح کو پردہ زمین سے مٹا دیا **باب** فضل یوم عرفۃ عرفہ کے دن کی فضیلت **عن** ابن المسیب قال قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ عز وجل فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباہی بہم الملائکۃ فیقول ما اراد ہؤلاء

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ سے بڑہکر کوئی دن ایسا نہین ہے جس مین اللہ تعالی بندون کو آگ سے اتنا آزاد کرتا ہو جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے اور خداوند تعالی قریب ہوتا ہے اور فرشتون پر بندون کا حال دیکہکر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادے سے جمع ہوئے ہین **ف**

عبدالرزاق نے اپنی سند مین ابن عمر سے اسحدیث کو ذکر کیا ہے اور اُس مین یون ہی کہ اللہ پاک اوترتا ہے
آسمان دنیا پر اور بندون کا فخر کرتا ہے فرشتون پر اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے ہین کہ میرے پاس حاضر ہوئے
ہین پریشان بال اور گرد آلود چہرون سے اور میری رحمت کی امید رکھتے ہین اور میرے عذاب سے ڈرتے
ہین حالانکہ مجھے اُنہون نے دیکھا نہین اور کیا حال ہو اُن کا اگر مجھے دیکھین پھر باقی حدیث ذکر کی اور
اس سے اوترنا خدا پاک کا آسمان دنیا پر ثابت ہوا اور اس کے ظاہر پر ہم ایمان لاتے ہین اور کیفیت
اوسکی پروردگار کو سونپتے ہین اور نہین تاویل کرتے اور یہی مسلک ہی صحابہ کرام اور تابعین اور
تمامی سلف صالحین کا **باب** فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان -
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعُمْرَةُ
اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرا عمرہ کفارہ ہوجاتا
ہے بیچ کے گناہون کا اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہین ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ **ابوہریرہ** سے
وہی روایت مروی ہوئی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس گھر مین آیا اور بیہودہ
شہوت رانی کی باتین نہ کین نہ گناہ کیا وہ ایسا پھرا کہ گویا اُسنے ماں نے ابھی جنا (یعنے گناہون سے
پاک ہوگیا) **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمْ جَمِیْعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ
یَفْسُقْ **ترجمہ** منصور سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین یون ہے کہ جس نے حج کیا اور شہوت
کی باتین اور گناہ نہ کیا باقی وہی مضمون ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **وہی** مضمون ہے **ف** حدیث اول سے اسباب کے استدلال
کی ہے جمہور نے اور شافعیہ نے کہ عمرہ کو مکرر کرنا ایک سال مین بجالانا مستحب ہے اور مالک نے اور اکثر
اون کے شاگردون نے کہا ہے کہ ہر سال مین ایک عمرے سے زیادہ کرنا مکروہ ہے اور قاضی عیاض
اور دوسرے عالمون نے کہا کہ ہر ماہ مین ایک عمرہ سے زیادہ نہ لاوے اور جاننا چاہیے کہ سال بھر عمرہ

کا وقت ہی مگر جو شخص افعال حج مین مشغول ہو سو اسکا عمرہ صحیح نہین جب تک حج سے فارغ نہ ہو اور جو
حاجی نہین اوسکو عرفہ کے دن بہی عمرہ مکروہ نہین اور یہی حکم ہے عید اضحی اور ایام تشریق کا جو حاجی
نہ ہو اور اسیطرح ساری برس کے دنون کا غرض کسی دنون مین عمرہ مکروہ نہین ہمارے نزدیک اور یہی
قول ہی امام مالک اور جماہیر کا کہ غیر حاجی کو عرفہ اور ایام نحر و تشریق وغیرہ مین مکروہ نہین ہے اور ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ پانچ دن مکروہ ہے یوم عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق اور امام ابو یوسف
نے کہا ہے کہ چار دن عرفہ اور ایام تشریق سنگے ہم کو معلوم نہین ہوتا کہ اونکی سند کیا ہے اور بے
دلیل کے کسیکا قول قابل تسلیم نہین اور عمرہ کے وجوب مین بہی علما کا اختلاف ہی شافعی اور جمہور
کا قول ہے کہ واجب ہی اور اُس کے قائل ہین عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور طاؤس اور عطا اور
ابن المسیب اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور مسروق وغیرہم اور مالک اور ابو حنیفہ اور ابو ثور نے
کہا ہے کہ سنت ہی اور واجب نہین اور صحیح مقبول وہ ہے کہ اوس مین کسی گناہ کی ملوثی نہ ہو اور
علامت قبول حج یہ ہے کہ حاجی پہر گناہون کیطرف کبہی مائل نہ ہو اللہ تعالے ہم سب کو یہ قبولیت
نصیب کرے جیسے توفیق حج عنایت فرمائی **باب** نُزُولِ الْحَاجِّ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيثِ
دُورِهَا حاجیون کے اوترنے کا مکہ مین اور اوسکے گہرون کے وارث ہونے کا بیان **عن**
أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ
بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ
وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ **ترجمہ**
اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مکہ مین کیا اپنے گہر مین اوترینگے
تو آپ نے فرمایا کہ بہلا عقیل نے ہمارے لیے کوئی چار دیواری یا مکان چہوڑا ہے اور حقیقت
اوسکی یہ تہی کہ عقیل اور طالب وارث ہوئے ابو طالب کے اور جعفر اور علی کو اونکی وراثت مین سے
کچہ نہ ملا اسلیے کہ وہ دونون مسلمان تہے اور عقیل اور طالب دونون کافر تہے **ف** قاضی
عیاض نے کہا ہے کہ اسامہ نے جو کہا کہ آپ اپنے گہر مین اترینگے مراد اوس سے یہ ہے کہ جس مین
آپ کی سکونت تہی اسلیے کہ اصل مین تو وہ گہر ابو طالب کا تہا اسلیے کہ وہی متکفل تہے آپ کی پرورش
کے اور ابو طالب بڑے بیٹے تہے عبد المطلب کے اور عبد المطلب کی ساری املاک کی وہی اکیلے وارث

وارث ہوئے جیسا قاعدہ تھا ایام جاہلیت کا اور یہ بھی گمان ہے کہ شاید عقیل نے سب گھر بیچ ڈالے ہون اور اپنے ملک سے نکال دیے ہون جیسے ابوسفیان وغیرہ نے مہاجرین کے گھر تمام بیچ ڈالے چنانچہ واقدی نے ایسا ہی کچھ کہا ہے اور یہ جو فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی الخ اس سے ہندلال کیا ہے شافعیہ نے اور اون کے موافقین نے کہ مکہ صلحاً فتح ہوا ہے اور مکان اوسکی مملوک ہین مکان والون کے جیسے اور شہرون کے مکان ہین اور اون مین میراث وغیرہ جاری ہوتی ہے اور بیع اور رہن اور اجارہ اون مکانون کا روا ہے مثل اور تصرفات کے اور مالک اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور دوسری فقہا کا قول ہے کہ وہ جبراً اور قہر کی راہ سے فتح ہوا ہے اور یہ تصرفات کوئی وہان کے مالکون کو اپنے مکانون پر روا نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا اور یہ تمام علماء کا مذہب ہے **عن** اُسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ تَنْزِلُ غَدًا اَوَ ذٰلِکَ فِیْ حَجَّتِہٖ حِیْنَ دَنَوْنَا مِنْ مَکَّۃَ فَقَالَ وَھَلْ تَرَکَ لَنَا عُقَیْلٌ مَنْزِلًا

ترجمہ وہی مضمون ہے بالاختصار **عن** اُسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ تَنْزِلُ غَدًا اِنْشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَذٰلِکَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَھَلْ تَرَکَ لَنَا عُقَیْلٌ مِنْ مَّنْزِلٍ **اسامہ** نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کل خدا نے چاہا اور ہم پہنچ گئے تو آپ کہان اوترین گے اور یہ بات فتح مکہ کے دنون مین کہی تو آپنے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا بھی ہے **باب** اِقَامَۃِ الْمُھَاجِرِ بِمَکَّۃَ مہاجر کا مکہ مین رہنے کا بیان **عن** عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَسْاَلُ السَّآئِبَ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ ھَلْ سَمِعْتَ فِی الْاِقَامَۃِ بِمَکَّۃَ شَیْئًا فَقَالَ السَّآئِبُ سَمِعْتُ الْعَلَآءَ بْنَ الْحَضْرَمِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِلْمُھَاجِرِ اِقَامَۃُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَکَّۃَ کَاَنَّہٗ یَقُوْلُ لَا یَزِیْدُ عَلَیْھَا ط

عمر بن عبدالعزیز سائب بن یزید سے پوچھتے تھے کہ تمنے مکہ مین رہنے کے باب مین کچھ سنا ہے تو اُنہون نے کہا کہ مین نے علاء بن حضرمی سے سُنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہاجر کو اجازت ہے حج کی بعد لوٹنے کے پیچھے تین روز تک مکہ مین رہنے کی مراد یہ تھی کہ اس سے زیادہ نہ رہے **فائدہ** اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مکہ مین رہتے تھے اور پھر اسلام کی وجہ سے اُنہون نے فتح مکہ سے پہلے مکہ سے ہجرت کی تھی وہ اگر حج کو آوین یا عمرہ کو تو بعد فراغ کے تین روز

سے زیادہ مکہ مین رہین اور اس سے شافعیہ نے استدلال کیا ہے کہ تین دن کی اقامت حقیقت مین اقامت مین داخل نہین بلکہ تین دن کا رہنے والا مسافر ہے اور اگر کوئی مسافر تین روز تک اقامت کی نیت کرے سوا روز خروج کے اور روز دخول کے تو وہ مقیم نہین اور حکم مسافر مین ہے اور رخصتین مسافر کی سب اسکو روا ہین جیسے قصر نماز کا اور افطار روزہ کا **عن** عمر بن عبد العزیز یقول لجلسائہ ما سمعتم فی سکنی مکۃ فقال السائب بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ سمعت العلاء ابن الحضرمی رضی اللہ تعالی عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقیم المہاجر بمکۃ بعد قضاء نسکہ ثلاثا وہی مضمون ہے **عن** عمر بن عبد العزیز یسال السائب بن یزید فقال السائب سمعت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ثلاث لیال یمکثھن المہاجر بمکۃ بعد الصدر وہی مضمون ہے **عن** العلاء بن الحضرمی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مکث المہاجر بمکۃ بعد قضاء نسکہ ثلاثا وحدثنی حجاج بن الشاعر قال حدثنا الضحاک بن مخلد قال انا ابن جریج بھذا الاسناد مثلہ وہی مضمون دونون سندون سے مذکور ہوا **باب** تحریم صید مکۃ وغیرہ

مکہ مین شکار وغیرہ کا حرام ہونا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح فتح مکۃ لا ھجرۃ ولکن جھاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا وقال یوم الفتح فتح مکۃ ان ھذا البلد حرمہ اللہ یوم خلق السموات والارض فھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیمۃ وانہ لم یحل القتال فیہ لاحد قبلی ولم یحل لی الا ساعۃ من نھار فھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیمۃ لا یعضد شوکہ ولا ینفر صیدہ ولا یلتقط لقطتہ الا من عرفھا ولا یختلا خلاھا فقال العباس رضی اللہ تعالی عنہ یا رسول اللہ الا الاذخر فانہ لقینھم ولبیوتھم فقال الا الاذخر

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ آج سے مکہ کی ہجرت نہین ہی مگر جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم کو حکم جہاد کو بلائین تو نکلو اور جلد اور فرمایا کہ یہ شہر ایسا ہے کہ بیشک اللہ تعالے نے اسکو اد بکی جگہہ قرار دیا ہے جس دن سے آسمان و زمین بنایا

سے غرض وہ اللہ کے مقرر کرنے سے حرمت وادب کی جگہہ ٹہیرایا گیا ہے قیامت تک اور کسی کو اوس مین قتال روا نہین ہوا مجہہ سے پیشتر اور مجہے بہی ایک دن کی صرف ایک گہڑی اجازت ہوئی تہی (یعنے لڑائی کی) اور وہ پہر ویسا ہی حرام ہوگیا اللہ تعالی کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اُسکا کانٹا اوکہاڑا جاوے اور نہ اُسکا شکار بہگایا جاوے اور نہ اُسکی گری پڑی چیز اُٹہائی جاوے مگر وہ اُٹہاوے جو اوسکو پہچنوائی (کہ جس کی ہو اوسکو دیدے) اور نہ اوسکی سری گہاس اوکہاڑی جاوے سو عباس رضے اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر (یعنے اوسکی اجازت دیجیے) کہ وہ سنارون لہاروں کے کام آتی ہے اور اُس سے گہر چہائے جاتے ہین آپ نے فرمایا مگر اذخر یعنے اوسکی توڑنے کاٹنے کی اجازت ہو۔

ف علمارنے کہا ہے کہ ہجرت دارحرب سے دار اسلام کیطرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث کی تاویل مین دو قول ہین اول یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہین رہی اسلیے کہ وہ دار الاسلام ہوگیا بعد فتح کے اور ہجرت تو دارحرب سے ہوتی ہے اور اس مین پیشین گوئی اور معجزہ ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ ہمیشہ یہہ دار اسلام رہیگا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہہ جو ثواب ہجرت کا قبل فتح مکہ کے تہا وہ ثواب اب نہین رہا گو کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالے نے فرمایا لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے جنہونے بعد فتح کے جہاد کیا اور مال خرچ کیا وہ اون کے برابر نہین ہین جنھون نے قبل فتح یہہ کام کیے مگر جہاد و نیت ہے بغیر تحصیل ثواب کا ذریعہ یہہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے اعمال صالحہ بجالاؤ کہ اُس سے ثواب حاصل ہوگا جیسے ہجرت سے حاصل ہوتا تہا بیشک اللہ تعالی نے اُسکو ادب کی جگہہ مقرر کیا ہے جسدن سے آسمان وزمین بنایا ہے یعنے اصل حرمت تو اوسدن سے ہے مگر وہ پوشیدہ ہوگئی تہی پہر حضرت ابراہیم کے وقت سے ظاہر ہوگئی اسلیے کہ آگے مسلم مین مروی ہوا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنے مین دونو مین تطبیق ہو جاتی ہے اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ قتال مکہ مین حرام ہے چنانچہ ابو الحسن ماوردی نے احکام سلطانیہ مین لکہا ہے کہ خصائص حرم مین سے ہے کہ وہان کے لوگون سے لڑائی نہ کی جاوے پہر اگر سلطان عادل صاحب عدل سے وہان کے لوگ بغاوت کرین تو اُنکو تنگ کیا جاوے کہ اطاعت قبول کرین نہ جنگ کی جاوے اور جمہور فقہا نے کہا ہے کہ اگر وہ اپنے بغی سے باز نہ آوین اور احکام شرع جو موافق عدل ہون قبول نہ کرین تو البتہ اون سے لڑائی کیجاوے اس لیے کہ باغیون سے لڑنا بہی اللہ تعالے کے حقوق مین سے ہے اور یہی قول قرین صواب ہے

اور اسپر تفصیر کی ہے امام شافعی نے کتاب اختلاف الحدیث مین کتب امام سے اور قفال مروزی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بہی قلعہ نشین ہو جاوے مکہ مین تو ہم کو اُن سے لڑنا بہی روا نہین جب تک وہ مکہ مین ہون اور یہ قول قفال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہین اور مجوزین قتال ان احادیث کا یہ جواب دیتے ہین کہ مراد ان حدیثون کی جو تحریم قتال مین وارد ہوئی ہین یہ ہے کہ جب تک بلیر قتال کے کام نکلے جب تک اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہو جاوے تو پہر روا ہے بخلاف اور شہرون کے قتال وہان کا بطور روا ہے **عن** مَنْصُوْرٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا **ترجمہ** منصور سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہ مذکور نہین کہ جس دن پیدا کیا آسمان و زمین کو اور کچہ لفظون مین فرق ہے باقی مضمون وہی ہے **عن** اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِاِمْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ **ترجمہ** ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید سے کہا جبوقت وہ لشکرون کو روانہ کرتا تہا مکہ کے اوپر (یعنے عبداللہ بن زبیر کے قتل کو) کہ اجازت دو مجہ کو اے امیر کہ مین ایک حدیث بیان کرون کہ جو خطبہ کے طور سے کہڑے ہو کر فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن مکہ کی فتح کے اندر میرے کانون نے سنی اور دل نے یاد رکہا اور میری آنکہون نے دیکہا آپ کو جب آپ نے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی پہر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگون نے نہین جو آدمی سو کسی شخص کو روا نہین جو اللہ پر اور

سے غرض وہ اللہ کے مقرر کرنے سے حرمت وادب کی جگہہ ٹہیرایا گیا ہے قیامت تک اور کسی کو اوس مین قتال روا نہین ہوا مجھ سے پیشتر اور مجھے بھی ایک دن کی صرف ایک گھڑی اجازت ہوئی تہی (یعنے لڑائی کی) اور وہ پھر ویسا ہی حرام ہوگیا اللہ تعالی کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اُسکا کانٹا اوکہاڑا جاوے اور نہ اُسکا شکار بہگایا جاوے اور نہ اُسکی گری پڑی چیز اُٹہائی جاوے مگر وہ اُٹہاوے جاوے اسکو پہچنوائی (کہ جس کی ہو اوسکو دیدے) اور نہ اوسکی ہری گہاس اوکہاڑی جاوے سو عباس رضے اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر (یعنے اوسکی اجازت دیجیے) کہ وہ سناروں لہاروں کے کام آتی ہے اور اُس سے گہر چہائے جاتے ہین آپ نے فرمایا مگر اذخر یعنے اوسکے توڑنے کاٹنے کی اجازت ہے۔

ف علماء نے کہا ہے کہ ہجرت دار حرب سے دار اسلام کیطرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث کی تاویل مین دو قول ہین اول یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہین رہی اسلیے کہ وہ دار الاسلام ہوگیا بعد فتح کے اور ہجرت تو دار حرب سے ہوتی ہے اور اس مین پیشین گوئی اور معجزہ ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ ہمیشہ پھر دار اسلام رہیگا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہہ کہ جو ثواب ہجرت کا قبل فتح مکہ کے تہا وہ ثواب اب نہین رہا گو کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالے نے فرمایا لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے جس نے بعد فتح کے جہاد کیا اور مال خرچ کیا وہ اون کے برابر نہین ہین جنھون نے قبل فتح یہ کام کیے مگر جہاد و نیت سے یعنے تحصیل ثواب کا ذریعہ یہہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے اعمال صالحہ بجا لاؤ کہ اُس سے ثواب حاصل ہوگا جیسے ہجرت سے حاصل ہوتا تہا بیشک اللہ تعالی نے اُسکو ادب کی جگہہ مقرر کیا ہے جسدن سے آسمان و زمین بنایا ہے یعنے اصل حرمت تو اوسدن سے ہے مگر وہ پوشیدہ ہوگئی تہی پھر حضرت ابراہیم کے وقت سے ظاہر ہوگئی اسلیے کہ آگے مسلم مین مروی ہوا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنے مین دونو مین تطبیق ہو جاتی ہے اور روایات باہم ثابت ہوا کہ قتال مین حرام ہے چنانچہ ابو الحسن ماوردی نے احکام سلطانیہ مین لکہا ہے کہ خصائص حرم مین سے ہے کہ وہان کے لوگون سے لڑائی نہ کی جاوے پھر اگر سلطان عادل صاحب عدل سے وہان کے لوگ بغاوت کرین تو اُنکو تنگ کیا جاوے کہ اطاعت قبول کرین نہ جنگ کی جاوے اور جمہور فقہا نے کہا ہے کہ اگر وہ اپنے نفس سے بازنہ آوین اور احکام شرع جو موافق عدل ہون قبول نہ کرین تو البتہ اون سے لڑائی کیجاوے اس لیے کہ باغیون سے لڑنا بھی اللہ تعالے کے حقوق مین سے ہے اور یہی قول قرین صواب ہے

اور اسی پر تخصیص کی ہے امام شافعی نے کتاب اختلاف الحدیث میں کتب امام سے اور قفال مروزی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بھی قلعہ نشین ہو جاوے مکہ میں تو ہم کو اس سے لڑنا بھی روا نہیں جب تک وہ مکہ میں ہوں اور یہ قول قفال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہیں اور مجوزین قتال ان احادیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ مراد ان حدیثوں کی جو تحریم قتال میں وارد ہوئی ہیں یہ ہے کہ جب تک بغیر قتال کے کام نکلے جب تک اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہو جاوے تو پھر روا ہے بخلاف اور شہروں کے قتال وہاں بطور روا ہے **عن** مَنْصُوْرٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا **ترجمہ** منصور سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہ مذکور نہیں کہ جس دن پیدا کیا آسمان و زمین کو اور کچھ لفظوں میں فرق ہے باقی مضمون وہی ہے **عن** اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِاِمْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ **ترجمہ** ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید سے کہا جس وقت وہ لشکروں کو روانہ کرتا تھا مکہ کے اوپر (یعنے عبداللہ بن زبیر کے قتل کو) کہ اجازت دو مجھ کو اے امیر کہ میں ایک حدیث بیان کروں کہ جو خطبہ کے طور سے کھڑے ہو کر فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن مکہ کی فتح کے اس حدیث کے کانوں نے سنی اور دل نے یاد رکھا اور میری آنکھوں نے دیکھا آپ کو جب آپ نے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگوں نے نہیں حرام کیا سو کسی شخص کو روا نہیں جو اللہ پر اور

پچھلے دن پر ایمان نرکھتا ہو کر اُس مین کسیکا خون بہاوے اور نہ یہ حلال ہے کہ اُس مین کوئی درخت کاٹے پھر اگر میرے قتال کی سند سے قتال کی اجازت کوئی شخص نکالے تو اُس سے کہدینا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی اوس کی اور تمکو اجازت نہین دی اور مجھکو بھی دن مین ایک گھڑی کے لیے اجازت دی اور پھر اوسکی حرمت آج ویسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تھی اور ضرور ہے کہ جو حاضر ہو غائبون کو یہہ حدیث پہنچاوے لوگون نے ابو شریح سے کہا کہ پھر عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا اونہون نے فرمایا کہ اوس نے کہا کہ اے ابو شریح مین اسے تم سے زیادہ جانتا ہون (وے ظالم) حرم پناہ نہین دیتا نافرمان کو (یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ کو کہا معاذ اللہ من ذلک) اور نہ اوس کو جو خون کرکے بھاگا ہو اور نہ اسکو جو چوری اور فساد کرکے بھاگا ہو **ف** قولہ روا نہین ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو الخ اس سے استدلال کیا ہے اون لوگون نے جو کہتے ہین کہ کفار فروع اسلام کے مخاطب نہین ہین اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہا کا یہ ہے کہ وہ مخاطب ہین فروع کے بھی جیسے مخاطب ہین اصول کے اور آپنے یہ اسلیے فرمایا کہ پکا مومن تو وہی ہے جو متبع فرمان ہو اور محرمات شرعیہ سے بچنے والا ہو اور یہہ مراد نہین کہ جو مومن نہو وہ مخاطب ہی نہین قولہ اللہ تعالے نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے الخ اس معلوم ہوا کہ مکہ شریف قہرًا اور قتالًا فتح ہوا ہے نہ صلحًا اور جو کہتے ہین صلحًا فتح ہوا ہے وہ اسکی تاویل یون کرتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آپ قتال کو طیار تھے مگر ضرورت نہ پڑی پس طیاری سبب جواز قتال کے تھی گو اتفاق قتال نہ ہوا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَامَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِیْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهَا وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا وَلَا یَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُّفْدٰی وَاِمَّا اَنْ یُّقْتَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِیْ قُبُوْرِنَا وَبُیُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاهٍ قَالَ الْوَلِیْدُ فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِیِّ مَا قَوْلُهٗ اكْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ

اللہ قال ھٰذہ الخطبۃ التی سمعھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوہریرہ نے کہا
جب اللہ تعالی نے مکہ کی فتحمدی اپنے رسول کو تو آپ لوگون مین کھڑے ہوے تو اللہ کی حمد وثنا کے پھر فرمایا کہ
اللہ پاک نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے رسول کو اور مومنون کو اُسکا حاکم بنایا اور اُس مین
لڑنا کسی کو حلال نہین ہوا مجھسے پہلے اور مجھکو بھی ایک گھڑی کی اجازت ملی دن سے اور اب کبھی حلال
نہ ہوگا میرے بعد کسیکو پھر اوسکا خار رہیگا یا نہ جاوے اوسکا کانٹا توڑا نہ جاوے اوسکی پڑی گری چیز اٹھاوے
نجاوے مگر وہ شخص اُٹھاوے جو بتاتا پھرے کہ جس کی ہو اسے دیدے اور جس کا کوئی شخص مارا گیا اُسکو
دو باتون کا اختیار ہے خواہ فدیہ لے لے یعنے خون بہا خواہ قاتل کو قصاص مین مروا ڈالے سو عباس
رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کی کہ مگر اذخر یا رسول اللہ کہ ہم اوسکو اپنی قبرون مین ڈالتے ہین اور
گھرون کو اس سے چھاتے ہین تو آپنے فرمایا کہ خیر اذخر توڑ لو تو گھاس کو اذخر کہا پھر ابوشاہ ایک شخص
یمن کا اُٹھا اور اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ مجھکو لکھدو آپنے فرمایا لکھدو ابوشاہ کو ولید نے کہا کہ
مین نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے یا رسول اللہ یہ مجھے لکھدو اونہون نے کہا یہی خطبہ جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنے اُسکو ابوشاہ نے لکھوالیا کہ بڑے نفع کی بات تھی ف
اس حدیث سے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مقتول کے ولی کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے
اور چاہے خون بہا لے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور ابن سیرین اور احمد اور اسحاق اور ابوثور
کا اور امام مالک نے کہا کہ ولی کو اختیار نہین مگر قتل کا یا بخش دینے کا اور دیت کا اختیار نہین مگر
برضائے قاتل اور یہ حدیث کے خلاف ہے اور ابوشاہ کا نام نہین معلوم سوا کنیت کے اور آپنے جو حدیث
لکھوادی اس سے علم کا لکھنا اور حدیثون کا قلمبند کرنا اور کتب کا تصنیف کرنا روا ہوگیا اور اس
کا جواز اور بھی روایتون سے پوچھا جاتا ہے اور اب تو امت کا اجماع ہے اسکے استحباب پر عن
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اِنَّ خُزَاعَۃَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ لَیْثٍ عَامَ فَتْحِ
مَکَّۃَ بِقَتِیْلٍ مِّنْھُمْ قَتَلُوْہُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَکِبَ
رَاحِلَتَہٗ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَبَسَ عَنْ مَّکَّۃَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْھَا رَسُوْلَہٗ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا وَاِنَّھَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اَلَا وَاِنَّھَا
اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنَ النَّھَارِ اَلَا وَاِنَّھَا سَاعَتِیْ ھٰذِہٖ حَرَامٌ لَا یُخْبَطُ شَوْکُھَا وَلَا یُعْضَدُ

شجرا وها ولا يلتقط ساقطتها الا منشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يعطى
يعني الدية واما ان يقاد اهل القتيل قال فجاء رجل من اهل اليمن يقال له ابو شاه فقال
اكتب لي يا رسول الله فقال اكتبوا لابي شاه فقال رجل من قريش الا الاذخر
فانا نجعله في بيوتنا وقبورنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الاذخر ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے تھے کہ خزاعہ والون نے ایک شخص کو مار ڈالا قبیلہ بنی لیث سے جس سال
مکہ فتح ہوا آپنے ایک مقتول کے بدلے جس کو بنی لیث نے مار ڈالا تھا اور اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی
اور آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے مکہ سے اصحاب فیل کو روکا اور اپنے
رسول اور مومنون کو اوسپر حاکم کیا اور وہ مجھسے پہلے کسی کو حلال نہین ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کو
ہوگا اور مجھے بھی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا اور اب اس گھڑی مین پھر ویسا ہی مجھپر بھی حرام
ہوگیا (یعنے جیسا پہلے تھا) سو اوسکا کانٹا نہ اوکھاڑا جاوے اور درخت نہ کاٹا جاوے اور پڑی چیز نہ
اٹھائی جاوے مگر بتانے والا اٹھاوے اور جس کا کوئی شخص مارا جاوے اوسکو دو چیزون کا اختیار ہے
خواہ دیت لے لے خواہ قصاص لے لے پھر ایک شخص یمن کا آیا کہ اوسے ابو شاہ کہتے تھے اور اُس نے کہا یہ
مجھے لکھدیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے یارون سے فرمایا کہ اُسکو لکھدو پھر ایک شخص نے قریش
مین سے کہا کہ مگر اذخر کہ وہ ہمارے گھرون اور قبرون مین کام آتی ہے آپنے فرمایا کہ خیر مگر اذخر **باب**
النهي عن حمل السلاح بمكة من غير حاجة ہتھیار اوٹھانا مکہ مین بے ضرورت منع ہے۔
عن جابر رضي الله تعالى عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل لاحدكم
ان يحمل بمكة السلاح جابر رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے
حلال نہین کسیکو کہ مکہ مین ہتیار اٹھاوے **ف** یعنے بیاجت کی اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا
اور جماہیر کا قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اہل علم کے نزدیک نہی محمول ہے اسپر کہ بلا ضرورت نہ اٹھاوے
اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور عطا کا اور حسن بصری نے مطلق ہتیار باندھنا مکروہ کہا ہے
بنظر ظاہر اسی حدیث کے اور جمہور نے استدلال کیا ہے اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا مین
شرط کیے تھے کہ ہتیار لاوین گے میان مین اور اٹھانے سے مراد ہتیار باندھنا ہے **باب**
جواز دخول مكة بغير إحرام مکہ مین بغیر احرام کے داخل ہونا روا ہے **عن** یحییٰ

واللفظ لہ قلت لمالک حدثک ابن شہاب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ عام الفتح وعلی راسہ مغفر فلما نزعہ
جاءہ رجل فقال ابن خطل متعلق بأستار الکعبۃ فقال اقتلوہ فقال مالک نعم ترجمہ
بھیجے نے یہ لفظ بیان کیے کہ مین نے مالک سے پوچھا کہ کیا ابن شہاب نے انس سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم مکہ مین آئے اور آپ کے سر پر خود تھا جس سال مکہ فتح ہوا پھر جب خود اتارا ایک شخص نے آکر کہا
کہ ابن خطل کعبہ کے پردون مین لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اُس کو مار ڈالو مالک نے کہا ہان مجھسے یہ روایت
بیان کی ہے **ف** ایک روایت مین ہے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور دونون مین تطبیق اس
طرح ہے کہ اول دخول کے وقت خود تھا پھر اوسے اتار کر عمامہ باندہ لیا اور اس حدیث سے ثابت ہوا
انہون نے جنھون نے کہا ہے کہ مکہ مین بغیر احرام کے داخل ہونا درست ہے اور سکو جو ارادہ حج وعمرہ کا نہ رکھتا
ہو اور کسی کام کے لیے آیا ہو یا اون کو رواہے جو ہمیشہ آتے جاتے ہین جیسے لکڑیان باہر سے لانے
والے یا گھاس یا شکار لانے والے یا اون کے سوا کوئی اور ہو غرض سب کو رخصت ہے بلا احرام داخل
ہونے کی جو ارادہ حج وعمرہ نہ رکھتا ہو اور زیادہ ہے کہ امن ہو یا خوف ناک اور یہی صحیح تر قول ہے
شافعی کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ داخل ہونا بغیر احرام کے نہین روا ہے اسکو جسکو بار بار حاجت
آنے کی نہین ہوتی مگر اُسکو جو مقاتل ہو یا خائف ہو قتال سے کسی ظالم کے کہ اگر اوسپر ظاہر ہو جاوے
تو اُسکو ضرر پہنچیگا اور نقل کیا قاضی نے یہ قول اکثر علما سے **عن** جابر بن عبد اللہ الانصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ وقال قتیبۃ
دخل یوم فتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء بغیر احرام زاد فی روایۃ قتیبۃ قال ابو الزبیر
عن جابر قال حدثنا علی بن حکیم الاودی قال انا شریک عن عمار الدہنی عن ابی
الزبیر عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل یوم فتح مکۃ وعلیہ
عمامۃ سوداء ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین
داخل ہوئے اور قتیبہ نے کہا کہ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تھا بغیر احرام
کے اور آگے کی روایت مین ہے کہ جابر نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے فتح
مکہ کے دن اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تھا **عن** جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ ان

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ وعمرو بن حریث سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور آپ پر سیاہ عمامہ تھا **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ
عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَعَلَیْہِ
عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْھَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ وَلَمْ یَقُلْ اَبُوْ بَکْرٍ عَلَی الْمِنْبَرِ۔
ترجمہ جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ مین گویا دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کے
اوپر اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ ہے کہ آپ نے اوسکے دونون کنارون کو اپنے شانون کے بیچ مین
لٹکا دیا ہے اور ابوبکر کی روایت مین منبر کا ذکر نہین ہے **ف** ان روایتون سے سیاہ کپڑے
پہننے کا جواز معلوم ہوگیا خواہ خطبہ کے وقت ہو یا سوا اوس کے اور اگرچہ سفید کپڑا افضل ہے جیسا
حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے **بَابُ** فَضْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَدُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِیْھَا بِالْبَرَکَۃِ وَبَیَانِ تَحْرِیْمِھَا وَتَحْرِیْمِ صَیْدِھَا وَبَیَانِ حُدُوْدِ حَرَمِھَا۔
مدینہ کی فضیلت اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا اور اوسکی برکت کے حق مین ہونے اور اوسکے حرم کی حدود کا بیان **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَدَعَا لِاَھْلِھَا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ
مَکَّۃَ وَاِنِّیْ دَعَوْتُ فِیْ صَاعِھَا وَمُدِّھَا بِمِثْلِ مَا دَعَا بِہٖ اِبْرَاھِیْمُ لِاَھْلِ مَکَّۃَ
ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کا حرم مقرر کیا (یعنے
حرمت اوس کی ظاہر کی ورنہ حرمت اوس کی آسمان وزمین کے بننے کے دن
سے تھی) اور اوسکے لوگون کی دعا کی اور مین نے مدینہ کو حرام کیا جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور
مین نے دعا کی مدینہ کے صاع اور مد کے لیے اُس سے دوحصہ برابر جیسے ابراہیم نے کی تھی اہل مکہ کے
لیے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا حَدِیْثُ وُھَیْبٍ فَکَرِوَایَۃِ الدَّرَاوَرْدِیِّ
مِثْلَ مَا دَعَا بِہٖ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاَمَّا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ
الْمُخْتَارِ فَفِیْ رِوَایَتِھِمَا مِثْلُ مَا دَعَا اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ترجمہ عمرو سے
اسی اسناد سے فہی مضمون مروی ہوا اور وہیب کی روایت مین تو دراوردی کی مثل یہی ہے کہ مین نے
دعا کی ابراہیم علیہ السلام کے دوحصہ برابر اور سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز کی روایت مین یہ ہے

کہ دعا کی تھی ابراہیم علیہ السلام کو دعا کے برابر **عن** رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام حرم مکۃ وانی احرم ما بین لابتیھا یرید المدینۃ **ترجمہ** رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں حرم قرار دیتا ہوں مراد اسکی مدینہ ہے **عن** نافع بن جبیر ان مروان بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطب الناس فذکر مکۃ واھلھا وحرمتھا فناداہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال مالی اسمعک ذکرت مکۃ واھلھا وحرمتھا ولم تذکر المدینۃ واھلھا وحرمتھا وقد حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین لابتیھا وذلک عندنا فی ادیم خولانی ان شئت اقرأتکہ قال نعم قال مروان ثم قال قد سمعت بعض ذلک **نافع** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مروان نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا مکہ کا اور اس کے رہنے والوں کا سو پکارا اس کو رافع بن خدیج صحابی نے اور کہا کہ یہ کیا سنتا ہوں میں تجھ سے کہ تو نے ذکر کیا مکہ کا اور اسکے لوگوں کا اور اسکے حرم ہونیکا اور نہ ذکر کیا مدینہ کا اور نہ اسکے لوگوں کا اور نہ اسکے حرم ہونیکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم ٹھہرایا ہے دونوں کالی پتھر والے میدانوں کے بیچ میں اور یہ حدیث رسول اللہ صلعم کی حرم ٹھہرانیکی ہمارے پاس ایک خولانی چمڑے پر لکھی ہوئی ہے اگر تم چاہو تو میں تم کو پڑھ دوں اسکو اس نے کہا کہ مروان جبکہ پورا ہوا اور کہا کہ میں نے بھی اسمیں سے کچھ سنا ہے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراھیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ ما بین لابتیھا لا یقطع عضاھا ولا یصاد صیدھا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے حرم مقرر کیا مکہ کا اور میں حرم مقرر کرتا ہوں مدینہ کا کہ دو تو کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں (یعنے جو مدینہ کے دونوں طرف واقع ہیں) کوئی کانٹے دار درخت نکاٹا جاوے اور نہ کوئی جانور شکار کیا جاوے **عن** عامر بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی احرم ما بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھا او یقتل صیدھا وقال المدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون لا یدعھا احد رغبۃ عنھا الا ابدل اللہ فیھا من ھو خیر منہ ولا یثبت احد علی لاوائھا وجھدھا الا کنت لہ شفیعا او شھیدا یوم القیمۃ **ترجمہ**

عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے حرم مقرر کردیا درمیان دونو میدانون کالے پتھرون والے کے کہ نہ کاٹا جاوے کانٹے دار درخت وہان کا اور نہ مارا جاوے شکار وہان کا اور فرمایا کہ مدینہ اُن لوگون کے لیے بہتر ہے کاش وہ اُسکو سمجھتے (یہ خطاب ہے اون لوگون کو جو مدینہ چھوڑکر اور جگہ چلے جاتے ہین یا تمام مسلمانون کو) اور نہین چھوڑتا کوئی مدینہ کو مگر اللہ تعالی اوس سے بہتر کوئی آدمی اوس مین بھیجدیتا ہے اور نہین صبر کرتا ہے کوئی اوسکی بھوک پیاس پر اور محنت ومشقت پر مگر مین اُسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون قیامت کے دن ف ان حدیثون سے استدلال کیا ہے ایک جماعت نے مدینہ کے حرم ہونے پر اور وہان کے شکار حرام ہونے پر اور درخت نہ توڑنے پر اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور اون کے موافقین کا اور ابو حنیفہ نے ان حدیثون کا خلاف کیا ہے بسبب قلت علم حدیث کے اور احتجاج کیا ہے حلال ہونے پر شکار مدینہ کے حدیث یا ابا عمیر ما فعل النغیر سے اور نغیر ایک چڑیا ہے کہ وہ کسی صحابی کے پاس تھی آپنے اون سے پوچھا کہ وہ کیا ہوے حالانکہ اسحدیث سے استدلال اون کا محض لنگڑا اور پایہ چوبین ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا قبل ان حدیثون کے پکڑی گئی ہو جب شکار حرام نہ ہوا ہو دوسرے یہ احتمال ہے کہ اُسکو حل مدینہ سے یعنے حرم کے باہر سے پکڑکر لائے ہون اور یہ احتمال ثالی حنفیہ کے مذہب پر درست نہین ہوتا اسلیے کہ اُن کا مذہب ہے کہ حل مین سے جو شکار پکڑکر حرم مین لادین اوسکا بھی چھوڑ دینا واجب ہے اس لیے کہ اُس کا بھی حکم صید حرم کا ہے اور یہ اصل مذہب اُنکا بھی محض بے اصل اور ضعیف وسست ہے اور جب حدیث نغیر مین احتمال ہوا تو قابل استدلال نہین خصوصًا ان احادیث صحیحہ متصل الاسناد کے روبرو جس مین صاف نفی صید ہے مدینہ کے حرم ہونے پر اور مشہور مذہب مالک اور شافعی یہ ہے کہ صید مدینہ مین اور اوس کے درخت اکھاڑنے مین ضمان نہین ہے اگرچہ حرام ہے اور ابن ابی ذئب اور ابن ابی لیلے نے کہا کہ اوس مین بھی جزا واجب ہوتی ہے جیسے حرم مکہ صید وقطع اشجار مین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ اوس کے کپڑے اور سامان چھین لیا جاوے یعنے جو مدینہ کا درخت کاٹے یا شکار کرے اسلیے کہ سعد بن ابی وقاص کی روایت مین جسکو مسلم نے ذکر کیا ہے ایسا ہی وارد ہوا ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعد صحابہ کے کوئی ارش کا قائل نہین ہوا سوا امام شافعی کے کہ اون کا قول قدیم یہی ہے اور قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے کہ مدینہ والون کے لیے یہ جو فرمایا کہ مین شفیع ہونگا یا گواہ مراد اس سے یہ ہے کہ اطاعت کرنے والون کے

لیے گواہ ہون گا اور اہل معاصی کے لیے شفیع ہونگا اور اس مین مزید فضیلت اوزیادت حضوصیت نکلی مدینہ والون کے لیے جیسے آپنے شہدار احد کے لیے فرمایا کہ مین اون لوگون پر گواہ ہون اور اس سے فضیلت ثابت ہوئی مدینہ کی اور بزرگی نکلی وہان کی سکونت کی اللہ تعالی اس خادم حدیث کو مع اقارب مومنین واحباب مخلصین کے وہان سکونت اور موت عنایت فرماوے آمین یارب العلمین **عن** عامر بن سعد ابن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثم ذکر مثل حدیث ابن نمیر وزاد فی الحدیث ولا یرید احد اھل المدینۃ بسوء الا اذابہ اللہ فی النار ذوب الرصاص او ذوب الملح فی الماء **ترجمہ** عامر نے وہی روایۃ بیان کی اور ابن نمیر نے اس مین زیادہ کیا کہ آپنے فرمایا نہین ارادہ کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کے ساتھہ برائی کا مگر اللہ تعالی اوسکو گہلا دیتا ہے ایسا جیسے سیسہ گل جاتا ہے آگ مین یا نمک گل جاتا ہے پانی مین **عن** عامر بن سعد ان سعدا رکب الی قصرہ بالعقیق فوجد عبدا یقطع شجرا او یخبطہ فسلبہ فلما رجع سعد جاءہ اھل العبد فکلموہ ان یرد علی غلامھم او علیھم ما اخذ من غلامھم فقال معاذ اللہ ان ارد شیئا نفلنیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی ان یرد علیھم **ترجمہ** عامر بن سعد نے کہا کہ سعد اپنے مکان کو چلے جو عقیق مین تہا راہ مین ایک غلام کو دیکہا کہ وہ ایک درخت کاٹ رہا ہے یا پتے توڑ رہا ہے سو اوسکے کپڑے لے لیے اور اوسکے گھر والے آئے اور انہون نے کہا آپ وہ اوسکو پھیر دیجیے یا ہم کو عنایت کیجیے انہون نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ اس سے کہ مین وہ چیز پھیر دون جو مجہے بطریق انعام کے عنایت کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہرگز نہ پھیرا انہون نے سامان اوسکا **ف** غرض ان سب احادیث صحیحہ متواترہ المعنی سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حرم مدینہ کا حکم ویسا ہی ہے جیسے حرم مکہ کا اور ابو حنیفہ کو شاید یہ احادیث پہنچی ہون اون کا عذر مقبول ہے مگر متعصبان حنفیہ کو جنکو بخوبی اون کے آوازین کان ٹہونک چکین اون کا معلوم نہین کیا حال ہوگا کہ بہ سبب تعصب اور تصلب فی التقلید کے امام ہی کے قول مردود کو لیے جاتے ہین امام ابن قیم رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے کہا کہ رد کرو یا سنت صحیحہ صریحہ محکمہ کو جسے بیس پر کئی صحابیون نے روایت کیا ہے کہ مدینہ حرم ہے اور وہان کا شکار حرام ہے اور دعوی کیا کہ یہ اصول کے خلاف ہے اور معارضہ کیا اسکا ایک متشابہ قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپنے فرمایا اے

ابا عمیر ہے کیا حال ہے نغیر کا اور بڑے تعجب کی بات ہے یا اللہ وہ کون سا اصول ہے جو ان سنن صحیحہ کا مقابل ہو سکے حالانکہ سنت اعظم اصول ہے اور لازم تھا کہ حدیث ابو عمیر کو ان روایتوں کے روسے جو شہرت اور تصریح مین بدرجہا اوس سے زیادہ تھین رد کیا جاتا اور ہم تو اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہین اس سے کہ رد کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت صحیحہ کو جب تک اوس کا نسخ نہ معلوم ہو جاوے حالانکہ حدیث ابی عمیر مین چار احتمال ہو سکتے ہین کہ ہر طرف ایک جماعت گئی ہے اول یہ کہ احادیث تحریم مدینہ سے مقدم ہو اور ان حدیثون نے اوسے منسوخ کر دیا دوسرے یہ کہ اون سے متاخر ہو اور ان حدیثون کو منسوخ کر دیا تیسری یہ کہ تغیر مدینہ کے حرم سے باہر پکڑی گئی ہو اور پھر حرم مین لائی گئی ہو جیسے اکثر شکاری جانور دن مین ایسا ہوتا ہے کہ شہر کے باہر پکڑے جاتے ہین چوتھے یہ کہ خاص اوس لڑکے کے لیے اجازت دی گئی دوسرون کو نہین جیسے ابی بردہ کو عناق کی قربانی کی اجازت دی گئی غرض ان چارون احتمالات کی وجہ سے یہ حدیث تغیر متشابہ ہوئی اور ان نصوص صریحہ کے رد کے قابل نرہی جو صراحۃً بلا اشتباہ دلالت کرتی ہین حرم ہونے پر مدینہ کے کذا فی روضۃ الطالبین یہ اور امام نووی نے فرمایا ہے کہ ضمان واجب ہونا اوس شخص پر جو پتے توڑتا یا درخت کاٹتا ہے مدینہ کو یہ قول قدیم ہے شافعی کا اور یہ حدیث سعد کی یہی بیان ہوتا ہے اور یہ حدیث کا کوئی معارض نہین اور ضمان کی کیفیت مین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ وہ شکار جو اوس نے مارا اور وہ درخت یا گھاس جو کاٹی ہے اوسی کی ضمانت اوس پر آتی ہے یعنے قیمت اوسکی لازم ہوتی ہے اور **دوسری** صورت یہ ہے کہ اوس شخص کے اشیا جس نے یہ حرکت کی ہے سلب کیے جاوین اور اس مین بھی دو قول ہین **اول** یہ کہ فقط کپڑے اوسکے جو ہین لیے جاوین اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اوس کا سب سامان سلب کر لیا جاوے جیسے کافر مقتول کا سب سامان غازی قاتل لے لیتا ہے کہ اوس مین گھوڑا اور ہتیار اور نفقہ اوس کا سب داخل ہے اور یہی قول صحیح ہے اور وہ سب سالب کا ہے جس نے اوس سے سلب کیا ہے اور یہی موافق حدیث ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لابی طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ التمس لی غلاما من غلمانکم یخدمنی فخرج ابو طلحۃ یردفنی وراءہ فکنت اخدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما نزل وقال فی الحدیث ثم اقبل حتی اذا بدا لہ احد قال ھذا جبل یحبنا ونحبہ فلما اشرف علی المدینۃ قال اللھم انی احرم ما بین جبلیھا مثل ما حرم ابراہیم علیہ

الصلوٰۃ والسلام مکۃ اللھم بارک لھم فی مدھم وصاعھم

ترجمہ حضرت انس رضے اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا کہ ایک لڑکا ڈھونڈھو جو ہماری خدمت کرے سو ابوطلحہ مجھے لیکر گئے اپنی سواری پر پیچھے بٹھاکر اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ اُترتے تھے اور پھر اسے باتون مین کہا کہ پھر آپ تشریف لائے یہانتک کہ جب کوہ احد آپ کو دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا احد ہم کو دوست رکھتا ہے ہم اوسکو دوست رکھتے ہین پھر جب مدینہ کے قریب آئے تو فرمایا کہ یا اللہ مین حرام کرتا ہون ان دونون پہاڑون کے درمیان کو جیسا ابراہیم علیہ السلام نے حرام کیا مکہ کو یا اللہ برکت دی اُنکو اون کے مد اور صاع مین کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث سعید اور قتیبہ نے اون سے یعقوب نے اون سے عمرو بن ابی عمرو نے اون سے انس نے اونہون نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی جو اوپر گذری مگر اوس مین یہ نہین ہے کہ آپ نے فرمایا مین حرام ٹھیراتا ہون درمیان دونون کالے پتھرون کے میدانون کے بیچ مین **عن** عاصم قال قلت لانس بن مالک احرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ قال نعم ما بین کذا الی کذا فمن احدث فیھا حدثا قال ثم قال لی ھذہ شدیدۃ من احدث فیھا حدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا قال فقال ابن انس اذا دے محدثا **عاصم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم ٹھیرایا مدینہ کو کہا ہان فلان مقام سے فلان تک سو جو اوس مین کوئی نئی بات نکالے یعنے گناہ کی تو اوسپر لعنت ہو اللہ تعالیٰ کے اور فرشتون اور لوگون کی نہ قبول کرے گا اللہ اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل اور انس کے بیٹے نے کہا یا جگہہ دی کسی نئی گناہ کی بات کو۔

عن عاصم الاحول قال سالت انسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ احرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ قال نعم ھی حرام لا یختلی خلاھا ممن فعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین **ترجمہ** عاصم احول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مین نے انس رضے اللہ تعالےٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مدینہ کو حرم ٹھیرایا ہے اونہون نے فرمایا کہ وہ حرم ہے نہ توڑا جاویگا درخت اوسکا اور جو ایسا کرے اوسپر اللہ

اور فرشتون اور لوگون کی لعنت ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک لھم فی مکیالھم وبارک لھم فی صاعھم وبارک لھم فی مدھم **انس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے اون کو (یعنے مدینہ والون کو) اور اُن کے ماپ مین اور برکت دے اُن کے صاع مین اور برکت دے اون کے مد مین **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما بمکۃ من البرکۃ **حضرت** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ مدینہ مین مکہ سے دونی برکت دے **عن** ابراھیم التیمی عن ابیہ قال خطبنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال من زعم ان عندنا شیئا نقرأہ الا کتاب اللہ وھذہ الصحیفۃ معاقلۃ فی قراب سیفہ فقد کذب فیھا اسنان الابل وا شیاء من الجراحات وفیھا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرم ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا ذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بھا ادناھم ومن ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا وانتھی حدیث ابی بکر وزھیر عند قولہ یسعی بھا ادناھم لم یذکرا ما بعدہ ولیس فی حدیثھما معلقۃ فی قراب سیفہ **ابراہیم** نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خطبہ پڑھا ہمپر علی بن ابیطالب نے اور فرمایا کہ جو دعوی کرے کہ ہمارے پاس (یعنے اہل بیت کے پاس) کوئی اور چیز ہے سوا کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے اور راوی نے کہا کہ ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا اون کی تلوار کے میان مین تو اُس نے جھوٹ کہا اور اُس صحیفہ مین اونٹون کے عمر ین (یعنے زکوۃ کے متعلقات) اور کچھ زخمون کا بیان تھا (یعنے اون کے قصاص اور دیتون کا بیان) اور اُس صحیفہ مین یہ بھی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے بیچ مین سو جو شخص کہ کوئی نئی بات نکالے اوس جگہہ یا جگہہ دے کسی نئی بات نکالنے والے

گواہ سپر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتون اور سب لوگون کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اوس کے کوئی فرض
نہ سنت اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے کہ اعتبار کیا جاتا ہے ادنے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی
اور جس نے اپنے کو اپنے باپ کے سوا غیر کا فرزند ٹھیرایا یا اپنے آقاؤن کے سوا کسی دوسرے کا غلام
اپنے کو قرار دیا اوس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتون اور سب لوگون کی لعنت ہے اور نہ قبول کرے گا
اُس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت **مسلم** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ روایت ابو بکر و
زہیر کی تو ہمین تک ہو چکے کہ ادنے مسلمان کی پناہ دینے کا یہی اعتبار ہے اور ان دونون کی
روایت مین یہ ذکر نہین کہ صحیفہ تلوار کے میان مین لٹکا ہوا تھا **عَنِ الْاَعْمَشِ** بِھٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَ حَدِیْثِ اِبْنِ کُرَیْبٍ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا
فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفٌ وَّ
لَا عَدْلٌ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِھِمَا مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَلَیْسَ فِیْ رِوَایَۃِ وَکِیْعٍ ذِکْرُ
یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ **اعمش** نے اسی اسناد سے یہی مضمون مثل ابی کریب کی روایت کیا جو ابی معاویہ سے
مروی ہے اخیر تک بیان فرمایا اور اتنا زیادہ کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو پناہ توڑے کسی مسلمان کی اوس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی
نہ قبول کرے گا اللہ تعالےٰ اوس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت اور اونکی حدیثون مین یہ
مضمون نہین ہے کہ جو اپنے کو باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند بنا دے اور وکیع کی روایت مین قیامت
کا دن مذکور نہین **عَنِ الْاَعْمَشِ** بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ اِبْنِ مُسْھِرٍ وَوَکِیْعٍ
اِلَّا قَوْلَہٗ مَنْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ وَذِکْرَ السُّنَّۃِ لَہٗ **اعمش** سے اسی اسناد سے یہی مضمون
مروی ہے مثل حدیث ابن مسہر کی اور وکیع کی مگر اوس مین یہ مضمون نہین ہے کہ جو مولے بنا دے
اپنے موالی کے سوا اورون کو اور نہ اوس پر لعنت کا **فائدہ** حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو
خطبہ مین فرما دیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور سوا اس صحیفہ کے اور کچھ نہین الخ اس مین رد کر دیا زعم
باطل کو رافضیون اور شیعون کے اور جھوٹا کر دیا اُن کے اس قول کو جو کہتے ہین کہ حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سی وصیتین کین نہین اور اسرار علوم اور قواعد
دین اور غوامض شریعت بتائے تھے اور اپنا وصی قرار دیا تھا اور اہل بیت کو بعض اشیاء ایسی تعلیم

کیے تھے کہ اون کے سوا اور کوئی اُنپر مطلع نہین ہوا غرض اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ سب دعاوی باطلہ
اور خیالات فاسدہ ہین اور اُنکی کوئی اصل نہین اور اُن دعاوی کے ابطال کے لیے صرف حضرت علی
رضی اللہ عنہ کا قول کافی ہے اور اس سے جائز ہوا کہنا علمہ کا اور رہا جو فرمایا کہ مدینہ حرم ہے عیر اور
ثور کے بیچ مین ثور کا لفظ غالبًا بیان غلط ہے راوی سے بھول ہوگئی اس لیے کہ جبل ثور تو
مکہ کے قریب ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدینہ حرم ہے عیر اور احد کے بیچ مین چنانچہ مازری اور بعض علماتے
اسپر یہی کہا ہے اور شاید یہ بھی احتمال ہے کہ احد یا اوس کے سوا ثور کسی اور پہاڑ کا نام ہو نواح
مدینہ مین اور اب وہ نام مخفی ہوگیا اور اوپر کی روایتون مین جو وارد ہوا کہ درمیان دو کالے پتھر
والے میدانون کے حد ہے حرم مدینہ کی یہ بیان ہے اوسکی حد کا جو مشرق سے مغرب تک ہے اور اس
روایت مین جو وارد ہوا کہ حد اوسکی درمیان دونون پہاڑون کے ہے یہ جنوب و شمال کی حد ہے
اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے مراد اسکی یہ ہے کہ ادنے سے اعلے تک جو مسلمان کسی کافر
کو پناہ دیدے وہ سب مسلمانون کی پناہ مین آگیا اور کسی مسلمان کو روا نہین کہ اب اسے ایذا دے اور
یہی مذہب ہے شافعی کا اور اُن کے موافقین متبعین سنت کا کہ اگر غلام اور عورت بھی کسی کافر کو امان
دے تو امان دینا اُسکا صحیح ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے اپنے باپ کے سوا کسی کی اولاد
کہلانا یا جس نے اپنے کو آزاد کیا اوس کے سوا کسی کو مولا ٹھیرانا اور وعید ہے اس مین اون لوگون کو جو
اپنی ذات بدل دیتے ہین یعنے شیخ سے سید ہوجاتے ہین یا دوسرون کا غلام اپنے کو غلط سلط ٹھیرا
لیتے ہین مثلًا نام رکھ لیتے ہین غلام محی الدین یا غلام علی یا غلام نبی قولہ اور جس نے پناہ توڑی
کسی مسلمان کی یعنے ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اب جو اوسکو ایذا دے اوس نے پناہ توڑی اور
وہ سزا کی ملعون ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال المدینۃ حرم فمن احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ
والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ یوم القیمۃ عدل ولا صرف ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالٰی عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے پھر جو اوسمین نئی
گناہ کرے یا گناہ کرنے والے کو جگہ دے اوسپر اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی لعنت ہو
اور نہ قبول کرے گا اللہ تعالے اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل عن الاعمش بھذا

الاسناد مثلہ ولم یقل یوم القیمۃ وزاد وذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بہا ادناہم فمن اخفر مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ یوم القیمۃ عدل ولا صرف ترجمہ اعمش سے یہی مضمون مروی ہے اور اس مین نیابت کا لفظ نہین اور مضمون ناقہ دینے اور توڑنے کا زیادہ ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ کان یقول لو رایت الظباء ترتع بالمدینۃ ما ذعرتہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین لابتیہا حرام ابو ہریرہ کہتے تھے کہ اگر مین کسی ہرن کو مدینہ مین چرتا دیکھون تو کبھی نہ ڈراؤن اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دونو کالے پتھرون والے میدانون کے بیچ مین حرم ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین لابتی المدینۃ قال ابو ہریرۃ فلو وجدت الظباء ما بین لابتیہا ما ذعرتہا وجعل اثنی عشر میلا حول المدینۃ حمی ابو ہریرہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا درمیان دونون کالے پتھرون والے میدانون کے کہ جو مدینہ کے مشرق اور مغرب کیطرف واقعہ ہین ابو ہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ اگر مین کسی ہرن کو پاؤن جو اُن کے بیچ مین چرتا ہو تو کبھی نڈراؤن اور نہ بھگاؤن اوسکو اور آپنے بارہ میل کو مدینہ کے گرداگرد رمنہ مقرر کردیا ف رمنہ اوس زمین کو کہتے ہین جس مین حکام و امرا حکم کردیتے ہین کہ سوا ہمارے جانورون کے اور کوئی نہ چرے تو حرم گویا اللہ تعالے کا رمنہ ہے کہ سوا جنگلی جانورون کے جو وہان کے باشندے ہین اور کوئی نچرے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال کان الناس اذا رأوا اول الثمر جاؤا بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا اللہم ان ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام عبدک وخلیلک ونبیک وانی عبدک ونبیک وانہ دعاک لمکۃ وانی ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک لمکۃ ومثلہ معہ قال ثم یدعو اصغر ولید لہ فیعطیہ ذلک الثمر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ لوگون کی عادت تھی کہ جب نیا کوئی پھل دیکھتے تھے بطور تبرک فصل کا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے

اور آپ جب اوسکو لیتے تو دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دی ہمارے پہلون مین اور برکت دی ہمارے
شہر مین اور برکت دی ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمارے مدین یا اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام
تیرے غلام اور تیرے دوست اور تیرے نبی تھے اور مین تیرا غلام اور نبی ہون اور اونہون نے دعا کی
تجھسے مکہ کے لیے اور مین دعا کرتا ہون تجھسے مدینہ کے لیے اوس کے برابر جو اونہون نے مکہ کے لیے کی
اور مثل اوسکی اور بھی اوس کے ساتھ پھر بلاتے آپ کسی چھوٹے لڑکے کو اپنے اور وہ پھل اوسے دیتے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتی
باول الثمر فیقول اللھم بارک لنا فی مدینتنا وفی ثمارنا وفی مدنا وفی صاعنا
برکۃ مع برکۃ ثم یعطیہ اصغر من یحضرہ من الولدان ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلا پھل آتا اور آپ دعا کرتے کہ یا اللہ
برکت دی ہمارے شہر مین اور ہمارے پہلون مین اور ہمارے مدین اور ہمارے صاع مین برکت پر برکت
پھر وہ پھل دیدیتے کسی چھوٹے لڑکے کو جو اُسوقت حاضر ہوتا **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
وہ پھل اسی لیے لاتے تھے کہ آپ کی دعائے خیر کا ثمرہ پاوین اور موجب برکات ہو اور مدایک سیر
اور صاع چار سیر کے قریب ہے اور لین دین ظلون اور حبوب کا انہی سے ہوتا ہے اسلیے ان مین برکت
کی دعا فرماتے اور چھوٹے بچون کا دل خوش کرنا مکارم اخلاق و محبت و اتفاق کا باعث ہے

عن ابی سعید مولی المھری انھم اصابھم بالمدینۃ جھد وشدۃ وانہ اتی ابا
سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ انی کثیر العیال وقد اصابتنا شدۃ
فاردت ان انقل عیالی الی بعض الریف فقال ابو سعید لا تفعل الزم المدینۃ فانا خرجنا
مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اظن انہ قال حتی قدمنا عسفان فاقام بھا لیالی فقال
الناس واللہ ما نحن ھھنا فی شیء وان عیالنا لخلوف مانامن علیھم فبلغ ذلک
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ھذا الذی بلغنی من حدیثکم ما ادری
کیف قال والذی احلف بہ او والذی نفسی بیدہ لقد ھممت او ان شئتم
لا ادری ایتھما قال لامرن بناقتی ترحل ثم لا احل لھا عقدۃ حتی اقدم المدینۃ
وقال اللھم ان ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام حرم مکۃ فجعلھا حرما وانی حرمت

المدینۃ حراما ما بین مازمیہا ان لا یھراق فیہا دم ولا یحمل فیہا سلاح لقتال ولا یخبط
فیہا شجرۃ الا لعلف اللھم بارک لنا فی مدینتنا اللھم بارک لنا فی صاعنا اللھم
بارک لنا فی مدنا اللھم بارک لنا فی صاعنا اللھم بارک لنا فی مدنا اللھم بارک
لنا فی مدینتنا اللھم اجعل مع البرکۃ برکتین والذی نفسی بیدہ ما من
المدینۃ شعب ولا نقب الا علیہ ملکان یحرسانہا حتی تقدموا الیہا ثم قال
للناس ارتحلوا فارتحلنا فاقبلنا الی المدینۃ فوالذی یحلف بہ او یحلف بہ شک
من حمام دما وضعنا رحالنا حین دخلنا المدینۃ حتی اغار علینا بنو عبید اللہ
ابن غطفان وما یعجبہم قبل ذلک شیئ **ترجمہ** ابو سعید مولی مہری نے کہا کہ ہم کو مدینہ
مین اکیبار محنت اور شدت فاقہ کی پہنچی اور مین ابو سعید خدری کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ مین
کثیر العیال ہون اور ہمکو سخت پہنچی ہے اور مین نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے عیال کو کسی ارزان
اور سرسبز ملک مین بیجا دون ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ مدینہ کو نہ چھوڑو اس لیے کہ
ہم ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لشکر مین گئے تھے ہمکو گمان گزرتا ہون کہ اُنہون نے کہا یہان تک کہ
عسفان تک گئے اور وہان کئی شب ٹھیرے سو لوگون نے کہا کہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ ہم یہان
بیکار ٹھیرے ہوئے ہین اور ہمارے عیال پیچھے چھوٹے ہوئے ہین اور ہم کو اُن کے اوپر
اطمینان نہین (یعنے خوف ہے کہ کوئی دشمن نہ ستاوے) اور یہ خبر جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھکو پہونچی ہے راوی نے کہا کہ مین نہین
جانتا کہ کیا لفظ کہا قسم ہے اُس خدا کی کہ جس کی مین قسم کہاتا ہون یا فرمایا قسم ہے اُس پروردگار
کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ مین ہے البتہ مین نے ارادہ کیا یا فرمایا اگر چاہو تم مین نہین جانتا
کہ کیا فرمایا ان دونون باتون مین سے فرمایا کہ البتہ حکم کرون مین اپنی اونٹنی کو کہ وہ کسی جاوے
اور پھر اوسکی ایک گرہ بھی نہ کھولون یہانتک کہ داخل ہون مین مدینہ منورہ مین اور فرمایا کہ یا اللہ
ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور مین نے مدینہ کو حرم ٹھیرایا دو کھاٹیون
یا دو پہاڑون کے بیچ مین کہ نہ اوس مین خون بہایا جاوے اور نہ اوس مین لڑائی کے لیے ہتیار
اٹھایا جاوے نہ اوس مین کسی درخت کے پتے جھاڑے جاوین مگر صرف چارہ کے لیے (کہ

اوس سے درخت کا چندان نقصان نہین ہوتا) یا اللہ برکت دے ہمارے شہر مین یا اللہ برکت دے ہماری
چوسیری مین یا اللہ برکت دے ہمارے سیر مین یا اللہ برکت دے ہماری چوسیری مین یا اللہ برکت دے ہمارے سیر
مین یا اللہ برکت دے ہمارے شہر مین یا اللہ ایک برکت کے ساتھہ دو برکتین اور دے اور فرمایا قسم ہے
اوس پروردگار کی کہ میری جان اوس کے ہاتھہ مین ہے کوئی گھاٹی اور کوئی ناکہ مدینہ کا ایسا نہین ہے
جسپر دو فرشتے نگاہبان نہ ہون جب تک کہ تم وہان نہ پہنچوگے (یعنے جب تک وہ نگہبان رہینگے) پھر فرمایا
آپنے کوچ کرو اور ہمنے کوچ کیا اور مدینہ مین آئے سو ہم قسم کہاتے ہین اُس پروردگار کی جسکی ہمیشہ ہم
کہا کرتے ہین یا کہا جسکی قسم کہای جاتی ہے غرض حماد کو اس مین شک ہوا غرض جب ہم مدینہ
پہنچے تو ہمنے ابہی کجاوے اونٹون پر سے نہین اوتارے تہے کہ بنو عبداللہ بن عطفان نے
ہمپر ڈاکہ ڈالا اور اس سے پہلے اُنکی ہمت نہ ہوئی کہ وہان آسکین یہ تصدیق ہوئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمانے کی کہ فرشتے وہان نگہبان ہین **عن** ابی سعید الخدری رضی
اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک فی مدنا و
صاعنا واجعل مع البرکۃ برکتین ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے ہمارے مدین اور ہمارے صاع مین اور ایک برکت
پر دو برکتین اور عنایت فرما **عن** ابی سعید مولی المھری انہ جاء سعید الخدری لیالی الحرۃ فاستشارہ فی
الجلاء من المدینۃ وشکی الیہ اسعارھا وکثرۃ عیالہ واخبرہ ان لا صبر لہ علی جھد المدینۃ ولا اراھا فقال لہ
ویحک لا امرک بذلک انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصبر احد علی لاوائھا فیموت الا کنت
لہ شفیعا او شھیدا یوم القیمۃ اذا کان مسلما ابوسعید مولے مہری سے روایت ہے کہ وہ
ابوسعید خدری کے پاس آئے حرہ کی راتون مین (یعنے جن دنون مدینہ طیبہ مین ایک فتنہ مشہور
ہوا ہے اور ظالمون نے مدینہ طیبہ کو لوٹا ہے ۶۳ تریسٹہ ہجری مین) اور مشورہ کیا اون سے کہ
مدینہ سے کہین اور چلے جاوین اور شکایت کی اون سے وہان کی گرانی نرخ کی اور کثرت عیال
کی اور خبر دی اونکو کہ مجھے صبر نہین آسکتا مدینہ کی محنت اور بھوک پر تو ابوسعید خدری نے فرمایا
کہ خرابی ہو تیرے مین تجھے تہوڑے یہان رہنے کا حکم کرتا ہون بلکہ مین نے جناب رسول مقبول صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تہے کہ صبر نہین کرتا ہے کوئی یہان کی تکلیفون پر اور پھر

مرجاتا ہے مگر مین اُسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون قیامت کے دن جب وہ مسلمان ہو **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالے عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی حرمت ما بین لابتی المدینۃ کما حرم ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مکۃ قال شھر کان ابو سعید یاخذ وقال ابو بکر یجد احدنا فی یدہ الطین فیفکہ من یدہ ثم یرسلہ **ابو سعید** نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مین نے حرم مقرر کیا ہے درمیان دونون کالے پتھرون کے میدانون مین مدینہ کے جیسے حرم قرار دیا تھا ابراہیم نے مکہ تک کہ ایک ہم مین کا باندھتا تھا یا لیتا تھا اپنے ہاتھ مین چڑیا اور اُسکو جدا کر دیتا تھا پر چھوڑ دیتا تھا **عن** سھل بن حنیف قال اھوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الی المدینۃ فقال اللھم ان ھذا حرم امن **سہل** حنیف کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک مدینہ کیطرف جھکایا اور فرمایا کہ وہ حرم ہے اور امن کی جگہہ ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالے عنہا قالت قدمنا المدینۃ وھی وبیئۃ فاشتکی ابو بکر واشتکی بلال فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکوی اصحابہ قال اللھم حبب الینا المدینۃ کما حببت مکۃ او اشد وصححھا وبارک لنا فی صاعھا ومدھا وحول حماھا الی الجحفۃ **عن** ھشام بن عروۃ بھذا الاسناد نحوہ **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ تشریف لائے تو وہان وبا تھی اور ابو بکر اور بلال بیمار ہوئے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکھی تو دعا کی کہ یا اللہ دوست کردے ہمارا مدینہ کو جیسی دوست کیا تھا تونے مکہ کو یا اوس سے بھی زیادہ اور صحت عطا کر اوس کے رہنے والون کو اور برکت دے ہم کو اوسکی چوسیری اور سیر مین اور اوسکے بخار کو جحفہ کیطرف پھیر دے اور ہشام بن عروہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے **ف** جحفہ اون دنون وطن تھا یہود کا غرض اسحدیث مین یہ اشارہ ہے کہ دعا کرنا کافرون پر بیماری اور ہلاکت اور خسران کے ساتھہ درست ہے اور اس مین دعاے خیر ہوئی مسلمانون کے ساتھہ صحت اور تندرستی کے لیے اور یہی مذہب ہے کافہ علماء کا کہ بد دعا کافرون پر درست ہے اور قول بعض جہلا کے صوفیہ کا مقبول نہین جو اُسکو منع کرتے ہین اور موافقت کی ہے اون جہلا مے متصوفہ نے معتزلہ کی کہ وہ بھی ایسی دعا کو بے فائدہ جانتے ہین غرض دونون قول اسحدیث سے مردود ہو گئے اور اس حدیث مین بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آج تک جحفہ کا بان حم پیتا ہے اوسی بخار چڑھتا

ہے **باب** الترغیب فی سکنی المدینۃ وفضل الصبر علی لاوائہا وشدائدہا مدینہ کی سکونت کی فضیلت اور وہان کی شدت ومحنت پر صبر کرنے کا ثواب **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صبر علی لاوائہا کنت لہ شفیعا او شہیدا یوم القیمۃ **عبداللہ** بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو صبر کرے مدینہ منورہ کی بھوک پر میں اسکا شفیع یا گواہ ہوں گا قیامت کے دن **عن** یحیی مولی الزبیر اخبرہ انہ کان جالسا عند عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الفتنۃ فاتتہ مولاۃ لہ تسلم علیہ فقالت انی اردت الخروج یا ابا عبدالرحمن اشتد علینا الزمان فقال لہا عبداللہ اقعدی لکاع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصبر علی لاوائہا وشدائدہا احد الا کنت لہ شفیعا او شہیدا یوم القیمۃ یحیی زبیر کے غلام آزاد سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اون کی ایک آزاد باندی آئی اور اون کو سلام کیا اور یہ فتنہ کے دن تھے (یعنے فتنہ حرہ کے دن جسکا ذکر ابھی تھوڑی دور گذرا) اور اس نے کہا اے ابوعبدالرحمن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی) ہم پر سخت دن ہیں اور میں ارادہ کرتی ہوں مدینہ سے نکلنے کا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ بیٹھ اے نادان اسلیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے گا مدینہ کی بھوک پیاس محنت پر تو میں اسکا شفیع ہونگا (یعنے اگر وہ گنہگار ہے) یا گواہ ہوں گا (یعنے اگر وہ نیکوکار ہے) قیامت کے دن۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صبر علی لاوائہا وشدتہا کنت لہ شہیدا او شفیعا یوم القیمۃ یعنی المدینۃ **عبداللہ** بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے وہی قول جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصبر علی لاواء المدینۃ وشدتہا احد من امتی الا کنت لہ شفیعا یوم القیمۃ او شہیدا وہی مضمون ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہوا **عن** ابی عبداللہ القراظ یقول سمعت ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وہی مضمون ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَآءِ الْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِہٖ وہی مضمون ہے

باب صِیَانَۃِ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ دُخُوْلِ الطَّاعُوْنِ وَالدَّجَّالِ اِلَیْھَا طاعون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا محفوظ رہنا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلٰٓئِکَۃٌ لَا یَدْخُلُھَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے ناکوں پر فرشتے ہیں کہ اوس میں طاعون اور دجال نہیں آسکتا **ف** اس حدیث سے فضیلت مدینہ کی اور ثواب وہاں کی سکونت کا اور درجہ وہاں کے ساکنین کا معلوم ہوا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ قَالَ یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ ھِمَّتُہُ الْمَدِیْنَۃُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَجْھَہٗ قِبَلَ الشَّامِ وَھُنَالِکَ یَھْلِکُ **ابوہریرہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح دجال آوے گا مشرق کیطرف سے اور ارادہ اوسکا مدینہ کا ہوگا یہانتک کہ اوترے گا کوہ احد کے پیچھے اور فرشتے اوس کا منہ وہیں سے شام کیطرف پھیر دینگے اور وہیں تباہ ہوجاویگا۔

ف مسیح کا لفظ جناب عیسی علیہ السلام کے واسطے بھی بولا جاتا ہے اور دجال کے واسطے اور اس کے دو معنے ہیں ایک چھونے والا اس معنے سے حضرت عیسی علیہ السلام پر اطلاق آتا ہے کہ وہ جسکو چھو دیتے تھے اچھا ہوجاتا تھا اور مسیح کے معنے ممسوح بھی ہیں یعنے ملا ہوا دبا ہوا اوس کی ایک آنکھ چونکہ آندھی ہے اس لیے اوسے بھی مسیح کہا یا اس نظر سے کہ وہ بھی دعوے کرے گا کہ میں مسیح ہوں اور لوگ اوس خبیث کے دھوکے اور فریب میں آجاوینگے **باب** اَلْمَدِیْنَۃُ تَنْفِیْ خُبْثَھَا وَتُسَمّٰی طَابَۃَ وَطَیْبَۃَ مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا اور بری چیزوں کو اپنے سے دور کرنا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّہٖ وَقَرِیْبَہٗ ھَلُمَّ اِلَی الرَّخَآءِ ھَلُمَّ اِلَی الرَّخَآءِ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَخْرُجُ مِنْھُمْ اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰہُ فِیْھَا خَیْرًا مِّنْہُ اَلَآ اِنَّ الْمَدِیْنَۃَ کَالْکِیْرِ تُخْرِجُ الْخَبِیْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَۃُ شِرَارَھَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت لوگوں پر ایسا آوے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے کو اور اپنے قرابت والے کو پکارے گا کہ آؤ ہمارے ملک

مین آوے ارزانی کے ملک مین اور مدینہ آنکے لیے بہتر ہوگا کاش کے وہ جانتے ہوتے اور قسم ہے اوس پروردگار
کی کہ میری جان اوس کے ہاتھہ مین ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہوکر نہین نکلتا ہے کہ اللہ تعالے اوس سے
بہتر دوسرا شخص نہین بھیجدیتا مدینہ مین آگاہ ہو کہ مدینہ ایسا ہے جیسے لوہار کی بہٹی کہ نکال دیتا ہے میل کو اور
قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ نکال نہ دیگا اپنے شریر لوگون کو جیسیکہ بہٹی نکالدیتی ہے لوہے کی میل کو
ف شاید یہ بات دجال کیوقت ہوگی کہ حدیث مین آیا ہے کہ دجال جب مدینہ کے قریب پہنچیگا تو مدینہ
مین تین بار زلزلہ آوے گا اور اللہ تعالی اوس کے سبب سے ہر کافر اور منافق کو نکالدیگا یا ہمیشہ مدینہ مین ایسا
ہوتا ہو **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ
بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَھِیَ الْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضے
اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ مجھے حکم ہوا ہے (یعنے ہجرت کا) ایسی قریہ
کی طرف جو سب قریون کو کہا جاوے گا لوگ اوسے یثرب کہتے ہین اور وہ مدینہ ہے اور لوگون کو ایسا چہانٹتا
ہے جیسے بہٹی لوہے کی میل چہانٹتی ہے **ف** سب قریون کو کہا جاوے گا یعنے وہین لشکر اسلام جمع
ہوکر چار دانگ طرف پہیلیگا اور تمام بلاد کو مسخر اور فرمانبردار بنادے گا یا سب طرف سے اموال غنیمت اوسی مین
آکر جمع ہونگے اور وہان کے لوگون کے صرف مین آوین گے اور یہ بہی فرمایا کہ یثرب اوسی لوگ کہتے ہین اور
یثرب کو آپ نے مکروہ جانا اسلیے کہ وہ تثریب سے منتق ہے اور تثریب کے معنے جہڑکنا اور ملامت ہے اور مسند امام
احمد مین ایک روایت آئی ہے کراہت مین یثرب کہنے کے اور قرآن مجید مین جو یثرب واقع ہوا ہے وہ
بہی مقولہ کفار کا ہے یا منافقین کا اور مدینہ بہی جو قرآن مجید مین وارد ہوا ہے وہ منافقون کا قول ہے
غرض اس سے معلوم ہوا کہ اچہی چیز کا نام برا رکہنا یہ بہی ایک نفاق کا شعبہ کا ہے اور مسلک نبوت کے
خلاف ہے جیسے محبت الٰہی کو عشق سے تعبیر کرنا یا عشق الٰہی کو جنون سے یا خداوند تعالے کو معاذ اللہ
صنم یا معشوق یا نبی کو بت سے یہ تعبیرات جو اکثر شعرا کی زبان قلم مین وہ سب مردود اور مذموم ہین اور
منجملہ محدثات اور شرامور ہین ان سے پرہیز کرنا ضرور ہے **عن** یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ
وَقَالَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ الْخَبَثَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْحَدِیْدَ **ترجمہ** یحیے سے یہی مضمون مروی ہے مگر
اوسمین لوہے کا لفظ نہین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعَکٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاَتَی النَّبِیَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبٰى ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا

ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک گاؤن کا آدمی تہا کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اسکو شدت سے بخار آنے لگا مدینہ مین پہر وہ آپکے پاس آیا اور عرض کی کہ یا محمد مجہسے اپنی بیعت پہیر لو تو آپنے انکار کیا وہ پہر آیا اور کہا کہ مجہسے اپنی بیعت پہیر لو آپ نے پہر انکار کیا اور وہ پہر آیا اور کہا کہ یا محمد مجہسے اپنی بیعت پہیر لو آپ نے انکار کیا اور وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ تو بہٹی کے مانند ہے کہ اپنی میل کو دور کر دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف کر لیتا ہے **ف** اوس نے اسلام پر اور حضرت کے ساتہہ قیام پر بیعت کی تہی پہر اسکا اقالہ آپ کیون فرماتے **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنَّهَا طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ وَاِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خُبْثَ الْفِضَّةِ **زید بن** ثابت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا یہ طیبہ ہے یعنے مدینہ اور یہہ میل کو دور کرتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کو دور کرتی ہے **ف** مدینہ کو طیبہ فرمایا یعنے پاکیزہ کہ نجاسات شرک سے اور خباثات کفر سے پاک ہی یا طیب عیش و ٹہان حاصل ہے اور طابہ بہی اسی معنے سے فرمایا جیسے آگے آتا ہے **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے نام رکہا مدینہ کا طابہ **باب** تحریم ارادۃ اہل المدینۃ بسوء وان من ارادھم بہ اذابہ اللہ مدینہ طیبہ والون کی بدخواہون کی سزا کا بیان **عن** ابی عبد اللہ الفراظ انہ قال اشہد علی ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من اراد اہل ہذہ البلدۃ بسوء یعنی المدینۃ اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء **ابو عبد اللہ** فراظ نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ اس شہر والون کی برائی کا یعنے مدینہ کی کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اوسکو ایسا گہلا دے گا جیسے نمک پانی مین گہل جاتا ہے **عن** عمرو بن یحییٰ بن

عمارة انه سمع القراظ وكان من اصحاب ابي هريرة يزعم انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من اراد اهلها بسوء يريد المدينة اذابه الله كما يذوب الملح في الماء قال ابن حاتم في حديثه
ابن يحيى بدل قوله بسوء شرا ترجمہ عمرو بن یحیی نے قراظ سے وہی مضمون سنا جو اوپر گذرا عن ابی هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا عن سعد بن ابي وقاص يقول قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من اراد اهل المدينة بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء وہی مضمون ہے عن سعد
ابن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله غير انه قال بدهم الكيبسوء وہی مضمون ہے
عن ابي هريرة وسعد يقولان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لاهل المدينة في مدهم
وساق الحديث وفيه من اراد اهلها بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء ابو ہریرہؓ و سعد دونوں کہتے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے مدینہ والوں کے مد میں اور آگے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر کہیں بار گذرا

باب ترغيب الناس في سكنى المدينة عند فتح الامصار مدینہ کی سکونت کی فضیلت میں

عن سفيان بن ابي زهير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفتح الشام فيخرج قوم بالمدينة فيبسون
باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ثم تفتح اليمن فيخرج قوم بالمدينة فيبسون
باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ثم تفتح العراق فيخرج قوم بالمدينة فيبسون
باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ترجمہ سفیان بن ابی زہیر نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام فتح ہوگا اور ایک لوگ مدینہ سے نکلینگے اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوئے
اور مدینہ انکے لیے بہتر تھا کاش کہ وہ جانتے ہوتے پھر فتح ہوگا یمن اور نکلینگے ایک قوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے
ہوئے اور مدینہ انکے حق میں بہتر تھا کاش کہ وہ جانتے ہوتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم نکلینگی مدینہ سے اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں
کو ہانکتے ہوئے اور مدینہ انکے حق میں بہتر تھا کاش وہ جانتے ہوتے عن سفيان بن ابي زهير قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول يفتح اليمن فيأتي قوم يبسون فيحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا
يعلمون ثم يفتح الشام فيأتي قوم يبسون فيحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ثم
يفتح العراق فيأتي قوم يبسون فيحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ترجمہ
سفیان نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یمن فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور اپنے گھر والوں کو اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوتے پھر شام فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور اپنے گھر والوں کو اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے

ہوئے اور لاولیجا دینگے اپنے گھر والون کو اور جو اون کا گنوانا گوارہ جانتے ہوتے تو مدینہ طیبہ اون کے حق مین بہتر تھا

ف ان حدیثون مین چند معجزے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **اول** یہ کہ آپ نے شام اور عراق و یمن کی فتح کی خبر دی اور ویسا ہی ہوا کہ خلفاے راشدین کے ہاتھ پر یہ ممالک فتح ہوے اور مصداق خلافت رشدہ یہی لوگ ٹہیرے اور مواعید آہی ان کے ہاتھ پر پورے ہوئے دوسرے یہ کہ لوگ اُن ملکون مین جابسین گے اور اپنے اہل وعیال کو لے جاوین گے اور ایسا ہی ہوا **تیسرے** یہ کہ مفتوح ہونا اُن بلاد کا اس ترتیب سے ہوگا کہ پہلے یمن پھر شام پھر عراق اور اسی ترتیب سے یہ بلاد فتح ہوے اور ان روایتون سے بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوی **باب** اَخْبَارِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَرْکِ النَّاسِ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا کہ لوگ مدینہ کو چھوڑ دین گے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِیْنَۃِ لَیَدَعُنَّھَا اَھْلُھَا عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ مُذْ لَثَۃً لِلْعَوَافِیْ یَعْنِی السِّبَاعَ وَالطَّیْرَ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ یَتِیْمُ ابْنِ جُرَیْجٍ فِیْ عَشْرِ سِنِیْنَ کَانَ فِیْ حَجْرِہٖ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے لیے کہ لوگ وہان کے مدینہ کو چھوڑ دین گے اور مدینہ اُنکے لیے بہتر ہوگا اور ایسا چھوڑ دین گے کہ وطن ہوجاوے گا درندون اور پرندون کا **ف** یہ پیشین گوئی بہی آپ کی سچی ہے اور قیامت کے قریب ہوگی مسلم نے کہا کہ ابو صفوان جنکا نام عبداللہ بن عبدالملک ہو وہ یتیم تہے اور ابن جریج کی گود مین دس برس کی پرورش پای **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَتْرُکُوْنَ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ لَا یَغْشَاھَا اِلَّا الْعَوَافِیْ یُرِیْدُ عَوَافِیَ السِّبَاعِ وَالطَّیْرِ ثُمَّ یَخْرُجُ رَاعِیَانِ مِنْ مُزَیْنَۃَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَۃَ یَنْعِقَانِ بِغَنَمِھِمَا فَیَجِدَانِھَا وُحُوْشًا حَتّٰی اِذَا بَلَغَا ثَنِیَّۃَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰی وُجُوْھِھِمَا **حضرت ابوہریرہ** رضی اللہ عنہ نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے لوگ مدینہ کو چھوڑ دینگے اور وہ بہتر ہوگا اور نہ رہیگا اوس مین کوئی مگر درندے اور پرندے پہر نکلین گے دو چرواہے قبیلہ مزینہ سے ارادہ کرتے ہون گے مدینہ کا للکارتے ہونگے اپنی بکریون کو اور پاوین گے مدینہ کو ویران یہان تک

کہ جب پہنچینگے ثنیۃ الوداع تک کہ ایک ٹیلہ ہے گریڑینگے اپنے مونہہ کے بہل **ف** یہ اخیر زمانہ مین ہوگا قیامت کے قریب کہ جب وہ دونون ٹیلہ کے پاس پہنچینگے قیامت آجاویگی اور وہ اخیر مین ہون گے اون سب لوگون کے جنکا حشر ہوگا جیسا کہ بخاری مین ثابت ہوا ہے اور یہی مطلب اس حدیث کا ظاہر ومختار ہے اور یہ معجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعض فتن مین ایا ہو بھی چکا ہے **باب** فضل مابین قبرہٖ صلی اللہ علیہ وسلم ومنبرہٖ وفضل موضع منبرہٖ قبر مبارک اور منبر کے درمیان کی موضع منبر کی فضیلت کی حدیثین **عن** عبداللہ بن زید المازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مابین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک چمن ہے جنت کے چمنون مین سے **عن** عبداللہ بن زید الانصاری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مابین منبری وبیتی روضۃ من ریاض الجنۃ وہی مضمون ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مابین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ومنبری علی حوضی ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے بیچ مین ایک کیاری ہے جنت کی کیاریون سے اور منبر میرا ہے حوض پر ہے **ف** اس حدیث کے دو معنی ہوسکتے ہین کہ حجرہ مبارک اور منبر کے بیچ ایک موضع جنت مین چلا جاوے گا قیامت کے دن دوسرے یہ کہ وہان عبادت کرنا جنت مین جانے کا سبب ہے کہ جسنے وہان عبادت کی گویا داخل جنت ہوا اور بعضی روایتون مین یون آیا ہے کہ میری قبر اور منبر کے بیچ مین ایک کیاری ہے جنت کی اور مطلب اس کا بھی یہی ہے کہ قبر اور حجرہ مبارک گویا ایک ہو اس لیے کہ قبر حجرے کے اندر ہے اور میرا منبر حوض پر ہے اس کی بھی دو مراد ین ہوسکتی ہین ایک یہ کہ جو منبر کے قریب عبادت کرے گا اس حوض سے سیراب ہوگا اور دوسرے یہ کہ یہی منبر مبارک آپ کے حوض کوثر پر رکھدیا جاوے گا یا میدان قیامت مین جو منبر عنایت ہوگا وہ حوض کوثر پر رکھا جاوے گا **باب** فضل احد فضیلت کوہ احد کی **عن** ابی حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلعم بزرۃ تبوک وساق الحدیث وفیہ ثم اقبل حتی اذا بدا لنا احد قال ہذا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی مسرع فمن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء فلیمکث فخرجنا حتی اشرفنا علی المدینۃ فقال ھذہ طابۃ وھذا احد وھو جبل یحبنا ونحبہ

ابی حمید نے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک مین اور حدیث بیان کی اور اس مین یہہ کہا کہ چلے ہم یہانتک کہ پہونچے وادی قرے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جلدی چلنے والا ہون جسکا جی چاہے میرے ساتھہ چلے اور جس کا جی چاہے ٹہیر کر آوے سو ہم نکلے یہانتک کہ دیکھنے لگے ہم مدینہ کو اور آپ نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ ایسا ہے کہ ہم اسکو دوست رکھتے ہین اور یہ ہمکو دوست رکھتا ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدا جبل یحبنا ونحبہ **ترجمہ** انس رضے اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم اسکو

ف معلوم ہوا کہ جس دل مین آپ کی محبت نہ ہو وہ پتہر سے سخت اور پتہر ہے **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی احد فقال ان احدا جبل یحبنا ونحبہ وہی مضمون ہے

باب فضل الصلوۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ

مسجد مکہ اور مدینہ مین نماز کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ فی مسجدی ھذا افضل من الف صلوۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام **ابو ہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ اس بات کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد مین ہزار نمازون سے اور مسجدون کی افضل ہے سوا مسجد الحرام کے یعنے مکہ کی مسجد کے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ فی مسجدی ھذا خیر من الف صلوۃ فی غیرہ من المساجد الا المسجد الحرام **ابو ہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد مین ہزار نمازون سے اور مسجدون کے افضل ہے سوا مسجد الحرام کے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول صلوۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من الف صلوۃ فیما سواہ من المساجد الا المسجد الحرام فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر الانبیاء وان مسجدہ اخر المساجد قال ابو سلمۃ

وَاَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ اَنْ نَسْتَثْبِتَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا اَنْ لَا نَكُوْنَ كَلَّمْنَا اَبَاهُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ سَمِعَهٗ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ فَرَّطَنَا فِيْهِ مِنْ نَصِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَارِظٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ **ترجمہ** ابوہریرہ کہتے ہے کہ ایک نماز مسجد مین رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کی افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون کے سوا مسجد الحرام کے اسلیے کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم آخر انبیا ہین اور آپ کی مسجد آخر مسجد ہے (یعنے جو نبیون نے بنائی ہین) اور ابوسلمہ اور ابوعبد اسہ نے کہا کہ بلا شک ابوہریرہ نے جو یہ بات کہی تو رسول خدا صلی اسہ علیہ وسلم کی حدیث سے کہی ہوگی (اسلیے کہ ایسی بات کوئی قیاس سے نہین کہہ سکتا) اور ہمنے اسحدیث کو ابوہریرہ رضی اسہ تعالے عنہ سے پکے طور سے دریافت نہین کیا تو اسوجہ سے کہ انہون نے حضرت صلی اسہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا جب تو کہا یہانتک کہ جب وفات ہوئی ابوہریرہ رضی اسہ تعالے عنہ کی تو ہمنے آپس مین اسکا ذکر کیا اور ایک دوسرے کو ملامت کی کہ کیون نہ پوچھ لیا ہمنے ابوہریرہ سے اسکو کہ وہ نسبت کرتے اسحدیث کی رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم تک اگر آپ سے سنی ہوتی غرض ہم اسیبات چیت مین کہ عبد اسہ بن ابراہیم کے پاس جا بیٹھے اور اون سے اسکا ذکر کیا اور جو وجہ بھی بیان کی جس کے سبب سے ہمنے ابوہریرہ رضی اسہ تعالی عنہ سے اسکو دریافت نہین کیا تھا تب عبد اسہ نے ہمسے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے حضرت ابوہریرہ رضی اسہ تعالی عنہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے کہ بے شک مین آخر انبیا ہون اور میری مسجد آخر مسجد ہے **عن** یحیی بن سعید رضی اللہ تعالی عنہ یقول سالت ابا صالح ھل سمعت ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یذکر فضل الصلوۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا ولکن اخبرنی عبد اللہ بن ابراھیم بن

قَارِظٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ اَوْ كَاَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **یحییٰ** بن سعید کہتے تھے کہ مین نے ابوصالح سے پوچھا کہ تم نے ابوہریرہؓ سے سُنا ہے کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین نماز کی فضیلت بیان فرماتے تھے اُنھون نے کہا کہ نہین مگر مجھے عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی ہے کہ اونھون نے ابوہریرہؓ سے اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک نماز میری اس مسجد مین بہتر ہے ہزار نمازون سے جو اور مسجدون مین ادا ہون مگر مسجد حرام مین **عَنْ** یحییٰ بن سعید بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **یحییٰ** بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **عبداللہ** بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد مین افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون مین سوا مسجد الحرام کے **عَنْ** مُحَمَّدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **عبداللہ** سے اس اسناد سے بھی یہی مروی ہوا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ **وہی** مضمون ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **وہی** مضمون ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً اشْتَكَتْ شَكْوٰى فَقَالَتْ اِنْ شَفَانِيَ اللّٰهُ لَاَخْرُجَنَّ فَلَاُصَلِّيَنَّ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَاَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيْدُ الْخُرُوْجَ فَجَاءَتْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَاَخْبَرَتْهَا ذٰلِكَ فَقَالَتِ اجْلِسِيْ فَكُلِيْ مِمَّا صَنَعْتِ وَصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا کہ ایک عورت بیمار ہوئی اور اُس نے کہا کہ اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے شفا دی تو مین جاؤن گی اور بیت المقدس مین نماز پڑھون گی پھر وہ اچھی ہوگئی اور طیاری کی کہ اُسکے جانے کی اور میمونہ ام المؤمنین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور اُنکو سلام کیا اور اپنے

ارادہ کی خبر دی تو انہون نے فرمایا کہ جو تم نے توشہ طیار کیا ہے وہ کہاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک مین نماز پڑھو اس لیے کہ مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے ایک نماز اس مین ادا کرنا افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون کے سوا مسجد کعبہ کے **باب** فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ باب تین مسجدون کی فضیلت مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِیْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ابو ہریرہ کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے باندھے جاوین مگر تین مسجدون کیطرف ایک میری یہ مسجد یعنے جو مدینہ مین ہے اور مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ (یعنے بیت المقدس) **عَنِ** الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کجاوے باندھے جاوین ان تین مسجدون کی طرف **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا یُسَافَرُ اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْکَعْبَةِ وَمَسْجِدِیْ وَمَسْجِدِ اِیْلِیَا ترجمہ ابو ہریرہ خبر دیتے تھے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی مگر تین مسجدون کیطرف مسجد کعبہ اور میری مسجد اور مسجد ایلیا (یعنے بیت المقدس) **ف** جب کسی خانہ خدا کیطرف سفر درست نہ ہوا سوا ان تین کے تو قبرون کی زیارت کے لیے کیونکر درست ہوگا کہ وہ خانہ عبادت ہین اور اوپر اسکی شرح ہم خوب کر آئے ہین جہان بیان ہے کہ عورت کو بغیر محرم کے سفر درست نہین **باب** بَیَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی تقوی پر جس مسجد کی بنا ہے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَرَرْتُ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ کَیْفَ سَمِعْتَ اَبَاکَ یَذْکُرُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی قَالَ قَالَ اَبِیْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْمَسْجِدَیْنِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی قَالَ فَاَخَذَ کَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدُکُمْ هٰذَا الْمَسْجِدُ الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَقُلْتُ اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ اَبَاکَ هٰهُنَا یَذْکُرُهٗ ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ میرے پاس سے عبد الرحمن بن ابی سعید خدری گذرے اور

مین نے اون سے کہا کہ آپ نے اپنے والد کو کیسے سُنا کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ وہ مسجد کون ہے جسکی بنا تقوی پر ہوئی ہے تو اونہون نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ داخل ہوا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی بیبیون سے کسی کے گھر مین اور مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے وہ مسجد کون سی ہے جسکو اللہ فرماتا ہے کہ تقوی پر بنائی گئی ہے سو آپ نے ایک مٹھی کنکر لیے اور زمین پر مارے اور فرمایا کہ وہ یہی تمہاری مسجد ہے مدینہ کی مسجد سو مین نے کہا کہ مین بھی گواہی دیتا ہون کہ مین نے بھی تمہارے والد سے سنا ہے کہ ایسا ہی ذکر کرتے تھے اس مسجد کا **عن** ابی سعید عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَلَمْ یَذْکُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ سَعِیْدٍ فِی الْاِسْنَادِ ترجمہ ابوسعید سے مضمون وہی مروی ہے مگر اس سند مین عبدالرحمن کا ذکر نہین ہے **ف** اس روایت سے صاف کھل گیا ہے کہ قرآن مین اللہ تعالی نے جس مسجد کو فرمایا ہے کہ تقوی پر بنا کی گئی ہے وہ مسجد نبوی ہے نہ مسجد قبا اور زد ہو گیا اون مفسرین کا قول جنہون نے مسجد قبا کو کہا ہے اور آپ کا کنکر اٹھا کر مارنا تاکید کی راہ سے تھا کہ خوب یقین آجاوے سامع کو کہ یہی مسجد ہے **باب** فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَفَضْلِ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ وَفِیْ یا ذکر مسجد قبا کی فضیلت اور وہان نماز پڑھنے کی اور اوسکی زیارت کرنے کا ذکر **عن** ابن عمر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَزُوْرُ قُبَاءً رَاکِبًا وَّمَاشِیًا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تھے مسجد قبا کی سوار ہی اور پیادہ بھی **عن** ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاکِبًا وَّمَاشِیًا فَیُصَلِّیْ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ فَیُصَلِّیْ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کو تشریف لاتے تھے سوار ہی اور پیادہ بھی اور اوس مین دو رکعت ادا کرتے تھے **عن** ابن عمر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْ قُبَاءً رَاکِبًا وَّمَاشِیًا ترجمہ اور پگذرا **عن** ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَحْیٰی الْقَطَّانِ وہی روایت ہے **عن** ابن عمر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَّمَاشِيًا ترجمہ اور پر گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي قُبَاءً رَّاكِبًا وَّمَاشِيًا ترجمہ اور پر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَاْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْهِ كُلَّ سَبْتٍ **عبد اللہ** بن دینار نے کہا کہ ابن عمر ہر ہفتہ مین ایک بار جاتے مسجد قبا مین اور کہتے تھے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ہر ہفتہ مین جاتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ كَانَ يَاْتِيْهِ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا قَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا کو آتے تھے ہر ہفتہ مین اور آتے تھے آپ سوار ہی اور پیادہ بھی اور ابن دینار نے کہا کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے **عَنِ** ابْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ ترجمہ ابن دینار سے بھی مضمون مروی ہے اور اس مین ہر ہفتہ کا ذکر نہین ہے **ف** ان حدیثون سے فضیلت قبا کی اور فضیلت وہان کی مسجد کی اور فضیلت اُسکی زیارت کی معلوم ہوئی اور زیارت اوسکی سوار پیادہ دونو طرح درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز نفل دن کو دو رکعت ہے اور یہی مذہب ہمارا اور جمہور کا ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکا خلاف کیا ہے اور قول اُن کا بنظر مخالفت حدیث غیر مسموع ہے اور معلوم ہوا کہ زیارت مسجد یہی ہے کہ اوس مین دو رکعت ادا کرے نہ یہ کہ اوسکی گلکاریان دیکھتا پھرے یا اینٹین گنا کرے کہ یہ تماشائیون کا کام ہے نہ متبعان انبیا کا علیہم الصلوٰۃ والتسلیم الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب الحج تمام ہوئی ✣

تمت

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ تیسری جلد صحیح مسلم مترجم اردو شیخ محی الدین تاجر کتب رہتمم مطبع صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۳۰۵ ہجری مین زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر عاملان حدیث کے لیے فرحہ جان و ایمان ہوئی اللہ تبارک و تعالی اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرماوے اور اسکی چوتھی جلد جو چھپنی شروع ہو گئی ہے اُسکو تمام کرنے کی توفیق بخشے آمین یارب العلمین

اشتہار بموجب نمبر ۱۰ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۷۶ء جلد صحیح مسلم مترجم اردو زیر طبع ہے جو کوئی صاحب خریدنا چاہین قیمت فی جلد ۱۲ روپیہ ہے محصول ڈاک علیحدہ ہے